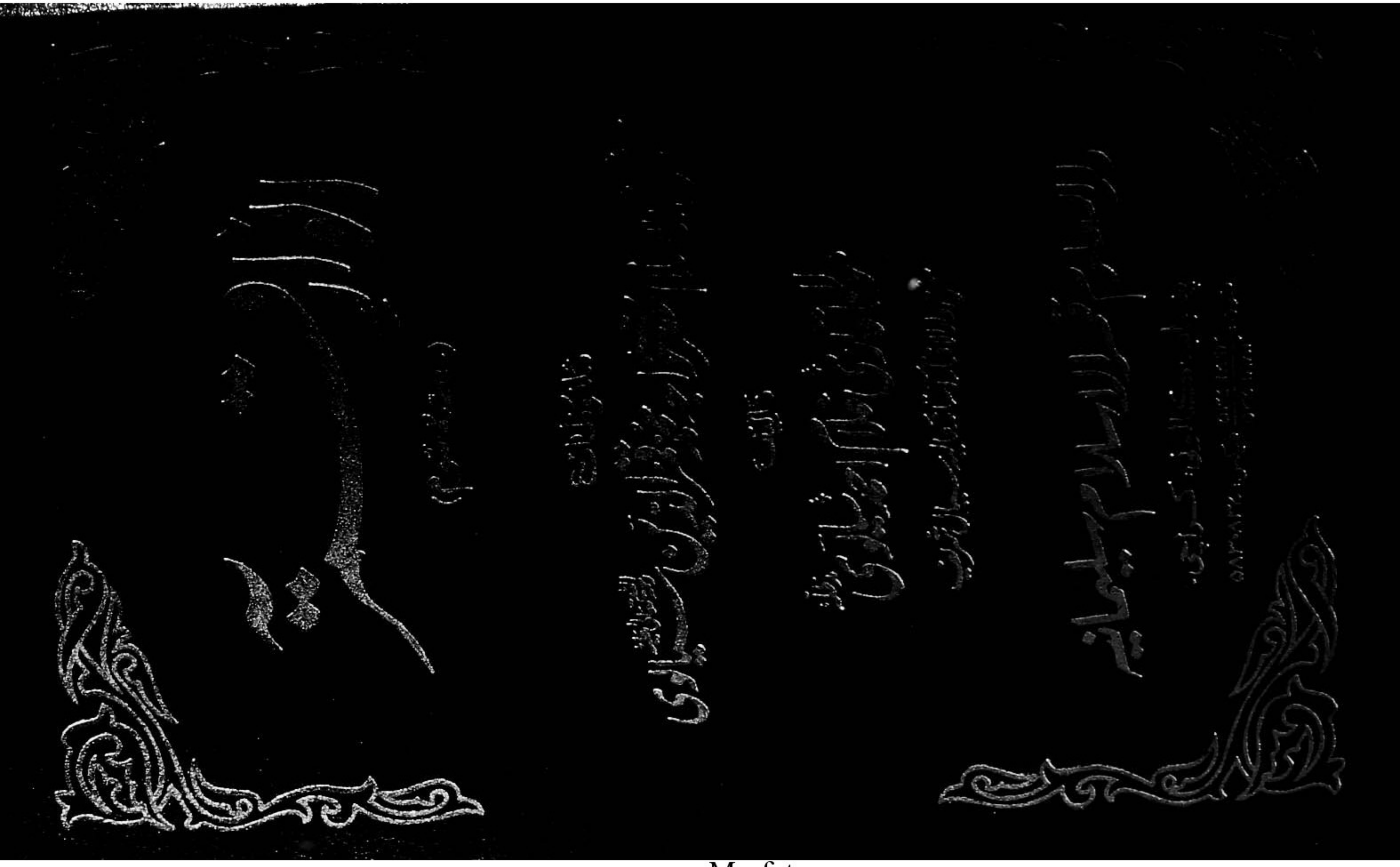

Marfat.com

Marfat.com

انوارِ قمر

(حصّہ سوم)

ملفوظات

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تالیف

مولانا قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ

مفتی دارالافتاء آستانہ عالیہ سیال شریف

دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ

پنجاب کالونی، کراچی۔

فون: ۵۳۷۶۷۹۳ / ۵۳۷۶۸۸۴ فیکس: ۵۸۳۰۸۳۷

Marfat.com

لیا کام خالق نے شمس و قمر سے
دیا خلق کو فیض شمس و قمر سے

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ..... انوارِ قمریہ (حصہ سوم)

مؤلف ..... مولانا حافظ قاری غلام احمد سیالوی

ناشر ..... دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، کراچی

باہتمام ..... سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی

تدوین و تصحیح ..... غلام علی سیالوی

کمپوزنگ و طباعت ..... حافظ محمد عابد سعید (فون: 5082601)

ایڈیشن ..... اول۔اپریل ۲۰۰۴ء

ہدیہ ..... ۲۰۰ روپے

ملنے کے پتے

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف، سرگودھا

دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، خیابانِ جامی، کراچی

Marfat.com

آستانہ عالیہ سیال شریف قریہ عظیمہ سیال شریف ضلع سرگودھا

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت علامہ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

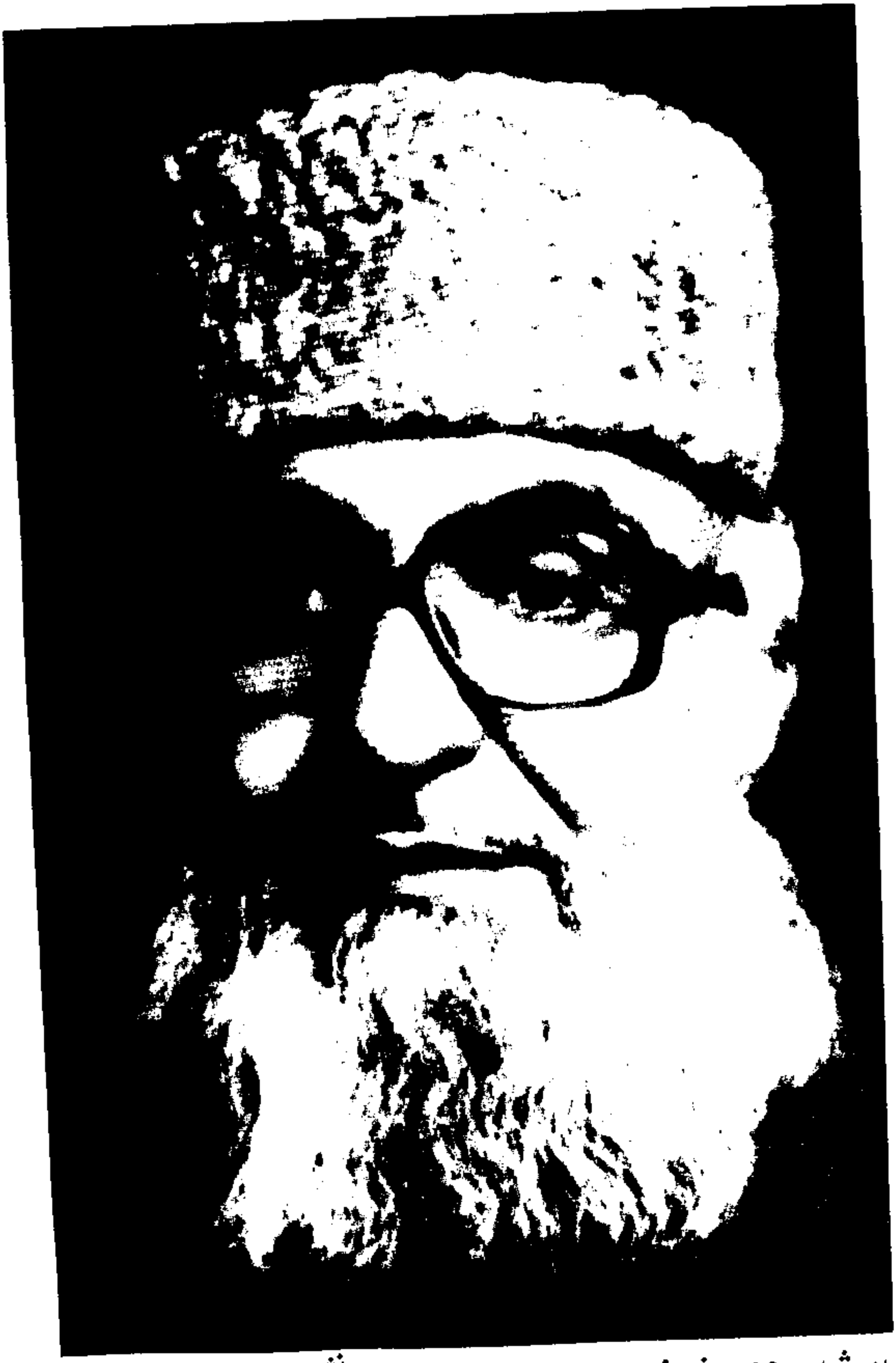

امیر شریعت حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ عالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

تقریظ

امیر شریعت وطریقت حضرت خواجہ محمد حمید الدین سیالوی مدظلہ

زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف

الحمد علیٰ نعم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلق اللہ

وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلیٰ جمیع اولیاء امتہ. امابعد!

انوارِ قمریہ ملفوظات حضرت شیخ الاسلام سیدنا ومرشدنا وھادینا خواجہ محمد قمرالدین قدس سرہٗ تالیف قاری ومفتی دارالافتاء خانقاہ عالیہ سیال شریف میری نظر سے گزری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آستانۂ عالیہ سیال شریف کے مریدین، متعلقین، متوسلین اور متوصلین کی سیرت سازی میں اس کا مطالعہ مفید ترین ہے۔ خداوند کریم اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے ہم سب کو حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

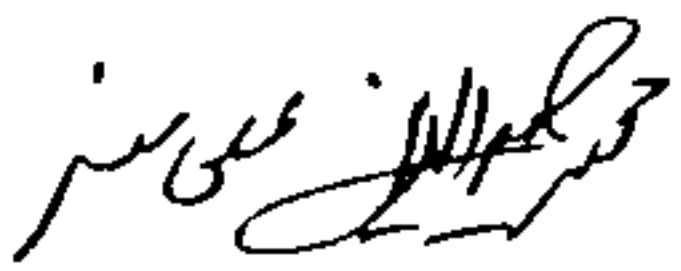

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الانتساب

بحضرت اقدس شیخ الطریقت والمعرفت مجاهد الملت والمسلمین امیر الشریعت والمجاهدین نائب شیخ الاسلام والمسلمین کهفِ الغرباء والمساکین الحاج الحافظ خواجه محمد حمیدالدین صاحب السجادة آستانهٔ عالیه القریة العظیمة سیال شریف ادام الله اظلال برکاته بطول بقائه وحیاته بالعزة والعظمة والشرف بادوام.

آمین ثم آمین.

جب سے مجھے ملی ہے تصور کی روشنی
دیکھے بغیر آپ کو پہچانتا ہوں میں

خادم تراب نعال السیال

غلام احمد عفی عنہ المعتکف آستانہ عالیہ سیال شریف

Marfat.com

فہرس

	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	سعادتِ طباعت	۱۳
۲	شرفِ تقدیم	۱۶
۳	اظہارِ عقیدت	۲۲
۴	ابتدائیہ (از مؤلف)	۲۷
۵	مقدمہ	۳۰
۶	توحید باری تعالیٰ	۳۳
۷	درود شریف	۳۶
۸	نعت شریف	۳۸
	(۱) خطابات ۔ مواعظ قمریہ	
۱	صفات باری تعالیٰ وحقیقت شرک	۳۹
۲	رحمت عالم ﷺ	۴۵
۳	مناقب خلفائے راشدین (رضی اللہ عنہم اجمعین)	۵۷
۴	فضیلت قربانی وشہادت	۶۷
۵	فلسفہ شہادت وفضیلت جہاد	۷۳
۶	اولیاء اللہ کی شان	۸۱
۷	یک زمانہ صحبت باولیاء	۹۳
۸	ولی اللہ کی صفات اور فلسفہ موت	۱۰۴
۹	فضیلت علم	۱۱۲
۱۰	قرآن مجید اور علم کی فضیلت	۱۱۷
۱۱	اصلاحِ نفس اور صحبت بد سے اجتناب	۱۲۰
۱۲	فضیلت جہاد	۱۲۹

Marfat.com

	عنوانات	صفحہ نمبر
	(۲) ملفوظات مبارکہ	
۱	عظمت خداوندی	۱۳۱
۲	نظریہ ذات و کائنات	۱۳۴
۳	نفل تحیۃ المسجد	۱۴۰
۴	فقر کی اقسام	۱۴۲
۵	ذکر موت اور برکت اکل حلال	۱۴۴
۶	خاندانی تعلقات کی اہمیت	۱۴۸
۷	خاتم النبیین ﷺ کے منکرین کی تردید	۱۴۹
۸	قرآنِ مجید کی تحریف	۱۵۸
۹	نظامِ تعلیم اور علماء مشائخ کی ذمہ داریاں	۱۶۱
۱۰	حضور شیخ الاسلام اور تحریک پاکستان	۱۶۳
۱۱	آخر زمانہ کے حالات	۱۶۶
	(۳) فتاویٰ جات	
۱	اذان	۱۶۹
۲	امامت	۱۷۸
۳	نمازِ جمعہ	۱۸۴
۴	نکاح	۱۸۶
۵	طلاق	۱۹۲
۶	وقف	۲۰۶
۷	شانِ اولیاء	۲۰۸
۸	بیعت ثانی کا حکم	۲۱۷
۹	وہابیت	۲۱۹
۱۰	مرزائیت	۲۲۳

Marfat.com

	عنوانات	صفحہ نمبر
	(۴) مکتوبات شریف	
۱	اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور شرک پر بحث	۲۲۵
۲	مسئلہ وحدۃ الوجود	۲۳۰
۳	دعائے گنج العرش کی شرعی حیثیت	۲۳۱
۴	ردمرزائیت	۲۳۳
۵	اپنے شیخ طریقت کے نام	۲۳۸
	(۵) کرامات	
۱	حضور شیخ الاسلام اور عشق رسول ﷺ	۲۴۱
۲	اپنی قسمت پہ ناز کرتا ہوں میں	۲۴۹
۳	سکون سے سوجاؤ کچھ نہیں ہوگا	۲۵۴
۴	بس غلامی غلامانِ خواجہ قمر چاہئے	۲۶۲
۵	زیارت سے مشرف کرنا	۲۶۷
۶	ایک وقت میں کئی جگہوں پر موجود ہونا	۲۶۹
۷	صراطِ مستقیم پر چلانا اور انعام خدمت دین	۲۷۱
۸	دل کی بات بتادی	۲۷۷
۹	انہیں کے در سے ملتی ہے زمانے بھر کو شفاء	۲۸۴
۱۰	جنات سے نجات	۲۹۱
۱۱	دعا سے اولاد کا عطا ہونا	۲۹۵
۱۲	نہر سے گھڑی نکالنا	۲۹۹
۱۳	وسوسے دور کرنا	۳۰۴
۱۴	کڑوا پانی شیریں بن گیا	۳۰۶
۱۵	پیر مرید کے حالات سے واقف ہوتا ہے	۳۰۹

Marfat.com

	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۶	اپنے کرم سے خواجہ بگڑی بنانا	۳۱۲
۱۷	اقرار ولایت	۳۱۴

(۶) متفرقات

۱	کرامت پیر سیال اعلیٰ حضرت غریب نواز	۳۳۳
۲	مجاہد اعظم نے لاک مسجد کھول دی	۳۳۴
۳	مجاہد اعظم کا حسن و جمال	۳۳۷
۴	عجیب وغریب خط	۳۳۸
۵	امت مسلمہ کی پستی کا علاج	۳۴۲

(۷) حالاتِ زندگی

۱	حضور شیخ الاسلام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)	۳۴۳
۲	مجاہدانہ خدمات	۳۴۸
۳	علامت خاص	۳۵۳
۴	ہدیہ عقیدت	۳۵۵
۵	مادہ ہائے وصال	۳۵۷
۶	اہل قلم کا اظہارِ عقیدت	۳۵۸

Marfat.com

سعادتِ طباعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے گونا گوں انعامات میں سے مجھ پہ ایک خاص انعامِ عظیم یہ ہے کہ رب العالمین نے مجھے حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رضی اللہ عنہ کی غلامی کے شرف سے نوازا اور مزید کرم اب یہ فرمایا کہ حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ملفوظات طیبات ''انوارِ قمریہ'' جلد دوم کے بعد جلد سوم کی طباعت واشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی غلامی کا شرف وہ شرفِ عظیم ہے کہ جس کے حصول پہ جتنا بھی فخر کیا جائے بجا ہے اور جتنا بھی اس شرف عظیم کے حصول پہ شکر ادا کیا جائے اس کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

شیخ الاسلام کی ذات والا صفات ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ آپ کا شمار ان نفوسِ قدسیہ میں ہے جن کا وجود مسعود ــــ باعث رشد و ہدایت ہے، جنہوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت نہ صرف مواعظ حسنہ سے بلکہ اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ کے ذریعہ فرمائی۔

آپ کا تعلق اس زمرۂ مقدسہ سے ہے جس کے سرخیل خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ نائب الرسول کی حیثیت سے ہندوستان میں رونق افروز ہوئے تو اس ظلمت کدۂ کفر و شرک کو نورِ اسلام سے اس طرح منور فرمایا جو اپنی مثال آپ ہے۔

پھر اس مرکز نور سے ہر طرف روشنی پھیلتی گئی۔ چراغ سے چراغ روشن ہوتے گئے، یہاں تک کہ قبلۂ عالم نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ سے وہ شمع فروزاں ہوئی، جس نے

آگے بے شمار شمعیں روشن کیں۔ غوثِ زماں قطب دوراں پیر پٹھان حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ نے اس شان سے نور پھیلایا کہ ہر طرف تاریکیاں کافور ہوتی گئیں اور قدیم صوفیاء عظام کے مراکز کی یاد تازہ ہوگئی۔

شاہ سلیمان تونسوی کے روشن کردہ چراغوں کی روشنی میرے گھر حضرت خواجہ امیر احمد بسالوی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بھی پہنچی۔ میرے والد ماجد پیر طریقت عاشق مشائخ چشت حضرت پیر سید محمد شاہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور اعلیٰ بسالویؒ نے خلافت عطا فرما کر دندہ شاہ بلاول سے ترک سکونت کر کے میانوالہ ضلع اٹک میں سکونت پذیر ہونے کا ارشاد فرمایا اور آپ کے حسب ارشاد میانوالہ میں زمان آباد شریف کے نام سے آستانہ قائم ہوا۔ رب کریم نے مجھ پہ اپنا خاص کرم فرماتے ہوئے پیر پٹھان حضرت شاہ سلیمان تونسویؒ کے محبوب اور کثیر الفیضان مرید اور خلیفہ پیر سیال لجپال حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی رضی اللہ عنہ کے افادات، برکات، فیوضات اور کمالات کے مظہر و امین اور آپ کے چوتھے سجادہ نشین حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رضی اللہ عنہ کے دامن سے وابستگی کے شرف و سعادت سے نوازا۔ جس کی لجپال کی ذات کی عنایات اور نوازشات اپنی مثال آپ ہیں۔ اس لجپال ذات کی نسبت سے اور اس کی سرپرستی میں ظاہری بے سرو سامانی کے عالم میں قائم ہونے والے ادارہ دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کو رب کریم نے عالمی سطح پر خدمتِ علم و دین کے شرف سے نوازا۔

یہ بھی اس لجپال کی عنایت ہے کہ انوارِ قمریہ جلد دوم کے بعد جلد سوم کی طباعت و اشاعت کی سعادت اس ادارہ کے ذریعہ مجھے نصیب ہو رہی ہے۔

انوارِ قمریہ حصہ سوم میں حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے خطابات، ملفوظات طیبات، فتاویٰ جات اور کرامات ہیں، جو آپ کے مرید صادق حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی نے تالیف فرما کر غلامانِ پیر سیال پہ احسان عظیم فرمایا اور مجھ پہ مزید احسان یہ فرمایا کہ مجھے ان کی طباعت اور اشاعت کی سعادت حاصل کرنے کا موقع بخشا۔

Marfat.com

میرے لئے اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہوسکتی ہے کہ مجھے اپنے شیخ کامل حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے خطابات ملفوظات کی طباعت واشاعت کی توفیق نصیب ہوئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

میں نے اس کی پروف ریڈنگ اور تصحیح کی ذمہ داری برادرِ عزیز پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی حفظہ اللہ تعالیٰ مہتمم دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ اور عزیزم غلام علی سیالوی سلمہ اللہ تعالیٰ کو تفویض کی، جو انہوں نے سعادتِ عظمیٰ سمجھ کر قبول کی اور انجام دی۔ بعد ازاں نظرثانی کے لئے فاضل مؤلف حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی مدظلہ کی خدمت میں پیش کی اور ان کی اجازت ومنظوری سے طباعت کے زیور سے آراستہ کر کے منظرِ عام پہ لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس سپاس وتشکر کے ساتھ کہ میں اس عظیم خدمت کے قابل سمجھا گیا۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی منت شناس ازو کہ بخدمت گزاشت

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں عاجزانہ التجاء ہے کہ رب کریم ہمیں اپنے مرشد کریم حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے خطابات اور ملفوظات طیبات سے استفادہ کر کے رشد و ہدایت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی
بانی و ناظم اعلیٰ
دارالعلوم انجمن قمرالاسلام سلیمانیہ
پنجاب کالونی، کراچی

Marfat.com

شرفِ تقدیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین سیدنا محمد رحمۃ للعالمین و علیٰ آلہ الطاہرین وعلیٰ اصحابہ الہادین وعلیٰ اولیاء امتہ الکاملین وعلیٰ من اتبعھم باحسان الی یوم الدین ط

امابعد!

رب کریم کے لطفِ عمیم سے انوارِ قمریہ (حصہ سوم) کا شرفِ تقدیم نصیب ہو رہا ہے۔ یہ شرف و سعادت محض لطف و عنایت اور فضل و کرم ہے۔ ربِ کریم کا اُس نے مجھ عاجز و مسکین کو اپنے عبدِ عظیم اور میرے شیخِ کریم شیخ الاسلام والمسلمین قائد العلماء الربانیین حضرت علامہ حافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات، خطابات، مکتوبات، کرامات، فتاویٰ جات، علمی افادات، روحانی فیوضات پر مشتمل یہ حسین و جمیل گلدستہ پیش کرنے کی توفیق بخشی۔

انوارِ قمریہ (حصہ دوم) کے حرفِ تقدیم ''کرم بالائے کرم'' میں، میں نے وضاحت کی تھی کہ ''حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے مجلسی حالات و مشاہدات اور ملفوظات طیبات ''انوارِ قمریہ'' کی صورت میں مدون و مرتب کرنے کی سعادت آپ کے نیازمند و سعادتمند مرید آستانہ عالیہ سیال شریف کے مفتی حضرت علامہ قاری غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی کو نصیب ہوئی۔''

چند سطور کے بعد مزید وضاحت کی کہ حضور شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے ملفوظات طیبات اور مجلسی حالات و مشاہدات کے علاوہ آپ کے روحانی فیوضات، آپ کے علمی

Marfat.com

افادات، آپ کی کرامات وکمالات، آپ کی دینی وعلمی خدمات، مذاہب باطلہ کے ساتھ آپ کے مناظرات، سیاسی وسرکاری تنظیمات وشخصیات کے ساتھ آپ کے تعلقات، آپ کے خاندانی شجرات اور حالات، آپ کے خانوادۂ عالیہ کی دینی، علمی، روحانی خدمات وغیرہ ''انوارِ قمریہ'' میں مجتمع کر کے فاضل مؤلف زید فضلہٗ نے حضور شیخ الاسلام اور آپ کے آبائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی علمی وسعتوں اور روحانی رفعتوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے اور انہیں عامۃ المسلمین کے لئے بالعموم اور آستانہ عالیہ سیال شریف کے متوسلین کے لئے بالخصوص استفادہ کا ذریعہ بنانے کی سعی محمود فرمائی ہے۔

ربِّ کریم اپنے فضل عمیم کے شایانِ شان انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

فاضل مؤلف کی یہ سعی و کاوش واقعی محمود و مشکور ہے۔ مگر بایں ہمہ ''انوارِ قمریہ'' میں بعض مندرجات میں حضور شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز کے مقامات رفیعہ اور مراتب علیہ اور آپ کے روحانی فیوضات اور علمی افادات کی صحیح عکاسی نہیں ہوتی۔'' بعض مندرجات سے بہت ہی فروتر انداز میں ترجمانی اور عکاسی ہوتی ہے۔ جبکہ آپ کی تعلیمات و افادات اور آپ کے مراتب و مقامات بہت ہی برتر و بلندتر ہیں، جو ذہنی انتشار اور قلبی اضطرار کا باعث ہے۔

الحمدللہ فاضل مؤلف زید مجدہٗ نے اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے انوارِ قمریہ کے اس حصہ سوم کے ابتدائیہ میں وضاحت کر دی ہے۔

> ''فقیر نے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سیدی و سندی حضرت شیخ الاسلام والمسلمین غریب نواز حضرت خواجہ حافظ محمد قمرالدین سیالوی قدس سرہ کے وہ ملفوظات و مقالات جمع کئے جو بذاتِ خود ان سے سنے یا ان کے دست اقدس کے تحریر شدہ ملے وہ انوارِ قمریہ کے حصہ اول میں درج کئے گئے۔ حصہ دوم میں چند تو اسی قسم کے بیانات ہیں تاہم اکثر و بیشتر متعلقین حضرات سے اور چند ان کتابوں سے لئے گئے جو میسر آئے تحریر کئے ہیں۔ انوارِ قمریہ کے اس حصہ سوم میں حضور شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہ کے ملفوظات، خطابات (بعنوان

Marfat.com

مواعظ قمریہ) کرامات، مکتوبات شریف اور فتاویٰ جات شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ سوم میں ایسی آیات بینات اور احادیث بھی فقیر نے نقل کر دی ہیں، جن کی عوام و خواص کو زیادہ ضرورت ہے۔ نیز بعض حضرات کے اشعار و رباعیات کو بھی درج کردیا ہے، جو اصحابِ حال اور اصحابِ شوق و ذوق کو حیات ابدی زندگی میں تازگی کا باعث ہیں۔ لہٰذا انہیں بے ربط و ضبط خیال نہ فرمادیں کیونکہ اسلاف کے کلام میں جو اثر ہوتا ہے وہ بے دل آدمی کو صاحبِ دل بنا دیتا ہے۔ ''انوارِ قمریہ'' تمام حصوں میں اگر کوئی ایسی تحریر پڑھنے میں آئے جو قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے شایانِ شان نہ ہو تو ان کی طرف منسوب نہ کریں بلکہ لکھنے والوں کی طرف رجوع فرمادیں۔ طباعت وغیرہ میں بھی بسیار کاوش کے باوجود غلطیاں ممکن ہیں۔ احباب سے گزارش ہے خطاء و اغلاط کی درستگی فرما دیویں۔ نوازش ہو گی اور مطلع فرمادیں بے حد ممنون ہوں گا۔''

مرشدی الکریم حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی رفعت شان کے بارے میں مجھ عاجز و ناتوان اور کج بیان و ہیچمدان کی کیا مجال بیان؟ جہاں غزالیٔ زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ جیسی شخصیت یوں رقمطراز ہو:

''علم و عرفان کے آفتاب و ماہتاب سیدی شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ کی وفات دنیائے اسلام کے لئے انتہائی المناک سانحہ ہے۔ اس خلا کا پُر ہونا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا۔ حضرت شیخ الاسلام علوم شریعت و طریقت کے جامع تھے، معقول و منقول اصول و فروغ پر حاوی خیرآبادی علوم کے عظیم حامل اور امین تھے۔ صالحیت و اتقاء زہد و عبادت میں آپ کو امتیازی مقام حاصل تھا۔ آپ نہایت

خلیق اور متواضع تھے۔ حضرت ممدوح علیہ الرحمۃ کو دینی و دنیوی بصیرت حاصل تھی۔ عربی میں کمال درجہ کا شغف رکھتے تھے۔ بلاتکلف عربی زبان میں مضمون لکھنے کی مہارت تامہ آپ کو حاصل تھی۔ سیاسی بصیرت میں بھی آپ کو اعلیٰ مقام نصیب ہوا۔''

اور خانقاہ معلّٰی اجمیر شریف کے سجادہ نشین حضرت دیوان سید آلِ رسول علی خان قدس سرہٗ یوں رقمطراز ہیں:

''آپ کی فضیلت اور علمی تجربے کے لئے اتنا عرض کرنا کافی ہوگا کہ آپ تمام فنون میں ایسی دستگاہ تام رکھتے ہیں کہ دور دور سے اہلِ علم دقائق علمی و فقہی و نکات فنی کے حل کی غرض سے طویل سفر کر کے حاضر ہوتے رہتے ہیں اور سیر ہو کر تسکینِ تام حاصل کر کے لوٹتے ہیں۔ علم مناظرہ میں آپ اپنے مقابل کو نہ صرف بہت تھوڑے وقت میں ساکت کر دیتے ہیں بلکہ حق کے تسلیم کرنے پر مجبور فرما دیتے ہیں۔ آپ زبردست مقرر ہیں۔ آپ کی تحریر بھی نہایت دلنشین ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ تقویٰ اور ورع آپ کا مابہ الامتیاز وصف ہے۔ معمولِ زندگی میں دین پسندی اور خدا ترسی آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ معاملہ فہمی اور نکتہ سنجی بات بات سے عیاں ہے۔ اس کے ساتھ سیاسی بصیرت میں بھی یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ حق گوئی میں کسی سے نہیں ڈرتے مگر خشیت الٰہی قلب پہ طاری رہتی ہے۔''

ایسی ہمہ صفت موصوف اور ہمہ جہت ضیاء بار باکمال شخصیت کے ساتھ نسبتِ ارادت و بیعت وصحبت حنان ومنان پروردگار کا عظیم انعام اور بے پایاں احسان ہے، جس پہ جتنا بھی فخر کیا جائے بجا ہے اور جتنا بھی شکر ادا کیا جائے حق ادا نہیں ہوسکتا۔ ؎

اس کرم پہ فخر جتنا بھی کروں وہ ہے بجا
شکر جتنا بھی کروں حق ہو نہیں سکتا ادا

Marfat.com

اور پھر مزید کرم کہ اس مرشد کریم اور شیخ عظیم کی معنوی صحبت ''انوارِ قمریہ'' کی صورت میں مرحمت فرمائی۔

انوارِ قمریہ جہاں حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی روحانی و معنوی توجہ کا ثمرہ ہے، وہاں جگر گوشہ و جانشین شیخ الاسلام امیر شریعت حضرت علامہ حافظ خواجہ محمد حمید الدین سیالوی دامت برکاتہم العالیہ کی عنایت و توجہ اور آپ کی سرپرستی بھی شامل حال ہے۔ خاص طور پر آپ کا یہ ارشاد گرامی ''میں سمجھتا ہوں کہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے متعلقین، متوصلین اور مریدین کی سیرت سازی میں اس (انوارِ قمریہ) کا مطالعہ مفید ترین ہے۔ خداوند کریم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہم سب کو حضور شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)''

انوارِ قمریہ کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کرنے میں نمایاں ہے۔

انوارِ قمریہ (حصہ سوم) کی ترتیب و تصحیح کی ذمہ داری مجھے اندرون و بیرون ملک بار بار سفر درپیش آنے کے باعث میں نے عزیزم مولانا غلام علی سیالوی سلمہ ربہ فاضل دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ اور خطیب جامع مسجد اسلامیہ کشمیر کالونی کراچی کو تفویض کی اور فتاویٰ کی ترتیب و تصحیح کی ذمہ داری محبی و محترمی حضرت علامہ مفتی محمد عبدالعزیز سیالوی زید علمہ مفتی و مدرس دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کو تفویض کی، جو انہوں نے عقیدت و محبت سے قبول کی۔ تواریخ کی سن ہجری اور سن عیسوی کے مطابق ترتیب و تصحیح کی ذمہ داری جناب رانا عبدالرحمٰن قمری سیالوی صاحب، رانا اسلحہ ہاؤس سرگودھا نے ازخود اپنے ذمہ لی۔

ان مخلص پیر بھائیوں نے اپنی اپنی ذمہ داری خوش اسلوبی سے انجام دینے کی کوشش کی۔ حضرت مفتی صاحب نے فتاویٰ کی ترتیب کے بعد کمپوزنگ کے بعد مسودہ کی تصحیح بھی فرمائی۔ عزیزم غلام علی سیالوی سلمہ نے باقی تمام مسودہ کی ترتیب کے علاوہ کمپوزنگ کروانے کے بعد وقتاً فوقتاً مجھے مسودہ دکھاتے رہے اور پھر مسودہ کمپوزنگ کے بعد فاضل مؤلف حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی کو آستانہ عالیہ سیال شریف بھیج دیا۔

Marfat.com

انہوں نے تمام مسودہ دیکھنے کے بعد اور مناسب اضافہ و ترمیم کے بعد طباعت کی منظوری دی۔ اس کے بعد بھی عزیزم غلام علی سیالوی سلمہ نے مسودہ پر نظرثانی کی۔

بایں ہمہ اگر غلطیاں یا خامیاں رہ گئی ہوں تو قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ نشان دہی فرمائیں تا کہ ازالہ کیا جا سکے۔

ربِ کریم اپنے فضلِ عظیم اور لطفِ عمیم سے اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کو تمام مؤمنین و مسلمین بالخصوص آستانہ عالیہ سیال شریف کے متوسلین و معتقدین کے لئے خیر کثیر کا باعث بنائے اور انوارِ قمریہ کے مؤلف گرامی حضرت علامہ مفتی غلام احمد سیالوی مدظلہ کے علم، فضل، عمر، عمل میں مزید اضافہ فرمائے اور اس کارِ خیر میں کسی بھی اعتبار سے حصہ لینے والے تمام حضرات کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اور انوارِ قمریہ سے ہمیں اپنے قلوب و اذہان کو منور کرنے کی توفیق بخشے اور قمرِ رشد و ہدایت کی ضیاء پاشیوں سے تمام اہل اسلام کو بالعموم وابستگانِ شیخ الاسلام کو بالخصوص کماحقہٗ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

وصل وسلم وبارک علی حبیبک سیدنا محمد رحمة للعالمین وعلٰی آله و صحبه اجمعین. برحمتک یاارحم الراحمین۔

محتاج ضیاء القمر

عبدہٗ الافقر

ابن یوسف ابو الازہر

عظمت علی شاہ ہمدانی

صدر مجلس الدعوۃ الاسلامیہ (سندھ)

مہتمم دار العلوم انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی

Marfat.com

اظہارِ عقیدت

غلام علی سیالوی
ایم اے، ایم ایڈ
فاضل دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ.

تاریخ شاہد ہے کہ صوفیائے کرام اور اولیائے عظام نے ہر دور میں خلق خدا کی ہمہ نوعی اصلاح وفلاح کے لئے بے مثال خدمات انجام دیں۔ پریشان حال، شکستہ دل اور گم گشتہ راہ لوگ جب بھی ان کے در اقدس پہ حاضر ہوئے، انھیں ہر دکھ درد کا مداوا مل گیا۔ بالخصوص خاندانِ چشتیہ عالیہ اصلاح نفس، علم کی آبیاری فروغ علم وعمل، تقویٰ و پرہیز گاری، خدمت دین متین، میراث انبیاء کی تقسیم اور خدمت خلق میں منفرد مقام حاصل ہے۔ جس کی شاندار چند مثالیں اجمیر شریف، پاکپتن شریف، مہار شریف، تونسہ شریف، آستانہ عالیہ سیال شریف جا کر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

آستانہ عالیہ سیال شریف سے وابستگان فرزندانِ اسلام کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انھیں رشد و ہدایت کے شمس وقمر ملے۔ چودھویں صدی کے لوگوں کی خوش نصیبی ہے کہ انھیں ایسی جامع کمالات اور تاریخ ساز شخصیت، سیاست کے شہسوار، متبع شریعت، واقفِ رموز و اسرارِ معرفت، منبع جود وسخا، اولیائے کاملین کے ورثوں کے امین، سراپا ادب، غوث زماں، امام رشد و ہدایت کریم، ابن کریم، جن کو اہل دنیا ''حضور پیر سیال لجپال غریب نواز'' اور ''شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی قدس سرہ العزیز'' کے نام جانتے پہنچانتے ہیں۔ آپ کی پاکیزہ تعلیمات ظاہری و باطنی اصلاح اور نجات اُخروی کا ذریعہ ہیں، چند ایک کی مختصر جھلک ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

ارشادات وتعلیمات حضور شیخ الاسلام:

۱۔ فرمایا: ذاتِ خداوندی کی معرفت عقل سے نہیں صرف عشق ہی سے ممکن ہے، یہ سر کا کام نہیں دل کا معاملہ ہے۔ عقل کثرت بیان کے باعث محجوب، دل وحدت آشنا محبوب ہے۔

۲۔ راہِ طریقت وسلوک میں حسن عمل سے زیادہ حسن عقیدت کی ضرورت ہے۔

۳۔ ایمان کامل محبت مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے۔ یہی ایمان کی شرط اولین ہے۔

۴۔ درود شریف کی کثرت کیا کرو یہ ذکر خدا بھی اور ذکر مصطفیٰ ﷺ بھی ہے۔

۵۔ دل کی صفائی چاہتے ہو تو درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ)۔

۶۔ راقم الحروف نے عرض کی غریب نواز کوئی نصیحت فرمائیں۔ تھوڑی دیر محویت کے عالم میں محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے رہے، پھر فرمایا بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہو۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کرو اور موت سے ہرگز غافل نہ ہو۔

اللہ اللہ! ان تین سادہ جملوں میں کس قدر کامیاب زندگی بسر کرنے اور نجات اُخروی کا سامان موجود ہے۔ وعظ ونصیحت کا فریضہ انجام دینا بہت آسان مگر عمل اہم بات ہے۔ حضور شیخ الاسلام قدس سرہ جو کچھ فرماتے عمل کر کے دیکھاتے یعنی میدان عمل کے بھی شہسوار تھے۔

۱۔ محسنِ من حضرت قبلہ سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ دارالعلوم تشریف لائے، نمازِ عصر تیار تھی چند منٹ باقی تھے۔ حضور مسجد تشریف لائے صفوں پر ٹہلنے لگے۔ کبھی اس طرف کبھی اس طرف مجھے بڑا تعجب ہوا۔ نمازِ عصر کے بعد فرمایا شاہ صاحب مسئلہ ہے جب مسجد جائیں تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کر کے بیٹھنا چاہئے۔ حدیث شریف ہے مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھا کرو۔ فرمایا تب مجھے سمجھ میں آیا کہ ٹہلنے کی کیا حکمت تھی۔

۲۔ ضعیف العمری کے باعث آپ کے دانت نہ تھے۔ مگر اتباع سنت کے طور پر مسواک

Marfat.com

باقاعدہ مسوڑھوں پر لگا کر وضو فرمایا کرتے، حتیٰ کہ وصیت فرمائی ''میرے کفن میں مسواک ضرور رکھی جائے۔''

۳۔ راقم الحروف دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ میں ایک رات حاضر خدمت تھا، آپ نے آرام کا ارادہ فرمایا۔ پاس کوئی کپڑا نہ تھا۔ آپ نے اپنی قمیض مبارک کا ایک پلو پکڑ کر بستر کو جھاڑا دیکھنے والوں نے اپنی آنکھوں سے حدیث شریف کا عملی سبق سیکھا کہ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لیا جائے۔

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیتے ہیں:

میرے محسن و مربی یادگار اسلاف حضرت قبلہ سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی مدظلہ الاقدس نے انوارِ قمریہ حصہ سوم کی تدوین و تصحیح کی ذمہ داری بندہ کے سپرد کی تو دارالعلوم قمرالاسلام میں پہلی مرتبہ حاضر ہونے کا روح پرور منظر میری نگاہوں کے سامنے گردش کرنے لگا۔

۱۹۷۹ء میں حضور غریب نواز اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی تشریف لا رہے تھے۔ آپ کا قیام دارالعلوم میں ہوا کرتا تھا۔ آپ کی آمد سے چند لمحات قبل دارالعلوم قمرالاسلام پہنچا۔ دارالعلوم کی پرشکوہ عمارت، پاکیزہ صاف ستھرا ماحول، طلبہ قطار در قطار عربی لباس سفید جبے زیب تن کئے استقبال کے لئے کھڑے ہیں۔ اچانک حضور غریب نواز کی کار شاہراہِ قمرالاسلام سے مڑ کر دارالعلوم کی طرف آتی دکھائی دی۔ نعرۂ تکبیر و رسالت کی گونج پیر سیال پیر سیال لجپال لجپال کی پرکیف صدائیں فضاء میں بلند ہوئیں۔ اسی اثناء میں عربی لہجہ میں نماز عصر کی اذان ہونے لگی۔ اس روح پرور منظر نے دل پر رقت طاری کر دی۔ پس یوں محسوس ہوا کہ جہاں بھر کے انوار و برکات سمٹ کر یہاں آ گئے۔ نمازِ مغرب کے بعد حضور غریب نواز نے کہیں جانا تھا، دارالعلوم کے صحن سے نکل کر مسجد کے قریب تشریف لا رہے تھے قبلہ شاہ صاحب قدم بہ قدم پیچھے چلے آ رہے تھے، خدام و حاضرین ساتھ ہیں۔ بندہ نے عرض کی غریب نواز میں اس دارالعلوم میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ وہیں رک گئے، پیچھے مڑ کر فرمایا شاہ صاحب داخلے کی گنجائش ہے؟ مؤدبانہ نیاز مندانہ عرض

Marfat.com

کی جی غریب نواز کیوں نہیں! فرمایا یہ میرا بچہ ہے اسے داخل کر لیجئے۔ ہاتھ پکڑ کر محترم شاہ صاحب کے حوالے کر دیا، دل گواہی دینے لگا کہ آیا نہیں بلایا گیا ہوں۔ بس اسکے بعد کیا ہوا۔

سخی کے درہم نے بستر لگا دیئے ہیں

پھر اس دارالعلوم سے ایسا فیضان ملا، عرفان ملا، وجدان ملا، محبت وخلوص احسان ملا کہ اپنے گھر کی یادیں محو ہو کر رہ گئیں۔ تقریباً اڑھائی سال بعد والد صاحب قبلہ خود کراچی تشریف لائے واپسی کا حکم دیا تب آبائی گھر جانا ہوا۔ ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود اس درسگاہ سے فیضان کی ایسی خیرات پائی کہ دن بدن بلندیاں نصیب ہونے لگیں۔ بحمداللہ جس بھی علم و فن کی ابتداء کی کامیابیاں قدم چومنے لگیں۔

اعترافِ عظمت:

محترم المقام میرے محسن و مربی حضرت قبلہ شاہ صاحب مدظلہ الاقدس نے جب ''انوارِ قمریہ'' سے متعلق کچھ لکھنے کا حکم دیا تو سوچ میں پڑ گیا کہ ؎

کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

بہرحال الامرفوق الادب پر عمل کرتے ہوئے چند-طور میں اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا اظہار صرف اس لئے کر دیا ہے کہ مشفق والدین کو اپنی اولاد کے ادھورے بول بھی بڑے پیارے لگتے ہیں، ان سے سن کر خوش ہوتے رہتے ہیں۔ بس انہیں خوش کرنا اور خوش رکھنا ہی اصل مقصد ہے ورنہ ؎

کہاں میں اور ان کی عظمت کہاں

مسودے کی ترتیب و تصحیح میں محسن من حضرت علامہ ابوالازہر سید عظمت علی شاہ صاحب مدظلہ العالی عمید دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کی رہنمائی قدم قدم شامل حال رہی۔ جب بھی مسودہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوتا باکمال شفقت فرماتے تمام مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر خصوصی وقت عنایت فرماتے یوں محسوس ہوتا کہ آپ پہلے ہی میرے منتظر ہوں۔

Marfat.com

بحمدللہ انوارِ قمریہ حصہ سوم فیوض و برکات اور اصلاح و فلاح کا خوبصورت گلدستہ ہے جو معنوی اور ظاہری حسن سے مالا مال ہے۔ اس کی معنوی، باطنی اور روحانی خوبیوں میں نکھار پیدا کرنے میں حضور امیر شریعت الحاج حافظ حضرت خواجہ محمد حمیدالدین دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف کی خصوصی مستجاب دعاؤں کا ثمر ہے اور مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ غلام احمد سیالوی مدظلہ العالی کی انتھک محنتوں کا نتیجہ ہے جبکہ ظاہری نکھار میرے محسن مربی حضرت قبلہ سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی مدظلہ الاقدس نے کثیر رقم صرف کر کے شیخ کامل سے اپنی کمال عقیدت کا اظہار فرمایا ہے۔ (فجزاھم اللہ احسن الجزاء)

ہاں اس میں جو کمی یا خامی نظر آئے وہ بندہ ناچیز کی شمار کیجئے اس لئے کہ بالعموم چھوٹے خواہ کتنے ہی مخلص کیوں نہ ہوں، اپنے بڑوں کا کام صحیح کم اور خراب زیادہ کرتے ہیں۔ شاید چھوٹوں سے کام لیا ہی اسی لئے جاتا ہے کہ انہیں صحیح کرنے کا سلیقہ آ جائے۔ بہرکیف کوئی کمی یا خامی ملاحظہ فرمائیں تو اس کی درستگی فرما دیجئے اور آگاہ بھی فرمایئے۔

والسلام مع الاکرام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

یکے از غبارِ ترابِ نعالِ غلامانِ پیر سیال لجپال

غلام علی سیالوی

خطیب جامع مسجد اسلامیہ کشمیر کالونی، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

الحمدللہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد
المصطفی وعلی آلہٖ المجتبیٰ و اصحابہ الکرما.

اما بعد!

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

فقیر نے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سیدی وسندی حضرت الافاضل شیخ الاسلام والمسلمین غریب نواز حضرت خواجہ حافظ محمد قمرالدین قدس سرہٗ کے وہ ملفوظات و مقالات جمع کئے جو بذاتِ خود ان سے سنے ان کے دست اقدس کے تحریر شدہ ملے وہ انوارِ قمریہ کے حصہ اول میں درج کئے گئے۔ حصہ دوم میں چند تو اسی قسم کے بیانات ہیں، تاہم اکثر و بیشتر متعلقین حضرات سے اور چند ان کتابوں سے لئے گئے ہیں جو میسر آئے تحریر کئے ہیں۔ انوارِ قمریہ کے اس حصہ سوم میں حضور شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہ کے ملفوظات، خطابات (بعنوان مواعظ قمریہ) کرامات، مکتوبات شریف اور فتاویٰ جات شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ میں ایسی آیات بیّنات اور احادیث بھی فقیر نے نقل کر دی ہیں جن کی عوام و خواص کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے نیز بعض حضرات کے اشعار و رباعیات کو بھی درج کر دیا ہے جو اصحاب حال اور اصحاب شوق و ذوق کو حیات ابدی زندگی میں تازگی کا باعث ہیں۔ لہٰذا انہیں بے ربط و ضبط خیال نہ فرماویں کیونکہ اسلاف کے کلام میں جو اثر ہوتا ہے وہ بے دل آدمی کو صاحب دل بنا دیتا ہے۔ ''انوارِ قمریہ'' تمام حصوں میں اگر کوئی ایسی تحریر پڑھنے میں آئے جو قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شایانِ شان نہ ہو ان کی طرف منسوب نہ کریں بلکہ لکھنے والوں کی طرف رجوع فرماویں۔ طباعت وغیرہ میں بھی بسیار کاوش کے باوجود

Marfat.com

غلطیاں ممکن ہیں۔ احباب سے گزارش ہے خطا و اغلاط کی درستگی فرما دیویں نوازش ہو گی اور مطلع فرماویں بے حد ممنون ہوں گا۔

حضور شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ کے ملفوظات شریف اور بیانات فقیر نے بڑی محنت سے جمع کئے اور سنبھال کر رکھے۔ ایک صاحب مشہور و معروف عالم قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے وصال پُر ملال سے چند روز بعد فقیر کے کمرہ میں آ کر بیٹھ گئے اور حکم دیا تیرے پاس بہت سا ریکارڈ اور مواد ہے مجھے دے دے میں اشاعت کرا لوں گا۔ بندہ نے جن بیاضات پر تحریر کیا ہوا تھا پیش کیں فرمایا یہ تو میں ساتھ لے جا کر وہاں نقل کر دوں گا عرض کیا اس میں جو کچھ ہے وہ ہمیشہ کے لئے میری ضروریات کا ہے۔ وہاں نہیں دے سکتا۔ آپ بیٹھیں میں باہر سے ہو کر آتا ہوں۔ مجلس خانہ میں تعزیت کے لئے لوگ فاتحہ خوانی کی غرض سے آئے ہوئے موجود تھے۔ جناب نائب شیخ الاسلام امیر شریعت حضرت خواجہ محمد حمید الدین صاحب مدظلہ الاقدس کو عرض کیا کہ فلاں صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ سنتے ہی نہایت خلوص سے بندہ کو فرمایا ایک شخص زمین بناتا ہے ہل چلاتا ہے پھر بیج ڈالتا ہے کھیتی اگتی ہے بڑی ہوتی ہے اس کی آبپاشی کرتا ہے۔ حفاظت و رکھوالی کرتا رہتا ہے بالآخر فصل کاٹنے کا موقع آئے تو دوسرا شخص اسے کہہ دے اب میں سنبھالوں گا۔ آپ میرے حوالے کر دیں کیا یہ درست ہے؟

فرمایا میری اجازت کے بغیر کسی صاحب کو ریکارڈ میں سے کچھ بھی نہ دینا۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام نمبر شائع ہوا بندہ سے مواد طلب فرماتے رہے میں نے یہی حکم سنا دیا۔

خواجگان و مشائخ عظام اپنے افکار و تعلیمات میں کسی تصنیف کا سہارا نہیں لیتے تھے۔ لیکن ان کی تعلیمات کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کے لئے باصفا مریدین میں سے جو صاحب کمال ہوئے انہوں نے اپنے خواجگان و مشائخ حضرات کے ارشادات عالیہ کو جمع کر کے آنے والے اصحاب ذوق اور ارادتمندوں کے لئے کتابوں کی شکل میں پیش کئے۔ مقالات ہوں یا رسائل و تحریرات، مواعظ ہوں یا فتاویٰ جات انہیں محفوظ رکھنے کی ہر طرح

Marfat.com

سعی وکوشش کی۔ یہ ایک ایسی سعادت ہے جو ہر کسی کا نصیبہ نہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ سعادت جسے بھی میسر آئی اپنے ہی مشائخ کے تصدق سے ملی۔ انہیں یادداشتوں کو بطور ادب ملفوظات سے تعبیر کیا جاتا ہے جنہیں جمع کر کے مرتب کرنا سعادت مندی ہے۔

و باللہ التوفیق و علیه التوکل والیه انیب اللهم تقبل منی انک انت السمیع العلیم. و تب علینا انک انت التواب الرحیم.

''انوارِ قمریہ'' کی اشاعت و طباعت میں بندہ کی بعض کمزوریاں معاونین حضرات کی محتاج رہیں خصوصاً مالی وجسمانی، علمی، عملی و دیگر مصروفیات ضروریہ کے باعث فقیر اس قابل نہ تھا۔ مقام شکر ہے کہ بعض مخلصین معاونین حضرات نے مسودہ کی طباعت و اشاعت اور مضامین کی ترتیب تک تمام خامیاں پوری فرما کر میرے لئے یہ کام آسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خصوصاً جناب ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی مدظلہ الاقدس بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کراچی اور جناب ابوالازہر سید عظمت علی شاہ صاحب ہمدانی مدظلہ العالی مہتمم دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ کا ممنون ہوں جنہوں نے ازخود مالی وسائل حاصل کر کے اس کارِ عظیم کو سرانجام دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں سعادت دارین سے نوازے۔

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین.

والسلام

خادم تراب نعال السیال **غلام احمد** عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تیرے ذکر نے تیرے فکر نے تیری یاد نے وہ مزہ دیا
جہاں مل گیا تیرا نقشِ پا وہیں جھک گیا لگا چومنے

یہ تو ہر شخص عموماً اور صاحب ذوق خصوصاً جانتا ہی ہے کہ محبوب کی باتیں، ادائیں اور کردار و گفتار بھی محبوب ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے محبِ صادق جس سے بھی اپنے محبوب کے نقش و نگار دیکھے اور حالات سنے فوراً توجہ کرتا ہے سنتا ہے، دیکھتا ہے اور اگر بذاتِ خود محبوب سے سنے گا اور دیکھے گا تو کتنا ذوق ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ احادیث کے رواۃ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے احادیث کو حفظ کیا اور پھر انہیں بیان فرمایا لکھنے والوں نے لکھ کر تا قیامت آنے والے مسلمانوں پر احسان فرما دیا، اسی طرح تابعین اور تبع تابعین اسلاف صالحین میں یہ معمول قائم رہا، اپنے پیشوایان و مشائخ کرام کے نہ صرف حالاتِ زندگی بلکہ ان کی زبان سے جو بھی سنا لکھ لیا ملفوظات و مقالات کے مجموعہ جات پڑھنے دیکھنے والوں کے سامنے ہی یہ کوشش محض محبت کا ثمرہ ہے کہ کسی سے بھی سنا یا کہیں بھی اپنے مقتدا کے متعلق پڑھا رقم کر لیا اور پھر اسے طباعت کروا کر ہر خاص و عام کے لئے بطور تحفہ چھوڑ گئے۔ عقل اور عشق ہر دو باہم قائم رہیں تو علم و عرفان کے دفتر بھی بنا دیئے جاتے ہیں۔ وَذَالِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ. اقبال مرحوم نے فرمایا ہے۔

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

جسے نہ مضمون نویسی کا سلیقہ ہو نہ ہی فصاحت و بلاغت کے انداز اسی طرح نہ بیان و کلام کا طریقہ نہ ہی افہام و تفہیم کا ملکہ بلکہ وہ علم بھی نہ ہو جس کے ذریعہ بزرگانِ عظام

کی ہمنشینی سے لطف اندوز ہو سکے جو تشنگانِ معرفت کو سیراب کرتے ہیں ان کے ہاں نشست و برخاست کے آداب سے بھی بعید تر ہے۔ انسان کیا سنے اور کیا سمجھے پھر کیسے یاد رکھے اور کیسے بیان کرے۔ کوئی نابینا کے سامنے چراغ لائے وہ چراغ دیکھ تو نہ سکے گا البتہ چراغ والے سے سنے گا ضرور لکھ نہ سکے گا لکھائے گا ضرور اور سنائے گا تو اصحاب ذوق میں اثر بھی ہوگا کیونکہ پیشوایانِ امت کا کلام تاثیر سے خالی نہیں ہوتا۔ اقبال مرحوم فرما گئے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

اہل دل و صاحبِ ذوق ہی ہوتے ہیں جن کے کلمات اکسیر اعظم بن کر تریاق کا کام دیتے ہیں مردہ دلوں میں جان پیدا کرتے ہیں، مرجھائے ہوئے چہروں کو تازگی و فرحت بخشتے ہیں۔ تشنگانِ عرفان کو معرفت سے نوازتے ہیں بلکہ محبوبِ حقیقی کے شوق میں رونے والی آنکھوں اور اشک بار چشم ہا کی اشک شوئی کرتے ہیں۔ اندھیرے اور اجڑے ہوئے دلوں کو منور و آباد کرتے ہیں۔ سوز و گداز والے قلوب کو تسکین سے نوازتے ہیں اور منزل حقانی سے قریب و بعید ترین لوگوں کو مقام قرب اور منزلِ محبوب تک پہنچاتے ہیں۔ اغیار کے نرغہ میں پھنسے ہوؤں کو یار سے ملاتے ہیں وہ کلمات جن سے نیند آتی بھی ہے جاتی بھی ہے، بے چین و پریشان مسافر سنتے سنتے ہی نیند کر لیتے ہیں، آرام سے مقیم سنتے سنتے سوتے ہی نہیں عجیب کیفیت اور انوکھے انداز ہیں ان میں کہ لذت بڑھتی ہے راحت و سکون نصیب ہوتا ہے۔ غم بھول جاتے ہیں وہ باتیں اور ملفوظات وہ گفتگو صرف اور صرف علم و عرفان سے سرشار نقل و عقل سے بہرہ ور عشق و محبت سے بھرپور اور قرآن و حدیث کے حفاظ نیز عوام خواص کے پیشواء مقتدر ہی سے نصیب ہوتی ہیں جن کا ہر قول و فعل رقم کرنا راقم کے لئے بھی باعث صد فخر و مباہات ہوتا ہے اور پھر ؎

ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

Marfat.com

کا مصداق بھی بن جاتے ہیں اور یہ محض صحبت کا اثر ہوتا ہے جسے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کی مشکی یا عنبری
کہ از بوئے دلآویزِ تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن مدتے باگل نشستم
جمالِ ہمنشیں درمن اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

و من کیستم وچہ کسم و درچہ شمارم

غلام احمد عفی عنہ

معتکف آستانہ عالیہ سیال شریف

بروز جمعۃ المبارک ۵/ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ

بمطابق ۶/جون ۲۰۰۳ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید باری تعالیٰ

(حضور شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی تحریر)

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلَامُ عَلٰی تَعَیُّنِهِ الْاَقْدَمِ وَمَظْهَرِهِ الْاَتَمِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَشْعَةِ انْوَارِهٖ وَخَزَنَةِ اَسْرَارِهٖ وَمَعَاوِنِ کُنُوْزِ أَسْنِیَتِهٖ وَمَخَازِنِ رُمُوْزِ أَخْبِیَتِهٖ مَهَابِطِ تَجَلِّیَاتِهٖ وَاُمَنَاءِ حِکَمِ طَرِیْقَتِهٖ وَعُرَفَاءِ وُجُوْهِ حَقِیْقَتِهٖ۔

اَمَّابَعْدُ فَاِنَّ مَسْئَلَةَ التَّوْحِیْدِ مِنْ اَدَقِّ الْمَسَائِلِ لِأَنَّه‘ لَیْسَ لَهَا عُنْوَانٌ وَلَا تَعْبِیْرٌ وَّلَا بَیَانٌ وَّلَا نَظِیْرٌ لَّهَا فَتُوْهَمَ وَلَا مَبَادِیْ لَهَا فَتُعْقَلَ وَتُفْهَمَ وَحَقِیْقَتُهَا حَالِیَّةٌ فَحِسْبُ!

فَلَا تُحَدُّ وَلَا تُرَسَّمُ. نَعَمْ نَعْلَمُ یَقِیْنًا اَنَّ وَحْدَةَ الْوُجُوْدِ حَقٌّ لِأَنَّه‘ سُبْحَانَه‘ وَتَعَالٰی هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَهُوَ الْاٰنَ کَمَا کَانَ وَکَانَ وَمَا کَانَ مَعَه‘ شَیْءٌ وَیَکُوْنُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَه‘ شَیْءٌ وَالْاَعْیَانُ مَظَاهِرُ صِفَاتِهٖ اَوْ مَرَایَاذَاتِهٖ وَهُوَ قَدِیْمٌ اَزَلِیٌّ اَبَدِیٌّ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ فَکَلَامُنَا وَ حُرُوْفُنَا وَبَیَانُنَا وَلُغَاتُنَا حَادِثَةٌ مُمْکِنَةٌ فَکَیْفَ یَحُدُّ الْقَدِیْمُ بِالْحَارِثِ وَکَیْفَ یُدْرَکُ الْاَزَلِیُّ الْاَبَدِیُّ الدَّائِمُ بِالْمُمْکِنِ الْمَحْدُوْدِ فَلَا یُدْرِکُ الْوَاصِفُوْنَ صِفَتَه‘ وَلَا یَعْلَمُ قَدْرَه‘ غَیْرُه‘ سُبْحَانَه‘ سُبْحَانَه‘ وَقَدْ عَبَّرَ بِهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ اَصْحَابُ الْحَالِ بِعِبَارَاتٍ وَعُنْوَانَاتٍ وَلَهُمْ حَقٌّ لٰکِنَّ حَالَهُمْ عَلٰی حَالٍ لَا تَرْتَقِیْ اِلَیْه

اَذْهَانُنَا وَلَا تَبْلُغُ اِلٰی عَتَبَتِهِمُ السَّنِيَّةِ عُقُوْلُنَا فَلَمَّا تَدْلِیْ هٰؤُلَاءِ السُّعَدَاءُ عَنْ تِلْکَ الْحَالَةِ قَالُوْا.

راز دل درمیاں نمے آید　　سر جاں بر زباں نمے آید
بعبارت سخن نمے گنجد　　بہ بشارت بیاں نمے آید
ہر چہ عین الیقین است در دیدن　　گفتنش درگماں نمے آید
بررخش تابچشم اہل نظر　　نور حق جزعیاں نمے آید
رازھا احمدی چو شرح دہد　　راز دل در بیان نمے آید

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْم وَصَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلٰی سَيِّدِنَا وَشَفِيْعِنَا وَ وَسِيْلَتِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

وَاَنَا عَبْدُهٗ الْمِسْكِيْنُ الْفَقِيْر مُحَمَّد قَمَرُالدِّيْنِ غَفَرَلَهٗ. (السیالوی)

ثنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسمان تیرے ہیں موجود و عدم تیرا
کھا کر تیری نعمتیں ناشکرے ہوں یارب
تعجب ہے کہ ان پر بھی ہے لطف و کرم تیرا

خلاصہ

عربی عبارت اصل کا ترجمہ کرنا دراصل مضمون و مفہوم اصلی کا روح نہیں رہتا اس لئے مختصراً عرض ہے کہ قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے اپنے اسی عربی مضمون کے اندر اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی ذاتِ اقدس کے اسماء حسنیٰ صفاتی ایسے تحریر فرمائے ہیں جن میں اس ذات اقدس کے اعلیٰ و بالا شان کا اظہار ہے جو انسان کے ادراک سے بالا و بلند ترین ہے جو وحدۃ الوجود کے متعلق ہیں۔

ازاں بعد اپنے محبوب مکرم حبیب معظم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھی رقم فرمایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اعلیٰ کے اظہار میں وہ خصوصی اوصاف ذکر فرمائے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر اعلیٰ، ذات و تجلیات الٰہیہ کا ہونا اور تمام کائنات سے اول و اقدم و مقدم ہونا ظاہر ہے۔

اس کے بعد محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل مطہر اور اصحاب معظم کے اظہار شان میں ایسے القاب و اسماء اور صفات و اوصافِ اعلیٰ تحریر فرمائے ہیں جو انہی اعلیٰ و اقدس مطہر و معظم و مکرم مقبول ترین ہستیوں کے شایانِ شان ہیں اور یہ تمام مختصر سے خطبہ میں مذکور ہیں۔ پھر اما بعد لکھ کر.....

مسئلہ وحدۃ الوجود کے متعلق جو عبارت تحریر فرمائی ہے دراصل دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اگرچہ نہایت ہی دقیق ترین مسئلہ کا جواب لکھ دیا ہے تاہم اس مسئلہ کے بیان میں کوئی کمی اور کسر باقی نہیں رہی۔ رہا بیان حال اصحابِ قلوب اولو الالباب اہل دل ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ شریعت اقدس کی اصل روح اصحاب طریقت و الہیان حقیقت و معرفت کے سامنے واضح فرما دی ہے جو علماء ظاہری کی فہم و سمجھ سے بالا و اعلیٰ ہے۔ آخر میں صاحب حال کیلئے جو اشعار رقم فرمائے ہیں۔ مسئلہ وحدت الوجود کا مغز ظاہر فرما کر حقانیت کا حق ادا فرمایا ہے۔

واٰخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین. برحمتک یاارحم الراحمین.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود شریف

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین.

یَا کُلُّ الْکُلِّ اَنْتَ الْکُلُّ وَبِکَ الْکُلَّ وَمِنْکَ الْکُلُّ وَاِلَیْکَ الْکُلُّ وَلَکَ الْکُلُّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تَعَیُّنِکَ الْاَقْدَمِ وَالْمَظْهَرِ الْاَتَمِّ لِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ. بِعَدَدِ تَجَلِّیَاتِ ذَاتِکَ وَتَعَیُّنَاتِ صِفَاتِکَ وَتَعَلُّقَاتِ صِفَاتِکَ وَعَلٰی اٰلِهٖ کَذَالِکَ.

(حضور شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز اس درود شریف کو بکثرت پڑھا کرتے تھے)۔

سلام اس پر کہ جس کے ذکر سے دل چین پاتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کا ذکر فرشتے سننے آتے ہیں
سلام اس پر کہ جس کا تذکرہ قرآن کرتا ہے
سلام اس پر کہ جس کا ذکر خود رحمٰن کرتا ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی حَبِیْکَ وَمَحْبُوْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلٰی سَادَاتِنَا اٰلِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ لَا سِیَّمَا خُلَفَائِہِ الْاَرْبَعِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا وَ بَرَکَاتٍ عَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ وَعَدَدَ خَلْقِ اللّٰہِ وَزِنَۃَ عَرْشِ اللّٰہِ وَ مِلْأَ سَمٰوَاتِ اللّٰہِ وَ مِلْأَ اَرْضِ اللّٰہِ وَعَدَدَ مَا صُلِّیَ عَلَیْہِ وَعَدَدَ کُلِّ حَرْفٍ مِّنْ حُرُوْفِ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا وَّبَرَکَاتٍ عَلَیْہِ مُنْذُ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَمِثْلَ ذَالِکَ فِیْ کُلِّ اٰنٍ مِّنْ اٰوَانِ الدُّنْیَا وَھٰذِہِ الْاَمْثَالَ غَیْرُ مُتَنَاھِیَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ ○ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ زِنَۃً فِیْ اَعْمَالِیْ یَوْمَ تُوْزَنُ الْاَعْمَالُ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَ جَوَابًا عِنْدَ سَوَالِ الْمُنْکَرِ وَالنَّکِیْرِ وَیُسْرًا عِنْدَ مَوْتِیْ وَجَزَاءً یَوْتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ وَدَافِعًا لِّھُمُوْمِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُکَ اَسْئَالُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ صَدْرِیْ وَ جِلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذِھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ (اَللّٰھُمَّ قَالَ حَبِیْبُکَ وَمَحْبُوْبُکَ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ عَدَدَ کُلِّ عَدَدٍ وَ کُلِّ حَرْفٍ وَ کُلِّ لَفْظٍ مِنْ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَبَعْدَھَا اَبَدًا مُؤَبَّدًا) مَا قَالَہٗ عَبْدٌ اَصَابَہٗ ھَمٌّ اَوْ حُزْنٌ اِلَّا اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّہٗ وَ اَبْدَلَ مَکَانَ حُزْنِہٖ فَرَحًا ط اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَحَبِیْبُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صَادِقٌ وَ مَصْدُوْقٌ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اُمَتِکَ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○

عَبْدُکَ الذَّلِیْلُ[1] قَمَرُ الدِّیْنِ ابْنُ عَبْدِکَ مُحَمَّدٍ ضِیَاءُ الدِّیْنِ السِیَالَوِیْ.

(حضور غریب نواز کے دستِ اقدس کا لکھا ہوا)

۱۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لفظ کسرِ نفسی کے باعث لکھا اور لفظ محمد ادباً تحریر نہیں فرمایا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت شریف

اے کہ شرحِ والضُّحیٰ آمد جمالِ روئے تو
نقطۂ وَاللَّیْلِ وصفِ زلف عنبر بُوئے تو
(سین یٰسین)
سین دندانِ تو از یاسین نشانی مے دہد
صورتِ حمٓ دارد حلقۂ گیسوئے تو
نسخۂ فیہ شِفَاءٌ شہد گفتار خوش است
مایۂ یُحْیِیُ الْعِظَام آمد لب دلجوئے تو
اے کہ دو چشمت سرمناک از کحل ما زاغ البصر
قاب قوسین است رمز گوشۂ ابروئے تو
قبلۂ دل کعبۂ جاں یارسول اللہ توئی
سجدۂ مسکین حسنؔ ہر لحظہ مارا سوئے تو

مندرجہ بالا نعت حضور غریب نواز حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب (ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کا قوال عرس کے موقع پر مجلس خاص میں بڑھنا تھا جس کا نام غلام محمد تھا۔ (عرف گاموں قوال)

Marfat.com

۱۔ خطابات : (مواعظ قمریہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ صفات باری تعالیٰ وحقیقت شرک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ.

اَمَّا بَعْدُ! قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ. (وقال اللہ تعالیٰ) قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِی اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○

مشرکین کے لئے وعید اور شرک کی قباحت قرآنِ کریم میں بہت مواقع پر موجود ہے۔ الٰہ العالمین جل مجدہٗ اپنی صفاتِ ذاتیہ اور ذات کے لحاظ سے وحدہٗ لاشریک لہ ہے۔ یعنی جس طرح وہ ذات تعالیٰ و تقدس ازلیت ابدیت کے لحاظ سے احد ہے اور اپنی ذات کے ساتھ واجب الوجود ہے بمعنی اِنَّہٗ غَیْرُ مُحْتَاجٍ اِلَی الْغَیْرِ فِیْ وجوب وجودہٖ. اسی طرح اس کی صفات کمالیہ بھی ذاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ان اوصاف کے ساتھ متصف ہونے میں غیر کا محتاج نہیں۔ اس کی صفات بھی ازلی ابدی غیر متغیر ہیں مثلاً رؤیت، سمع، ادراک، علم، تکلم، رأفت، رحمت، خلق، قبض، بسط، احیاء، اماتت، وغیر ذالک قبل خلق الخلق وبعد خلق الکائنات تمام ملکوت السمٰوٰات والارض وما بینھما لا علم بمعنی کل افرادی لا مجموعی اس کی صفت ازلی ابدی مستقل غیر متغیر ذاتی ہے۔ ان تمام صفات میں اس کا کوئی شریک یا عدیل نہیں۔ اب مثلاً عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے احیاء موتی یعنی مردے کو زندہ کرنا ثابت ہے یا پرندہ کو پیدا کرنا یا تکلم جو ہم تمام مخلوق کرتے ہیں اسی طرح رأفت و رحمت سے اکثر انسان موصوف ہیں علیٰ ھذا القیاس علم۔ حلم انسان کے اوصاف میں سے ہے یا کہ خود وجود باوجوب الوجود لغیرہٖ ہر ایک حیوان وغیر حیوان تمام

Marfat.com

کائنات میں موجود ہے حالانکہ یہ تمام تر اوصاف الٰہ العالمین کے ہیں بغیر الوجوب لغیرہٖ. امّا نفس الوجود فهو ففيه تعالیٰ حقیقی ذاتی لوجود الوجوب لذاته بل عين ذاته تعالیٰ وتقدس كماهو الظاهر. تو اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مردہ کو زندہ کرنے میں یا پرندہ کو پیدا کرنے میں خدا کے شریک ہو گئے۔ علیٰ هذا القیاس متکلم۔ سمیع بصیر (بولنے، سننے، دیکھنے والا) رؤف، رحیم عالم حلیم موجود خدا کے شریک ہیں معاذ اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہم موجود ہیں تو اس کے پیدا کرنے سے۔ اور عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مردہ کو زندہ کرنے، پرندہ کو پیدا کرنا خدا کے اذن اور اجازت سے ہے۔ دیکھنا سننا، رأفت علم، غضب، قہر یہ تمام صفات الٰہ العالمین کے دینے سے حاصل ہیں تو ثابت ہوا کہ وصف ذاتی الٰہ العالمین کا خاصہ ہے جس میں کلی جزوی کا دعویٰ کرنا شرک ہے۔ مثلاً کوئی دعویٰ کرے کہ میں موجود بالذات ہوں یا کسی کسی وقت میرا وجود ذاتی ہے تو وہ شرک ہے۔ اسی طرح دیکھنے، سننے، رحم، کرم، رأفت، علم، حلم کا دعویٰ ذاتی شرک ہے اور مدعی مشرک ہے حالانکہ یہ تمام اوصاف انسان میں اظہر من الشمس موجود ہیں۔ صفات ذاتیہ جو الٰہ العالمین جل شانہ کا خاصہ ہے ان میں سے کسی ایک بھی وصف کا ایک آن یا ثانیہ میں دعویٰ کرنا، یا یہ کہنا کہ فلاں شخص میں یہ وصف ایک آن میں یا تمام عمر میں بالذات موجود ہے تو یہ شرک ہے اور مدعی یہ کہنے والا مشرک ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پرندے پیدا کئے یا مردے زندے کئے یہ وصف ان کی ذاتی (غیر عطائی) تھی یہ شرک ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ علم غیب یا علم شہادت صرف ایک چیز کا تمام عمر یا صرف ایک ہی آن سیکنڈ میں فلاں شخص کو حاصل ہے۔ علم ذاتی کے لحاظ سے تو یہ شرک ہے کیونکہ علم غیب اور علم شہادت الٰہ العالمین کی صفت ہے۔

بحسب الذات لقوله تعالیٰ شانه' عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ مِنَ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْمِ.

اور یہ کہنا کہ میں موجد ہوں یہ وجود ذاتی یہ اس قول کا ثبوت دیتے ہوئے بڑے سے بڑے کفر کو مول لیتے تھے۔ یہود اور نصاریٰ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہم السلام

Marfat.com

کے بت تراش کر اپنے اپنے گرجاؤں میں رکھ کر ان کی پرستش اور عبادت کرتے تھے اور آج تک کوئی چھوٹے سے چھوٹا گرجا بھی ان کے بتوں سے خالی نہیں جن کی عبادت ہر یکشنبہ کو عیسائی دنیا کرتی ہے۔ اور خدائے قادر و قیوم (الذی لَمْ یَتَّخِذْ صاحبة ولا ولدا) کے قدرت حقیقی اور اثر ذاتی میں اور اس کے عبادت مخصوصہ میں ان بتوں کی شرکت اور حصہ داری یقینی کی جاتی ہے جس بنا پر اہل کتاب کو مشرک فی الذات باقی الصفات کہنا بجا ہے۔ حالانکہ کوئی ذرہ الٰہ العالمین جل قدرہٗ کے اذن کے بغیر نہیں ہلتا۔ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مردہ کو زندہ کرنا اور پرندہ پیدا کرنا اور اس میں روح پھونکنا اور علیٰ ھذا القیاس موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکڑی کو اژدہا بنانا اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ہاتھ مقدس رکھنے سے فرسودہ اور خشک کھجور کے تنے میں انسان بلکہ کامل انسان کا روح آ جانا یہ سب الٰہ العالمین جل شانہٗ کی عطا اور بخشش پر مبنی ہیں۔ اور اس صاحب لولاک کا علم الاوّلین والآخرین اور علم ما فی السموات والارض سے عالم ہونا اور کل شیءٍ کا اس آفتاب عالمتاب پر متجلی ہونا اور علم کلی و جزوی اور اس کے احاطہ کا منصب عالی حاصل کرنا اور شروع خلق سے لے کر بہشت یا دوزخ میں لوگوں کے داخل ہونے تک کا عالم اور مخبر ہونا اس علیم وخبیر کا فیض عظیم اور فیضان عمیم ہے اور اس دُرِّ یتیم مکہ کا بجسد الانور عظیم ترین سات آسمانوں سے اور عرش و کرسی کا معراج حاصل فرما کر اللہ تعالیٰ شانہٗ کی زیارت سے فیضیاب ہونا اور (دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی) کا بھاری منصب اور قرب حاصل کرنا اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کا کرم ہے۔ اس صاحب خلق عظیم کا رؤف الرحیم جیسی معزز ترین خلعت سے مشرف ہونا اس مالک یوم الدین کی بخشش ہے۔ اور اس سراج منیر کا اپنی تمام امت کے تمام اچھے یا برے حالات پر ہر وقت دانا و بینا ہونا اور اس بشیر و نذیر پر وحید و شہید کا تمام زمین کو اس سراج منیر کا اس طرح دیکھنا جیسے ہاتھ کی ہتھیلی سے۔ اس قادر مطلق کی بخشش اور فیضان کا کرشمہ ہے۔

Marfat.com

وَغَيْرِ ذَالِکَ مِنَ الْاَوْصَافِ الْعُلْيَةِ الْقُصْوٰى وَحَسْبُکَ عَلٰى ذٰلِکَ شَهَادَةُ كَلَامِ اللهِ وَخَبْرُ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ وَتَفْسِيْرُ ائمةِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَ نِعْمَ مَا قِيْلَ وَلِلّٰهِ دَرُّ قَائِلِىْ.

عرش است کمیں پایہ زایوان محمد (ﷺ)
جبریل امیں خادم دربان محمد (ﷺ)

یا صاحب الجمال و یاسید البشر
من وجهک المنیر لقد نُوِّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقّه'
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جس طرح اوصاف ذاتی غیراللہ کے لئے کلیۃً یا جزئیۃً یقین کر لینے والا مشرک ہے، اسی طرح اوصاف عطائی غیرذاتی الٰہ العالمین کی وصف ماننے والا مشرک ہے۔ کما مرّ برہاننا اور جب غیر ذاتی عطائی اوصاف اس جل جلالہ کے لئے تسلیم کرنا شرک ہے تو ان اوصاف کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیغمبر کے متصف ہونے کو اس عقیدہ کو شرک کہنے والا مشرک ہے۔

كَمَا مَرَّ الْاَظْهَر وَالْاَبْهَر عَلٰى انه فيه تكذيبٌ لِاٰياتِ اللهِ وَاِنْكَارٌ لِاَخْبَارِ الْمُخْبِر الصَّادِقِ عليه الف الف صلوٰةِ اللهِ و تسليمه عدد كل ذرةٍ و قطرة وورقة ودهرة فى كلّ ان مِن هٰذا الخلق الى يوم القيامة بل بعدها ابداً من بداء و على آلهٖ و ازوجه و اصحابهٖ والتابعين لهم بالاحسان الى يوم الدين. قال الله سبحانه' وتعالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ

لفظ انما مفید حصر وقصر ہے اور بیعت جس کی نسبت پہلے اس آیت میں ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ثابت ہے لقولہٖ تعالیٰ شانہٗ۔ (يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا) باوجود اس کے اِنَّمَا کے آنے سے مقصود علی اللہ۔ تو ثابت ہوا کہ باقی ادوات حصر مقصر اور

مخصص اسی نوعیت سے ہیں۔ یا یوں سمجھ کر کم از کم ایسی تخصیص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کے منافی نہیں مثلاً علم غیب یا رؤف رحیم (انه هو السميع البصير) اس کی مؤیدات میں سے ہے۔

اور یہ کہنا کہ میں موجود ہوں یہ وجود ذاتی ہے اس قول کے مترادف ہے کہ کہے میں خدا ہوں کیونکہ موجود بالذّات اوصاف خدا وندی میں سے ہے۔ کَمَا مَرَّ اور خلق کا وجود اور اسی طرح باقی صفات متذکرۃ اور لغیرہ ہیں جو الٰہ العالمین کی صفت نہیں۔ اور جو خدا وند تعالیٰ کی صفات نہیں اس کا دعویٰ کرنا ہرگز ہرگز شرک نہیں۔ صفاتِ الٰہیہ کو ذاتی ہونا ضروری ہے ورنہ لازم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ ایسے اوصاف سے متصف ہے جو غیر کی عطا کردہ اور غیر مستقل میں یہ بدترین شرک وکفر ہے معاذاللہ عن ذالک. کیونکہ یہ قول اس امر کا مستلزم ہے کہ واجب الوجود اپنے صفات میں غیر کا محتاج ہے اور مرتبہ ذات کے لحاظ سے اپنے کمال میں محتاج الی الغیر ہے اور یہ قول ظلمِ عظیم ہے تو ثابت ہوا کہ جو وصف خدا وندی ہے اس میں کلیۃً و جزئیۃً ہر وقت یا ایک آن تمام اشیاء یا صرف ایک ہی چیز کا دعویٰ علم یا خلق (پیدا کرنا) نفخ روح (فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُوْنُ طَيْراً بِاِذْنِیْ) یا مردہ زندہ کرنا برابر شرک ہے اور جو خدا وند تعالیٰ کی صفت نہیں۔ یعنی اوصاف غیر ذاتیہ غیر مستقلہ ان کا دعویٰ کرنا کلیہ کا ہو یا جزئیہ کا ہر وقت کا ہو یا ایک آن میں کسی طرح شرک نہیں ہوسکتا۔ اوصاف متذکرۃ الصدر کا وجود اس امر کا دلیل قاطع ہے۔

اس تقدیر پر جو شرکت ہے اس کا دعویٰ نہیں اور جس کا دعویٰ ہے وہ شرک نہیں۔ اور تقدیر صرف یہ ہے کہ یہ اوصاف خدائے برتر کے عطا کرنے اِذن دینے اور توفیق بخشنے کی بناء پر ہیں۔ جیسا کہ کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اوصاف ذاتیہ خاصہ الٰہ العالمین ہے جو کسی انسان یا فرشتہ یا پتھر وغیرہ وغیرہ میں کلیۃً یا جزئیۃً نہیں آسکتیں۔ اگر کسی شخص کا اس کے خلاف عقیدہ ہے تو وہ شرک ہے۔ مشرکین مکہ اسی عقیدہ شنیعہ کی بناء پر مشرک تھے جو اپنے اپنے اوثان اور بتوں کو مؤثر حقیقی یقین کرتے ہوئے نظام عالم میں بالاستقلال اُن کی

Marfat.com

قدرت و دسترس مانتے تھے اور ملائکہ کو بناشاء اللہ کہہ کر بہتانِ عظیم کے مرتکب تھے اور جو عبادت مخصوص بذات واجب الوجود تھی ان اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ جب ان کو اس نامعقول فعل سے منع کیا جاتا ہے تو جواب میں کہتے تھے کہ ہم ان کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں چونکہ ہم خدا تعالیٰ کی پرستش کرنے کے لائق نہیں البتہ ان کی پرستش کرنے سے ہمیں خدا کے قریب کر دیں گے اسی طرح یہود و نصاریٰ حضرت عزیر و حضرت عیسیٰ (علیہما السلام) علیٰ نبینا وعلیہما السلام کو اور کبھی کبھی اپنے آپ کو ابناء اللہ اور احیاء اللہ کہہ کر (تعالیٰ اللہ ھو اکبر) افتراء مبین کا ارتکاب کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عفیفہ مریم علیہما السلام کو خدا کی زوجہ قرار دیتے تھے اور اپنی مکمل بے وقوفی ظاہر کرتے

مندرجہ بالا یہ تقریر دلپذیر جو حضور سراپا نور لمعۂ مطلع انوار فیض بخشش فیض مقتدائے علماء رہنمائے فضلاء قبلہ حضرت خواجہ صاحب حاجی الحرمین الشریفین حافظ محمد قمرالدین صاحب قدس سرہ العزیز سجادہ نشین دربارِ عالیہ سیال شریف نے موضع رمدانہ ضلع جھنگ میں مورخہ ۲۸ر شوال ۱۳۵۹ھ مطابق بروز جمعہ ۴۰۔۱۱۔۲۹ ایک مجمع عام میں جس میں مختلف خیالات کے لوگ جمع تھے فرمائی)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔ رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)

الحمدللہ نحمدہ، ونستعینہ، ونستغفرہ، ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضلّ لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان سیّدنا وشفیعنا وحبیبنا وروحنا و ریحاننا ودیننا و ایماننا و ایقاننا محمداً عبدہ، ورسولہ ارسلہ اللہ تعالٰی بالحق بشیراً وَّ نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہٖ وسراجاً منیراً و اشھد انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بلغ الرسالۃ و ادّی الامانۃ ونصح الامّۃ و کشف الغمۃِ. اَمَّا بَعْدُ.

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ○

اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ حرف اِلَّا کلمہ حصر کا ہے اور حرف مَا نافیہ کے بعد آوے یا حرف لا نافیہ کے بعد آئے تو حصر کا معنی دیتا ہے اور حصر صفت کا موصوف میں یا موصوف کا حصر صفت میں کریں تو مذکورہ آیت کے دو معنی ہی بنتے ہیں۔

نمبر۱: اے محبوب ہم نے تمہیں رحمت ہی بنا کر بھیجا۔

نمبر۲: اے محبوب رحمت صرف آپ ہی ہو۔

ان دونوں میں سے پہلا معنی تو ناممکن ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کے باوجود اور بھی بے شمار صفات واوصاف سے موصوف ہیں۔

دوسرا معنی ہی صادق آتا ہے کہ رحمت صرف آپ ہی ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ. بے شک میری رحمت ہر شئی پر وسیع ہے۔

جب وَسِعَتْ والا وصف پایا گیا تو یقین کرنا پڑا۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ. والا وصف بن کر مؤمن لوگوں کو نصیب ہوئے۔ جیسا کہ فرمان اقدس ہے:

Marfat.com

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ.

بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

لہٰذا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دن رات نیک لوگوں کے قریب ان کی جانوں سے بھی قریب۔ اسی واسطے مؤمن ہی کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب ہمارے ساتھ ہیں۔ منکر لوگ انکار کر کے ایمان والی نعمت سے بھی محروم ہوئے۔

اسی طرح فرمانِ اقدس ہے: قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ.

اس فرمان میں بھی "اِنَّمَا" کلمہ حصر کا ہے اور حصر میں دو چیزیں ملحوظ ہوتی ہیں یا صفت کا حصر موصوف میں یا موصوف کا حصر صفت میں مذکورہ بالا فرمان اقدس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بشریت کا حصر اگر آپ کی ذاتِ اقدس میں کیا جائے تو یہ ناممکن و محال ہے کیونکہ اس سے معنی بنے گا کہ بشر صرف آپ ہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی بشر نہیں حالانکہ ابو البشر آدم علیہ السلام سے تاقیامِ قیامت تمام انسان اس صفت سے موصوف ہیں آتے رہیں تو اس صفت سے موصوف ہوتے رہیں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو بحیثیت موصوف ہونے کے محصور فی البشریت قرار دیا جائے تو یہ بھی ناممکن ہے جس کا مطلب ہوگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف اور صرف بشر ہی ہیں اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صفات مخصوصہ خارج ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ آپ رسول اللہ ہیں آپ حبیب و محبوبِ خدا ہیں۔ شفیع المذنبین ہیں، رحمت للعالمین، صاحب قاب قوسین او اَدنیٰ ہیں۔ کافَّۃً للناس بشیرًا و نذیرًا ط ہیں۔ الی آخرہٖ تمام صفات مخصوصہ کا خارج ہونا لازم آئے گا۔

جب مذکورہ بالا ہر دو طرح کا انحصار صفت موصوف والا ناممکن ہوا تو ماننا پڑتا ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ میں مثلیت کا لحاظ رکھنا ہوگا اور پھر مثلیت میں دو چیزوں کا وجود ہوتا ہے۔ ایک مُمَثَّل لَہٗ اور دوسری مُمثّل. اور علماء کرام نے اصول کی کتب میں تصریح فرمائی ہے کہ ممثل اور ممثل لہ میں تغایر ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی کہے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ یعنی زید

Marfat.com

اسد کی مثل ہے تو اس کا معنی ہر ذی شعور یہی سمجھے گا کہ زید شجاعت جرأت دلیری بہادری میں شیر کی مثل ہے نہ کہ حقیقت میں شیر کی مثل کیونکہ زید کی حقیقت اور شیر کی حقیقت میں تغایر اور مغایرت ظاہر ہے۔ تو ماننا پڑے گا، ماننا پڑتا ہے۔ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ فرمانِ اقدس سے واضح ہے کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری مثل بشر ہیں نہ کہ حقیقت بشر بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت نور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ لَمُنْجَدِلٌ فِی الطِّیْنِ. کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ.

جب ابو البشر (حضرت آدم علیہ السلام) کی تخلیق کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ظاہر ہے تو بشریت کا کوئی ایک جزو آپ کی ذات میں موجود ہونے کی مماثلت ہی سمجھنا پڑتی ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آسمان پر ایک ستارہ (۱) ستر ہزار سال کے بعد چمکتا تھا وہ بہتر ہزار مرتبہ میں نے دیکھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وَعِزَّۃِ رَبِّیْ اَنَا ذَالِکَ الکوکَبْ مجھے اپنے رب کی قسم وہ ستارہ میں ہوں جو ستر ہزار سال میں نے دیکھا اور وہ ستارہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا نور تھا۔ ملائکہ کی تخلیق آدم علیہ السلام کی تخلیق سے یقیناً پہلے تھی جبکہ فرمان الٰہی ملائکہ ہی سے خطاب ہوا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ط نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ ط قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ○

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مخاطب ہو کر فرمایا بے شک میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تو اس میں ان کو بناتا ہے جو اس زمین میں فساد مچائیں گے خونریزی کریں گے ہم تیری تسبیح پڑھتے ہیں تیری تقدیس وتحمید وعبادت کرتے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہو تم نہیں جانتے۔

دوسرے مقام پر کلامِ الٰہی ہے:

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ ○

۱۔ تفسیر روح البیان، جلد ۱، ص ۹۷۴، زیر تفسیر لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ۔

Marfat.com

پھر جب اسے میں درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونکوں تو تم اسے سجدہ کے لئے گر جانا۔ فَسَجَدَ الْمَلَائِکَةُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ ○ تو تمام فرشتوں نے اکٹھا ہی سجدہ کیا۔

یعنی آدم علیہ السلام کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا کُلُّھُمْ نے کیا اَجْمَعُوْنَ تمام نے ہی سجدہ کیا۔ اِلَّا اِبْلِیْس (سوائے ابلیس کے) یعنی ابلیس نے سجدہ سے انکار کر دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ.

اے ابلیس تجھے کس نے سجدہ کرنے سے منع کیا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ تو ابلیس نے جواب دیا۔ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَه' مِنْ طِیْنٍ ○ کہ میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ قَالَ فَاخْرُجْ ط اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ. فرمایا نکل جا بے شک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے۔

ان تمام فرامین میں باقی حالات واقعات وحکمتوں کے باوجود واضح ہے کہ جب ابوالبشر آدم علیہ السلام سے پہلے ہی ہزاروں سال پہلے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات موجود ہیں تو اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا مطلب سمجھنے کے لئے علماء کرام سے عرض کر رہا ہوں متوجہ ہوویں عوام صاحبان تھوڑی دیر مجھے معاف فرمانا ان کی سمجھ سے بالا ہے۔ امورِ عامہ میں ہے کہ دو چیزیں ہوتی ہیں ایک اَلشَّیْءُ الْمُطْلَقُ اور دوسری مَطْلَقُ الشَّیْءِ.

اعلم ان الشیء المطلق عبارة عن الشیءِ الملاحظةِ من حیث الاطلاق والعموم والاشتراک ومطلق الشیء عبارة عن الشیء الماخوذ مِن حیث هُوَ مِنْ دون ملاحظة امر ما معه حتی الاطلاق.

یعنی الشیء المطلق میں شیء کے تمام افراد کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ عموم اور اشتراک کے لحاظ سے اپنے تمام افراد کو شامل ہوتی ہے تمام صفات اس میں موجود رہنے کا لحاظ ہوتا ہے اور مُطْلَقُ الشَّیْءِ اس کے برعکس ہے یعنی افراد وصفات میں سے صرف ایک ہی پائی گئی تو مطلق الشیء کہلائی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

لہٰذا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں قطع نظر دیگر صفات کے صرف ایک صفت بشریت والی کا پایا جانا بشر ہونے پر دلالت ہوسکتی ہے۔ اگرچہ بشر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات نہیں پائی جاتیں۔ اس لحاظ سے مطلق الشیء کی حیثیت قرار دیں تو بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہہ سکے ہیں۔ باقی رہا الشیء المطلق والا لحاظ تو یہ ناممکن و محال ہے کہ اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہا جائے!

کیونکہ آپ بشریت کی صفت کے علاوہ ان صفات سے موصوف ہیں جو اور کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ مثلاً آپ رحمۃٌ لِّلْعَالَمِیْن ہیں۔ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ ہیں۔ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ کے خطاب کے حامل ہیں یعنی صاحب شفاعت عظمیٰ ہیں۔ کوثر کے مالک ہیں۔ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا والی صفات خاصہ سے موصوف ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس۔ ایسے خصائص کے مالک ہیں جو صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے مختص ہیں۔ لہٰذا اپنے جیسا ہی بشر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو کہنا سمجھنا سراسر خلافِ عقل ونقل ہے جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا لکھ گئے اور پھر ان کے متبعین جو شیطان کی تعلیم سے اپنے آپکو عالم کہلاتے ہیں سب بے عقل اور نابلد لوگ ہیں۔

کسی آدمی کی تعریف اس کے لڑکے کے سامنے کی جائے اور لڑکا اپنے باپ کی تعریف سن کر تعریف کرنے والے کو کہے میں اپنے باب کو اتنے شان کا حامل نہیں مانتا اگر ہے تو اس کا ثبوت پیش کر تو یقیناً جاننا پڑے گا کہ اپنے والد کی شان کا انکار کرنے والا اپنے باپ کا نہیں ہے کسی اور کی طرف سے اس کی نسبت ہوگی جو اس کے باپ کا دشمن ہے۔

بھائیو! آپ خود اندازہ لگا لو کہ اوّل تو دعویٰ کرنا کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی ہیں اور موحد ہیں پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ان کے سامنے بیان کی جائے تو اس کا ثبوت طلب کریں یہ کونسی عقل تسلیم کرسکتی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ مخلص اور صحیح امتی ہیں۔

Marfat.com

شیطان کہ جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی دلیل پیش کی تھی کہ میں بھی مخلوق اور آدم بھی مخلوق اپنے آپ جیسی مخلوق کو سجدہ کس طرح کروں بلکہ خالق کے سامنے میرا سر جھکنے کو تیار ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے اور آپ کی تعظیم کرنے کا اسے حکم ہوتا تو اس کا انکار وہ بھی نہ کرتا کیونکہ اسے تو یقین ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سرورِ کائنات فخرِ موجودات ہیں۔ آپ کی ذاتِ بابرکات نہ صرف آدم علیہ السلام سے پہلے موجود بلکہ تمام فرشتوں اور فرشتوں کے استاد (ابلیس) سے پہلے بھی موجود تھی۔ یقیناً یہ دلیل بھی پیش نہ کرسکتا اور انکار بھی نہ کرسکتا لیکن اس کی اولاد اور اس کے متبعین اس سے بڑھ چکے ہیں۔

اس نے تو آدم علیہ السلام کی تعظیم سے انکار کیا تھا اور یہ لوگ فخر آدم بلکہ جو ذاتِ بابرکات باعث تکوینِ عالم ہیں ان کی تعظیم کے منکر ہوکر مسلمانوں کو پھسلاتے ہیں۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ شیطان کا یہ مکر اور یہ حیلہ بہت کارگر ہے اس مکر سے بچنا سوائے فضل الٰہی کے ناممکن ہے دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک علیہ التحیۃ السلام والصلوٰۃ کے طفیل ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس کے مکر سے بچائے کہ اس نے اپنے مقلدین کو مسلمانوں کی شکلوں میں بنا کر مسلمانوں کی گمراہی کا یہ حیلہ بنایا ہے کہ تبلیغ کرو، نمازیں بھی پڑھیں، حج کریں، زکوٰۃ دیتے رہیں اور طرح طرح کی عبادات کریں اور پھر لمبی لمبی داڑھیاں رکھ کر تبلیغی جماعت اور اسلامی جماعت کا نام لے کر پرہیز گاروں کی شکلوں میں آ کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو شرک نہ کرو ہر قسم کی عبادت کی ترغیب دیتے ہیں صرف ایک نسخہ رب تعالیٰ کی رحمت سے محروم کرنے کا استعمال کراتے ہیں کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہ کرو۔ حالانکہ فرمانِ اقدس ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ. کہ تم حضور علیہ السلام کی تعظیم وتوقیر بجالاؤ۔

اور شیطان کو معلوم ہے کہ یہ نسخہ تعظیم سے روکنے کا ایسا ہے جس کی وجہ سے میری بھی تمام عبادتیں برباد ہوئیں اور تمام علوم سے ٹھکرا دیا گیا تھا اور فرمایا گیا تھا:

Marfat.com

فَاخْرُجْ ط اِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

نکل جا بے شک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے۔

اسی وجہ سے ان لوگوں کو بھی اسی نسخہ سے اپنے پھندے میں لانے کی کوشش میں ہے جنہوں نے یہ نسخہ اختیار کر لیا ہے وہ دھتکارے ہوئے پھٹکارے ہوئے اور شیطان کے پورے پورے مقلد و متبع بن کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوے تقسیم کرتے رہتے ہیں۔ یقین کرو کہ شعائر اللہ کی تعظیم سے روکنا شیطان کا کام ہے۔

محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ہی تو عین ایمان ہے۔ بخاری شریف میں حدیث ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ○

تم میں سے کوئی بھی اتنے تک مؤمن نہیں ہو سکتا جتنے تک میری محبت اسے اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائے۔

اسی واسطے عبادات کی ترغیب دلاتا رہتا ہے کیونکہ ایمان سلب ہونے کا سبب وہ نہیں بلکہ ایمان سلب ہونے کا ذریعہ اور واحد نسخہ محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سے دور کرنا آپ ﷺ کی تعظیم کو شرک و بدعت کہنا ہے اسی نسخہ کا استعمال کرتا کراتا ہے۔

موحد مؤمن ہونے کا دعویٰ کرنا موحد مسلمان ہونے کا مدعی بن کر ایمان سے دوسروں کو محروم کرنے کا نسخہ استعمال کرنا ہے۔ حالانکہ یاد رکھو صرف اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا اقرار کرتے رہنا اور اس کو واحد ماننے کا نام ایمان نہیں ہے۔ جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار بھی نہ کرے بلکہ اس کے قائل تو یہود و نصاریٰ، ہندو وغیرہ غیر مسلم لوگ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک لہ ذات ہے وہ غیر مسلم اور کافر محض اسی وجہ سے ہیں کہ محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے منکر ہیں۔ ہندو نصاریٰ زرتشت وغیرہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے تھے بتوں کے متعلق مختلف اعتقاد رکھتے

Marfat.com

تھے کسی کے متعلق کہتے بارش برساتا ہے کوئی کھیتیاں اگانے کا کہتے تھے کوئی سفر میں کام آتا ہے کوئی مرضوں کو دور کرنے کا ہے اور یہ سب اس ایک خدا کے ماتحت ہیں۔

میرے پاس زرتشت لوگوں کی کتابیں بھی موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے۔ ہندوؤں کی پوتھیوں میں موجود ہے۔ لہٰذا اس کا نام موحد نہیں بلکہ رسالت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار بھی ہو اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت کرنے والے کا نام مؤمن موحد ہے، جو لوگ اپنے آپ کو مؤمن موحد کہلا کر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے پڑھانے سے روکیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی تعظیم کے منکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کلیہ کے منکر آپ کی خصوصیات کا انکار کریں ان کو رسالت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے سے تعلق ہی کیا ہے؟ اسماعیل قتیل وغیرہ نے جو اپنی کتابوں میں لکھا کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ وہ تو ہم جیسے ہی بشر تھے پھر ان کے مقلد لوگ ان سے بھی بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانِ اقدس میں گستاخیاں کریں تو اپنے آپ کو موحد کہلانے کے مستحق کیسے ہو سکتے ہیں۔ ان دیوبندیوں کے ایک مولوی نے مجھے کہا آپ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو بوسہ دیتے ہو صحابہ کرام نے تو آپ کی قبر کو بوسہ نہیں دیا تم کیوں دیتے ہو۔

میں نے جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا تو یہ عمل رہا دیکھو مسند امام احمد، ج ۵، ص ۴۲۲۔ مستدرک حاکم، باب الفتن، ج ۴، ص ۵۱۵۔ امام بدرالدین کی شرح بخاری عینی عمدۃ القاری، جلد ۴، ص ۴۰۶۔ ان تمام میں موجود ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مزارِ مقدس مزارِ پُرانوار پر اپنے چہرے رکھتے تھے، اپنے رخسارے ملتے تھے۔ یہ سن کر دیوبندی کہنے لگا یہ سنت تو نہیں ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو کسی کے مزار پر چہرہ نہیں رکھا۔

میں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ شان والا تو خداوند تعالیٰ ہی ہے اس حَیٌّ لا یَمُوْت ذات اقدس کا مزار تو دکھا دے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعظیم کرنا اور اس مزار کو چومنا میں ثابت کروں گا۔

Marfat.com

تم لوگ جاہل ہو محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث وتعلیمات سے بے بہرہ ہو، جب تک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ تفسیر کو نہ پڑھیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام قرآنِ مجید سمجھ ہی نہیں سکتے۔

دیوبندی بولا ہم بغیر حدیث کے قرآنِ مجید سمجھ سکتے ہیں اور اس کی تفسیر بیان کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا تو اس دعویٰ میں سراسر غلط اور بے ہودہ بول رہا ہے اگر بغیر حدیثِ پاک قرآنِ مجید کا مطلب بیان کرسکتا ہے تو اس آیت کریمہ کا معنی بتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَأَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

اس میں انسان اور جن تمام کے تمام دوزخ کا ایندھن بنائے جانے کا بیان ہے تو اپنے آپ کو بہشتی کس طرح سمجھتا ہے۔ یہ سن کر مبہوت ہو گیا۔ جب مبہوت ہو گیا تو پھر میں نے حروف مقطعات کے معانی دریافت کئے جو سراسر اور اسرار و رموز بین اللہ و بین رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کا معنی کسی مفسر نے بیان نہیں کیا تو کیا بتا سکے گا۔ وہ علوم جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ مختص فرمائے ہیں ان علوم سے حروف مقطعات کے معانی و مطالب بھی ہیں۔ نیز آیات متشابہات کے مفاہیم و مطالب انہی علوم مخصوصہ سے ہیں۔ بہرحال جس ذاتِ اقدس پر قرآنِ مجید نازل ہوا وہی ذاتِ اقدس بیان بھی فرما سکتے ہیں۔

یہ لوگ نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ کو بھی قرآنِ مجید سے، بغیر حدیث پاک کے نہ سمجھ سکتے ہیں نہ ثابت کر سکتے ہیں۔ حج ہے صیام اور ارکان اسلام کا ثبوت بھی صحیح معنوں میں قرآنِ پاک سے یہ لوگ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ لفظ صلوٰۃ کے ساٹھ معنی ہیں ان ساٹھ معانی سے یہ لوگ صرف اور صرف نماز کا مطلب و معنی کہ جس کے ارکان و شرائط قیام رکوع سجود قعود اور نماز کے اوقات اس کی شرائط ادا و شرائط قبل از ابتداء کس طرح بیان کریں گے۔ زکوٰۃ کے کئی معانی ہیں ان میں سے صرف چالیسواں حصہ مال سے نکالنے کا مطلب پھر مال کا نصاب اور مال کی اقسام کا مطلب کیسے بیان کر سکتے ہیں۔ جب تک حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام کے فرمان اقدس اور سنت مطہرہ اور عمل حدیث پاک کے محتاج نہ ہوں گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے معانی کا خیال نہ کریں گے اس وقت تک قرآنِ مجید کو ہرگز ہرگز نہ سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ. ہم نے آپ کی طرف قرآنِ پاک اُتارا ہے تا کہ آپ ہی لوگوں کو بیان فرما دیویں جو ان کی طرف اُتارا گیا۔

محبّ حقیقی اپنے محبوب کے آثار کو بھی بوسے دیتا ہے جیسا کہ مجنوں کہتا ہے۔

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَ ذَا الْجِدَارَ
وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ وَلٰکِنَّ حُبَّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

لیلیٰ کا عاشق اپنی محبوبہ کے دیار کو بوسہ دینے کا شرف سمجھتا ہے جو سچا عاشق ہو کر عشق کی داد دے رہا ہے اور اس کے برعکس غیر عاشق اس کا انکار کرے تو کرتا ہی رہے جب وہ عشق و محبت سے محروم ہے تو اس کے انکار کا کیا اعتبار۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادائیں اس طرح پسند آئیں کہ ان اداؤں کی قسمیں اٹھاتا ہے۔ فرماتا ہے "وَقِیْلِہٖ" قسم ہے اس محبوب کی گفتار کی حسن گفتار۔ میٹھی میٹھی گفتار اور وہ گفتار جس کو کما حقہٗ نہ میں بیان کر سکتا ہوں نہ ہی آپ لوگ سمجھ سکتے ہو۔ اس وقت جو مضمون میرے دماغ میں محبوب کی محبوبیت کا آ چکا ہے بیان سے باہر ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّکَ. اے محبوب! مجھے قسم ہے تیرے رب کی۔

یعنی اگرچہ تمام کائنات کا رب ہے، تمام مخلوقات کا رب ہے، تمام موجودات کا رب ہے، عرشِ عظیم کا رب ہے، لوح وقلم کا کعبۃ اللہ کا رب ہے لیکن کسی اور کی نسبت سے نہیں فرماتا محبوب کی طرف نسبت کر کے فرماتا ہے "تیرے رب کی قسم۔"

سبحان اللہ محبوبِ مکرم کی شان کا اظہار ہے محبوبِ پاک کی عظمت و مرتبت کا لحاظ رب تبارک وتعالیٰ تو اس طرح فرمائے اور یہ ناسمجھ اور بے وقوف لوگ محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے روکیں۔

محبت کا اندازہ محبّ کے اشاروں سے ہوسکتا ہے۔ محبوب کی رفتار و گفتار اور اس کے اعمال و کردار جب محبّ کو پسند آتے ہیں تو ایسے انداز سے بیان فرماتا ہے، سننے والوں کو اس کی عظمت شان کا اندازہ نصیب ہوتا ہے اور محبّ وہی ادائیں اختیار کرتا ہے تو اسے پسند آتی ہیں اگر نفرت ہو تو نہ محبّ کہلائے گا نہ ہی دوست سمجھا جائے گا۔ بلکہ دشمن کا کام ہے کہ نام سن کر جلے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے:

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

بھائیو! حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا محبّ کا کام ہے اور اس سے روکنا دشمن کا کام ہے۔

لِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشَقُوْنَ مَذَاهِبُ مِنْ مَذْهَبِیْ حُبُّ النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت وغزل (در وحدۃ الوجود)

قَدْ تَجَلّٰی الْعِشْقُ فِیْ کُلِّ الْمَجَالِیْ فَانْظُرُوْا
از پسِ ہر ذرہ تاباں گشت مہر روئے اُو

فِیْ مَرَایَا کُلِّ عَیْنٍ قَدْ رَأَیْنَا عَیْنَہٗ
فَافْتَحُوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَرَوْا مَا تُوْعَدُوْا

صَارَ قَلْبِیْ صَارَ رُوْحِیْ وَالِھًا فِیْ حُسْنِہٖ
مَا رَأَیْنَا غَیْرَہٗ لَمَّا اَرَانَا وَجْھَہٗ

ساقیا جام از سبو پُرساز بہر دیگراں
بحر نوشاں راچہ پروائے صراحی و سبو

دمبدم بیند اسیرِ حسن او نوعِ دگر
نوش بادش ہر زماں جامت تجلّی نوبہ نو

(مندرجہ بالا اکثر عرس مبارک پر قوال محمد شریف و برادر انس پڑھتے ہیں اور قبلہ شیخ الاسلام کے حکم کے مطابق روضۂ شریف کے در اقدس پر بعد از نماز صبح پڑھتے رہے)۔

محمد شریف محمد حنیف مرحوم

پسران غلام عباس ساکن

موضع ستیانہ ضلع جھنگ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۔ مناقب خلفائے راشدین (رضی اللہ عنہم اجمعین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہِ الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہِ الْکُرَمَا. اَمَّابَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا ط

حضرات! اسلام میں ظاہری طور پر دو دور آئے ہیں پہلا وہ دورِ عبادت جس میں جہاد شامل نہیں، دشمنانِ اسلام سے جنگ و جدال اور قتال اس دور میں فرض ہی نہیں تھا۔ دوسرا وہ دورِ عبادت جس میں جہاد فی سبیل اللہ بھی شامل ہے اور قتال بھی۔

پہلے دور والی عبادت کے متعلق ارشادِ اقدس ہے: وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ.(۱) قربِ الٰہی کا یہ ایک فیضان فرمایا گیا ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کو سجدہ کرنا اور بذریعہ خضوع و خشوع اس کا قرب حاصل کرنا۔ بخاری شریف میں قربِ الٰہی کے متعلق ایک حدیث شریف ہے اور یہ فرمان باری تعالیٰ ہے جو بواسطہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث قدسی) ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی حدیث قدسی ہے جو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ

۱۔ سجدۂ تلاوت کی آیۃ سے سنتے ہی پڑھتے ہی سجدہ تلاوۃ کرنا واجب ہوگیا۔

Marfat.com

حَتّٰی اُحِبُّه، فَاِذَا اَحْبَبْتُه، کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَ اِنْ سَأَلَنِیْ اَعْطَیْتُه، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّه، (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ جن چیزوں کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا ہے ان سے کوئی چیز فرائض سے زیادہ مجھے محبوب نہیں ہے۔ اور بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اپنے بندے سے محبت کرنے لگوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری)

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نتیجہ اس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوصاف اعلیٰ سے جب بندہ نوازا جاتا ہے تو اس کے اوصاف بندہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس عبادت کا انتہائی مرتبہ پہلے دورِ عبادت میں غارِ ثور مقدس تک ختم ہوا۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جن دو مقدس ہستیوں کو تاجِ قرب اس مرتبہ کا نصیب ہوا اس کے بعد کوئی اور مرتبہ ذہن میں بھی نہیں آ سکتا جو کسی اور کو نصیب ہوا ہو۔ یہی دو مقدس ہستیاں یعنی شہنشاہِ دو عالم ﷺ اور آپ کے وزیر اعلیٰ خلیفہ اعظم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی اس مرتبہ اور اعلیٰ ترین درجہ سے فیضیاب ہوئے۔ فرمانِ باری تعالیٰ بھی اس کا ثبوت اعلیٰ ہے:

اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا.

ثَانِیَ اثْنَیْنِ(۱) کے فرمان میں عجیب و اعلیٰ اظہار شان ہے۔ دراصل ترجمہ کرنے سے اصل فرمان کی روح ترجمہ میں نہیں رہتی۔

۱۔ دونوں کا دوسرا۔

Marfat.com

اور یہی وجہ تھی کہ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی مقدس ہستی نے اپنی تمام عمر کی عبادات کو معیت نبوی جو غارِ ثور میں صدیق اکبر کو حاصل ہوئی۔ اس ایک رات کی عبادت و مرتبہ کے بدلہ میں دے دینے کی خواہش و تمنا کی۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ یہ عبادت وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی۔ بہرحال کہنا پڑتا ہے کہ اس دورِ عبادت میں ان دو مقدس ہستیوں کے مراتب کیساتھ کسی کو مرتبہ نہ مل سکا نہ ہی مل سکتا ہے۔

دوسرا دورِ عبادت دیکھئے جس میں جہاد بھی شامل ہے تو اس دورِ عبادت میں دوسرے مسلمان بھی شامل ہیں۔ کیونکہ جب تک جہاد کا حکم نہیں آیا تھا علی الاعلان نمازیں پڑھنا، ظاہری طور پر احکامِ شریعت بجالانا مشکل تھا اس لئے پوشیدہ طور پر نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ لیکن جہاد کے حکم نے وہ پابندیاں اٹھا دیں اور نہ صرف چند کلمہ گو بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اس عبادت میں شامل ہوئے، جو ہجرت نبوی کے بعد کا ہے اور محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کے بعد پہلا پہلا جہاد جس میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قدم اٹھایا۔ مسلمانوں کے مراتب کو چمکا دینے والا تھا۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری موجودگی کے بعد قریب تھا کہ ہم ہلاک ہو جاتے مگر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلافت کا حامل بنا کر تمام صحابہ کرام کو اتفاق بخشا۔ انہوں نے اجتماعی طور پر آپ کو خلیفہ مانا اور آپ نے اسلام کے مخالفین کی سرکوبی فرمائی۔ اس طرح مکمل طور پر جہاد و قتال کئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے زیادہ جری، دلیر، سیاست دان، اسلامی سیاسیات کو زیادہ جاننے والے ہر کٹھن معاملہ میں حلیم حوصلہ سے کام لینے والے، بہت ہی زیادہ بردبار اور نہایت کامرانی سے اُمور خلافت کو سرانجام دینے والے تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے خوشخبری بشارت فرما دی جیسا کہ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى فرمان اقدس ہے تو ہر ہر مشکل مرحلہ ان کے لئے آسان اور سہل ترین ہوتا گیا۔ یہ ان کی کرامت، عُلوِّ شان اور علو مرتبت ہے کہ ہمیشہ ہر مقابلہ میں کامیاب

رہے۔ جب حضرت اُسامہ ابن زید رضی اللہ عنہما کو سپہ سالارِ فوج بنایا اور مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کسی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض کیا آپ اس وقت انہیں نہ بھیجیں لیکن آپ نے فرمایا جسے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سپہ سالاری بخشی ہے میں اسے کس طرح ہٹا دوں۔ پھر جب دوبارہ عرض کیا گیا کہ طرح طرح کے دشمنانِ اسلام ہر اطراف سے سر اٹھا رہے ہیں۔ اتنا بھاری لشکر مدینہ منورہ سے چلا جائے گا تو انہیں حملہ کا موقع مل جائے گا تو فرمایا ضرور بھیجوں گا۔ اگر دشمن مجھے بھی کیوں نہ اچک کر لے جائیں بلکہ آخر کار خود بھی لشکر کے ہمراہ پا بہ رکاب ہو گئے تو حضرت علی و حضرت عثمان و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم اجمعین دوڑ کر تشریف لے گئے اور عذر پیش کیا کہ ہم نے تو محض مصلحت کی صورت میں یہ مشورہ دیا تھا اور آپ ناراض ہو گئے ہو یہ کہہ کر انہیں واپس لائے۔

چنانچہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت خالد بن ولید ﷺ کو بھی بھیج دیا۔ ان صاحبان نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ خلافت کا پہلا جہاد ہی ایسے شخص کے ساتھ کیا گیا جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا جس نے یہ سمجھا کہ خاتم النبیین محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ بابرکات نہیں۔ جس کذاب نے یہ کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہو سکتا ہے جس نے قرآنِ کریم کو آخری کتاب بھی تسلیم نہ کیا۔ جس نے شریعت محمدیہ کو ناسخ نہ مانا تو اس کذاب کی سرکوبی خلیفہ اول صدیق اکبر ﷺ نے کی اسی طرح اسود عنسی کذاب کو تہہ تیغ کیا گیا۔ ایسے کذاب دجال ختم نبوت کے منکرین کیساتھ جہاد کرنا اسلام کا جہاد اوّلین ہے۔

تمام پیغمبروں رسولوں سے بالا تر مرتبہ محبوب مکرم محمد مصطفیٰ محبوبِ کبریا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اسی طرح تمام مقربین و قدوسیوں سے بھی بالا اعلیٰ اور زیادہ اقرب مرتبہ محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات

Marfat.com

تک رسائی دینے والا پہلا مرتبہ نبوت و رسالت ہے اور دوسرا مرتبہ صدیقیت ہے اور اسی دوسرے مرتبے کے مالک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور وصف صدیقیت کیا ہے مرتبۂ معیت ہے۔

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند　　بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر　　باہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

مرتبۂ معیت کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا. (۱)

معیت فی الغار جو انتہائی مرتبہ قرب ہے خاصۂ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔ پھر معیت یہاں ختم نہیں بلکہ گھر میں سفر میں معیت ہے غار میں معیت تو مزار میں بھی معیت ہے۔ وہی معیت مزار پُرانوار میں موجود ہے۔ اس طرح قرب ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک کے متوازی و برابر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں و چشمان مبارک ہیں جہاں ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضری دیتے ہیں اور یہ حاضری قیامت تک جاری رہے گی، جو ایک بار آئے دوبارہ ان کی باری قیامت تک نہ آئے گی اور جو ابھی حاضر نہیں ہوئے وہ منتظر اور متمنی ہیں کہ قیامت سے پہلے پہلے ہمیں یہ سعادت کب نصیب ہوگی۔

نہ صرف فرشتوں کی حاضری بلکہ صلوٰۃ و سلام کی بارشیں رحمتیں وہاں ہر وقت رات دن ہو رہی ہیں۔ کاملین اولیاء کرام کی طرف سے صلوٰۃ و سلام اغواث، اقطاب، اوتاد، ابدال علیہم الرحمت والغفر ان کی طرف سے صلوٰۃ و سلام بے شمار لاتعداد دنیا کے ہر گوشہ سے قریب و بعید سب جگہوں سے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انوار و فیوضات کا منبع و مرکز وہی روضۂ اقدس مزار منور ہے جہاں صدیق اکبر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما بھی موجود ہیں

۱۔ دونوں کا دوسرا جب کہ وہ دونوں غار میں تھے اس وقت وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے غم نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

Marfat.com

اور رات دن صبح شام ہر قسم کے درجات و مراتب والوں کی طرف سے ہر وقت ہر لحظہ ہر گھڑی نہایت تواضح و انکساری میں صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔۔ میں نے قصیدہ مضریہ کا صلوٰۃ وسلام پڑھا بے انتہا فیض ہے جس کا اندازہ لگانے سے عقل بھی عاجز ہے۔ تو بتایئے معیت کا علو شان اور معیت کے علو مرتبت کا بیان کون کر سکتا ہے۔

یاد رکھو جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہلے غار میں تشریف لے گئے اور اسے ہر نقصان دینے والے جانور اور گزند پہنچانے والی چیز سے صاف کیا بعد میں محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر ہوئے اسی طرح جس کے دل میں صدیق اکبرؓ کی محبت مرکوز ہو گی وہاں محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت بھی جو عین ایمان ہے آئے گی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت حاصل کرنے کے لئے دل کو اس محبت سے معمور اور منور کرنے کے لئے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا پایا جانا شرط ہے۔ اگر سیدنا وسندنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت نہیں ہے تو محبت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی محروم ہے اور جو دل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی اور محروم ہے وہ ایمان سے بھی خالی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ ہمیں خلافت علیٰ نہج النبوۃ نصیب رہی میرے خیال میں یہ فرمان ثابت کرتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر عمل میں مطابق ہیں۔

نیز جان ڈیون پورٹ کا یہ قول کہ صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں جو قدم بھی اٹھایا وہ ہر قدم اٹھانے سے پہلے محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھتے تھے اور متأمل ہوتے کہ آپ بھی میرے اس قدم اٹھانے پر راضی ہیں یا نہیں۔ رضامندی کا یقین ہوتا تب اٹھاتے۔

وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ وبضدّها تبين الاشياء، (متنبی)

درود شریف پڑھ لو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

Marfat.com

اہل السنّت کی کتابوں میں بھی آتا ہے اور اہل تشیع کی کتابوں میں بھی یہ روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا کہ میں صدیق سے راضی ہوں اور جب تک صدیق راضی نہ ہوا اتنے تک بہشت میں نہ بھیجوں گا۔ جب محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو پوچھا فَھَلْ ھُوَ عَنِّیْ رَاضٍ کیا وہ مجھ سے راضی ہے۔ فرمایا ہاں راضی ہے تو پھر پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے۔ فرمایا ہاں تیرا نام لیا ہے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو وجد ہو جاتا ہے۔ جب تسکین ہوئی تو عرض کیا میں راضی ہوں راضی ہوں۔

بھائیو! صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس مرتبہ سے یہ فائدہ بھی ہے کہ ایک امتی بھی جہنم میں رہ گیا تو اسے معافی دلوا کر راضی ہوں گے۔

جب ان کی تمام عمر کا طرزِ عمل وطیرہ اور شعار ہی رضا محبوب ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت آپ کو پیاری ہے تو کیوں نہ بخشوائیں گے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات کی تعریف ہم جتنی بھی بیان کریں وہ کم ہے۔ دیکھو ایک قبرستان صرف یہودیوں کا قبرستان تھا اور عذاب میں آ چکا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجامت بنوائی آپ کی حجامت کا ایک بال اڑتا ہوا اس قبرستان میں گیا تو تمام کا تمام قبرستان بخش دیا گیا۔ اسی لئے ہم تو کہتے ہیں:

یَا شَفِیْقُ یَارَفِیْقُ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ بِتُرْبَۃِ مَسَّتْ
نَعْلَیْنِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ.

سب کہو: رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا.

بعض لوگ ابھی تک ان خیالات میں ہیں کہ آپ کی خلافت کا ثبوت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کی خلافت کا ثبوت محض صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات کا صدیق ہونا ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی ثبوت نہیں جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقیدت نہیں لاتا وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی ایمان نہیں رکھتا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر کے علو مرتبت اور معیت نبوی کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وَ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا.

(دونوں کا دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کر یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے)۔

اس فرمانِ اقدس کا منکر اللہ تعالیٰ کا منکر ہے جو منکرِ الٰہ ہو کر دینِ اسلام سے خارج ہے۔ اس قوم کے عقائد باطلہ دیکھو تو ان کے کفر میں تأمل نہ ہوگا۔ اسی قوم کے الٰہیات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پیاز کی طرح ہے جو اوپر سے پھوکوں (شاخوں) کی مانند غیر مضبوط اور نیچے سے گنڈھے کی طرح ٹھوس اور گول و مضبوط ہے۔ مَعَاذَ اللّٰہ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰہ. اور نہ ہی اس قوم کا قرآنِ مجید پر ایمان ہے کیونکہ قرآنِ مجید کا پہلا جامع حضرت صدیق اکبر پھر حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مکمل جمع کیا گیا۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر ان کا ایمان نہ ہوا تو قرآن مجید پر اپنا ایمان کس طرح ثابت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح حضرت جبرئیل علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے جیسا کہ ان کے گستاخانہ اشعار میں ہے۔

جبریل کہ آمد زِ پس از خالق بے چوں
در پیش محمد شد مقصود علی بود

(شعر کا مطلب ہے کہ خالق کائنات کی طرف سے جو جبرائیل علیہ السلام وحی لائے اصل مقصد تو علی رضی اللہ عنہ کے پاس وحی لانے کا تھا لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو گئے)۔

اور اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ محبوبِ کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ان کا ایمان نہیں ہے۔ اب اندازہ لگاؤ اسی کا نام ایمان ہے جو یہ قوم لئے پھرتی ہے۔ ان کو مؤمن کہنا کس ایماندار کو زیبا ہے۔ ان کے دوسرے اشعار ایسے ہیں جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت (معاذ اللہ) غلوشان ہے اور انبیاء علیہم السلام کی تنقیص شان ہے۔۔

در صورت پیوند جہاں بود علی بود — تانقش زمیں بود زمان بود علی بود
عیسیٰ باوجود آمد فی الحال سخن گفت — آن نطق فصاحت کہ بدو بود علی بود

Marfat.com

یہ اشعار جب سیال شریف کے قریب انہوں نے امام واڑہ بنانے کا ارادہ کیا تھا تو ایک اشتہار شائع کیا جس پر مندرجہ بالا تینوں شعر لکھوائے گئے۔ تقریباً ان کے پچیس مولویوں، عالم و ذاکروں کے مشہور مشہور صاحبان کے نام تھے۔ (۵، ۶، ۷/ بروز منگل، بدھ، جمعرات مارچ ۱۹۶۸ء بمطابق ۵، ۶، ۷/ ذوالحج ۱۳۸۷ھ) جلسہ مقرر کیا گیا تھا۔

حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے متعلق حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرمائیں هُمَا جَبِیْبَایَ هُمَا جَبِیْبَایَ وہ دونوں میرے دوست ہیں وہ دونوں میرے بھائی ہیں۔ میرے محبوب ہیں۔ نیز خطبات حضرت علی دیکھو تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہی مناقب پاک ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کی مدح و ثنا ان میں ہے۔ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا دور اور زمانہ اقدس ختم ہوا تو ان لوگوں نے طرح طرح کے کذوبات و کفریات افترا کر لئے اور امام عالی مقام کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اور اس کے محبوب کے محبوب یاروں کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے طرح طرح کی مکاریاں ان لوگوں نے اختیار کر لی ہیں۔

بھائیو! اب دیکھنا یہ ہے کہ قرب قیامت ہے شیطان ہر طرح کے گناہ کراتا ہے۔ سب سے پہلے اس نے حسد کرایا جو قابیل کے دل میں ڈالا ہابیل کو شہید کرا دیا۔ اسی طرح یہ زنا کراتا ہے۔ ہر قسم کی برائیاں ڈاکہ زنیاں محض ایمان سلب کرنے کے لئے کراتا ہے لیکن اس کا سب سے بڑا حملہ اور مضبوط حربہ ایک ہائیڈروجن بم سمجھئے یہ ہے کہ سب سے پہلے محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت سلب کرانے کی کوششوں میں ہے۔ کیونکہ یہ محبت نہیں تو ایمان ہی نہیں اور دوسرا حربہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق دلوں میں غیض و غضب، حسد و بغض اور کینہ وغیرہ ڈالتا ہے۔ حالانکہ غیض و غضب رکھنے والوں کے لئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرُ.

نیز فرمایا:

Marfat.com

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَ تْ مَصِيْرًا

(ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے باوجود جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور مؤمنین کے راستہ کے سوا چلتا ہے تو ہم اُسے مہلت دیتے ہیں اور آخرت میں ہم اس کو دوزخ میں ڈالیں گے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے)۔

اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے غیظ وغضب رکھنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے کافر فرمایا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

وَالَّذِيْنَ مَعَه' اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ. الى قوله تعالىٰ. لِغَيْظَ بِهِمُ الْكُفَّار.

یاد رکھو سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی بہشت کا دروازہ کھولنا ہے اس میں وہی داخل ہوں گے جن کے دل میں محبت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہو گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حوضِ کوثر تقسیم کرتے ہوئے بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پاس موجود ہوں گے۔ وہاں بھی ان حضرات کی محبت رکھنے والوں کو کوثر نصیب ہو گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان میں ہیں اور دو وزیر زمین میں (وَزِيْرَايَ فِي السَّمَآء وَ وَزِيْرَايَ فِي الْاَرْض) آسمان کے دو وزیر جبرائیل میکائیل علیہما السلام ہیں۔۔ اور زمین میں دونوں وزیر ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔ جن کے متعلق یہ بھی فرمایا۔ ابوبکر میری چشم مبارک ہیں عمر میرے گوش مبارک ہیں۔۔ تو جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چشم مبارک کے متعلق گستاخانہ الفاظ سے بکواس کرے وہ اپنے آپ کو ایماندار کس طرح کہلا سکتا ہے۔۔ ہمارے والدین اس غبار مبارک پر قربان ہوں جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جوڑے ونعلین پاک لگے۔ اللہ تعالیٰ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طفیل اعداء اسلام کو ذلیل کرے اور مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے عزت ونصرت وکامیابی بخشے۔ آمین والسلام علیکم۔

(خلیفہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا وسندنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عرسِ پاک پر بیان ذیشان۔ ۱۶ر ستمبر بروز سوموار ۱۹۶۸ء بمطابق ۲۲ر جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴۔ فضیلت قربانی وشہادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَرَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ○

درود شریف پڑھ لو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

حضرات! اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے اور ذوالحج پر ختم ہوتا ہے۔ ابتداء سال اور انتہاء سال قربانیوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ومقدس ہستیاں اس کے نیک اور مقبول بندوں نے قربانیاں دیں۔ دسویں ذوالحج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دی اس کی ذرا تفصیل عرض کر دوں۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں فرمایا گیا کہ پیاری چیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربان کرو۔ انہوں نے سو دنبے قربان کر دیئے۔ دوسری رات پھر خواب آیا تو انہوں نے سو گائے قربان کر دیں تیسری مرتبہ پھر خواب آیا تو آپ نے سو اونٹ قربان کر دیئے۔ پیغمبر کا خواب برحق ہوتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو طرح طرح کے خیالات تفکرات یا دماغ میں دنیاوی آلائشوں سے ملوث قسم کے خواب ہوتے ہیں۔ جو خواب میں باطل چیزیں بھی دیکھتے ہیں لیکن پیغمبر کا دماغ پاک دل منور و پاک سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے کسی اور خیال کی جگہ تو دماغ میں ہوتی ہی نہیں خواب بھی سچے حقانیت والے ہوتے ہیں۔

چنانچہ چوتھی مرتبہ پھر فرمایا گیا تو کہنے لگے مجھے تو سب سے پیارا بیٹا ہی ہے اس لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فرمایا۔

Marfat.com

يَا بُنَيَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰی.

(اے میرے پیارے بیٹے بے شک میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ بے شک میں تجھے ذبح کر دوں تو دیکھ کیا خیال ہے تیرا؟)

بیٹے کو فرمانے کا مطلب محض ان کا خلوص دیکھنا تھا کیونکہ باپ کی رضا پر بیٹے کی رضا یقیناً تھی تو بیٹے نے عرض کیا۔ یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ ○ جب حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام چھری اٹھا کر روانہ ہوئے ساتھ ہی حضرت ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے پیچھے چل دیئے تو شیطان ایک مکارہ عورت کی شکل میں مائی صاحبہ کے سامنے آ کر کہنے لگا تمہیں معلوم ہے یہ بیٹے کو کہاں لے جا رہے ہیں؟

مائی صاحبہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے جہاں بھی رب تعالیٰ کی رضا ہے لے جا رہے ہیں۔ شیطان نے کہا یہ اسے ذبح کرنے جا رہے ہیں۔ بہت مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا جب پروان چڑھا تو ذبح کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اگر قربان کرنا ہے تو اس کے بجائے دوسرا مال موجود ہے۔ مائی صاحبہ نے ڈھیلا اٹھا کر شیطان کو مارا۔ وہاں سے دوڑتا ہوا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آیا کہنے لگا آپ کو والد صاحب ذبح کرنے کیلئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بھی ڈھیلا دے مارا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا اگر آپ کو خواب آیا ہے تو اس کی تعبیر کسی سے پوچھ لیں آج تک کسی اور نے بھی اپنے ہاتھوں اولاد کو ذبح کیا یہ ناجائز عمل کس طرح کرو گے انہوں نے بھی ڈھیلا اٹھایا اور اسے مارا۔

مقدس و مقبول ہستیوں کا ڈھیلا مارنے کا کام بھی اللہ تعالیٰ کو اس طرح مقبول ہوا کہ اس فعل کو سنت کی حیثیت میں قیامت تک جاری رکھا جتنے حاجی جاتے ہیں اسی سنت کو ان ہی مقامات پر پورا کرنے کے لئے کنکریاں مارتے ہیں اور اسی طرح وہ شیطان کو لگتی ہیں۔ پیغمبر کا علم یقینی اور قطعی ہوتا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا ہی رب تبارک وتعالیٰ کی رضا یقین کیا۔ جب چھری کو فرزند ارجمند کے گلے پر رکھا تو زمین و آسمان کانپ گئے بلکہ عرش معلیٰ تک تمام کائنات متعجب ہوئے اللہ تعالیٰ کو ان کا عمل اور یہ قربانی منظور

Marfat.com

ہوئی تو فرشتے کو حکم دیا کہ بہشت سے دنبہ لے جا کر اسماعیل علیہ السلام کی جگہ رکھو تو فرشتہ نے نہایت عمدگی و تیزی سے دنبہ نیچے دے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو علیحدہ اٹھا لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آنکھیں بند تھیں انہوں نے خوب زور سے ذبح کر دیا اور الحمدللہ پڑھ کر لڑکے کی قربانی ہو جانے کا یقین کیا۔ ادھر حضرت اسماعیل علیہ السلام پاس ہی کھڑے مسکرا رہے ہیں جب آنکھیں کھولیں دنبہ ذبح شدہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یَاابْرَاھِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا کَذَالِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

اے ابراہیم تو نے خواب کو سچ کر دکھایا ہم بھی نیک لوگوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

چنانچہ اس سنت ابراہیمی کو نبی آخر الزماں کی شریعت اقدس میں جاری فرمایا۔ پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ سنت اسی طرح قائم دائم ہے کہ حاجی صاحبان قیامت تک بیت اللہ کی حاضری دے کر یہ سنت اور جمرات والی سنت ادا کرتے ہیں جو وہاں نہیں پہنچ سکتے گھر ہی میں قربانیاں دیتے ہیں۔

بھائیو! قربانی اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسند ہے اسی ذوالحج میں سیدنا امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قربانی و شہادت ہوئی۔ انہوں نے ۱۸ر ذوالحج کو شہادت والی قربانی دی اور سیدنا امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲۷۔ ۲۸ر ذوالحج کو زخمی ہوئے ایک شقی القلب نے صبح کی نماز میں ہی نیزہ مار کر آپ کو شہید کیا، محرم کی پہلی تاریخ کو وصال ہوا تو سال کی آخری اور ابتداء تواریخ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے رنگین ہے۔

آپ کی نمازِ جنازہ مسجد میں سیدنا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھی تو فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے اسلام میں ایسا رخنہ ہوا ہے جو پورا نہ ہو سکے گا۔ آج جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کا اعمالنامہ ہے ہمارا بھی ایسا ہی ہو۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَل اَحْیَاءٌ یاد رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ فی سبیل اللہ شہید ہوئے وہ زندہ ہیں ان کو مردہ گمان بھی نہ کرو ہم مانتے ہیں اور ہمارا یقین و ایمان ہے کہ یہ لوگ زندہ ہیں۔ سید الشہداء سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ ہیں تمام

Marfat.com

شہداء کربلا رضی اللہ عنہ زندہ ہیں۔ (سید الأئمہ ان کا ماتم کرنے والے اور مردہ گمان کرنے والے بھی کافر ہیں ان کی عزاداری اور تعزیت کرنا سراسر جہالت وکفر ہے کیونکہ وہ تعزیت مردہ کے ورثاء کو پرچانا ہوتا ہے۔ کسی حیثیت میں بھی شہداء کرام کا ماتم کرنا کافر بننا ہے اور قرآنِ مجید کا انکار کرنا ہے۔

سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے ان کی قبر پر ساٹھ سال کے بعد پانی پہنچنے سے خدشہ ہوا تو ان کو قبر سے نکالنے کے لئے قبر کھودی گئی قدرۃً آپ کے پاؤں پر کدال کا زخم آیا پاؤں سے اسی طرح خون جاری ہوا جس طرح زندہ کا خون بہتا ہے۔ اندازہ لگائیں ساٹھ سال گزرنے کے بعد اس طرح خون کا بہنا زندگی نہیں تو اور کیا ہے؟

سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے ان کی اولاد نے بھی تقریباً ساٹھ سال بعد وہاں سے نکال کر گھر لانے کی خاطر قبر کھودی تو جنگ والے زخموں سے اسی طرح خون بہہ رہا تھا وہ تو ابتداءِ اسلام اور مقدس زمانہ کے شہداء کرام اور صحابہ کرام کے پاک نفوس ہیں۔ آج کے شہیدوں کا حال سنئے۔ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کافر کو قتل کر دیا، انگریز کا زمانہ تھا میانوالی کی جیل میں غازی صاحب سے ملاقات میں نے بھی کی۔ غازی صاحب مرحوم نے اسی وقت بتایا کہ یہ لوگ جمعرات سے پہلے مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ میں اس وقت تونسہ شریف جا رہا تھا جب غازی صاحب مرحوم کی پیشین گوئی مطابق ان کو شہید کیا گیا تو انہیں دفن کر دینے کے بعد پورے تیرہ دن قبر میں رہنے کی وجہ سے بعد میں قبر سے نکالا گیا اس وقت بھی میں موجود تھا تیرہویں دن قبر کھودنے والوں نے اپنے ناک پر کپڑا باندھ لیا تھا۔ کیونکہ ساون کا مہینہ تھا لاش خراب ہونے، بدبو پھیل جانے کا خدشہ تھا بلکہ زائرین اور قبر کھودنے والوں کو یقین تھا کہ جسم خراب ہو چکا ہوگا بدبو ہی ہوگی لیکن جب قبر کھولی گئی تو خوشبو ہی خوشبو پھیل گئی، لوگ وہاں سے تبرکاً خوشبو دار مٹی اٹھا لائے اور میں بھی وہاں سے خوشبودار مٹی لایا۔ خدا کی قسم اس قدر خوشبودار مٹی تھی کہ

Marfat.com

کستوری کو بھی ماند کر دیتی۔ یہ تو غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کا حال ہے۔ امام الأئمہ سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی مقدس مطہر ہستی کا ماتم سراسر ان کی شانِ اقدس میں گستاخی اور ان مقبول ہستیوں کی ناراضگی کا سبب ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم ہے وہ زندہ ہیں کئی لوگوں نے امامِ عالی مقام کی ذات کی زیارت جاگتے ہوئے کی۔تم لوگ دسویں محرم کو قرآنِ مجید کے ختم کرنا پڑھنا پڑھانا اور درود پاک پڑھنا پڑھانا اور دیگر نفلی عبادات کا ثواب ان کی پاک ارواح کو پہنچانا ضروری ہے،تم اگر ماتم کرو گے تو امام عالی مقام اور شہداء کربلا کیا فرمائیں گے کہ یہ لوگ ہم زندہ لوگوں کو مردہ جانتے ہیں؟

بیشک ان پاک ہستیوں کو شہید کرنے والوں نے بے حد ظلم کئے پانی تک بند کر دینا، معصوم بچوں کی پیاس کا خیال نہ کرنا، اس سے بڑھ کر اور کونسا ظلم ہوسکتا ہے اور پھر اتنی شدت اور سختی کو برداشت کر کے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظالموں سے جنگ کی اور شہادت و سعادت حاصل کی اس مصیبت کو برداشت کر کے آپ ثابت قدم رہے اور یہ بھی ثابت کر گئے کہ ہم لوگ وہ گھرانہ ہیں اور وہ خاندان ہیں کہ مصیبت برداشت کر سکتے ہیں اور سر کٹوا سکتے ہیں لیکن باطل کے ہاتھ میں ہاتھ دینا یا کسی قسم کا تقیہ اختیار کر لینا اور باطل کے سامنے جھکنا اور باطل کی بیعت کر لینا پسند نہیں کرتے اور آپ کا یہ ثبوت بھی مولا علی شیرِ خدا، حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی ذاتِ پاک کو تقیہ والی لعنت سے منزہ اور مطہر فرماتا ہے کہ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے والد ماجد ہیں انہوں نے سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق و سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کی بیعت یکے بعد دیگرے حقانیت سمجھ کر کی اور ان کے پیچھے نمازیں بھی حق یقین کر کے پڑھتے رہے تقیہ ہرگز نہیں کیا تھا۔ اگر باپ تقیہ کرتے تو بیٹے کو کربلا میں تقیہ والی سنت کیوں بھول گئی۔

بھائیو! تقیہ ایک لعنت ہے جس سے ائمہ اطہار کی پاک ہستیاں منزہ مبرا اور مقدس ہیں۔ سیدنا و سندنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو اعمال نامہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ لے جا رہے ہیں مجھے وہ پسند ہے کہ میرا اعمال نامہ بھی ایسا ہی ہو۔

Marfat.com

یہ صدق و صفا تھا جو انہوں نے اختیار فرمایا۔ بھائیو! محرم کی دسویں کو بجائے ماتم کے ختم قرآنِ مجید کرنا اور درود پاک کے لاکھوں لاکھ پڑھانا نفلی عبادات اور نمازیں پڑھنا اور پھر ان تمام عبادات کا ثواب ان پاک ہستیوں کے ایصال ارواح کرنا ان کی خوشنودی کا سبب ہے اور ہمارے لئے باعث حصول برکات ونجات ہے۔ دیکھو آخری وقت میں حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نماز کی حالت میں شہید ہوئے اور نماز قائم کرنے کا سبق دے گئے ہیں۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین　　دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نداد دست دردست یزید　　حق کہ بنائے لا الہ است حسین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

(۹ر محرم الحرام ۱۳۹۴ھ بمطابق ۲ر فروری ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ، بعد از نماز مغرب، حضور غریب نواز قدس سرہٗ نے درج بالا مختصر بیان فرمایا)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۔ فلسفۂ شہادت وفضیلت جہاد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَرَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ○

درود شریف پڑھ لو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.

حضرات! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے طفیل اور اولیاء کرام کے طفیل ان تاریخوں میں گزشتہ سال ایک فتح بخشی اور بہت ہی بڑی فتح عطا فرمائی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ دشمنوں پر ہمیں غلبہ عطا فرمائے اور سعادت دارین سے نوازے۔ دشمنانِ اسلام اور اعداء دین کو ذلیل وخوار کرے، جو لوگ شہید ہوئے تمام لوگ تین تین بار قل ھو اللہ (سورۃ اخلاص) پڑھ کر ان کی ارواح کو ثواب پہنچائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

(تین بار پڑھ کر ایصالِ ثواب کے بعد فرمایا):

شہادت کے متعلق تھوڑا عرض کرتا ہوں اس آیت کریمہ کا شانِ نزول ہے کہ جنگ بدر، جنگ احد میں جو صحابہ کرام شہید ہو گئے تھے انہوں نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا کہ خدایا ہمیں دنیا میں ایک بار بھیج ہم وہاں جمعہ شریف جا کر پڑھیں اور دنیا والے مسلمانوں کو خوشخبری دیویں کہ ہم زندہ ہیں اور شہید کے انعامات اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

Marfat.com

ہمیں حاصل ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ ہم پر بہت بہت راضی اور خوش ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تمہاری طرف سے میں ہی فرما دوں گا چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَرَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی راہ میں شہید ہوئے ہیں تم ان کو مردہ ہرگز گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے فضل کی وجہ سے وہ خوش ہیں اور جو مسلمان ابھی انہیں نہیں ملے ان سے بھی راضی خوش ہیں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور وہ غمزدہ بھی نہ ہوں گے۔

حدیث پاک میں ہے کہ شہید کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے وہ دنیا ہی میں اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

پیر پٹھانؒ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شخص ہر وقت اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتا رہتا اور ہر وقت چاٹتا رہتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو اس طرح کیوں کرتا ہے اس نے کہا کہ ایک دفعہ انگریز کے مقابل مسلمانوں کی جنگ ہوئی مسلمانوں نے بڑی ہی دلیری سے مقابلہ کیا ہم نے دیکھا کہ بہشتی حوریں شربت لے کر زخمیوں کو پلا رہی ہیں۔ ایک نے شربت پلانے کا برتن میرے منہ پر لگایا میں نے پینا چاہا اسے چکھا ہی تھا کہ دوسری حور نے پلانے والی کو کہا۔ ''اڑی زندہ ہیں۔'' تو اس نے میرے منہ سے ہٹا لیا اس شربت کی چاشنی اور لذت ہر وقت میرے ہونٹوں سے آتی رہتی ہے جو میں زبان سے چاٹتا ہوں حاصل کرتا رہتا ہوں۔ شہداء کرام کی نعمتوں کے متعلق آتا ہے۔

لَا عَيْنٌ لَأَتْ ولا اذنٌ سَمِعَتْ ولا خطر خطرت ببال.

ایسا مزہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی کے دل میں کھٹکا ہوا۔

Marfat.com

کسی نے خوب کہا ہے: ؎

مزہ جو موت کا عاشق بیاں کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی التجا کرتے

جمعہ کا دن ہے میں بھی دعا مانگتا ہوں تم بھی دعا مانگو اللہ تعالیٰ ہمیں شہادت کی سعادت نصیب فرمائے۔ کیونکہ مرنا تو ضرور ہے جس وقت بھی موت آئے شہادت نصیب ہو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے صاحبزادہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھتے ہیں کہ قمیص کی آستینیں چڑھائے ہوئے تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں۔

عرض کی یَا اَبَتِ لُبْسُ ھٰذَا لقمِیْصِ مِنْ خَوْفَ؟ الخ۔

فرمایا یہ موت کے خوف کی وجہ ہرگز نہیں۔ موت کا وقت تو مقرر ہے۔ وہ نہ اپنے وقت سے پہلے آسکتی ہے اور نہ اس میں تاخیر ہوسکتی ہے۔

اَیَّ یَوْمَیْنِ مِنَ الْمَوْتِ اَحِر یَوْمَ لاَ یُقْدَرُ اَمْ یَوْمَ قُدِرْ
یَوْمَ لاَ یُقْدَرَ لَا یَاتِیْ الْقَضَاء یَوْمَ قَدْ قُدِّ وَلاَ یَاْتِی الْحَذِرْ

دو دنوں میں سے کونسے دن میں موت سے بھاگوں؟ جو دن مقرر ہے اس دن یا جو دن مقرر نہیں اس دن؟ جو دن مقرر نہیں اس دن تو موت آئے گی نہیں اور جس دن مقرر ہو چکی ہے ڈرنے سے کیا فائدہ ؟ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلاَ یَسْتَقْدِمُوْنَ ○

یعنی جب ان کی موت آ جائے گی تو ساعت بھر بھی مؤخر مقدم نہیں کرسکیں گے۔

جب مرنا ہے اور ضرور مرنا ہے تو شہادت کی موت ہی چاہئے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَلْمَقْتُوْلُ مَیِّتٌ بِاَجَلِہٖ (مقتول اپنی اجل کے سبب مرتا ہے) یعنی یہ خیال کوئی نہ کرے کہ قاتل کا موت میں دخل ہوتا ہے بلکہ اجل مقررہ اسباب کے تحت ظاہر ہوتی ہے۔

بھائیو! جہاد کے لئے ہر وقت تیار رہو کیا معلوم کس وقت مقابلہ کرنا پڑے ہم نے

Marfat.com

نہ ایوب خان کے لئے لڑنا ہے نہ دنیاوی وجاہت یا کسی اور مقصد کے لئے۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے۔ اگر شہید ہو جاؤ تو اس سے اور کیا چاہتے ہو۔۔ پچھلی جنگ میں میرے پیر بھائیوں نے اور آستانہ عالیہ سیال شریف سے متعلقین نے دل کھول کر مالی جانی خدمات سرانجام دیں۔ مجھ جیسے درویش غریب آدمی نے بھی پچاس تولہ سونا دیا اور یہ سب کچھ محض رضائے باری تعالیٰ کے لئے۔ ہم تو دنیا کی ہر نعمت اور عزت کو جوتے کی نوک سے ٹھکرا دینے والے ہیں۔ ہم حکومت کے محتاج نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ ہماری حکومت بھی اسی احکم الحاکمین کی محتاج ہے تو تمام اعمال میں صرف اسی وحدہٗ لاشریک لہٗ ذات کی رضا ہونی چاہئے۔

علاوہ ازیں ایک ضروری بات کہنی ہے کہ ایک نیا بے دین کھڑا ہوا ہے جو کہتا ہے کہ نمازیں پانچ فرض نہیں صرف تین نمازیں فرض ہیں۔ قرآنِ مجید کو میں نے سمجھتے ہوئے بتایا ہے۔ پہلے تمام لوگ (معاذ اللہ) گمراہ تھے۔ بھائیو! اس میں شک نہیں ہے کہ ہر چیز قرآنِ مجید میں موجود ہے اور اس مقدس کتاب سے سمجھی جاتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ.

(ہم نے کتاب سے کوئی چیز نہیں چھوڑی یعنی ہر چیز اس میں بیان فرما دی ہے)۔

اور اسی طرح فرمان ہے:

وَلَا حَبَّةٍ فِی ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ○

زمین کی اندھیریوں میں ایک دانہ بھی ہو یا کوئی خشک اور تر چیز سب کچھ قرآنِ مبین میں موجود ہے۔

لیکن یاد رکھو قرآنِ پاک کو سمجھنے کے لئے جس ذاتِ اقدس پر نازل ہوا اس کی محتاجی کرنا پڑتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری لیاقت ہمارے ظرف اور ہمارے اندازے کے موافق مطالب و معانی بیان فرمائے۔ جتنی ضرورت تھی اتنا ہی بیان فرما دیا۔ جس کی ضرورت نہ تھی وہ اس موقع پر نہ سمجھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سمجھایا۔

Marfat.com

اور صحابہ کرام سے دوسروں نے سمجھا۔ لہٰذا ہمیں قرآنِ پاک سمجھنے کے لئے حدیث پاک کی محتاجی لازم ہے۔ حدیثِ پاک کا واسطہ اور محابا پیش کرتا پڑتا ہے۔ حدیث پاک کے سوا قرآنِ مجید کو سمجھنا ناممکن اور محال ہے۔ لیکن اگر اس کے برعکس کوئی کہے کہ میں نے بغیر واسطہ احادیث کے قرآنِ مجید کو سمجھا تو یہ بڑی بے وقوفی بڑی جہالت اور نادانی ہے۔ میں کہتا ہوں وہ شخص ایک نماز تو بغیر حدیث پاک کے واسطہ کے قرآنِ پاک سے ثابت کر کے دکھائے۔ کلامِ پاک کو کہیں ہمارے ساتھ بول اور کلام کر۔ ہمیں نماز، روزہ اور احکام شریعت کے مسائل سمجھا تو یہ کلامِ پاک بغیر حدیث پاک کے ہمارے ساتھ بولنے کو تیار نہیں ہے۔ بعض بے وقوف جاہل کافر کہتے ہیں کہ صرف تین نمازیں ہیں پانچ کہاں سے آ گئیں۔ ایسے احمق اور نادان نہ قرآن کو سمجھیں نہ حدیث پاک کو۔ اور اپنے آپ کو عالم کہنے لگ گئے۔ مستدرک حاکم، جلد۴، ص ۴۶۹ پر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے خدا کا خوف چلا جائے گا۔ بالکل خوف اور ڈر نہ رہنے کی وجہ سے دلوں میں خشوع بھی نہ رہے گا۔ خوف کے متعلق میں پہلے بتا دوں۔ جس کو یقین ہو کہ سوراخ میں سانپ ہے کیا وہ اس سوراخ میں انگلی ڈالے گا؟ نہیں۔ کیونکہ اسے سانپ کا خوف ہے اسی طرح جس کو عذاب کا خوف یا موت کا خوف ہے یا جسے یقین ہے کہ میرے ہر ہر عمل کی بازپرس ہونی ہے اس صورت میں خوفِ خدا دل میں ہو تو کیا وہ گناہ کے درپے ہوتا ہے؟ نہیں۔ تو یہ ہے خوف کے چلے جانے کا مرتبہ۔ خوف نہیں تو گناہوں پر جرأت ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ پہلے خوف نہیں رہے گا۔ پھر نماز کو ترک کر دیا جائے گا۔ لوگ کہیں گے کہ نمازیں پانچ نہیں ہیں بلکہ تین نمازیں ہیں۔ اور قرآنِ مجید کی یہ آیت پیش کریں گے۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ. اور اسلام کے ارکان یکے بعد دیگرے چھوڑتے جائیں گے اور کہیں گے کہ پہلے لوگ تو گمراہ رہے ہم نے اسلام کو سمجھا ہے۔ جب محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق پہلے فرما دیا ہے اور آج ہم اپنی آنکھوں سے اسے بدطینت بدمذہب لوگوں کو دیکھ رہے ہیں تو خواہ کینیڈا کے کسی مدرسہ میں پڑھ کر عالم

Marfat.com

ہوئے یہ یہود اور یہود کے وظیفہ خوار ہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔ یہ لوگ دجال کے ساتھ اٹھائے جانے کے قابل ہیں۔ میں انہیں چیلنج دیتا ہوں کہ صرف ایک نماز کو قرآن مجید سے ثابت کر دکھائیں۔ صلوٰۃ کے سولہ سترہ معانی ہیں۔ اس کا معنٰی ہے۔ آگ پر گوشت کو بھوننا، کسی کو آگ میں ڈالنا، آگ میں ہاتھ ڈالنا، گیلی لکڑی کو آگ میں گرم کر کے سیدھا کرنا، پچھلے گھوڑے کو دوڑا کر اگلے کے ساتھ ملانا، سرینوں کا ہلانا، گھوڑے کی دم اور گھوڑے کے سرینوں والے حصے کو بھی کہتے ہیں۔ صلوٰۃ کا معنی دعا بھی ہے، درود بھی ہے۔ اب بتائیں صلوٰۃ کا معنٰی انہوں نے ارکان مخصوصہ ادا کرنا کہاں سے لے لیا ہے۔ جب حدیث پاک سے انکار کرتے ہیں تو قرآنِ مجید پر ان کا دعویٰ ایمان کس طرح ہے۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ط صرف قرآنِ مجید سے نماز کا ثبوت نہیں دے سکتے۔ قیامت تک انہیں چیلنج ہے۔ حدیث پاک کے سوا اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صرف اور صرف قرآنِ مجید کی کسی بھی آیت سے نماز کی رکعات اور ارکان وشرائط ثابت کر کے دکھا دیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ محبوبِ کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اور کر کے دکھایا نیز صلوٰۃ کا معنی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سمجھایا آپ ہی سے ہمیں نصیب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہم ادا کرتے ہیں۔ نمازوں کی تعداد ان کی رکعات، ان کے اوقات اور نماز ادا کرنے کی شرائط قرأت، رکوع سجود کی ہیئات تمام تر حدیث پاک اور سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے حاصل ہوئی اسی طرح زکوٰۃ ہے جو ارکان اسلام میں سے اعلیٰ رکن ہے اس کی فرضیت اور حیثیت و مقدار نیز وجوب زکوٰۃ کے شرائط اور ادا کرنے کے شرائط اس کا مصرف و مصارف ادا کرنے کا وقت وغیرہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی مسلمان جانتے مانتے اور عمل میں لاتے ہیں۔ حالانکہ زکوٰۃ کے لغوی معانی بھی کئی ہیں۔ زکوٰۃ کا معنٰی ہے ذبح کرنا، پاک کرنا، انگوری کا بڑھنا یا بڑھانا، ذہین ہونا، جبی سے زکی کہا جاتا ہے لہٰذا مال سے چالیسواں حصہ جو شرعی مقدار وجوب ہے اس کو مخصوص کرنا کس طرح ثابت کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ ارکان اسلام سے لوگوں کو بے بہرہ کرنے کے در

پے ہیں۔ میرا مقصد ہے یہ لوگ خود جاہل بے وقوف احمق اور بے دین اور کافر ہیں۔ قرآنِ وسنت سے ناواقف اسلام کے منکر اور منکرین اسلام کے چیلے بن کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ وہ لوگ پہلے مسلمانوں کو جاہل کہیں گے۔ جن حضرات نے قرآن و حدیث میں اجتہاد کئے اور شرائع اسلامیہ کی وضاحت فرمائی نیز شعائر اسلام سے لوگوں کو آگاہ فرمایا۔ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھا اور سمجھایا۔ سنت رسول مقبول پر عمل کر کے دکھایا۔ امامت کے مراتب حاصل کئے جن کو ائمہ مجتہدین کہا جاتا ہے اور ان کی اقتداء کر کے کئی لوگ غوث قطب اولیا ابدال بن گئے۔ ان لوگوں کے نزدیک وہ ہستیاں جاہل تھے معاذ اللہ گمراہ تھے اور اب کینیڈا کے لونڈے اور خسیس ترین دشمنانِ اسلام ہی قرآنِ مجید کے معانی ومفہوم سمجھ کر پانچ نمازوں کی تین یا دو پڑھنے پڑھانے کی تبلیغ کرنے کو ابھر آئے ہیں۔ اس قدر جاہل آدمی اور کمینہ فطرت انسان کو حکومت کیوں رکھتی ہے۔ حکومتِ پاکستان حکومت اسلام ہے ایسے بے دین کو حکومت کی ملازمتیں دے کر مسلمانوں کو خراب کرنا ہے۔

البتہ اب تو سنا ہے کہ اس نے استعفیٰ دے دیا ہے جو حکومت نے منظور کر لیا ہے اور اسے نکال دیا گیا ہے لیکن پہلے کس لیاقت اور کونسی قابلیت پر وہ رکھا گیا تھا۔ ۱۹۵۶ء/ ۱۳۷۳ھ کی اس کی چھپی ہوئی شائع شدہ کتاب کو دیکھ کر رکھا گیا تھا۔ ہوسکتا ہے اس کے گندے ذہن اور خسیس ترین فطرت کی رواداری کی گئی ہوگی۔ حکومت بہت بڑی اور ثقیل سے ثقیل ذمہ داریوں اور اہم ترین قوانین کی حامل ہے۔ اسے ہمیشہ کے لئے ایسے آدمیوں کو دبانا چاہئے نہ کہ زیرسایہ پال کر دین اسلام کا دشمن بنانا۔ درود شریف پڑھ لو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ شَفِیْعَنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعَنَا وَمَوْلَانَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

اب چونکہ وہ آدمی نکل گیا ہے لہٰذا تم لوگ کسی قسم کا شور نہ کرو۔ اب اتفاق سے نہایت

متانت سے رہو۔ ہماری اپنی ہی حکومت ہے ہم نے ہی اسے کوششوں سے بنایا ہے اور ہمارا اپنا ہی فریضہ ہے کہ اس کو ہر جانب سے اندرونی بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھیں۔ تمہیں جاننا چاہئے کہ ایسے لوگ یہود و نصاریٰ کے چیلے اور جاسوس ان ہی نے وظیفہ خوار ہیں ان کی طرف سے خفیہ طور پر وظیفہ حاصل کرتے ہیں اور مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کے عامل بنے ہوئے ہیں۔ ملک کے اندر رہ کر حکومت کی ملازمتیں حاصل کر کے مسلمانوں کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال پوری طرح جس طرح حکومت کے ذمہ ہے اسی طرح ہر فرد مسلمان کا فرض ہے کہ ایسے دشمنانِ ملک و ملت کی پڑتال میں رہیں۔ آئندہ کے لئے حکومت کو بھی چاہئے کہ ایسے بدکار اور بدمعاشوں کے دھوکہ میں نہ آئے بلکہ انہیں بند رکھے۔ حدیث پاک میں آتا ہے ایسے لوگوں کا حشر دجال کے ساتھ ہوگا۔ تو ہمیں اور ہماری حکومت کو دجالوں کذابوں کے پھندوں سے بچنا ضروری ہے تاکہ صحیح دین اسلام ہماری حکومت میں قائم ہو۔ نیک طینت انسان ارکانِ دولت بنیں۔

پھر عرض کرتا ہوں کہ جہاد کیلئے تیار رہو، ہوسکتا ہے کسی وقت بلاوا ہو جائے۔ ہم ہر وقت ایسی کوشش کیوں نہ کریں جو ہمیں دنیا و آخرت کی سعادت عطا کرے۔ ایسا راستہ کیوں اختیار نہ کریں جس پر چل کر رضائے الٰہی نصیب ہو۔ وہ کام جسکے کرنے سے اگر زندہ رہیں تو کامیابی کی زندگی اور اگر مر جاویں تو کامرانی کی موت اور رضاء باری تعالیٰ ہے وہ صرف اور صرف جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اس میں یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

نصیحتیں تو ہزاروں ہوتی ہیں لیکن یاد رکھو سب سے زیادہ نصیحت ترغیب جہاں ہے، جو تمہیں بار بار کہہ چکا ہوں اور کہتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہمیں جہاد کی توفیق بخشے اور شہادت کی موت جو ابدی زندگی کا سبب ہے نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ السلام علیکم۔

(۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ بروز جمعہ بمطابق ۶ر ستمبر ۱۹۶۸ء یومِ دفاع پاکستان کے موقع پر بیان فرمایا)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۔ اولیاء اللہ کی شان (۱)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعَنَا وَ حَبِیْبِنَا وَحَبِیْبَ رَبِّنَا وَرَوْحِنَا وَ رَیْحَانِنَا وَ دِیْنِنَا وَ اِیْمَانِنَا وَ اِیْقَانِنَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا. وَ اَشْھَدُ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَلَّغَ الرِّسَالَۃَ وَ اَدَّی الْاَمَانَۃَ وَ نَفَخُ الْاُمَّۃَ وَ کَشَفَ الْغُمَّۃَ. اَمَّا بَعْدُ.

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

درود شریف پڑھ لو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

حضرات! انسان ایک ایسی غفلت میں ہے جسے لگ جاتی ہے برباد کر دیتی ہے جو اس میں پھنس جائے شیطان اور نفس اور خناس اسے نکلنے نہیں دیتے۔ انسان کو سمجھنا چاہئے۔ جو چیز اسے معلوم نہیں ہوتی اس سے جتانے کے لئے تین چیزیں ہیں۔ ایک وہم ہے، دوسرا عقل اور تیسرا فرمانِ الٰہی ہے۔ ان کے ذریعے غیر حاصل شدہ اشیاء کو حاصل کرتا ہے۔ وہم کی تعریف علماء کرام کرتے ہیں۔ مدرک جزئیات ہے۔ یعنی ایک شئی پر قیاس کر کے دوسری شئی کو سمجھ لینا۔ مثلاً تم بھیڑیئے کو دیکھو کہ بکری کو پھاڑ رہا ہے اور اس کے دانت اور ناخن اور پنجہ وغیرہ خوب دیکھ لیا جائے تو بعد میں جب کبھی بھی انہی ناخنوں جیسے ناخن دار اور دانت و

Marfat.com

پنجہ وغیرہ کی شکل کا جانور دیکھو گے تو فوراً خیال آئے گا کہ یہ جانور بھیڑیا ہے اور بکری کو پھاڑنے والا ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک بندوق کو چلتے ہوئے دیکھو گے کہ اس سے انسان کو مارا گیا، دوبارہ جب بھی اس جیسی شکل دیکھو گے تو فوراً یقین کرلو گے کہ یہ انسان کو ہلاک کرنے کا ہتھیار ہے تو ایک چیز سے دوسری چیز قیاس کرتے ہوئے سمجھی گئی۔

عقل مدرک کلیات ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے محض انسان کو بخشا ہے۔ انسان کا خاصہ ہے۔ وہم تو ہر جانور کو حاصل ہے لیکن عقل صرف انسان کو دی گئی ہے اور انسان اس کے ذریعہ سے بعض کلیات کو دوسری کلیات سے سمجھتا ہے۔ مثلاً تم سوچتے ہو کہ ماں کے پیٹ میں بچہ رہا اور پیدا ہوا تو پرورش پائی جوانی حاصل کی بوڑھا ہوا اس طرح سورج نکلا چڑھتے ہوئے ڈھلتا گیا اور غروب ہوگیا۔ طرح طرح کے موسم آتے ہیں پھر تبدیل ہو جاتے ہیں۔ علی ھذا القیاس ایسے تغیرات وتبدلات کو دیکھ کر انسان کہتا ہے کہ یہ چیزیں قدیم نہیں ہیں۔ حادث ہیں۔ پھر ان پر تمام جہان کو قیاس کرتا ہے کہ سب جہاد حادث اور نو پید ہے قدیم نہیں ہے۔ ماسوا اللہ سب مخلوق ہے اور قدیم صرف خالق ہے اس کو سمجھنا عقل کا کام ہے۔

ایک چیز ہے فرمانِ الٰہی۔ جہاں عقل کی رسائی ختم ہو جائے عقل کی پرواز نہ ہو سکے وہاں سے فرمانِ الٰہی کی ابتداء ہوتی ہے اور یہ ہے شریعت اقدس کہ عقل کی انتہا سے اس کی ابتداء ہے۔ انسان کی عقل کی پرواز و رسائی جس میدان میں نہیں ہوسکتی اور جو عقل کے پرزے وہاں لے جائے اور ان کو جوڑے تو وہ بڑا احمق ہے۔ ایسے لوگ جہاں شاہیں کی پرواز ہو وہاں مینڈک کو اڑانا چاہتے ہیں۔ کہاں شاہیں کا مقام پرواز اور کہاں مینڈک کی چال۔ لہٰذا شریعت مطہرہ کو عقل کے ماتحت سمجھنے والے بے وقوف ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عقل دوڑانے والے اور شریعت اقدس میں اپنے تخیلات کو راہ دینے والے گمراہ ہیں۔ باطل پرست بے دین اور بھٹکے ہوئے ہیں۔ جہاں شریعت اقدس کے احکام اور دین اسلام کی پرواز ہے وہاں عقل کا کیا کام۔ مرنے کے بعد ایک زندگی ہے جو عام دماغ میں نہیں آ سکتی اور

شریعت اقدس ہی کے ذریعہ سے معلوم ہوئی ہے۔ اصحاب عقول عالیہ شریعت اقدس کی راہبری سے سمجھانے کی کوشش فرماتے ہیں۔ حضرت امام غزالی (العارف الکامل حجتہ الاسلام الامام محمد بن محمد بن محمد بن احمد الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اس طرح سمجھایا ہے مثلاً انسان کا بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اس کی غذا خون ہے اگر اس وقت کوئی اسے کہے کہ تو ایسی جگہ پر جانے والا ہے جہاں تیری یہ غذا نہیں ہوگی بلکہ اس غذا کو وہاں غلیظ، خسیس اور نہایت مکروہ و ناپسند سمجھے گا۔ وہاں تو باغات ہوں گے، سبزہ جات، میوہ جات اور مختلف رنگ کے اعلیٰ درجہ والے طعام تیری غذائیں ہوں گی۔ ابتدا ہی میں تیری غذا عمدہ دودھ نہایت خوشگوار مزے دار اعلیٰ ذائقہ والا رہے گا پھر اس دودھ کے ساتھ دوسرے مشروبات اور طعام غذائیں ہوں گی۔ اعلیٰ فضائیں دور دراز تک نگاہیں پہنچیں گی، تازہ ہوائیں آسمان و زمین کا درمیان خلا قدرت کی نیرنگیوں سے بھرپور ہوگا۔ زمین پر تیری رفتار گفتار آمدورفت کے چرچے ہوں گے۔ اگر اس وقت وہ غریب بچہ خیال کرے اور کہے یہ کس طرح ہوسکتا ہے یہاں میں نہایت سکون سے ہوں میری کہنیاں اپنی اپنی جگہ پر آرام سے پڑی ہیں۔ نہایت مناسب و موزوں صورت میں گھٹنے اپنی جگہ پر اچھے حال میں ہیں۔ سر اپنی جگہ پر پُرسکون ہے جو آرام سے غذا حاصل کر رہا ہے۔ یہ تو محال ہے کہ اتنی وسیع عریض و طویل دنیا میں جاؤں اور ایسی غذائیں ہوائیں اور فضائیں مجھے میسر ہوں۔ لیکن جب دنیا میں آتا ہے اسے زمین، ملک جائیدادیں، باغات وغیرہ ملتے ہیں۔ لذیذ کھانے اور پینے کی اعلیٰ اشیاء و مشروبات میسر ہوتی ہیں تو اسے کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ کسی قسم کا انکار کر سکے۔ کیونکہ جب وہ سب کچھ دیکھ چکا ہے کہ ماں کے پیٹ میں رہنے والے وقت کی غذا خون تھی اور ماں کا پیٹ اس کے لئے سرائے رہائش اور مقام موزوں تھا۔ اب اس غذا کے بدلے اعلیٰ درجہ کے طعام اس سرائے کے مقابلہ میں نہایت وسیع و عریض لامحدود مکان مل چکے ہیں تو اب اسے کونسا حق حاصل ہے کہ اپنے عقل کو دورائے اور عقل کی محدود حیثیت کو قدرت کے کارخانہ میں دخل دیوے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے قانون اور اس کی قدرت پر

Marfat.com

ایمان رکھنا فرض ہے۔ اسی طرح اس عالم فانی سے ہم ایک اور عالم میں جانے والے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اور اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ ان مکانوں کے بدلہ میں اور ان غذاؤں کے عوضائے وہ مکان و غذائیں نصیب فرمائے جو مؤمنین متبعین کے لئے تیار کی گئی ہیں تو ان غذاؤں کے مقابلہ میں یہ غذائیں نہایت ہی خسیس ہوں گی۔ اس لئے انسان کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ عقل کے گھوڑے کو ایڑی لگائے اور وہاں تک پہنچنے کو مجبور کرے جہاں اس کی طاقت و دوڑ بیکار ہے۔

اسی طرح ایک آدمی کو کہا جائے کہ قبر میں زہریلے جانور سانپ بچھو وغیرہ ہوں گے جو بصورت عذاب ڈسیں گے، فرشتے ماریں گے، قبر میں عذاب ہوگا لیکن کئی آدمی کہیں کہ ہم نے فلاں آدمی کی قبر کو کھودا تو کوئی عذاب وغیرہ ہم نے نہ دیکھا وہ تو بالکل سویا ہوا تھا اور امن و امان میں پڑا تھا اس کو سمجھانے کے لئے بھی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے رقم فرمایا ہے کہ ایک متمول و مالدار آدمی سویا ہوا ہو اس کے نوکر و ملازم اس کے پاس بیٹھے ہوں اور مکھی تک اس کے نزدیک نہ آنے دیویں کسی کو اس کے پاس بولنے بھی نہ دیویں کہ صاحب بہادر کی نیند میں فرق آئے گا طرح طرح کی تازہ ہوا اور سکون و راحت کے اسباب مہیا ہوں لیکن وہ ایسے خواب میں ہو کہ اسے ایک اژدہا نے گھبرایا ہوا ہو کہ وہ بھاگ رہا ہو اژدھا سے ڈر کر بھاگتے بھاگتے کبھی کانٹوں میں گرتا ہے کبھی ندیوں میں پڑتا ہے اور اچھلتا کودتا کبھی جھاڑیوں سے گزرتا ہے جان کے لالے اسے پڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت اسے جگا دیا جائے تو کتنا خوش ہوگا۔

اسی طرح ایک آدمی زمین پر دوڑوں ڈھیلوں پر گویا ہوا ہو لیکن وہ نہایت راحت وہ اور اعلیٰ درجہ کی خوشی کا خواب دیکھ رہا ہو جس میں طرح طرح کی لذتیں اور خوشیاں حاصل کر رہا ہو تو اسے جگا دینے سے وہ کتنا افسوس کرے گا۔

بھائیو! یہ سب چیزیں روح سے تعلق رکھتی ہیں اور روحانی حالات کو عقل سے کیا واسطہ جو عقل سے بالا و اعلیٰ ہیں وہاں عقل کی کیا رسائی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے علماء کرام پیدا فرمائے ہیں جیسے امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہے، جنہوں نے

Marfat.com

سمجھایا کہ شریعت مقدس مقدم ہے جس پر عمل کرنے والوں نے درجات حاصل کئے اعلیٰ مراتب کے حصول کا سبب صرف شریعت اقدس ہی ہے اس کے مقابلہ میں انسان عقل سے کام نہ لے کیونکہ عقل محدود ہے۔

ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ جس وقت شق القمر کا معجزہ وجود میں آیا اور آسمان پر چاند دوٹکڑے ہوا تو تمام دنیا والوں کو کیوں نہ معلوم ہوا اور صرف مکہ مکرمہ والوں ہی کو یہ پتہ چلا کہ چاند دوٹکڑے ہوا ہے۔ حالانکہ چاند آسمان پر ہے اور تمام دنیا اس کو دیکھتی ہے سب کے لئے اس کا نور یکساں ہے حالانکہ اعتراض کرنے والا شخص بھی مسلمان زادہ تھا لیکن عقل کی زد میں آ کر یہ اعتراض کر دیا۔ میں نے جواباً اسے کہا کہ بہت سے بے وقوف میں نے دیکھے ہیں لیکن تجھ جیسا بے وقوف نہیں پایا۔ شق القمر کا واقعہ مکہ مکرمہ میں بلکہ جبل ابی قبیس پر ہوا۔ (درود شریف پڑھ لو)۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

عرب شریف کا ملک ہم سے میری خیال میں (بذریعہ ہوائی جہاز) سوا چار گھنٹے کا فرق ہے۔ یعنی اس وقت یہاں اڑھائی کا وقت ہے اور وہاں تقریباً سات بجے کا وقت ہوگا اور ولایت میں دس گھنٹے کا فرق ہے اور امریکہ ۱۲ گھنٹے کا فرق ہے۔ اسی طرح اگر مکہ شریف میں سات بجے کا وقت ہو تو ہمارے ہاں ساڑھے تین بجے ہوں گے یا کم و بیش چند منٹ۔ لہٰذا جس وقت چاند دوٹکڑے ہوا تو تم خیال کرو وہی وقت دوسرے علاقوں میں تھا یا دوسرا۔ اگر وہی وقت نہیں تھا تو سوال کس طرح صحیح ہوسکتا ہے؟ تم دیکھتے ہو کہ رات کو ستارے چھوٹتے ہیں کبھی دن کو بھی دیکھے ہیں۔ حالانکہ دن رات ہر وقت چھوٹتے رہتے ہیں۔ عرب شریف میں رات ہو اور یہاں دن ہو تو کون جان سکتا ہے کہ رات کا واقعہ دن میں دیکھا جائے۔

اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ کہیں بادل ہو تو یہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ پر ویسا ہی نظر آئے جیسا کہ مکہ مکرمہ میں دیکھا گیا اور سورج کی روشنی سے ستارے چاند وغیرہ نظر بھی نہیں آتے۔ اب اس وقت کوئی بتا دے کہ چاند کہاں کھڑا ہے۔ کہیں آدھی رات ہوگی اور کہیں صبح کہیں دوپہر کا وقت ہوگا۔

Marfat.com

لیکن پھر بھی ایک راجہ نے اپنی بندرگاہ میں بیٹھے ہوئے چاند کو اس وقت دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا تھا اور اپنے وزیر باوا رتن صاحب رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ میں تحقیق کے لئے بھیجا اور کہا کہ یہ معجزہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جا کر تحقیق کرنا چنانچہ اس نے حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور اس واقعہ کی صحیح خبر دی۔

تم لوگ عقل سے اس طرح کے حالات کو نہ خیال کرو یہ شیطان کا حربہ ہے۔ شیطان دینی معاملات میں دخل دلا کر دھوکہ دیتا ہے اور گمراہ کرتا ہے۔ ایک اور چیز بھی ہے وہ یہ کہ بعض اشیاء کا بیان تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود واضح طور پر فرما دیا اور بعض کا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت سے فرمایا اور بعض چیزیں سمجھانے کے لئے تفصیل کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی فرمایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔

اتنی تشریح اور وضاحت کے بعد پھر بھی انسان شک میں جائے تو لامحالہ وہ اپنے عقل و وہم کی گرفت میں ہے۔ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے اپنی اندھی عقل کی پیروی کرنا جہالت ہی ہے۔ دوسری چیز اللہ تعالیٰ نے نمونہ کے طور پر دکھا دی کہ جس طرح اولیاء کرام راہِ رشد و ہدایت پر ہیں اور ہمیں رہنمائی کے طور پر نصیب ہو گئے ہیں ان کی زندگی اور ان کا لائحہ عمل ہدایت پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کی عزت و حرمت بجا لانا ہمارے لئے ذریعہ نجات اور حصولِ درجات کا اعلیٰ سبب ہے۔ صدیاں گزر گئیں لوگ ان کی خاک چومتے ہیں ان کی چوکھٹ اور دروازوں کو بوسہ دیتے ہیں، ان کا احترام بجا لاتے ہیں محض اس لئے کہ انہیں کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی پیروی نصیب فرمائے۔

پیر سیال رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے آپ نے فرمایا کہ جس طریقہ پر تم مجھے دیکھ رہے ہو اسی کو اختیار کرنا اختیار رکھنا کئی طرح طرح کے مذاہب وطریقے آئیں گے لیکن تم اس مذہب حق کو نہ چھوڑنا کیونکہ سعادت دارین حاصل کرنے کا یہی مذہب مہذب اہل السنت والجماعت ہی ہے جو سنت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی جماعت کا طریقہ ہے۔ اولیاء کرام نے اسی کو اختیار کر کے دینی، دنیاوی، اخروی سعادتیں حاصل کیں۔

مسلمانو! میں بھی یہی کہتا ہوں کہ اسلام کو مضبوطی سے پکڑو، اولیاء اللہ کی پیروی قائم رکھو۔ شیطان بڑا دشمن ہے یہ گمراہ کرنے کے لئے قسمیں اٹھا کر آیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ اس تقریر کا تتمہ انشاء اللہ تعالیٰ اور کسی موقع پر بیان کروں گا۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

(۱۷ر مئی ۱۹۶۸ء بمطابق ۱۸ر صفر المظفر ۱۳۸۸ھ بروز جمعۃ المبارک)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۔ اولیاء اللہ کی شان (۲)

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَنَشْھَدُ اَنَّ حَبِیْبَکَ وَمَحْبُوْبَکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلَّغَ الرِّسَالَۃَ وَ اَدَّی الْاَمَانَۃَ وَ نَفَخُ الْاُمَّۃَ وَ کَشَفَ الْغُمَّۃَ. اَمَّابَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○

درود شریف پڑھ لو! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

حضرات! اس دور میں اس زمانے میں شیطان محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو گمراہ کرنے کے لئے پوری پوری طاقت و کوشش و سعی کر رہا ہے اور ہر طرح کے حربے اختیار کر رہا ہے تاکہ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصل مقصد کو فراموش کر دے۔ بارگاہِ صمدیت میں قسم اٹھا کر آیا ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے:

قَالَ فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ ط وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ ○

انسان کے دائیں بائیں آگے پیچھے شیطان آ کر ورغلاتا ہے، گمراہ کرتا ہے اور چاہتا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد شکر ادا نہ کرے۔ اس کا مقصد ہے کہ مسلمان کسی ولی اللہ کے پاس جا کر ایمان کامل کرنے کی کوشش نہ کرے اس کی ساری طاقت و مکمل کوشش و سعی اللہ والوں کے پاس جانے سے مسلمانوں کو روکنا ہے۔ اب ہم آئے ہیں تو ایک ولی اللہ کے آستانہ پر تاکہ اس کی اتباع و اطاعت ہمیں نصیب ہو اس کے طفیل ہماری زندگی درست ہو جائے۔ آئے دن ہم دیکھتے ہیں کہ شیطانی جماعتیں شیطانی گروہ اولیاء اللہ

کے پاس آنے سے روکتے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اللہ والوں کے پاس مخلوق بے شمار پہنچتی رہتی ہے۔ اب دیکھئے غلہ کی فراہمی کا وقت ہے گھر بار بال بچے وغیرہ کے خیالات اور سفر کی صعوبتیں پھر مسافری میں بھوک پیاس تک کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن پھر بھی اولیاء اللہ کے دروازوں پر حاضری دینے والوں کی کثرت ہے۔ وہ کونسی چیز ہے جو انہیں لائی ہے۔

بھائیو! یہی روحانیت ہے جس نے تمام کو تمام تر مصائب و تکالیف برداشت کرنے پر آمادہ کر دیا ہے۔ اور ایک مرکز و منبع کی طرف کھینچ لائی ہے۔ اب اگر یہاں آ کر تم سمجھو کہ ہم ویسے ہی آ گئے ہیں تو غلط ہے بلکہ یہ بھی ایک امتحان ہے کہ آیا اولیاء اللہ کے پاس آنے سے بھی حالت تبدیل ہوتی ہے یا نہیں؟

لہٰذا اگر یہاں آ کر بھی وہی سابقہ حالت چوری کرنا، ڈاکہ زنی وغیرہ والی رہے تو امتحان میں ناکامی اور روسیاہی ہے۔ یہ تمہیں موقع دیا گیا ہے۔ اگر خدانخواستہ ایک موقع کو غنیمت نہ سمجھا ار ہاتھ سے جانے دیا تو فیل ہونا ہی ہے، حالانکہ روحانیت غالب ہے اور مادیت مغلوب ہوتی پھر یہ بھی ناکام ہونا نہ صرف ندامت ہے بلکہ باعث ننگِ آخرت ہے۔ اب میرے پیر بھائی اس بات کا وعدہ کریں کہ سب برے کاموں سے توبہ کرتے ہیں اور سچے دل سے توبہ کریں کیونکہ جو لوگ صدق دل سے حاضر ہوئے ہیں ان کے لئے توبہ مشکل نہیں ہے۔ پھر بدکاریاں، زنا کاریاں، چوریاں، ڈکیتیاں، غلط کاریاں تم نہیں دیکھو گے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک بالشت میری طرف آئے میں اسکی طرف ایک ہاتھ بھر آتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ رب تبارک وتعالیٰ کی طرف اگر تمہاری رغبت ہے اور تمہارا خیال اسی طرف ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے احاطۂ رحمت میں آجاوے گا، اس کی رحمت شفقت تمہیں سنبھال لے گی، پھر تمہاری زندگی اعلیٰ ہو جائے گی۔

مسلمانو! اپنی شان پہچانو، اللہ تعالیٰ نے مسلمان کی شان اعلیٰ بنائی ہے۔ تمہارے اخلاق دیکھ کر غیر قوموں نے اپنی اصلاح کر لی ہے۔ ہمارے اعمال دیکھ کر ایسا نہ ہو کہ یہودی لوگ دلیل پیش کریں کہ مسلمان اس طرح کرتے ہیں۔ اپنے فرائض چھوڑ چکے ہیں

Marfat.com

اور ہم ان کے اخلاق لے چکے ہیں۔ لہٰذا خود بخود سوچ لو کتنی ندامت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں اطاعت و اتباع نصیب فرمائے اور مرتے وقت بھی کلمہ شریف لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصیب فرمائے۔ اس ولی کامل کی ولایت کے متعلق بیان کرنے سے زبان قاصر ہے البتہ اتنا ضرور عرض کرتا ہوں کہ جو شخص بھی حاضر ہوتا ہے محروم نہیں جاتا۔

ایک صحیح واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے پیر سیال کی کرم نوازی ہر حاضر ہونے والے پر ظاہر ہو گی۔ آپ کی ایک خادمہ تھی جس کا نام مائی بانو تھا ایک بار اس کا سر ڈھانپنے والا کپڑا جو سر پر اوڑھتی تھی اس طرح کا تھا گویا سر ننگا معلوم ہوا تو لانگری الٰہی بخش صاحب جو سید بھی تھے انہوں نے اسے سمجھایا کہ کپڑا اچھی طرح سر پر رکھا کرتا کہ سر ننگا نہ ہونے پائے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ شاہ صاحب نے مائی بانو کو بہت سا مارا۔ ایک درویش نے غیرت میں آ کر اسلامی دینی حیاء کو مدنظر رکھتے ہوئے سبق آموز سزا دی جس سے مائی بانو کے ناک پر چوٹ لگنے سے خون آ گیا اور بھی کئی زخم ہو گئے وہ روتی ہوئی سر پر ہاتھ دھرے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ کسی نے عرض کیا غریب نواز مائی بانو خون آلودہ رو رہی ہے اور بڑی المناک حالت میں ہے، فرمایا اسے بلاؤ۔

جب واقعہ پوچھا تو عرض کی لانگری صاحب نے مارا ہے چنانچہ شاہ صاحب بھی بلائے گئے اور دریافت فرمایا مائی بانو صحیح کہتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا غریب نواز میرا قصور ہے واقعی میں نے اس کو مارا ہے۔ آپ نے مائی بانو کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تو کیا چاہتی ہے جو مانگنا ہے اب مانگ لے۔ اس نے عرض کی غریب نواز میں جو کچھ مانگوں گی عطا فرماؤ گے؟

آپ نے فرمایا ہاں مانگ لے اس نے دوبارہ عرض کی غریب نواز میری گزارش آپ پوری کرو گے؟ فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تیسری بار پھر عرض کی حضور جو کچھ چاہوں گی مل جائے گا؟ تو آپ نے تیسری بار بھی فرمایا ضرور مل جائے گا۔ جب مائی بانو کو یقین ہو گیا اب کام بنتا ہے تو عرض کی۔ غریب نواز جو شخص اس دروازہ پر آئے خالی نہ جائے۔ آپ

نے سینہ پر ہاتھ مبارک دھرا اور فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والا محروم نہیں جائے گا۔ بھائیو! حضرت غریب نواز کا وعدہ صرف ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ تین بار فرمایا۔ اس دن کئی درویشوں کو وجد رہا۔ آپ کی کرم نوازی سے اطمینان شامل حال ہوئے۔ حضور نے وعدہ فرمایا ہے اب فکر نہیں۔

لیکن یاد رکھو ایک بات ضروری ہے۔ ابھی جو بچہ نے تلاوت کی ہے اس نے ایک آیت پڑھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آذر کے لئے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مشرکین کے لئے بخشش نہیں ہو گی، بخشش کا وعدہ مؤمنین متبعین کے لئے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا کہ مشرک کی بخشش مانگنے کی غلطی کر بیٹھا ہوں معافی کا خواستگار ہوں۔ لہٰذا ہمیں بھی یہ خوف ہے کہیں اپنی بداعمالیوں کا شکار ہو کر ٹھکرائے نہ جائیں۔ دیکھو خود باری تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ.

اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تبدیل نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو تبدیل کر دیتی ہے۔

دعا مانگتا ہوں اے اللہ ہمیں اپنی رضا پر قائم رکھ۔ بھائیو! صدق دل سے توبہ کرو۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ تم ولی اللہ کے دروازہ پر توبہ کرو گے تو اس پر قائم رہنا لازمی ہے۔ حضرت پیر سیال معمولی ہستی نہیں ان کے متعلق میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ جو آخری دس سال غوث اعظم رہا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیابت کا درجہ غوثِ اعظم رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ دس سال میں آپ کا سایہ نہیں دیکھا گیا خیال کرو کتنے اعلیٰ درجہ والے ہیں اس حاضری کو غنیمت سمجھ کر توبہ کر لو اور آپس میں متفق ہو کر رہو میں شریعت اقدس کی رو سے کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں نفاق اور افتراق سخت باعث فتنہ ہے۔ وَالْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ لہٰذا متفق و متحد ہو کر رہو تمہارے اندر نفاق و افتراق ڈالنے والے دین اسلام کے دشمن ملک وقوم کے دشمن ہیں یہی چاہتے ہیں کہ فساد ہو اور مسلمان آرام و راحت سے نہ بیٹھیں ایسے لوگ ہندو دشمن نے مختلف لباس اور مختلف شکلوں میں اپنے چیلے بھیجے ہوئے

Marfat.com

ہیں۔ کئی لیڈروں کی شکل میں، کئی پیروں کے لباس میں، کئی مولویوں کی شکل میں، کئی فقیر بن کر آ چکے ہیں اور مختلف دوسری صورتوں میں آ آ کر آئے دن مختلف رنگوں میں اتحاد بین المسلمین کو افتراق میں لانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو اور یقین کرو کہ اس زمانے میں عمر ابن عبدالعزیز جیسی ہستی ہمیں نصیب نہیں ہو سکتی۔ میں پیر بھائیوں سے توقع رکھتا ہوں کہ آئے دن ایسے فسادات سے اپنے آپ کو بچائیں گے۔ والسلام علیکم۔

(نوٹ: اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضور خواجہ خواجگان حضرت خواجہ شمس العارفین رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک پر بوقت مجلس حسب وعدہ دوسرا بیان فرمایا)۔

(۲۳ر صفر المظفر ۱۳۸۸ھ بمطابق ۲۲ر مئی ۱۹۶۸ء بروز بدھ کو دوسرا بیان فرمایا جو سابقہ بیان کا تتمہ ہے)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۔ یک زمانہ صحبت با اولیاء

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی والصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہِ الْکُرَمَا مَا سَارَ السَّائِرُ وَ طَارَ الطَّائِرُ وَ دَارَ الدَّائِرُ. اَمَّابَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○

درود شریف پڑھ لو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

حضرات! اسی آیت کریمہ کے متعلق پہلے کئی بار بیان کر چکا ہوں۔ قرآنِ کریم ایسا سمندر ہے جس میں انسان ہمیشہ غوطے لگاتا رہے اور اس سے موتی اور جواہرات حاصل کرتا رہے، ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ بڑے بڑے علماء کرام نے اس کی تفاسیر کی ہیں، کئی حضرات نے تو سو سو جلدیں لکھ دیں حضرت امام فخر الدین رازی نے اس کی تفسیر علم کلام اور معقول و فلسفہ میں کی ہے۔ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام ابن ہائم نے تصوف بیان فرمایا۔ علامہ زمخشری نے علومِ عربیہ سے بیان کیا۔ الحاصل ؎

ہر کس بہوائے خود دارد زتو مقصودے
بقدر بینش خود ہرکس کند ادراک

اتنے علماء کرام کی تفاسیر کے ہوتے ہوئے بندہ کیا بیان کر سکتا ہے لیکن جو کچھ مطالعہ میں آیا بیان کرتا ہوں پھر بھی افسوس اور حسرت لاحق ہوتے ہیں کہ کما حقہٗ بیان کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس آیت کریمہ کا مفہوم و مضمون جو اس وقت بیان کرنا ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ والوں کی معیت کا تعلق خواہ ظاہری ہوں یا باطنی، دل سے ہو یا جسم سے ہونا ضروری ہے کیونکہ اس تعلق ہی سے انسان کی حالت سنورتی ہے۔ گناہ معاف ہوتے ہیں اور آخرت

Marfat.com

کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے بالآخر نادم ہوکر ایک مولوی صاحب کے پاس گیا اور پوچھا میں نے ننانوے قتل کر دیئے ہیں کیا میری بخشش کا بھی کوئی ذریعہ ہے؟

اس نے جواب دیا یہ کس طرح ہوسکتا ہے تو نے ننانوے بے گناہ آدمی قتل کر دیئے اور بخشش کے ذرائع پوچھتا ہے حالانکہ ایک شخص کو بے گناہ قتل کرنے والا ابدی جہنمی ہے۔ بفرمانِ باری تعالیٰ:

مَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا.

اور تو بخشش کی امید لئے پھرتا ہے۔ جا نکل جا تو جہنمی ہے، اپنے عذاب کا انتظار کر۔ اس نے کہا جہاں ننانوے وہاں ایک بھی مل جائے تو کوئی بات نہیں چنانچہ اس مولوی صاحب کو بھی قتل کر کے سو پورا کر لیا اور پھر بخشش کے لئے استفسار کے در پے ہوا۔ درمیان میں یہاں ایک اور واقعہ یاد آ گیا ہے اس کا بیان بھی کرتا ہوں کہ ایک درزی تھا لوگوں کے کپڑوں سے تھوڑا تھوڑا کاٹ کر رکھ لیتا تھا ایک دن خواب میں ایک جھنڈا ان مختلف ٹکڑوں سے بنا ہوا دیکھا اور پوچھا یہ کیا ہے جواب ملا تیرے چرائے کپڑے جمع کئے گئے ہیں۔ ایک ایک ٹکڑے کے بدلے میں تجھے اتنا اتنا عذاب ہوگا۔ جب صبح کو اٹھا تو تائب ہوا، گڑگڑا کر رویا مغفرت طلب کی اور پختہ توبہ کی آئندہ ایسا نہ کروں گا۔ لیکن پھر ایک بار شاندار کپڑا سلائی کیلئے کسی نے دیا تو اسے دیکھ کر پرانی عادت کے ماتحت کچھ حصہ کاٹ کر چرا لیا اور کہا (ایں ہم برعلم)

اسی طرح ننانوے افراد کے قاتل نے بھی ایک اور مولوی صاحب کو قتل کر کے پورے سو عدد بنا دیئے اور اب نہایت پختہ ارادہ توبہ کا کر کے مصمم طور پر تائب ہوا اور ایک عالم دین کے پاس گیا اور پوچھا میری بخشش کا کوئی ذریعہ ہے یا نہیں۔ اس نے فرمایا توبہ کا دروازہ تو ابھی تک کھلا ہے بند نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے، کسی کے طفیل بخش دیوے تو اسے طاقت ہے تو فلاں بزرگ کے پاس جا کر توبہ کر ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے

Marfat.com

بخشش دیوے۔ اب سنتے ہی دوڑا لیکن جاتے جاتے راستہ ہی میں موت واقع ہو گئی۔ عذاب والے فرشتے بھی آئے اور ثواب و بخشش والے فرشتے بھی پہنچ گئے اس کی روح لے جانے میں ہر دو قسم کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔ انعامات و ثواب والے فرشتوں سے دوسرے فرشتوں (عذاب والوں) نے دریافت کیا تم کیوں آ گئے۔ اس کی روح کو ہم نے لے جانا ہے سو آدمیوں کا قاتل ہے اس کی نجات کیسے ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو صدق دل سے سچی توبہ کر کے نیک و پرہیز گار آدمی کے ہاں آ رہا تھا دل سے نادم ہوا ہے بخشا گیا ہے ان کا جھگڑا جب ختم نہ ہوا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ جس طرف سے آ رہا تھا وہ فاصلہ بھی ناپ لو اور بزرگ کی طرف والا فاصلہ بھی ناپ لو اور اندازہ لگاؤ اگر زیادہ فاصلہ طے کر چکا ہو تو اسے انعامات والے فرشتے لے جاویں ورنہ عذاب کا مستحق ہو گا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت فاصلہ تو اس نے تھوڑا ہی طے کیا تھا زیادہ فاصلہ باقی رہتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بزرگ کی طرف والی زمین کو حکم دیا سکڑ جا اس سے طے شدہ فاصلہ زیادہ ہو گیا اور اس کی بخشش ہوئی، ثواب و انعامات والے فرشتے اس کی روح کو لے گئے۔

حدیث شریف:

عن ابی سعید سعد ابن مالک بن سینان الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انَّ نَبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان فیمن کان قبلکم رجل قتل تسعةً وتعین نفسا فسأل عن اعلم اھل الارض فدلَّ علی راھب فأتاہ فقال انہ قتل تسعةً و تسعین نفسًا فھل لہ من توبہ؟ فال. لا فقتلہ' فکَّمل بہ مِائَةً ثم سأل عن اعلم اھل الارض فدلَّ علٰی رجل عالم فقال انہ قتل مائة نفس فھل لہ من توبة؟

فقال نعَم! ومن یحول بینہ وبین التوبة؟ انطلق الی ارض کذا و کذا فاِنَّ بھا اناسًا یعبدون اللہ تعالٰی فاعبد اللہ معھم ولا ترجع الی ارضک فانھا اَرْضُ سُوْءٍ فانطَلَقَ حتی اذا نصف الطریق اتاہ الموتُ فاختصمت فیہ ملائکة الرحمة و

Marfat.com

ملائكة العذاب. فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مُقْلاً بقلبه الى الله تعالى و قالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قطُّ فاتاهم ملكٌ فى صورة آدمى فجعلوه بينهم. أى حَكَمًا. فقال فيسُوو ما بين الارضَيْن فالىٰ اَيَّتِهِمَا كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه اَدْنى الى الارض التى اراده فقبضته ملائكه الرحمة. (متفق علیہ)

وفى رواية فى الصحيح فكان الى القرية الصالحة اقرب بشبر فجعل مناهلها وفى رواية فى الصحيح فاوحى تعالىٰ الى هذه ان تباعدى والى هذه ان تقرَّبى وقال قِيْسُوْا ما بينهما فوجدوه الى هذه اقرب بشبر فغفرله.

وفی روایۃ فنأیٰ بصدرہ نحوھا۔ ریاض الصالحین، ج ا ص ۳۰ (حضرت امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی)

جتنی آیات اور احادیث میں نے پڑھی ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں کے پاس آتا ہے بخشا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے بہت پیارے ہیں۔ شیطان لعنتی ہے اس نے بے شمار عبادتیں کیں اللہ تعالیٰ کو سجدے کئے۔ اگر کہو کہ وہ موحد نہیں تھا تو یہ غلط ہے۔ محض ایک فرمان نہ ماننے کی وجہ سے لعنتی بنا۔ جب اسے حکم ہوا کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کر تو اس نے انکار کر دیا اور کہا میں بھی مخلوق آدم بھی مخلوق میں آگ سے پیدا کیا گیا یہ خاک سے پیدا ہوا، میں اسے کس طرح سجدہ کروں۔

(خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَه' مِنْ طِیْنٍ)

لہٰذا اگر تم کہو کہ شیطان کا علم تھوڑا تھا تو یہ بھی غلط ہے وہ تو معلم الملکوت اور معلم الملائکہ تھا۔ جبرئیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام جیسے فرشتے اس کے روبرو سجدہ کر رہے ہیں لیکن اس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا ایک مقبول بندے کو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے ماتحت بھی سجدہ نہ کرنے سے لعنتی اور بھاری لعنتی بنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

يَا اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِيْنَ ○

نکل جا تو بے شک ذلیل ہونے والوں سے ہے اور دوسرا فرمان ہے:

فَاخْرُجْ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ .

نکل جا بے شک تجھ پر میری لعنت قیامت کے دن تک ہے۔

Marfat.com

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے بندے کی تعظیم عبادت ہے۔ تعظیم سے شرک لازم نہیں آتا کعبہ شریف کی طرف، ہم منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اس سے مقصود کعبہ کی عبادت نہیں ہوتا بلکہ عبادت محض ذات باری تعالیٰ کی ہوتی ہے۔ اسی طرح تعظیم کے لئے اللہ والوں کی طرف متوجہ ہوں۔ مزارات کو بوسہ دیویں تو حقیقتاً مقصود بالتعظیم تو ذاتِ باری تعالیٰ ہی ہے کیونکہ ان لوگوں میں انوارِ الٰہی چمکتے ہیں اس ذاتِ اقدس کی تجلیات کے وہ حامل ہیں جس وجہ سے وہ اولیاء اللہ اور اللہ والے کہلاتے ہیں۔ حدیث قدسی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جب نفلی عبادت کرتے کرتے میرا مقرب ہو جاتا ہے تو میں اسے اپنا دوست بنا لیتا ہوں جب میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ یعنی میرے ساتھ وہ سنتا ہے میرے ساتھ دیکھتا ہے میرے ساتھ پکڑتا ہے میرے ساتھ بولتا ہے میرے ساتھ چلتا ہے۔ بخاری شریف باب الزہد میں یہ حدیث پاک ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالٰی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اِنَّ اللہ تعالٰی قال مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُه' بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّه'. فَاِذَا اَحْبَبْتُه' کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَ یَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَ اِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُه'. وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّه' (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں اور بندہ جن چیزوں کے ساتھ میرا تقرب حاصل کرتا ہے ان میں سے کوئی چیز مجھے فرائض سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ بندہ نوافل کے ذریعہ

Marfat.com

میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اپنے بندے سے محبت کرنے لگوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے یہ لوگ موصوف ہوتے ہیں۔ درحقیقت وہ لوگ ان صفات کے انوار و تجلیات کے ظہور ہوتے ہیں، مظاہر ہوتے ہیں، ان کی تعظیم کرنا بندہ کی تعظیم نہیں ہوتی بلکہ ان انوار و تجلیات کی تعظیم ہے۔ ان تجلیات کا منبع اور مرکز ذاتِ وحدہ لاشریک لہ ہے اسی کی تعظیم و تکریم و توقیر ہوتی ہے۔

مِنْ مَذْهَبِیْ حُبُّ الدِّیَارِ وَاَهْلِهَا لِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشَقُوْنَ مَذَاهِبُ

لوگوں کے لئے اپنی محبت و اپنے عشق میں جس سے محبت و عشق رکھتے ہوں اس کی ادائیں ہوتی ہیں۔ میرا مذہب تو اپنی محبوبہ کے دیار اور اس کے اہل سے محبت رکھنا ہے کیونکہ لوگوں کیلئے جس سے محبت و عشق کرتے ہوں اپنے اپنے مذہب و طور طریقے ادائیں ہوتی ہیں۔

مجنوں کہتا ہے:۔

اَمُرُّ عَلَی الدِّیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَ ذَا الْجِدَارَ

وَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ وَلٰکِنَّ حُبَّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

میں شہروں سے گزرتا ہوں لیلیٰ کے شہروں سے اور اس دیوار کو چومتا ہوں کبھی اس دیوار کو بوسے دیتا ہوں ان شہروں کے در و دیوار نے میرے دل کو نہیں مشغول کر لیا لیکن اس کی محبت میں مشغول ہے جو ان شہروں کے در و دیوار میں آ کر سکون پذیر ہوا۔ محبوب کے تعلق دار چیزوں کو بھی محبوب بنا کر ان کی تعظیم کرنا دراصل اپنے محبوب ہی کی تعظیم ہے۔

بھائیو! اس واسطے اولیاء کرام اولیاء اللہ کے قدم ہم چومتے ہیں اور ان کے مزار بوسی کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے طفیل بخش دے۔

Marfat.com

جو حدیث پاک میں نے پڑھ کر سنائی ہے یہ جتنی کتابوں میں ہے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندے کے طفیل اپنے بڑے گناہگار کو بخش دیا جو ناقابل بخشش تھا جس کی مغفرت ناممکن تھی اللہ تعالیٰ کے قانون مطابق تو مجرم قابل گرفت ہوتا ہے۔ قاتل ابدی جہنمی ہوتا ہے لیکن ایک مقرب بندے کی طرف چل کر جانے سے اس نے قانون اور نظام عالم کو بدل دیا۔

شیطان بڑا چالاک ہے، بہت مزاج شناس ہے، یہ سمجھتا ہے بدکاریاں کرانا برے کام کرانا انسان کی تباہی اور بربادی کا سبب ہے لیکن مجرم کو سب سے بڑی چیز چھڑانے والی عذاب سے بچانے والی بڑے سے بڑے بھاری گنہگار کو چھٹکارا دینے والی نیک لوگوں کی صحبت ہے۔ اس نے شہ رگ پکڑی ہے۔ اسی لئے مقبول لوگوں کی تعظیم کرنے، ان کے پاس جانے سے شرک و بدعت کے فتوے لگاتا ہے۔ عابد، زاہد، پرہیزگار اور اللہ تعالیٰ کی مقبول ترین ہستیوں اولیاء کرام کی معیت وصحبت ومحبت سے محروم کرنے اور ان سے دور کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے جن کے متعلق فرمان ذیشان ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○

اے ایمان والو! تقویٰ حاصل کرو متقی پرہیزگار بن جاؤ اور صادقین اور صالحین کیساتھ رہو۔

ان سے ہٹانے کے لئے طرح طرح کے حربے اختیار کرتا ہے کیونکہ ہر شخص تو ان لوگوں کے پاس نیک نیتی سے بھی نہیں جاتا بعض جیب کترنے کی غرض سے بعض چوری کے خیال سے کئی جاسوسی کی نیت سے جاتے ہیں لیکن اپنے پیارے بندوں کے پاس جانے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے محروم نہیں فرماتا۔ اس کا قانون ہے۔ ھُمُ قَوْمٌ لَّا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ.

کہ اولیاء کرام ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا

بے نصیب وہ بھی نہیں رہتے جو غلط خیال سے جاویں تو ان کی مجالس اور ہمنشینی سے روکنے کے لئے شیطان کہتا ہے ان کی تعظیم نہ کرو ان کے نزدیک نہ جاؤ شرک ہے بدعت ہے۔ سجدہ ہو جاتا ہے اور غیراللہ کو سجدہ حرام ہے۔ اسی طرح کے قول و گفتار سے اپنا منتر ہم پر استعمال کرانا چاہتا ہے تاکہ یہ لوگ اللہ والوں کی معیت وصحبت سے محروم رہیں۔

اب رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی قبریں چومنا جائز ہے یا نہیں؟ میں کہتا ہوں اول تو سجدہ کرنا ناجائز ہے غیراللہ کے سامنے مزارات کے سامنے ناک اور پیشانی زمین پر رکھنا حرام ہے لیکن بوسہ دینا اور رخسار زمین پر رکھنا اس کا نام سجدہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ حرام ہے بلکہ دنیا میں سب سے بڑا مرشد اور بڑوں سے بڑا اور بزرگانِ عظام کا مرشد کامل محبوب کبریا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سب سے بڑے مرید اور بڑے اعلیٰ مراتب والے حضرات ہیں ان سے بڑھ کر کوئی زیادہ مقتدر اور زیادہ زیادہ موحد دنیا میں نہیں ہے۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار منور پر حاضری دیتے تو وہ حضور اقدس کی مزار مقدس کو چومتے اپنے چہرے رخسار اور اپنی آنکھیں قبر انور پر رکھتے ملتے اور اپنے عشق و محبت کا مظاہرہ فرماتے ہو تعظیم و تکریم فرماتے تھے۔

(دیکھیں مسند امام احمد، جلد ۵، ص ۴۲۲، مستدرک حاکم، جلد ۴، ص ۵۱۵ اور امام بدرالدین عینی، جلد ۴، ص ۶۰۷)

ان سب کتابوں میں موجود ہے اور صحیح اسناد سے روایات کی گئی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور کو بوسہ دیتے تھے۔ یہ حدیثیں میں نے نجد میں لکھیں، مصر کے وہابیوں کو لکھیں، چیلنج دیئے کوئی نجدی کوئی وہابی مصری ہو یا کہیں کا جواب دیویں لیکن آج تک کوئی بھی جواب نہ دے سکا۔ پھر اگر کوئی کہے کہ یہ شرک ہے اور بدعت ہے یا معاذ اللہ کفر ہے تو اس شخص سے بڑھ کر کون زیادہ جاہل ہوگا بلکہ زیادہ گستاخ اس سے بڑھ کر کسی کو کہہ سکتے ہیں جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہستیوں پر ایسے بکواس باندھے جن کے متعلق حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمُ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ. (میرے صحابہ نجوم ہدایت ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت یافتہ ہو گے)۔ صحابہ کرام کے عمل کو اپنانا عین ایمان ہے۔ ان کی اطاعت و اتباع مسلمانوں کو نصیب رہے۔ اولیاء کرام زندگی میں بھی اور ظاہری زندگی کے بعد بھی اپنے مریدین و متعلقین و متوسلین کی امداد فرماتے ہیں۔ اشعۃ اللمعات باب زیارت القبور میں ہے کہ ولی اللہ اپنی ظاہری زندگی سے نو حصے اللہ تعالیٰ کی طرف بارگاہِ رب تبارک وتعالیٰ میں متوجہ ہوتا ہے اور

ایک حصہ اپنے متعلقین مریدین کی طرف توجہ کرتا ہے لیکن وصال کے بعد نو حصے مریدین و زائرین کی طرف نظرِ کرم فرماتا ہے اور ایک حصہ تعلق ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف رکھتا ہے۔ لہٰذا اندازہ لگاؤ اہالیان مزارات اپنے زائرین کو کس قدر اور کتنا زیادہ نوازتے ہیں۔ اسی لئے تو شیطان محروم کرنے کے لئے طرح طرح کے فتوے لگاتا ہے۔ بھائیو! صحابہ سے بڑھ کر کوئی زیادہ معتقد نہیں ہوسکتا ان کے اعتقاد کا ایک واقعہ سناتا ہوں خود اندازہ لگا لینا۔

ایک بار محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ فرما رہے تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی طرف آ رہے تھے ایک کانٹوں کی باڑ سے گزرنا پڑا عین گزرنے کا موقع تھا ایک پاؤں باڑ کے پیچھے اور دوسرا آگے رکھا ہی تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کانوں پر پہنچا بیٹھ جاؤ۔ یہ سنتے ہی آپ وہیں باڑ کے اوپر ہی بیٹھ گئے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سامنے کھڑے ہوئے لوگوں کو ارشاد فرمایا تھا لیکن حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس فرمان کی تعمیل واجب سمجھتے ہوئے اس مشکل ترین مقام پر عمل کر کے دکھایا۔ بعد میں ان سے پوچھا گیا کہ ایسی سخت ترین تکلیف دہ خاردار لکڑیوں اور کانٹوں والی جگہ پر کیوں بیٹھ گئے ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتے؟

جواب دیا ابن اُم عبد کے کان پر سرکارِ دوعالم ﷺ کا فرمان پہنچے اور قدم بال برابر آگے ہو جائے یہ ناممکن ہے، فرمان کے باوجود میرا قدم آگے ہونا یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

(ابن اُم عَبد حضرت عبداللہ ابن مسعود کی کنیت تھی)۔

اگر اتنے عقیدہ مند مریدوں نے حضور انور ﷺ کی مزار منور کو بوسے دیئے تو ان حضرات کو مشرک کہنے والوں سے زیادہ گنہگار کوئی بھی نہیں ہوسکتا۔ درود شریف پڑھ لو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.

جن پاک لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ ان کی معیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی کہ روح باہم ساتھ، جسم بھی ساتھ، گھروں میں ساتھ، سفر میں ہمراہ، غار میں ہمراہ اور

Marfat.com

مزار مقدس میں ساتھ اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ. کافروں پر سخت اس طرح کہ دین اسلام کی خاطر قربانیاں دینے سے دریغ نہ کرتے، جان و مال پیش کر دیتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لئے اپنی بیٹیاں بھی پیش کر دیں جن کو اُمّہات المؤمنین میں شامل ہونے کا درجہ ملا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کرام سے انس و محبت اس طرح کہ جب ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ افضل عمل کس کے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستاروں جتنی عبادت کس کی ہو سکتی ہے تو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یہ کس طرح ہو سکتا ہے یہ تو ناممکن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا عمل ان سے بڑھ کر ہے۔

تمام فرقوں کی کتابوں میں یہ موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر میری آنکھ ہے، عثمان میرا دل ہے۔ عمر میرا گوشِ مبارک ہے۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین) اس حدیث کے راوی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جوڑوں کے طفیل دشمنانِ اسلام و گستاخانِ صحابہ علیہم الرضوان کو ذلیل کرے۔

چنبیلی کے تیل نکالنے کا طریقہ ہے کہ تلوں میں چنبیلی کے پھول رکھ دیئے جاتے ہیں اور پھر اُن تلوں کا تیل نکال لیا جاتا ہے۔ چنبیلی کی خوشبو اس تیل میں آتی ہے اور چنبیلی کا تیل مشہور ہو جاتا ہے۔ یہ ہے معیت کی تاثیر۔ اب اندازہ لگاؤ جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت اختیار کی ان کی شان ان کے مراتب اور ان کے مقامات و درجات کتنے ہی بلند ترین ہوں گے۔ اس وقت بھی روضہ انور میں محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قدم مبارک ہے اس کے متوازی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا سر اور آنکھیں اور اسی طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قدم مبارک کے متوازی و برابر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت صحابیت اور معیت کا مرتبہ قیامت تک انہیں نصیب ہے۔ جب چنبیلی کی تاثیر سے تیل کی خوشبو قائم رہتی ہے تو حضور اکرم و حضور معظم و

Marfat.com

منور ومکرم ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی تاثیر کا انکار کرتے ہوئے ان لوگوں کو شرم نہیں آتی؟

ہمیں یقیناً ماننا پڑتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار وتجلیات اور اخلاق واوصاف روحانی جسمانی ظاہری باطنی کی تاثیر سب سے زیادہ سے زیادہ اور بہت ہی زیادہ بڑھ چڑھ کر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب آیا دیکھا کہ محبوبِ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک ٹوکرا کھجوروں کا آیا ہے اور آپ نے مسجد میں تقسیم فرمائی ہیں ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمائیں۔ جب بیدار ہوئے اور مسجد میں تشریف لائے دیکھتے ہیں کہ بعینہٖ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی نشست میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں۔ اسی جگہ پر کھجوریں تقسیم فرما رہے ہیں فوراً پہنچتے ہی اسی طرح کھجوریں لے لیں جس طرح رات کو خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میسر ہوئی تھیں، ویسے ہی حاصل کیں۔ جب واپس ہوئے تو فرماتے ہیں میرے دل نے چاہا کہ اور بھی مل جاتیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی اگر رات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو دوسری بار عطا فرمائی تھیں تو اب بھی لے سکتے ہو۔ اندازہ لگاؤ کس طرح ان حضرات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت وروحانیت موجود ہے اور یہ معیت کا نتیجہ ہے اسی وجہ سے ارشادِ اقدس عام ہے قیامت تک ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ تاکہ ان لوگوں کے فیوض وبرکات اور انوار وتجلیات سے پرہیزگار مشرف ہوتے رہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے غلاموں میں رکھے آپکی اطاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۔ ولی اللہ کی صفات اور فلسفۂ موت

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّابَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَلَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

درود شریف پڑھ لو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ.

ولی اللہ کی چار صفات ہوتی ہیں : (۱) عشق الٰہی میں مستغرق ہونا (۲) متبع شریعت ہونا (۳) کسی کے دل کو آزار نہ پہنچائے (۴) دنیا سے نفرت ہونا۔

مولوی صاحب چاچیڑاں والوں کا لڑکا فوت ہو گیا مہمان اور پیر بھائی ان کے پاس کثرت سے جاتے تو باوجود اپنے دردناک اور غمزدہ ہونے کے مہمانوں کے سامنے ذرہ بھر بھی غم کا اظہار نہ کرتے بلکہ اس طرح خوش طبعی اور خوش کلامی سے پیش آتے گویا انہیں کسی قسم کا صدمہ پہنچا ہی نہیں اور یہ محض اس لئے تا کہ کسی کے دل کو رنج نہ پہنچے، کوئی رنجیدہ و آزردہ میری ملاقات سے نہ ہو۔ حالانکہ بہت بڑا صدمہ انہیں اپنے لڑکے کے وصال کا تھا محسوس تک نہ ہونے دیتے۔

فرمایا: مؤمن کی بہت بڑی شان ہے بشرطیکہ صحیح مؤمن ہو فرمان باری تعالیٰ ہے: اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ تاریخ اسلام کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں یقین کرنا پڑتا ہے کہ کثرت سامان یا فوج کی زیادہ تعداد اور طاقت وقوت کی بڑھائی نے مسلمانوں کو غلبہ نہیں دیا کیونکہ ہر ایک جنگ میں مسلمان اپنے مقابل کی نسبت بہت کم تعداد اور تھوڑے سامانِ حرب کے باوجود کافی بھاری فوجوں اور لشکروں کے لشکر پر غالب آ جاتے رہے فتح و

Marfat.com

نصرت اہلِ اسلام کے قدم چومتی رہی۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں ہمیں کبھی بھی کثرتِ سامان وغیرہ پر کفار کے مقابلہ میں بھروسہ نہ ہوتا تھا اور نہ ہی اس کو فتح کا سبب تصور میں لاتے، اسلام کے پروانوں نے ایران جیسی عظیم سلطنت کا تختہ الٹ دیا حالانکہ سامان حرب اور جنگی ہتھیار اور ساز و سامان فوجی مالی طاقت ایران کے مقابلہ میں مسلمانوں کے پاس کچھ بھی نہیں تھی، لیکن اتنی بڑی سے بڑی سلطنت اور دیگر شان و شکوہ والے ممالک کو مسلمانوں کے سامنے سرنگوں ہونا پڑا اور وہ نہ صرف چند دنوں یا مہینوں یا کچھ عرصہ کے لئے بلکہ ہمیشہ کے لئے فتوحات عظیمہ اور فتح مبین کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

نہ بزدل بنو اور نہ ہی غمزدہ ہو اگر تم مؤمن ہو تو غالب ہی غالب ہو۔

لہٰذا غالب ہونے اور فتوحات حاصل کرنے کا سبب خالص ایماندار ہونا ارشاد فرمایا۔ پھر لطف یہ کہ مقابل دشمن کی طاقت و قوت کا بیان ذرہ بھر بھی نہیں فرمایا۔ مؤمنین کے لئے انتہا درجہ کا اطمینان ہے دشمن کے پاس ایٹمی طاقت بھی کیوں نہ ہو اگر تم خالص مؤمن ہو تو تمہارے اشاروں سے بھی اڑ جائے گی۔ مؤمن کی بہت بڑی شان ہے بشرطیکہ خالص و صحیح مؤمن ہو علامہ اقبال فرماتا ہے۔

چہ عجب اگر دو سلطان بولایتے نگنجند　　عجے است کہ یک فقیر بدو عالمے بگنجد

فرمایا: روح اور مادہ کی جنگ حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آج تک چلی آ رہی ہے۔ مادیت بظاہر بڑے ساز و سامان بڑی آرائش اور بڑی بڑی طاقتوں سے روحانیت کا مقابلہ کرتی آئی لیکن روحانیت کے سامنے اسے سرنگوں ہونا پڑا اور روحانیت ہمیشہ فاتح رہی۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ فرعون نے جنگ کی جس نے دنیا بھر کے جادوگر اکٹھے کئے اور انہیں:

فَاجْمَعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا. یعنی اپنا داؤ مضبوط کر لو پھر پہرا باندھ کر آؤ۔

قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ○ آج یقیناً وہ کامیاب ہوگا جو بڑھ بڑھ کر آئے گا۔

قَالُوْا یَا مُوْسٰی اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّا اَنْ نَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی ○

جادوگروں نے کہا اے موسیٰ یا آپ اپنا معجزہ ڈالو یا ہم پہلے اپنا جادو ڈالتے ہیں (ہم اپنی طاقت دکھاتے ہیں)۔

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُھُمْ وَ عِصِیُّھُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِھِمْ اَنَّھَا تَسْعٰی○

فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً مُّوْسٰی ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ○

حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بلکہ تم ہی ڈالو تو جب جادوگروں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں میدان میں ڈال دیں تو انکے جادو کی وجہ سے سانپوں کی شکلیں معلوم ہونے لگیں جو دوڑتے ہوئے کثرت میں تھے تو موسیٰ علیہ السلام اپنے آپ میں خوفزدہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ نہ ڈر بے شک تو ہی غالب ہے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ اژدھا بن کر جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل گیا۔

بھائیو! درحقیقت یہ روحانی طاقت تھی جس نے مادیات کو ماند کر دیا۔ اسی طرح نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیا کئی میلوں میں لکڑیوں کا انبار لگوا کر آگ لگائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈال دیا اس کا تو یہی مطلب تھا کہ آج سے اسلام ختم ہو جائے گا بلکہ ہمیشہ کے لئے اپنی طرف سے ختم کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نمرود کی تمام تر کوشش کو خاک میں ملا کر روحانیت کو غالب فرمایا جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ○

یعنی ہم نے فرمایا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ابراہیم علیہ السلام پر۔

اسی فرمان پر غور کرو کتنا ہی محبت آمیز فرمان ہے کہ آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم فرماتے ہوئے سلامتی والی ہونے کا ارشاد ہمراہ دیا تاکہ حد سے زیادہ ناقابل برداشت ٹھنڈی بھی نہ ہونے پائے اور اس فرمان سے آگ فوراً باغ بن گئی آپ خوشحالی کے عالم میں جلوہ فرما رہے۔

کفر و اسلام کی جنگ، مادیت و روحانیت کا مقابلہ تھا جس میں باوجود کسی قسم کے

Marfat.com

سامان نہ ہونے کے روحانیت غالب رہی اور یہ مقابلہ ہمیشہ ہمیشہ چلا آیا حتیٰ کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی رسالت و نبوت کا زمانہ آیا کفر کا اتنا زور تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اپنے گھروں میں عبادات کرتے اور پوشیدہ طور پر قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے یہاں تک کہ کفار کی ایذاء رسانی اور تشدد کی وجہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی پھر مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بفرمانِ باری تعالیٰ تشریف لے گئے تو وہاں جن لوگوں کے آباء و اجداد اسی خاطر اپنے اپنے علاقے چھوڑ کر آباد ہوئے تھے کہ نبی آخر الزماں کی ذاتِ بابرکات مدینہ شریف میں جلوہ فرما ہوگی تو ہمیں آپ کی غلامی نصیب ہو جائے گی اور ایمان سے مشرف ہوں گے۔ وہی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ یاد رہے کہ قبیلہ اوس اور خزرج اور مضر وغیرہ کے آباء و اجداد کو جب انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ اور کتب سابقہ کی تعلیمات کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں جلوہ افروز ہوں گے تو یمن و دیگر ممالک سے دور دراز کے سفر کر کے مدینہ شریف آباد ہو گئے تھے اور جب حضور رسولِ مکرم محبوب معظم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر وہاں تشریف لے جاتے ہیں تو وہی لوگ دشمن بن گئے۔ مہاجرین و انصار جو محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آ گئے اسلام کے پروانے ہوئے تو مکہ اور مدینہ کے کفار منافقین مشرکین لوگوں نے مدینہ منورہ میں بھی ان کو آرام نہ لینے دیا چنانچہ جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق و دیگر غزوات جن میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود موجود رہے تمام اسی وجہ سے ہوئیں۔ پہلی جنگ بدر اس کو غزوۂ بدر بھی کہتے ہیں روحانیت کے مقابلہ میں مادیت کی تھی جس میں مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل، ساز و سامان بھی بہت ہی کم ہونے کے باوجود مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اندازہ لگائیں جس فوج کے پاس صرف سات تلواریں تھیں اور وہ بھی زنگ خوردہ، اس نے کونسے ہتھیار استعمال کئے ادھر کفار کو ایران و روم جیسی سلطنتیں سونا پلٹ رہی تھیں اور کفار کی اس شکست فاش سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی بڑے بڑے سرغنے کفار و مشرکین کے اس میں ختم ہو گئے۔ تاریخ اسلام کا بغور

Marfat.com

مطالعہ کریں تو یقین کرنا پڑتا ہے کہ ہمیں کثرت فوج اور طاقت و ساز و سامان نے غلبہ نہیں دیا کیونکہ ہر جنگ میں مقابل کی نسبت بہت ہی کم اور قلیل سامانِ حرب ہوتا تھا اور اس کے باوجود فتح و نصرت اہلِ اسلام کے قدم چومتی، یقین کرنا پڑتا ہے قوتِ ایمانی اور اعتقاد کامل، عقیدتِ اسلامی کا جذبہ اس معاملہ میں کارگر ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد اطہر ہے:

لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

معلوم ہوا کہ ایمان کامل یقین اعلیٰ غلبہ کا سبب ہے۔ پھر کمال یہ ہے کہ مقابل کی طاقت وغیرہ کا ذکر نہ فرمانا مؤمنین کے لئے انتہائی اطمینان ہے۔ یعنی دشمن کے پاس ایٹمی طاقت بھی کیوں نہ ہو تم مؤمن ہو تو تمہارے اشاروں سے وہ اڑ جائیں گے۔

فلسفۂ موت

فرمایا: موت کا فلسفہ بھی ایک عجیب حال ہے موت واقعی ایک بڑی ہولناک شئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہداء فی سبیل اللہ کو موت و فوت سے کہیں دور رکھا ہے۔ فرمانِ اقدس ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کئے گئے ہیں انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے ہاں سے وہ رزق دیئے جاتے ہیں۔

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ شہداء بدر اور شہداء اُحد نے جب بارگاہِ ایزدی میں گزارش کی کہ اے باری تعالیٰ ہمیں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرا تا کہ ہم ان کو بتائیں کہ شہادت موت نہیں ہے ہم تو زندہ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہاری طرف سے میں فرما دیتا ہوں چنانچہ یہ آیۃ کریمہ نازل فرمائی اور شہداء کرام کی زندگی کا حال واضح فرما دیا۔ اسی طرح دوسری آیتِ کریمہ ہے:

لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

Marfat.com

شہداء کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اُن کی زندگی کی سمجھ نہیں ہے۔

اب اگر انسان چاہے کہ میں شہداء کی زندگی کو سمجھ سکوں تو یہ ناممکن ہے جب فرمانِ الٰہی ہے کہ تم نہیں سمجھ سکتے پھر عقل کی رسائی وہاں کیسے ہو سکے۔ آج کل تو یہ آسان ہو گیا ہے صرف ریڈیو کی طرف خیال کر لو ایک بٹن اور سوئی دبائی دوسرے ملک کی خبریں سن لیں، دوسری سوئی دبانے سے کسی دوسرے بعید سے بعید ملک کے حالات سن لئے۔ کیا اس کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہو؟ کہ یہ کیا چیز ہے (نہیں سمجھ سکتے) حالانکہ یہ مخلوق کی ایجاد اور بنائی ہوئی ہے، تو اندازہ لگاؤ خالقِ کائنات کی قدرت پر کون ازروئے سمجھ سے حاوی ہو سکتا ہے۔ جب ابدی اور ہمیشہ کی زندگی شہادت میں مضمر ہے شہادت حاصل کر کے انسان ہمیشہ کے لئے ختم نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ موت سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ جنگ موتہ میں حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں، آپ تین بھائی تھے۔ حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت جعفر ابن ابی طالب اور حضرت عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ جب جنگ موتہ میں ان کی شہادت ہوئی تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بھائی سلام کہتا جاتا ہے۔ یعنی پرواز میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف لائے، بال بچوں کے سر دھوئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ساٹھ سالوں کے بعد ان کی اولاد نے لانا چاہا، قبر کھودی تو زخموں کی جگہ سے سرخ سرخ خون بہہ نکلا جس طرح زندہ آدمی کا خون ہوتا ہے ویسے ہی تھا۔

اسی طرح سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔ پینسٹھ ستر سالوں کے بعد کوہی رود کی وجہ سے قبر مبارک کو پانی کا خطرہ ہوا تو ان کی اولاد امجاد نے وہاں سے ان کو منتقل کرنا چاہا جب قبر کھودی گئی تو آپ کے قدم مبارک پر کدال کا زخم ہو گیا تو بالکل تازہ خون بہہ نکلا حالانکہ اندازہ لگاؤ اتنی مدت کے بعد مردہ میں خون کہاں ہوتا ہے؟ یہ زندگی نہیں تو اور کیا ہے۔

علامہ سیوطی بہت بڑا محدث ہوا ہے اور حدیث کے معاملہ میں متشدد بھی اتنا کہ

اچھی خاصی حدیث کو ضعیف کہہ دے تو کہہ سکتا ہے۔ حدیث پاک کے معاملہ میں اسے بہت تحقیق اور درک حاصل ہے۔ وہ اپنی کتاب شرح الصدور میں لکھتا ہے کہ ایک نوجوان شہید ہو گیا عرصہ کے بعد اس کے والدین کہیں جنگل میں جا رہے تھے دور سے اپنے لڑکے کو گھوڑے پر سوار آتے دیکھا ایک دوسرے کو کہا ہمارا لڑکا تو شہید ہو چکا ہے لیکن یہ سامنے آنے والا بھی وہی ہے خدا معلوم یہ کیا معاملہ ہے۔ بالآخر وہ اپنے والدین کے پاس آیا، گھوڑے سے اترا قدم بوسی کی پوچھنے پر بتایا کہ عمر ابن عبدالعزیز فوت ہوئے ہیں ان کے جنازہ میں شامل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے انبیاء کرام اور شہداء کو حکم ہوا تمام شامل ہوں میں بھی ان کے جنازہ میں شامل ہونے کے لئے جا رہا تھا۔ راستہ میں آپ کو دیکھ کر ملاقات کی اجازت چاہی اور حاضر ہوا ہوں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حجتہ اللہ البالغہ میں غالباً تیسرے باب میں لکھتے ہیں کہ شہداء زندہ ہیں عبادت میں شامل ہوتے ہیں، مزارات پر حاضری دیتے ہیں، مخلوق کی امداد کرتے ہیں۔ یقیناً شہادت وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کے مقابل کوئی اور نعمت نہیں۔ شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اسے بخش دیا جاتا ہے، جو آدمی ہر وقت شہادت کی تمنا رکھے اگرچہ اسے موت بستر پر آئے وہ شہید ہے جو آدمی دن میں تین مرتبہ موت کو یاد نہیں کرتا وہ منافق ہے۔ یہ زندگی اس ذاتِ اقدس کی دی ہوئی ہے اس کا حق تب ہی ادا ہوتا ہے کہ اسی کی راہ میں قربان کرو۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:۔

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

بھائیو! شہداء کرام اور اولیاء اللہ کی امداد جنگوں میں شامل حال ہوتی ہے۔ مؤمنین جب کفار کے مقابل میں آئیں تو فتح و نصرت ان کے قدم چومتی ہے۔ کئی واقعات ہیں جو میں بتا نہیں سکتا۔ اسی ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء والی جنگ میں جو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ہوئی جو اولیاء اللہ شامل ہوئے مجھے معلوم ہے۔ لیکن میں بتا نہیں سکتا۔ حضرت کریم کے زمانہ میں ایک شخص تونسہ شریف حاضر ہوا جو اپنے ہونٹوں کو بار بار زبان سے چاٹتا تھا۔

Marfat.com

اور افسوس کا اظہار کرتا تھا اس سے وجہ دریافت کی گئی تو بتایا کہ ہم بہت سے مسلمان بھائی وزیرستان کے باشندگان کفار کے مقابلہ میں لڑ رہے تھے میں نے خوبصورت عورتوں کو زیبائش میں دیکھا، جام لئے ہوئے تمام زخمی شدگان بے جان شہداء کو پلا رہی ہیں۔ ایک نے میرے منہ کے ساتھ پیالہ لگایا اور میں نے پینا چاہا ہی تھا کہ دوسری بولی اری یہ زندہ ہیں۔ اس نے فوراً میرے منہ سے پیالہ ہٹا لیا اس کی چاشنی کی لذت سے ہر وقت افسوس کرتا ہوں اور وہ تازگی اور شیرینی جو ابتدائی گھونٹ سے میرے ہونٹوں پر لگی تھی ہر وقت اسے پاتا ہوں اور زبان سے چاٹتا ہوں وہ لذت دنیا کی کسی غذا اور میوہ جات میں نہیں ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

مزہ جو موت کا عاشق بیاں کجھو کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

بھائیو! ہر وقت تیاری میں رہو جب بھی جنگ ہو مجاہد بننا ہے۔ صرف اس طرح نہیں کہ امام مسجد لوگ دوسروں کو برانگیختہ کریں اور خود دعاؤں پر اکتفا کریں بلکہ یہ خیال رہے کہ دشمن جب بھی آئے سینہ سپر ہو کر جنگ کروں گا۔ ایک مولوی صاحب منبر پر جنگ کی تیاری کرا رہے تھے کسی نے کہا مرغی بانگ دے رہی ہے۔ لہٰذا واعظ کو اپنے وعظ پر پہلے خود عامل ہونا چاہئے۔ جس وقت بھی ضرورت ہو کفار سے جنگ اور قتال کرنے میں دریغ نہ کرنا۔ ہماری جانیں ہمارے مال و دولت وغیرہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

(اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں سے ان کے جسم اور مال بہشت کے بدلہ میں خرید لئے ہیں)۔

اگر شہادت جیسی سعادت نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کونسی نعمت ہے جس کے ذریعہ ابدی زندگی نصیب ہو گی؟

(۱۱ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ جمعۃ المبارک کے دن خطاب فرمایا)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۰۔ فضیلتِ علم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہِ الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہِ الْکُرَمَا. اَمَّابَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ط

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متکلمین کا استاد مانا گیا ہے۔ وہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھتا تھا۔ جب نزع کا وقت آیا تو شیطان نے کوشش کی تاکہ دولت ایمان سے محروم کرے چنانچہ اعتراض کیا خدا تعالیٰ کے واحد اور لاشریک لہٗ کے ماننے کے لئے دلیل کیا ہے؟

تو امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دینا شروع کر دیا اس وقت ابن کمونہ امام صاحب کا شاگرد موجود تھا وہ سب سن رہا تھا اور دلائل وغیرہ لکھتا گیا۔ اسے معلوم ہو جاتا کہ اب امام صاحب جواباً دلیل دے رہے ہیں۔ کیونکہ جب شیطان دلیل کو نہ مانتا تو آپ فرماتے اچھا تو اور ثبوت لے حتیٰ کہ ننانوے دلائل امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے دیئے اور شیطان لعین نے تمام رد کر دیئے۔

حضرت امام بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو کشف سے معلوم ہو گیا تو تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کی وحدانیت تو امر بدیہی ہے اور امر بدیہی کی دلیل نہیں ہوتی تو کہہ کہ میرے شیخ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاحِد ہے یہ جواب دینا ہی تھا کہ لعین شیطان دفع ہو گیا۔

شرح صدر والے شخص کی برکت سے شیطان کا بھاگنا اور نعمت ایمان کا قائم رہنا نصیب ہوا ورنہ کسبی علم کے دلائل کو تو فوراً ہی توڑ کر رکھ دیا گیا۔ یہ نورِ الٰہی ہے نورِ ربانی ہے،

Marfat.com

وہبی و عطائی ہے جس کی برکت سے ایمان قائم رہتا ہے۔ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے علم کا بہت پایا ہے لیکن عمل وہبی و عطائی کے سامنے و مقابل ہیچ ہے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

گر بہ استدلال کارِ دین بدے　　فخر رازی راز دار دیں بُدے

امام رازی کا اتنا علم مقابلہ میں کچھ بھی کام نہ آیا کامل پیر کی توجہ اور شرح صدر والے شیخ کی نظر و نگاہِ کرم بلکہ ان کا نام ہی امام صاحب کو بچا کر لے گیا اور شیطان کے آخری حربہ وحملہ سے نعمت ایمان قائم دائم لے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔

دوسری چیز جو لوگ ایسے ماحول میں علم حاصل کرتے ہیں جہاں اولیاء کرام کے منکر و مخالف لوگ ہوں اور ماحول اللہ والوں کے فیض سے بعید تر ہو تو وہاں شیطانی وساوس کا شکار رہتے ہیں اگر کسی شیخ کامل کی صحبت نصیب نہ ہو تو بے دینی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، کسی صاحب بخت کو ولی کامل کی نگاہِ کرم نواز دے تو کامیاب ہو جاتا ہے۔

ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ مولانا شاہ اللہ بخش صاحب کبری رحمۃ اللہ علیہ پیر سیال کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ وہ قوالی کے سخت دشمن تھے۔ مولانا مرولوی (معظم الدین صاحب) فرماتے ہیں کہ وہ ہمیں کہتے تھے یہ لوگ لنگر کھا کھا کر موٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ وجد کے وقت کیا کرتے ہیں اچھلتے ہیں کودتے ہیں اور حواس باختہ سر مارتے ہیں وہ طنزاً اس طرح کہتے تھے۔

مولانا مرولوی نے فرمایا یہ حالی چیز ہے اس کا تعلق حال سے ہے اور تو قال ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا کرے تجھے بھی حال نصیب ہو جائے۔ لیکن اس نے کہا خدا کرے میں اس سے محفوظ رہوں اس طرح سخت منکر ہو کر طعنہ زنی کرتے ہوئے سخت الفاظ بیان کرتا۔ ایک بار مولانا مرولوی نے فرمایا اے اللہ بخش مجھے خواب آیا ہے کہ فلاں جگہ ریت کے ٹیلے پر ہم ہیں وہاں قوالی ہوئی ہے اس قوالی میں تجھے وجد ہو گیا۔ فلاں غزل پڑھی گئی فلاں جگہ ہے فلاں وقت ہے یہ تمام نام لے کر اصل مقام و زمان وغیرہ بتائے اور ساتھ دعائیہ کلمات کہے کہ خدا کرے تیری قسمت کھل جائے۔

تو شاہ اللہ بخش صاحب نے جواباً کہا خدا نہ کرے۔ حتیٰ کہ ایک دن اسی جگہ پر حضور غریب نواز نے قیام فرمایا اور انہی قوالوں کو غزل پڑھنے کا حکم دیا جن کے متعلق مولانا مرولوی نے بتایا تھا۔ انہوں نے وہی غزل شروع کر دی تو مولانا مرولوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کو فرمایا دیکھیں وہی وقت ہے اور جگہ بھی وہی ہے۔ قوال اور غزل بھی بعینہٖ وہی جو خواب والی بیان کی تھی لیکن شاہ صاحب کا تمسخر اپنی حالت پر تھا اور کہتے رہے کہ اس سے کیا ہو گیا؟ بالآخر غزل سنتے ہوئے شاہ صاحب کو وجد آ گیا اچھلنا کودنا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ ریت کا ٹیلہ ہموار کر دیا۔ بآوازِ بلند بلاتا، عجیب آواز نکالتا جیسے کوئی کنویں میں آواز کرتا ہو اور وہ باہر والوں کو سنائی دیتا ہے۔ شاہ صاحب کی حالت تبدیل ہو گئی اور یہ حضور غریب نواز پیر سیال رضی اللہ عنہ کی نگاہِ کرم ہوئی۔ گاموں قوال نے درجِ ذیل غزل پڑھی تھی۔

لَا اٰدَمُ فِی الْکَوْنِ وَلَا اِبْلِیْسُ لَا مُلْکَ سُلَیْمَانَ وَلَا بِلْقِیْسُ
فَالْکُلُّ عِبَارَۃٌ وَاَنْتَ الْمَعْنٰی یَامَنْ ھُوَ لِلْقُلُوْبِ مِقْنَاطِیْسُ

اس کے بعد ہمیشہ وہ شاہ اللہ بخش صاحب حالی کیفیت میں رہتے تھے۔ مست و مخمور اور قوالی کے وقت تو انہیں اکثر وجد ہو جاتا بلکہ ان کے وجد سے دوسرے لوگوں کو بھی وجد آ جاتا تھا۔

بھائیو! اصل یہی چیز ہے اللہ تعالیٰ فرما دے حال درست ہو جائے۔ تعلیم و تدریس کیلئے دارالعلوم کی نئی تجویز اور تجدید عمارت کی وجہ کیا ہے؟ ایک تو یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں یہ مستقل جگہ ہو جائے۔ دوسری ان مکانات اور عمارات کی اہمیت میں سعی و کوشش ضروری سمجھی ہے۔ بلند ترین عمارتوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونا اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَ یُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ○ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارِ ○

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ان مکانوں کو بلند کرنے کی اجازت دی ہے جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ اس کی طرف دھیان ہو اور یہ بھی یاد رکھو۔

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

اور جہالت کو دور کرنے کے لئے تعلیم ہی ضروری ہے۔ علم کے لئے عمارتیں ہوں۔

دنیا داروں کی طرف علم پڑھنے والوں کا رجحان نہ ہو خدا تعالیٰ ہی کی یاد میں رہیں انہیں کوئی تجارت و بیع اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔ ان عمارات میں نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے کی تعلیمات کا سلسلہ ہو، قیامت کے دن کا خوف لاحق رہے جس دن میں لوگوں کے دل اور آنکھیں حیران و پریشانی کے عالم میں ہوں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دینی طلباء انگریزی خواں لوگوں کی نظروں میں کمزور نظر آتے ہیں اس لئے اپنے دارالعلوم میں ان مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جن سے ہر فن اور ہر طبقہ کے لوگوں میں ان کا وجود باعث فخر ہوگا۔ ملبوس کو عزت دینے کے واسطے لباس فاخرہ ہونا چاہئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جناب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو شاہِ ایران کا لباس پہنے ہوئے تھے سیدنا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے پیٹ پر پتھر باندھنے اور فقر اختیار کرنا بھول گیا ہے۔ تمہیں اپنی پہلی زندگی یاد نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اسلام کو ذلیل نہیں کرنا چاہتا۔ اہلِ اسلام کو غیر مسلم دیکھیں تو مرعوب ہو جائیں۔

بھائیو! میرے ذہن میں بھی یہی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت، کوئی یونیورسٹی ظاہری صورت میں بھی ہمارے دارالعلوم کا مقابلہ نہ کر سکے نیز یہاں سے فارغ شدہ علماء متمول آدمیوں کے ہاں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کریں گے۔ ساتھ یہ بھی ہے کہ ایک تو تعمیری کیفیت اور عمارات کی ظاہری صورت و حالات میں باعث فخر ہے۔

دوسرا حضرت غریب نواز کے آستانِ پاک کے قریب تر ہے کیونکہ میرے حضرت

Marfat.com

فرماتے تھے جو مسئلہ مجھے حل نہ ہوتا تھا مزارِ اقدس پر حاضری دے کر عرض کرتا تو فوراً حل ہو جاتا تھا اور میرا بھی یہی معمول تھا کیونکہ مشکل سے مشکل مقام اور لاینحل عقدے اللہ تعالیٰ ان حضرات کی برکت سے حل کر دیتا ہے۔

علم میں بھی برکت دے گا۔ حضور غریب نواز کی توجہ باعث سعادت اور کامیابی کا اعلیٰ سبب ہے۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر طالب علم کو بحرالعلوم بنائے جو کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے اسلام کی عزت کا موجب ہو۔ السلام علیکم۔

(۲۴ر صفر المظفر ۱۳۸۸ھ بمطابق ۲۳ر مئی ۱۹۶۸ء، بروز جمعرات، دارالعلوم کے سالانہ جلسہ پر شیخ الاسلام کے بیان کا اقتباس)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۱۔ قرآنِ مجید اور علم کی فضیلت

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اَمَّابَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنَاھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ط وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ ط وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

بھائیو! قرآنِ کریم وہ پاک کلام ہے کہ اس کو انسان جس انداز سے جس نظر سے اور جس جہت و حیثیت نیز جس وجہ سے دیکھے اور غور کرے یہ ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کی کلام ہے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میرے کلامِ الٰہی ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور نہ ہی میری مثل یا اس جیسا کوئی حصہ کوئی بنا کر لا سکتا ہے۔ اگر کوئی لانا چاہے تو اسے چیلنج ہے ہرگز نہ لا سکے گا۔ نیز کسی کو میرے کلامِ الٰہی ہونے میں شک و شبہ ہو تو چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کی مثل بنا لاوے۔

وَ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ط وَادْعُوْا شُھَدَآءَ کُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ط اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ ○

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَضْلُ کَلَامُ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ.

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ قرآنِ مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر اس طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام اس کی مخلوق پر ہے۔

Marfat.com

عَنْ عُثْمَانُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَه'

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن مجید سیکھا اور سکھایا۔

یہی ہے آرزو و تعلیم قرآں عام ہو جائے ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَلْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَرِیْحُهَا طَیِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَالرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ. وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَرِیْحُهَا مُرٌّ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مؤمن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور عمل بھی کرتا ہے سنگترے کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا تو نہیں ہے اس پر عمل کرتا ہے کھجور جیسی ہے جس کا ذائقہ میٹھا اور خوشبو نہیں ہوتی اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید تو پڑھتا ہو وہ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید پڑھتا ہی نہیں تُمبہ کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا اور بو بھی کڑوی ہوتی ہے۔

اَلَا اُعَلِّمُكَ خَصْلَاتٍ یَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ عَلَیْكَ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ الْعِلْمَ خَلِیْلُ الْمُؤْمِنِ وَالْحِلْمَ وَزِیْرُه' وَالْعَقْلَ دَلِیْلُه' وَالْعَمَلُ قَیِّمُه' وَالرِّفْقَ اَبُوْهُ وَاللِّیْنَ اَخُوْهُ وَالْبَصْرَ اَمِیْرُ جُنْدِهٖ.

(الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کنز العمال، ج ۵، ص ۲۰۲)

Marfat.com

زندگی کچھ اور شئی ہے علم ہے کچھ اور شئی
زندگی سوزِ جگر ہے علم ہے سوزِ دماغ
علم میں دولت بھی ہے قدرت بھی ہے عزت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ
(اقبال مرحوم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ (مرفوعا) اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ. وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ. أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ. اَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ وَصِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ.

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو اس کی موت کے بعد جو ثواب ملتا رہتا ہے اس کو اس کا علم ہوتا ہے جسے اس نے حاصل کیا اور لوگوں میں پھیلایا اور اس کی اولاد نیک ہوتی ہے جسے اپنی مدت کے بعد چھوڑ گیا اور قرآنِ مجید ہوتا ہے جسے ورثہ میں چھوڑا یا مسجد ہوتی ہے جسے زندگی میں بنایا تھا۔ یا مسافر خانہ جو مسافروں کے لئے اس نے بنایا ہو یا پانی کی نہر جسے اس نے جاری کیا ہو یا وہ صدقہ جو اس نے اپنے خالص مال سے اپنی تندرستی کی حالت میں زندگی کے اندر اندر ہی نکالا ہو۔

(یہ تمام صدقات جاریہ ہیں جنکی نیکیوں کا ثواب اسکے مرنے کے بعد اسے ملتا رہتا ہے)۔

وَفَّقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مَافِیْهِ الْخَیْرُ وَبِهِ النَّفْعُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

(شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز کے ایک بیان سے اقتباس ۲۵ر جمادی الاولی ۱۳۸۶ھ بروز جمعرات بعد از نماز مغرب)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲۔ اصلاحِ نفس اور صحبت بد سے اجتناب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.
اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَاٰلِہٖ
الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہِ الْکُرَمَا. اَمَّابَعْدُ! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

بھائیو! انسان کس چیز کا نام ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ اس جانور کا نام ہے جو کھاتا ہے پیتا ہے، چلتا پھرتا ہے، طاقتور ہے اور ذی جسم حیوان ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ ان صفات میں تو اور بھی مخلوقات میں ایسے جانور ہیں جو اس سے زیادہ کھاتے پیتے اور زیادہ طاقتور ہیں۔ انسان کو صرف اسی وجہ سے اشرف المخلوقات کہا جائے تو کوئی حق نہیں۔ کیونکہ تمام مخلوقات سے افضل ہونے کا یہ سبب نہیں ہے۔ انسانیت محض شرافت ہے اور اگر یہ نہ ہو تو پھر اشرف المخلوقات کہلانا غلط ہے۔ انسانیت اس شرافت کا نام ہے جسے محبوبِ کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ہو اور پھر اس محبت کے ذریعے جو روحانیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام انسانیت ہے۔

ظاہری رواداریاں تو دوسرے جانور بھی کرتے ہیں صرف اخلاق اور نمائش کا نام انسانیت نہیں بلکہ یہ تو منافقت ہے اور منافقت ہے جو دشمن ایک دوسرے کو اپنے زیر کر لینے کے لئے بھی ظاہر کرتے ہیں۔ انسانیت وہ خلق عظیم ہے وہ طبیعت اعلیٰ ہے وہ جبلت ہے اور اس فطرت سلیمہ کا نام ہے جو محبوبِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہم تمام کو یہ نصیب فرمائے۔ (آمین) اب اگر کوئی کہے کہ شاید عقل ہی انسانیت کا نام ہے کیونکہ بڑے بڑے عقلاء فلسفہ دان لوگوں نے طرح طرح کے حیران کن کام کئے، کئی ایجادات کر کے دکھائیں یا کوئی کہے کہ انسانیت عقل کی نعمت کے ساتھ حاصل ہو سکتی

Marfat.com

ہے یہ سب غلط ہے۔ اس پر ایک واقعہ سنئے! حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا ہمعصر بوعلی صوفی جو آپ کا غلام تھا اس کا استاذ شیخ الرئیس بوعلی ابن سینا تھا۔ یہ دونوں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے بوعلی صوفی کو شیخ الرئیس بوعلی سینا نے کہا کہ شیخ شہاب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر میرے متعلق حالات کا جائزہ لینا کیا فرماتے ہیں۔ چنانچہ تیسرے دن بوعلی صوفی نے عرض کی کہ شیخ الرئیس بوعلی سینا چگونہ است؟

فرمایا فلسفی ہے حکیم ہے مگر مکارم اخلاق نہیں رکھتا۔ یہی الفاظ جب بوعلی صوفی نے بوعلی سینا کو بتا دیئے تو شیخ الرئیس بوعلی سینا نے ایک خط لکھا جس میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کو عرض کیا کہ میں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جو اخلاق اور حکمتوں سے بھرپور ہیں یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں مکارمِ اخلاق نہیں جانتا؟ آپ نے جواباً فرمایا میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تو مکارمِ اخلاق جانتا نہیں ہے بلکہ کہا ہے کہ مکارمِ اخلاق رکھتا نہیں ہے۔

بھائیو! عقل بڑی نعمت ہے، بڑی نعمت ہے۔ عقل کے ذریعہ انسان بہت کچھ جانچ سکتا ہے سمجھ سکتا ہے۔ اخلاق حسنہ جو محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے ان کا جان لینا اس کا نام انسانیت ہے نہیں بلکہ انسانیت عمل ہے ان اخلاق کو حاصل کرنا اور اپنے آپ میں ان کو اختیار کرنے کا نام اصل انسانیت ہے۔ ویسے تو دیکھو عیسائی یہودی اور یورپ والے زائد سے زائد عقلی اشیاء جانتے ہیں لکھتے ہیں بتاتے ہیں لیکن ان میں موجود نہیں۔

مسلمان بچے سے بوڑھے تک اخلاق حسنہ پر عمل کریں تو ان کی تمام جبلت و فطرت میں اس روحانیت کا موجود ہو جانا پایا جانا ہو تو ماننا پڑتا ہے انسان ہو گئے۔ دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوڑوں کی خاک کے طفیل ہمیں یہ نعمت عظمیٰ نصیب فرمائے۔ (آمین)

انسانیت پڑھنے پڑھانے پر موقوف نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ. بڑے بڑے عالم پڑھتے ہیں پڑھاتے ہیں لیکن عمل نہیں تو اس فضیلت ونعمت سے محروم ہیں کیونکہ محبوب دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کا کام ہے۔ دلوں کو

Marfat.com

صاف کرنا جس طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ.
محبوبِ خدا ﷺ دلوں کو پاک فرماتے ہیں اور کتاب اللہ اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔
تزکیۂ نفس اور دلوں کو چمکانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا کام ہے اور یہی شرافت و انسانیت ہے اس کی وجہ سے انسان معارف و حقائق الٰہیہ سے روشناس ہوتا ہے۔ ہاں ایک اور چیز ہے جسے محنت و مشقت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کی مشقت ضائع نہیں فرماتا۔ محنت و مزدوری رائیگاں نہیں کرتا۔ انسان کو لازم ہے کہ کوشش نہ چھوڑے اس کا نتیجہ بہرحال ثمرہ کی حالت میں اسے نصیب ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کوشش کرتا ہے نمازِ تہجد کے لئے ہمیشہ صبح سویرے اٹھے نیند و آرام کو قربان کر کے سردی کا خیال دل سے نکال کر بارگاہِ رب العزت میں حاضری دیتا ہے اور اس عمل کو علی الدوام اختیار کرے تو ہوسکتا ہے بلکہ یقیناً ہوگا کہ اسے محنت کا پھل کسی نہ کسی وقت میں ضروری نصیب ہوگا۔ لیکن بالکل بیٹھ نہ جائے اور یہ خیال نہ کرے کہ کوئی آدمی منہ میں ٹکڑا ڈال دے گا مجھے محنت کی ضرورت نہیں بلکہ مقسوم مل جائے گا یہ غلط ہے۔ یاد رکھو جس نے ہمارے بابا جی کو بہشت سے نکالا تھا وہ ہر وقت کوشش کر رہا ہے کہ انسان کو ابدی ذلت اور دوامی رسوائی کا حامل بنا دے۔ اس نے قسم اٹھائی ہوئی ہے کہ میں ان تمام کو گمراہ کروں گا۔

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○

یعنی شیطان نے بارگاہِ رب العزت میں کہا خدایا مجھے تیری عزت کی قسم ہے میں ان تمام کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔

یاد رکھو! انسان کو محض اسی لئے روکتا ہے کہیں خدا تعالیٰ کے مخلص بندوں سے نہ ہو جائیں، جو شخص شیطان کا مقابلہ کر کے طبیعت کے خلاف راحت و آرام کو چھوڑ کر پچھلی رات اٹھتا ہے ہوسکتا ہے اس کا سجدہ منظور ہو جائے۔ میں یہ بیان نہیں کر سکتا کہ سجدہ کس طرح منظور ہوتا ہے۔ اس کی کیفیت کیا ہے۔ البتہ جس کا منظور ہو جائے اسے موقع پر کیفیت معلوم ہو جاتی ہے۔ انسان کو نیکیوں سے روک کر شیطان برائیوں کی طرف لے جاتا

Marfat.com

ہے، مسجد سے ہٹا کر کنجر خانے کی طرف لے جاتا ہے، کعبہ سے ہٹا کر شراب خانے میں لے جاتا ہے، ہر طرح کے جال پھندے پھیلا کر گمراہ کرتا ہے، انسان کو اس کے جال میں نہیں آنا چاہئے ورنہ شریعت مطہرہ کی مخالفت پر وعیدِ عذاب ہے۔ آیۃ کریمہ ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب ہو۔

فتنہ کوئی بیماری ہو گی، مصیبت ہو گی غم ہو گا یا کسی دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ یہ دونوں چیزیں ضرور ہوں گی۔ انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ کس سے توڑ کر کس کے ساتھ لگا رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے توڑ کر شیطان سے لگانا جو مصیبتوں میں ڈالتا ہے اور جہنمی بناتا ہے۔ شیطان معصیت میں ڈالنے کے لئے یہ کبھی نہیں کہے گا کہ آؤ زنا میں مبتلا ہو جاؤ یا کنویں میں گر جاؤ بلکہ وہ انکل سے دھوکہ بازی سے کام لیتا ہے۔ پہلے نگاہوں میں بری خواہش ڈالتا ہے اور وہ بری نگاہیں جو بے غیرتی کے ساتھ کسی پر پڑتی ہیں ان کے ذریعہ زنا تک پہنچاتا ہے۔ حالانکہ انسان کو بلکہ مسلمان کو تو لازمی ہے کہ دوسروں کی بہن کو اپنی بہن، کسی کی بیٹی کو اپنی بیٹی، ماں کو اپنی ماں کہے تو پھر بری نگاہیں کبھی بھی نہیں ڈال سکتا.....

میں تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں۔ ہمارے دادا پیر حضور غریب نواز قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ عنہ کا خاص غلام مولوی الٰہی بخش تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ تیل کے کڑاہ آگ پر اُبالے جا رہے ہیں، لوگ آنکھوں کے چھاج بھر بھر کر لاتے ہیں اور ان ابلتے ہوئے تیل کے کڑاہوں میں ڈال دیتے ہیں تیل میں وہ ابلتے ہیں جلتے ہیں اس نظارہ کو دیکھ کر مولوی صاحب پوچھتے ہیں کہ یہ کن لوگوں کی آنکھیں ہیں جن کو اتنا عذاب ہو رہا ہے تو انہیں جواب ملتا ہے یہ وہی آنکھیں ہیں جو نامحرموں کی طرف دیکھتی تھیں۔ صبح سویرے مولوی صاحب حضور غریب نواز قبلۂ عالم کی حاضری دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ غریب نواز جو نگاہیں نامحرموں کی طرف پڑتی ہیں ان کا عذاب کیا ہے؟

Marfat.com

آپ نے فرمایا مولویا رات والے خواب پر اعتماد نہیں ہوا لوگ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ سوال کا عجیب جواب ہے تو مولوی صاحب نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔

علاوہ ازیں یقین رکھو کہ جو آنکھیں نامحرموں پر پڑتی ہیں خدا تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گی۔ یہ وہ دیدار ہے جس کے ہوتے ہوئے اہل بہشت کو ابدی اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں بھول جائیں گی۔ یعنی جب بہشتیوں کو طرح طرح کے انعامات سے نوازا جائے گا اور ہر ایک اپنے اپنے مراتب اور مقام پر خوش تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا اب کسی اور چیز کی ضرورت ہے تو تمام جواب دیں گے خدایا اس سے بڑھ کر اب کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان تمام انعامات سے بڑھ کر زیادہ ایک اور نعمت ہے وہ حاصل کرو چنانچہ اپنا دیدار کرائے گا دیدار کرتے ہی سابقہ انعامات فراموش ہو جائیں گے کسی اور نعمت کی خواہش اور تمنا ہی نہ رہے گی۔

بھائیو! اس نعمت عظمیٰ سے محرومی کا سبب محض بُری نگاہ ہے تو اس سے زیادہ دردناک عذاب اور کونسا ہو گا، ان آنکھوں سے روضہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا اولیاء اللہ کا دیدار کرنا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا اور کعبۃ اللہ کو دیکھنا شعائر اللہ پر نظر ڈالنا مقصود ہے تو پھر شیطانی خواہشات میں انکو لگانے کا کیا مقصد ہے۔ یہ پاکیزہ نگاہیں نیک اور پاک کاموں کیلئے دی گئی ہیں۔ پھر پلید اور ناجائز کاموں پر ڈالنا جہنمی بننا ہے۔

اسی طرح جس زبان سے ہم تلاوتِ قرآن کرتے ہیں۔ تسبیح پڑھتے ہیں اور درود پاک و دیگر اذکار کرتے ہیں اس زبان سے واہیات باتیں کریں، جھوٹ بولیں، ایک دوسرے کے گلے شکوے کریں۔ گالیاں اور فحش کلام وغیرہ میں اس زبان کو استعمال کریں یہ کونسی انسانیت اور شرافت کا کام ہے۔ شیطان تو ہر وقت اپنی اسی تاک ونگہداشت میں رہتا ہے کہ کہیں نیکی کا کام یا نیکی کا کلام انسان نہ کرنے پائے۔

بھائیو! قدرت نے انسان کو ہاتھ پاؤں زبان کان دل دماغ اس لئے عطا فرمائے ہیں کہ اگر ان سے حقیقی کام لے تو فرشتوں سے بھی بڑھ جائے۔ آج اگر مردم شماری

کر کے دیکھیں تو شاید عالم اسلام میں بتیس کروڑ مسلمان ہوں گے لیکن شرعی حیثیت سے اسلامی معاشرہ ان میں مفقود ہے۔ ایک وہ وقت تھا کہ تین سو تیرہ (۳۱۳) مسلمان نہتے دنیا بھر کے کفر پر غالب آئے اور آج یہ دور ہے کہ بتیس کروڑ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ اپنے نرغے میں لئے ہوئے ہیں۔ یہ کیا چیز ہے صرف بے عملی ہے اور کاہلی وغفلت ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا تم یہود و نصاریٰ کو دعوتیں دو گے لیکن وہ تمہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا کیا اس وقت ہم تھوڑے ہوں گے فرمایا نہیں بلکہ کئی گنا زیادہ تعداد میں ہو گے۔ لیکن بھسی لکڑی کی طرح ہو جاؤ گے تمہیں وہن کا مرض لگ جائے گا (بزدل ست غافل ہو جاؤ گے)۔

دیکھو آج مسلمان ایم اینڈ زیڈ وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ داڑھیاں منڈوا دیں، شریعت اقدس کا پاس و لحاظ نہیں، اسلامی چہروں سے نفرت ہے۔ یاد رکھو اتنا تمہارا قصور نہیں جتنا کہ اس پرانے پاپی نے کام کر کے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیاروں کی شکل بھی پیاری ہے۔ الرچہ بناوٹ کا لحاظ ہی ہو جائے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنی اولاد کو نصیحت وصیت کی جب میں مر جاؤں تو روئی کی داڑی بطور داڑھی بنا کر میرے چہرے پر باندھ دینا لوگ کچھ کہیں پرواہ نہ کرنا، میری وصیت ہے ضرور عمل کرنا۔ چنانچہ اولاد نے اسی طرح اس کے منہ پر کپاس کی روئی سے داڑی بنا کر باندھ دی۔ جب قبر میں فرشتوں نے پوچھا تجھے اتنے سال عمر ملی اتنا جاہ و مال ملا اور دنیا میں تو رہا ہے اس قدر لمبی عمر تو نے گزاری اس عرصہ میں تو نے کیا عمل کیا۔ اس نے جواب دیا میری سفید داڑھی ہے سفید ریش ہوں اس کا تو خیال کرو۔ کیونکہ حدیث پاک میں آیا ہے خداوند کریم فرماتا ہے بندہ کے سفید بالوں سے مجھے بھی حیاء آتا ہے۔ فرشتوں نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا خدایا یہ تیرا کیسا بندہ ہے کہ جواب نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے پوچھو تو اس طرح حلیہ کیوں بنا کر لایا ہے۔ عرض کی حیلہ بنا کر لایا ہوں ہوسکتا ہے اس حیلہ کی ذریعے بخشش ہو جاوے، عذاب سے بچ جاؤں، اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے فرمایا میرا اسے خوف ہے مجھ سے ڈرتا ہے لہٰذا اس کو بخش دیا۔ مسلمانوں جو شخص داڑھی رکھ کر قبر میں جائے محبوب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اقدس پر عمل کر کے کتنے ثواب کا مستحق ہوگا حدیث پاک میں ہے: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ بَعْدَ مَا اُمِیْتَتْ فَلَه' أَجْرُ مِائَةَ شَهِیْدٍ.
جس نے میری سنت کو زندہ کیا جبکہ وہ ختم ہو چکی ہو اس کیلئے سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ہے۔
دوسری حدیث پاک ہے:

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَه' أَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ.

جس نے میری سنت کو اس وقت مضبوطی سے پکڑا جبکہ میری امت میں فساد ہو چکا ہو تو اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔
اگر انسان داڑھی کو جو محبوب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے عمل میں لائے تو یقیناً سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب حاصل کرے گا۔ مسلمان کے لئے ایمان ہوئے ہوئے یہ عمل آج ضروری ہے۔ اگر چہ ہزاروں سنتیں ہیں مسواک مارنا بھی ان میں سے ہے جس کے متعلق ہمیشہ کہتا رہتا ہوں لیکن اکثر لوگوں نے بنسبت مسواک کے داڑھی کو ترک کر دیا ہے بلکہ جن لوگوں نے عمل کیا ہوا ہے انہیں دیکھ کر طرح طرح کے استہزاء اڑائے جاتے ہیں۔ اس لئے میں یقیناً کہتا ہوں اس پر عمل کرنے سے محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق سو (۱۰۰) شہیدوں کا اجر حاصل کرنا ہے۔ مسلمانو! داڑھی رکھو اور محض رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سمجھ کر اسے اپناؤ۔
ایک آخری واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ شیطان ہر چھوٹے بڑے بلکہ مقرب ترین لوگوں کے بہکانے میں ان کے لباس اور انہی کی نمائش میں آ کر دھوکہ دیتا ہے۔ پیرانِ پیر محبوبِ سبحانی حضرت خواجہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ایک بار عبادت میں مصروف تھے کہ اچانک ایک آگ کا شعلہ اردگرد پھیل گیا اور روشنی ہی روشنی پھیل گئی۔ اس سے آواز آئی اے محی الدین میں نے تجھے وہ مرتبہ بخشا کہ موسیٰ علیہ السلام کو بھی نہیں بخشا تھا تیری تمام عبادتیں منظور و مقبول ہیں۔ حضور محی الدین رضی اللہ عنہ نے خیال

Marfat.com

فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے مجھے جتنا بھی مرتبہ نصیب ہو نبوت تک پہنچنا ناممکن ہے یقین ہو گیا کہ یہ شیطان لعین ہے چنانچہ ایک ڈھیلا اٹھا کر اس کی طرف پھینکا اور فرمایا کہ شیطان لعین دفع ہو جا۔ تیرے مرتبہ دینے کی مجھے ضرورت نہیں ہے تو شیطان نے جواب دیا اے محی الدین یہ تیرا علم تھا جس نے تجھے بچا لیا ورنہ میں نے اس مقام پر کئی آدمیوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ دوبارہ فرمایا: اے لعین تو پھر مجھے علم کے تکبر میں لا کر دھوکہ دیتا ہے۔ مجھے علم نے نہیں بچایا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے بچا لیا ہے۔

بھائیو! شیطان نمازیں پڑھا کر گمراہ کرتا ہے، حج پر لے جا کر گمراہ کرتا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور کی حاضری پر لے جا کر وہاں بھٹکاتا ہے، بظاہر کہتا ہے آؤ یہاں اللہ والوں کا مجمع ہے اہل بیت کا ذکر ہے۔ مسلمانوں کو اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت میں ان کا ذکر سننا چاہئے پھر وہاں لے جا کر گمراہی میں ڈالتا ہے کیا تمہیں پسند ہے کہ تمہارے باپ داداوں کو کوئی گالیاں نکالے اور تم سننے کے لئے وہاں محبت سے جاؤ، کوئی عقلمند مسلمان جن مجلسوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالیاں نکالی جائیں وہاں جانے کو تیار نہ ہو گا اور اگر کوئی جائے اور بکواسات سن کر بیٹھا رہے، ایماندار سے ضبط نہیں ہو سکتا یا تو بے ساختہ اسے جواب دے گا یا ایمان چٹ ہو جائے گا۔

عورتوں کو روک دو خود بھی ایسی جگہ نہ جاؤ تو اس میں شک نہیں کہ ان کی مجلسیں خود بخود ختم ہو جائیں گی کیونکہ تم لوگ ہی ان کی مجالس کو بڑھاتے ہو، وہ تمہارے مرکزی اداروں میں بزرگانِ عظام کی جگہوں پر مثلاً سیال شریف، سلطان باہو، گولڑہ شریف یہ لوگ بے دینی کا جھنڈا لگانے کی کوشش کریں اور تم ان کے مجمعوں کو زیادہ کرو۔ میری اپیل ہے وہاں جانا چھوڑ دو کیونکہ ان لوگوں کی کوئی ایسی مجلس نہیں ہوتی جہاں یہ بکواس نہ بکتے ہوں۔ یہ کہنا کہ وہ بھی مسلمان ہیں ہم بھی مسلمان ہیں غلط ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا لوگ کلمہ پڑھیں گے، نمازیں پڑھیں گے لیکن اسلام سے خارج ہوں گے۔ آج وہی وقت ہے ان کا کلمہ اور ہے ہمارا کلمہ اور ہے، تمہاری نمازیں تمہارے روزے تمہارا

Marfat.com

وضو بلکہ تمہارے عقیدے بے مثل بے مثال ان کی نمازیں وغیرہ تمہارے ساتھ نہیں ملتیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ان کی کتابوں میں ہے کہ خدا پیاز کی مانند ہے نیچے سے مضبوط ٹھوس گنڈھے کی شکل میں اور اوپر سے بھوکوں کی مانند (معاذ اللہ)۔ خود سوچ لیں جس قوم کا خدا تعالیٰ جل جلالہٗ کے متعلق یہ عقیدہ ہو اُس کا ایمان کہاں؟ وہی کہتے ہیں اور اُن کی کتابوں میں موجود ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنا تھا۔ پیغمبر خدا کے پاس آ گیا۔ قرآنِ مجید کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ اصل قرآن کا ایک حرف بھی اس قرآن میں موجود نہیں ہے۔ وضو میں پاؤں کا دھونا، فرض نہیں جانتے جو نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ نمازوں میں تمہارے ساتھ شریک نہیں۔ جب اُن کے یہ عقائد ہیں جو قرآن و سنت کے خلاف، صحابہ کرام اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے خلاف تو تمہارا ان کے ساتھ دینی تعلق کون سا ہے اور کونسا ایمانی طور پر اشتراک اور کونسا مذہبی اتفاق و اتحاد ہو سکتا ہے۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کوئی مسلمان ان کی مجلسوں میں نہ جائے کوئی تمہیں مجبور بھی کرے تو تمہارے لئے یہ جواب دینا کافی ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ. تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

نوٹ:۔ اسی دوران یہ تقریر آپ نے فرمائی اور اس آیت کریمہ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ الخ۔ پر آپ نے پاکستان بننے پر بھی ایک بیان ''بلاغ مبین'' کے عنوان سے شائع کیا تھا۔

(جناب شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہٗ کا بیان ۴ر اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعہ/ بمطابق ۶ر محرم الحرام ۱۳۸۹ھ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۔ فضیلت جہاد

۱۹۴۶ء/ ۱۳۶۵ھ عید کے موقع پر شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کا خطاب۔

خطبہ مسنونہ کے بعد۔ ہر سچا مسلمان جس وقت تکلیفات شرعیہ کے ساتھ مکلف ہوتا ہے اسی وقت سے تمام فرائض پر مقدم فرض اعلاء کلمۃ اللہ یعنی دین متین کا بول بالا کرنا اس کے ہر لمحۂ زندگی کا مطمع نظر اور اس کی ہر طرز ادا کا مقصود بالذات ہو جاتا ہے اور اپنی ہر حرکت و سکون صرف اور صرف اسی مقدس مقصد پر مبنی قرار دیتا ہے اور اس اوّلین فرض کی ادائیگی کے لئے ہر قربانی بطیب خاطر پیش کرنا سنتِ خلیل اللہ تعین کرتا ہے اور اپنی زندگی کا حاصل وثمرہ اسی کو جانتا ہے۔ اس فرض سے باز رکھنے والی ہر صورت کو صورت شیطان مانتے ہوئے اس پر پتھر پھینک کر تیزی کے ساتھ اس سے گزر جاتا ہے۔ اس کا دل غیر خدا کے خوف سے پاک ہوتا ہے۔ وہ اس حقیقت پر ایمان رکھتا ہے کہ موت کے مقرر وقت سے پہلے میں نہیں مروں گا اور موت کے دن میں گھر بیٹھے اور کسی محفوظ اور پوشیدہ ترین جگہ میں چھپ جانے سے نہ بچ سکوں گا۔ فلسفۂ موت و حیات اس پر واضح ہے کہ موت آئی تو ٹل نہیں سکتی اور اگر وہ آئی ہی نہیں تو پھر کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا خوشی کیلئے سر کٹانے کو ابدی حیات اور ان کی ناراضگی میں چند روزہ ظاہری زندگی کو موت اور بدترین موت شمار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچا مسلمان بنائے۔

اب فقیر علی الخصوص تمام برادرانِ طریقت کی خدمت میں پُرزور اپیل کرتا ہے کہ آنے والے لمحات مسلمانوں کو اپنی عزت و ناموس بلکہ اپنے پیارے دین متین کی حفاظت کرنے کے لئے پہلی سی غفلت کی اجازت کسی صورت میں نہیں دے سکتے۔ ہندوؤں کے بعض ناعاقبت اندیش اور خودسر لیڈر جنگ کی آگ سلگانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور انہوں نے اس قسم کے حالات مہیا کر دیئے ہیں کہ کسی وقت بھی جنگ کا شعلہ

Marfat.com

بھڑک اٹھے۔ ہندوؤں کے ایسے بے وقوف لیڈر واقعہ جانکاہ مشرقی پنجاب کا اعادہ چاہتے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ سچے مسلمان کا حافظ و ناصر اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر مسلمان اس کے دین کی سربلندی کے لئے میدان میں آتا ہے تو ان کی محیر العقول امداد فتح میں مسلمانوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوگی۔ یہ میرا ایمان ہے اور ہندو اپنی تاریخ میں یہ لکھے گا کہ مسلمان کے خلاف جنگ کرنا ہندو قوم کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے۔

تمام فرزندانِ اسلام علی العموم اور متوسلین آستانہ اقدس علی الخصوص ہر وقت اس انتظار میں رہیں اور عید کے چاند کی طرح مسلم افواج کے افسر اعلیٰ کی تلوار دیکھنے کا انتظار کریں کہ جس وقت نعرۂ جہاد بلند ہو فوراً بلا پس و پیش لبیک کہتے ہوئے جہاد میں کود پڑیں اس قسم کے امتحان بار بار نہیں ہوتے۔ اپنے پیارے خدا اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راضی کرنے اور اپنے تمام گناہوں کو بخشوانے کا وقت مشکل سے میسر آتا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فتح مبین و نصرتِ عزیز مسلمانوں کو ہوگی اور ہندوؤں کو عبرت ناک سزا ملے گی۔ یہ گزارش اس ضمن میں ہے کہ یہ وقت آپس میں فتنہ و فساد اور لڑائی جھگڑے کا نہیں ہے اس وقت تمہاری عزت و ناموس اور دین و مذہب کا خطرناک دشمن صرف ہندو ہے۔ جو ہر وقت اسی فکر میں ہے کہ خدانخواستہ آپ کو نیست و نابود کر کے آپ کے وطن پاکستان کو ہندوستان کے ساتھ ملا لے اور پاکستان کی مساجد اور خانقاہوں پر ہندو کا خبیث جھنڈا لہرائے مگر انشاء اللہ العزیز ہندوؤں کا یہ مکر خاک میں مل جائے گا اور ان کے یہ سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہوں گے۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

آخر میں فقیر ان تمام غازیانِ اسلام ایدھم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ط کی خدمت میں عید کی مبارکباد پیش کرنے کا فخر حاصل کرتا ہے، جن لوگوں نے اپنی زندگی فوجی خدمات کے لئے وقف کر دی ہے۔ انہیں مبارک ہو۔

Marfat.com

۲۔ ملفوظات مبارکہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ عظمت خداوندی

حضور شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ حدیث قدسی ہے:

عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ان اللہ تعالٰی یقول اَنَا اللہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مالِکُ المَلُوْکِ وَمَلِکُ الْمَلُوْکِ قُلُوْبُ الْمَلُوْکِ فِیْ یَدِیْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِهِمْ عَلَیْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَی الْمَلُوْکِ وَلٰکِنِ اشْتَغِلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ وَالتَّضَرُّعِ کَیْ أَکْفِیَکُمْ.

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ) (مشکوٰۃ شریف کتاب الامارۃ، ص ۳۲۳)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بے شک اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے۔ اَنَا اللہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا. میں اللہ ہی ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں مگر میں ہی معبود ہوں اور بادشاہوں کا مالک ہوں اور بادشاہوں کا بادشاہ میں ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہی ہاتھ میں ہیں اور بیشک جب بندے میری اطاعت کریں تو ان کے بادشاہوں کے دل میں ہی ان پر رحمت و مہربانی سے پھیر دیتا ہوں (ان پر ان کے بادشاہ مہربان اور رحمدل ہو جاتے ہیں) اور جب لوگ میری نافرمانی کریں تو یقیناً ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر درشتی و سختی و عذاب دینے کی صورت میں بنا دیتا ہوں پھر حاکم ان کو بری طرح عذاب میں ڈالتے ہیں۔ پس تم بادشاہوں اور حاکموں پر بددعا کرنے میں مشغول نہ ہو جاؤ بلکہ اپنے آپ کو میرے ذکر میں

Marfat.com

اور میری یاد میں عاجزی و زاری سے پیش کر دو تا کہ میں تمہیں کفایت کروں گا۔ اس حدیث قدسی کو ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا۔

فرمایا دورِ حاضر میں خصوصاً اور ہر زمانہ میں عموماً یہ فرمان ذیشان مسلمانوں کیلئے اعلیٰ سے اعلیٰ اور بالا ترین تعلیم ہے۔ قابل عمل ہے ہر غریب و امیر مرد و عورت کیلئے درس و سبق ہے۔ رعیت و رعایا اور حکام و افسران نیز اصحاب منصب کو یاد کرنا اور یاد کرانا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت اپنے محبوب ﷺ کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔ ذکر پاس انفاس

کلمہ شریف نفی اثبات (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ)۔

حضرت شمس دوران علیہ الغفر ان (خواجہ شمس العارفین محمد شمس الدین رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے کہ اس وظیفہ کے شغل سے ذاکر کو تصفیہ قلبی اور تزکیہ باطنی حاصل ہوتا ہے اور اس کی مداومت کرنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے۔ خواب اور بیداری میں دل سے ذکر کی آواز محسوس ہوتی ہے اور ذاکر کی عمر دراز ہو جاتی ہے اور دل میں محبت الٰہی کی حرارت پیدا ہوتی ہے اور اس کے شغل کا طریقہ یوں فرماتے تھے کہ سانس اندر جائے تو لَا اِلٰہَ اور باہر آئے تو اِلَّا اللّٰہُ کو سانس سے کہے نہ زبان سے بلکہ زبان کو تالو سے لگا کر بند کر دی جائے تا کہ وہ کچھ حرکت نہ کر سکے اور ان کلمات کا آغاز اور انتہا ناف سے ملحوظ رکھے اور اس ذکر کو ہر وقت یعنی بیٹھتے اٹھتے چلتے پھرتے سوتے میں برابر جاری رکھے کچھ عرصہ کے بعد دل خود بخود ذاکر ہو جائے گا۔ (انوار شمسیہ، ص ۶۵ ۔ ۶۶)

قبلہ و کعبہ حضور غریب نواز شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ نے فقیر کو مندرجہ بالا پاس انفاس کی اجازت بخشی تھی لیکن تعلیم و تعلم تدریس وغیرہ میں اس پر مداومت نہ ہو سکی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو اپنے شیخ کی نگاہ کرم سے قائم رہ سکتی ہے۔

بعض صاحبان کو آپ اس کا طریقہ اور اجازت فرماتے اور ذکر جہر تو عام تقریر میں بھی فرمایا جو چشتیہ حضرات کا معمول اعلیٰ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ نظریہ ذات و کائنات

حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ذات کی معرفت عقل سے نہیں صرف عشق سے ہی ممکن ہے۔ یہ سر کا کام نہیں دل کا معاملہ ہے۔ عقل کثرت بین اور محجوب ہے۔ دل وحدت آشنا اور محبوب ہے۔

بو علی اندر غبارِ ناقہ گم
دستِ رُومی پردۂ محمل گرفت (اقبال)

بندے اور خدا، خالق اور مخلوق میں حلول کی نسبت قائم کرنا کفر ہے کہ یہ دوئی کا اثبات کرنا ہے حالانکہ وہ یکتا ہے اور یگانا ہے۔ دوسرا ہے ہی نہیں کہ حلول کی نسبت قائم ہو سکے۔ شبشری نے کیا خوب کہا ہے۔

حلول اتحاد ایں جا محال است کہ در وحدت دوئی عینِ ضلال است

واجب الوجود ایک ہی ہے۔ ممکن کا وجود حقیقی نہیں اس لئے کثرت حقیقی نہیں۔ ہاں کثرت عدم بھی نہیں کیونکہ محسوس ہوتی ہے اس کا وجود حسی اور وہمی ہے حقیقی نہیں وہم اُٹھ جائے تو حقیقت ہی باقی رہ جاتی ہے اور وہ وحدت ہے۔

توحید واحد گفتن نیست بلکہ واحد دیدن است۔ گوش سے آغوش تک جانا ہی طریقت کا مقصد ہے جو کشف و الہام کتاب و سنت کے مطابق ہے وہ محمود ہے اور یقین افروز ہے اور جو کتاب و سنت کے مخالف ہے وہ مردود ہے۔ ہر علم و فن جو حقائق دینی کا مؤید اور خادم ہے مفید ہے اور جو دین کا مؤید نہیں بے کار اور مضر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۔ اولیاء اللہ کی شان

حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حدیث قدسی ہے جس میں اولیاء اللہ کی شان کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُه' بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّه' فَاِذَا اَحْبَبْتُه' کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعَ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُه' وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّه'.

رواہ البخاری (ریاض الصالحین حصہ اول، ص ۲۳۴۔۲۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (حدیث قدسی ہے) جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے میں اس کو جنگ کا چیلنج دیتا ہوں۔ اور جن چیزوں کے ذریعہ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے ان میں سے کوئی چیز بھی مجھے فرائض سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبّ کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۔ تصورِ شیخ کی افادیت

۱۰ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۴ھ بروز شنبہ بعد از نماز ظہر صاحبزادہ حاجی رب نواز صاحب نے حضور غریب نواز سے استفسار فرمایا کہ شیطان کے وساوس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔ آپ نے فرمایا بہت مشکل ہے۔ حضرت علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ کامل ہی بچا سکتا ہے۔ ؎

ہیچ نہ کشد نفس را جز ظلِ پیر دامنِ ایں نفس کش را سخت گیر

اور فرمایا: میرے حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کروڑ شریف والوں کے مرید نے اعتراض کیا تھا کہ چشتیہ نماز میں تصورِ شیخ کرتے ہیں حالانکہ ذاتِ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں غیراللہ کا خیال اور تصور حرام ہے اور تم لوگ کہتے ہو کہ اپنے شیخ کو امام سمجھ کر تصور کی حالت میں نماز ادا کرنا بہتر ہے۔

آپ نے ایک بار ہمیں اس کے جواب کی تقریر فرماتے ہوئے نہایت توجہ سے فرمایا کہ مذکورہ اعتراض مجھ پر کیا گیا تھا! اس کا جواب یہ دیا کہ پہلا مقدمہ تو یہ ہے کہ حکماء کے نزدیک تصور دو قسم کا ہے۔

(۱) وجود ذہنی میں تصور عین وجود خارجی کا ہوتا ہے یعنی جو اثرات وجود خارجی میں مرتب ہوں وہی ذہن میں آئیں مثلاً آگ کا تصور کرنے سے ایک تو گرمی کا محسوس ہونا پایا جائے اور دوسرا بعینہٖ آگ کا پایا جانا حتیٰ کہ جو اثر خارج میں مرتب ہو وہی ذہن میں ہو یہ مذہب متکلمین کا ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ۔

(۲) عین نہ ہو بلکہ اسکا شبیہ ہوتا ہے بعض کا یہ مذہب ہے اور اکثریتِ حکماء پہلے پر ہے۔

مقدمہ دوسرا:

حدیث پاک میں ہے کہ اللہ والا وہ ہوتا ہے جس کے پاس بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ یہ صحاح کی حدیث ہے اور تصورِ شیخ کسی نہیں وہی ہے۔ خود شیخ عطا فرمائے تو ہو

Marfat.com

سکتا ہے ورنہ ناممکن ہے۔ تصورِ شیخ کا ثبوت حدیث پاک سے ہے۔

یَا أَبَا هُرَیْرَة زُرْنِیْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا.

یہ روایت بھی دو طرح کی ہے ایک تو مذکورہ ہے اور دوسری مغارب کی سند ہے۔ مجھے قاضیِ اندلس نے بتایا تھا۔ یَا أَبَا هُرَیْرَةَ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا.

لفظ غِبًّا یا تو مبنی علی الفاعل ہے یا مبنی علی المفعول ہے۔ پہلی صورت میں عبارت یوں ہو گی (زُرْنِیْ حَالَ کَوْنِکَ غَائِبًا)۔ اور بصورت دیگر حَالَ کَوْنِیْ غَائِبًا عَنْکَ حالانکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ سے ہیں جو ہر نماز باجماعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ اب ان کے غائب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لہٰذا جو لوگ غائب کا معنٰی لیتے ہیں صحابی رضی اللہ عنہ کے خلاف معمول ہے اور غِبًّا بمعنٰی تصور جائز ہے۔ غِبًّا کا ایک معنی یہ بھی ہے بعض یوم (دن کا کچھ حصہ) بندہ نے پوچھا کہ حدیث پاک زُرْنِیْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا. کی جو دوسری سند میں زُرْ غِبًّا ہے (نِیْ) ضمیر متکلم بمع نون وقایہ کے علاوہ ہے) تو اس کا مطلب کیا ہو گا۔

آپ نے فرمایا وہاں (نِیْ) محذوف و مقدر سمجھ کر معنی وہی لیا جاتا ہے اور اگر محذوف مقدر نہ بھی سمجھیں تو پھر حکم عام ہو گا ہر مرید اپنے شیخ کا تصور کرے گا اور تمام کے لئے مفید ہے۔ دوبارہ پوچھا پھر تو ہر مرید پر تصورِ شیخ لازم ہو گیا۔ فرمایا درست ہے۔ بندہ نے عرض کی پھر تو ہر مرید کوشش کرے۔ فرمایا کوشش سے حاصل نہیں ہوتا جب تک خود شیخ کرم نہ فرمائے۔ عرض کی کیا شیخ زبانی اجازت فرمائے تو؟ فرمایا ضروری نہیں ویسے بھی کرم کر دیتے ہیں اور یہ تصور بہت بلند اور اعلیٰ مقام ہے اگر نصیب ہو جائے۔

فرمایا زُرْ غِبًّا یہ سند مغارب کی ہے قاضیِ اندلس یا قاضیِ مراکش مجھے ملا تھا تو اس نے بتایا مغربی اسناد میں (زُرْ کے ساتھ نِیْ) نہیں آیا۔ خواجہ خواجگان حضرت شمس الدین رضی اللہ عنہ کے ملفوظات میں ہے۔ کہ حافظ محمد حسن کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ چاہئے کہ جب ذکر جہر کا ارادہ کرے تو پہلے اپنے شیخ اور مرشد کا تصور سامنے رکھے اور ماسوی اللہ تمام کائنات

Marfat.com

کی نفی کرے اسکے بعد صفات باری تعالیٰ کی سات صفتوں میں سے ہر ایک صفت اپنے دل میں لاوے اور اس طرح کا تصور کرے کہ یقین کرے میری سماعت اسم باری تعالیٰ سمیع کا پرتو ہے۔ میری حیات اسم الٰہی حی کا پرتو ہے۔ میری قدرت ذاتِ اقدس کے اسم قدیرؔ کا پرتو ہے اور میرا ارادہ ذات اوسبحانہ وتعالیٰ کے اسم اقدس مریدؔ کا پرتو ہے اور میرا کلام اسم باری تعالیٰ متکلم کا پرتو ہے اور میری بصارت اسم الٰہی بصیر کا پرتو ہے۔ میرا علم اسم ذات اقدس علیم کا پرتو ہے۔ اور اگر مختلف صورتیں خیال میں آویں تو جان لے کہ یہ تمام ذاتِ اقدس کا پرتو ہے اور اس کا تشکل ہے۔ اگر ذاکر پر خطرات غالب ہو جاویں تو اپنے شیخ کی صورت سامنے حاضر و ناظر جانے تاکہ اس تصور کی برکت سے رہائی پاوے اور صفات کے اسماء مذکورہ ذیل ہیں۔ سَمِیْعٌ. بَصِیْرٌ. عَلِیْمٌ. قَدِیْرٌ. مُرِیْدٌ. مُتَکَلِّمٌ. حَیٌّ (مراۃ العاشقین، ص ٦٦) اصل فارسی کی عبارت انوارِ قمریہ حصہ اول کے صفحہ ۲٦۲ پر ہے۔

٦۔ اخلاق کریمانہ

(وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ فرمانِ اقدس پر عمل)

حضرت خواجہ ظہیر الدین صاحب نے فرمایا کہ قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہ جب زیارت حرمین شریفین حج مبارک پر تشریف لے گئے تو جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ بذریعہ بس پہنچے اور وہ بس مدینہ منورہ سے باہر روک دی گئی وہاں اترنے پر بدوی لوگوں سے چند لڑکے حجاج کے پاس برائے سوال آئے ایک لڑکے کو شیخ الاسلام نے جب ایک ریال دیا تو وہ دوبارہ دوسری جانب سے پھر کر آیا۔ دوبارہ آپ نے اسے ایک ریال دیا تو وہ تیسری بار آیا آپ نے پھر ایک اور ریال دیا تو وہ بار بار پانچ سات مرتبہ آتا رہا اور آپ بغیر کسی توقف کے دیتے رہے اس لڑکے کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے مجھے باوجود بار بار پہچان لینے کے عطا کرنے میں رکاوٹ نہیں کی۔ بالآخر اس نے نہایت ہی خوش ہو کر آپ سے کہا:

اَنْتَ رَجُلٌ عَجِیْبٌ. (آپ بہت ہی اچھے آدمی ہیں)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۔ عارفانہ اور عاشقانہ اشعار (نعت و غزل)

بروز جمعرات ۱۸ر اکتوبر ۱۹۶۲ء/ ۱۹ر جمادی الاوّل ۱۳۸۲ھ بوقت چاشت راقم الحروف مسجد کے متصل کمرہ میں جو روضہ شریف کے سامنے ہے بیٹھا چند اشعار پڑھ رہا تھا۔ حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب قدس سرہٗ تشریف لائے اور اپنے بنائے ہوئے اشعار عطا فرما کر حکم دیا یہ سناؤ۔ اشعار درج ذیل ہیں جو تعمیل حکم میں بندہ نے سنائے۔

غزل و نعت

ہر ذرہ تابدار مہر وجود تست ہر گوہر آبدار زبحر شہود تُست
گلہاست سینہ چاک و عنادل جگر کباب رو داد حسن و عشق زذاتِ ودود تست
چوں کاغذیست پیرہن پیکر جمیل چاک قمیص یوسف مصری نمود تست
شاہا عنایتے کہ نمودی بمشت خاک سرگشتہ اندراں شد چرخ کبود تست
گفتی شب آئیم اے کہ رُخِ تست صبحِ عید صد قرص آفتاب فدائے ورود تست
خوش جادۂ کہ منزلِ مقصود او توئی ہر نقش پا چو کعبہ مقامِ سجود تست

تا کس نہ نگویدت کہ چنانند بندہ است
آں لطف کن بقہر کہ شایانِ جود تست

مندرجہ بالا اشعار سے جناب حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا عشق حقیقی اور ان عالمانہ شاعرانہ کلام اس طرح ظاہر ہے جیسا کہ جامی و رومی و سعدی جیسے حضرات گزرے۔ وحدت الوجود وحدت الشہود کے مفہوم کو فارسی اشعار میں بند کر کے صاحب حال حضرات کو روح پرور کلام سے نوازا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۔ نفل تحیۃ المسجد

فرمایا حدیث شریف میں ہے:

عن ابی قتادة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اقیمت الصلوٰة فلا تقوموا حتیٰ ترونی قد خرجت. (متفق علیہ)

فقہاء گفتہ اند مذہب آں ست کہ نزد حی علی الصلوٰة باید برخاست وشاید کہ بروں آمدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دریں وقت مے بود۔ (اشعۃ اللمعات)

عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس (متفق علیہ)

ایں حدیث متمسک شافعیہ است در ایجاب تحیۃ المسجد مجمل امر بروجوب ونزد ما برائی سب است وظاہر سیاق حدیث ناظر دریں است والّا لازم آید کہ واجب باشد پیش از جلوس ونہ چنین ست باتفاق۔ (اشعۃ اللمعات، ج اول، ص۴۵۲)

حضور شیخ الاسلام کا حاشیہ:

ومن استمرت عادته علی ترک الندب وبخلاف ماثبت بامر مهبط الوحی علیه الصلوٰة والسلام فقد تعدّیٰ وظلم کیف و أمر النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم احق ان یأتمربه ولو کان ندبا. ومن ظنّ ان الامر المندوب احق ان یترک لا یعبأ بقوله ولا بفعله.

(محمد قمرالدین)

ترجمہ: اور جس شخص کی عادت ہمیشہ مستحب ترک کرنے کی ہو جاوے اور جو مہبط وحی محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ثابت ہو اس کے خلاف کا مرتکب ہو تو اس نے

Marfat.com

تعدی وظلم کیا۔ کیونکر ظلم نہ ہو جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بجالانا زیادہ حق ہے اگرچہ استحباباً ہی ہو اور جس نے گمان کیا کہ مستحب امر کو ترک کر دینا زیادہ حق ہے تو اس کے نہ قول کا اعتبار ہے نہ ہی اس کے عمل کی پرواہ۔

جناب شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے مندرجہ بالا رقیمہ سے واضح ہے کہ جماعت قائم ہونے سے پہلے آنے والے نمازی کو اگر وقت نصیب ہو کہ تحیۃ المسجد دو رکعت نماز نفل پڑھ سکے گا تو ضرور پڑھ کر بیٹھے، اگر اتنا وقت میسر نہ ہونے کا اندازہ ہو تو اقامت سے پہلے بیٹھ جانے سے فرمان اقدس کی خلاف ورزی سے اپنے آپ کو بچائے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد اطہر کی مخالفت قطعاً جائز نہیں ہے۔ تحیۃ المسجد نماز نفل کو باوجود قدرت کے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۔ حاجت روائی کے لئے عمل

۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۶ھ بروز خمیس بوقت اشراق قدم بوسی نصیب ہوئی فرمایا درج ذیل عبارت کاغذ پر خوشخط لکھ کر لاؤ۔

بعد از نماز مغرب تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین بار قل شریف (سورۂ اخلاص) پڑھے سلام پھیر کر کھڑا ہو کر روبقبلہ اکتالیس بار الحمد شریف (سورۂ فاتحہ) پڑھے اور ہر بار پہلے دو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ اکتالیس بار الحمد شریف پڑھ لینے کے بعد سجدہ میں جائے پہلے درود شریف پڑھ کر اپنی حاجت مانگے پھر درود شریف پڑھ کر اپنی دعا ختم کرے حاجت انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔ (حسب حکم لکھ کر پیش کر دیا)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰۔فقر کی اقسام

ایک مرتبہ جناب شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے کسی کو فقیر کے لفظ سے یاد فرمایا بندہ نے دریافت کیا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کا کیا مطلب ہے۔

فرمایا فقر دو قسم کا ہوتا ہے ایک فقر اختیاری اور دوسرا اضطراری ہوتا ہے۔ اختیاری فقر اولیاء کرام صوفیاء عظام کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں حاصل ہوتا ہے کہ ان کو دنیا سے نفرت ہوتی ہے جو کچھ بھی ان کے پاس آوے راہِ خدا میں خرچ کئے بغیر ان کو آرام نہیں آتا یہی فقر ہے جس کے متعلق سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ (فقر میرا فخر ہے)

دوسرا فقر اضطراری جو دنیا نہ ہونے کی وجہ سے دنیا کی طلب میں پھرتے رہتے ہیں اور انہیں میسر نہیں ہوتی اس فقر والوں کا انجام سوء الوجھه فی الدارین ہے یعنی دنیا وآخرت میں خراب ہوتے ہیں۔

فقر اختیاری کے متعلق علامہ اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے چند واقعات بیان فرمائے۔ عید کے دن طلباء کا مطالبہ طعام اور ملک العلماء والے طمغہ (سونے والا جوڑہ میں تھا) اسے طلباء کو دے کر بازار میں فروخت کرانا اور طلباء کے طعام کا انتظام کرنا۔ گھر والوں کے زیورات کا فروخت کر دینا اور صدقہ خیرات اطعام الطعام۔ نظام الملک عثمان علی خان دکن کے حکمراں کا حاضر ہو کر بوقت درس تدریس محظوظ ہونا اور ہزار روپے پیش کرنا دو ہزار روپے طلباء کے لئے پیش کر کے پھر ماہانہ وظیفہ مقرر کرنے کے کافی واقعات بیان فرمائے جو انوارِ قمریہ کے پہلے حصہ میں رقم کر دیئے گئے ہیں۔

فرمایا پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص پارس لایا جس چیز کو لگائی جاوے وہ بھی سونا ہو جاوے۔ آپ نے ایک درویش کو دے کر فرمایا دریا میں پھینک آ،

Marfat.com

درویش بھی تابعدار فرمانبردار تھا اسے لے جا کر دریا میں پھینک دیا۔

پارس دینے والا بھی درویش کے پیچھے پیچھے چلتا گیا تھا تا کہ دیکھوں پھینکتا ہے یا نہیں۔ جب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اس نے تو دریا میں پھینک ہی دیا تو بہت متأسف ہوا کہ میں نے اپنا بہترین سے بہترین مال پیش کیا تھا وہ بھی آپ نے قبول نہ فرمایا اور میرے ہاتھ سے بھی چلا گیا۔ نہایت افسوسناک حالت میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو نے اس پارس کے ڈھیلے سے افسوس کیا ہے۔ اپنا مصلیٰ اٹھا کر فرمایا یہاں سے جتنے پارس چاہتا ہے لے جا مصلیٰ کے نیچے پارس کے کافی ڈھیلے موجود تھے وہ غلام سمجھ گیا ان لوگوں کو دنیا کی محبت نہیں ہے نہ ہی دنیا سے تعلق چاہتے ہیں جب چاہیں جس قدر چاہیں حاصل کر سکتے ہیں یہ فقر اختیاری ہوتا ہے حاصل ہو جاوے تو دنیا پیچھے پیچھے رہتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۱۔ ذکر موت اور برکت اکل حلال

صاحبزادہ شہاب الدین صاحب کی وفات کے موقع پر چند ملفوظات

بروز اتوار ۲؍ جون ۱۹۶۸ء/ ۵؍ ربیع الاوّل شریف بروز یکشنبہ ۱۳۸۸ھ دادا باغ گورستاں میں تمام حضرات صاحبزادہ شہاب الدین صاحب کے وصال پر تشریف لے گئے۔ اس وقت کے ملفوظات سے بعض درج ذیل ہیں۔

قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہٗ نے نصیحت کے طور پر فرمایا۔ انسان بہت غافل ہے اس کی غفلت کی انتہا تک نہیں کیونکہ اپنے ہاتھوں سے اپنے خویش و اقارب سے رشتہ دار کو دفن کرتا ہے اور پھر جا کر اسی دفن ہونے والے کی جائیداد کو اپنا بناتے ہوئے کہتا ہے یہ میری ہے حالانکہ جس کی تھی وہ چھوڑ گیا اور اس سے خالی ہاتھ گیا۔ اس سے زیادہ غفلت کیا ہوگی انسان کو تو اپنی قبر و حشر والی زندگی کے لئے کمانا ضروری ہے۔ نیز فرمایا:

خاندان مغلیہ کی سلطنت کے زوال کے اسباب سے یہ بھی ہے کہ ایک بار دو شہزادے فاختہ وغیرہ کا شکار کھیل رہے تھے ایک درویش نے کہا کہ اے شہزادو! تمہارے دسترخوان پر طرح طرح کے لذیذ کھانے ہوتے ہیں تمہیں ان کی کیا پرواہ ہے، ان ننھے ننھے پرندوں کی جانیں ضائع کرتے ہو۔ ایک شہزادہ بگڑ گیا اس نے درویش کی پنڈلی پر تیر مار دیا وہ بے چارہ دردناک حالت میں گر گیا اور غمزدہ کچھ کہا اللہ تعالیٰ کو غیرت آ گئی بالکل سلطنت کا خاتمہ ہی کر دیا۔ صاحب حال نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ ؎

ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد
تا دلے صاحبدلے نامد بدرد

فرمایا: ایک ظالم حاکم اسد خان ہوا ہے جو پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کا غلام بھی تھا۔ وہ اتنا ظالم تھا کہ جس کو گرفتار کرتا بری طرح کی سزا میں اسے مار دیتا۔ اس کی سزاؤں میں

Marfat.com

یہ مشہور ہے کہ ایک سیر کھجور کی گٹھلیوں کا اس کے سر میں کٹوا دیتا تھا تمام کی تمام سر میں دھنس جاتیں یا زندہ آدمی کو دیوار کے نیچے دفن کرا دیتا جو اس کی اذیت سے ختم ہو جاتا۔

حضور پیر پٹھان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی وقت ہم اذان سن بیٹھتے ہیں تو ہم سے وہ بھی چھڑا رہا ہے (یہ آپ کا فرمان سکھوں کی آمد کی پیشن گوئی تھا) نیز فرمایا کہ تو ایسے ظلم سے باز آجا ایک مرتبہ اسد خان نے پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کا بیل ضبط کر لیا آپ نے اسے واپس کر دینے کا حکم دیا اس نے کہا وہ بیل واپس نہیں کروں گا کیونکہ میرے دبدبہ میں فرق آتا ہے لوگ کہیں گے کہ جو بیل اس نے ضبط کیا تھا وہی واپس کرا لیا گیا ہے اس کے عوض چار بیل دینے کو تیار ہوں۔ آپ نے بیل کے مالک سے پوچھا کیا تو اس طرح راضی ہو جائے گا ایک بیل کے بدلہ میں چار بیل تجھے منظور ہیں؟ تو اس نے عرض کی غریب نواز میں تو اپنا ہی بیل واپس لوں گا کیونکہ میں نے اسے گھاس کا ایک تنکا بھی حرام نہیں کھلایا۔ میرا حلال کا مال ہے وہی لوں گا۔ آپ نے اسد خان کو فرمایا کہ وہی بیل واپس کر دے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ بیل کے مالک نے کہا میں خود وصول کر لیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے ایک چھڑی زمین پر زور سے مار کر کہا۔ ایک۔ دوسری بار ماری اور کہا۔ دو۔ تیسری بار مار کر پھر کہا۔ تین۔ چوتھی مرتبہ بھی زور سے زمین پر چھڑی مار کر کہا۔ چار۔ ادھر اس نے یہ کہا اُدھر اسد خان کے چار بیٹے مر گئے۔ آپ نے فرمایا یہ کرامت محض اس شخص کی حلال کھانے کی برکت سے تھی۔ اس نے حرام سے اتنا پرہیز کیا ہوا تھا کہ مویشیوں کو بھی تنکا بھر گھاس کا حرام نہ کھانے دیتا۔

جب سکھوں کا زمانہ آیا تو اسد خان گرفتار کیا گیا اُلٹے کاٹھ مارا گیا جو نہایت ہی سخت سزا تھی آخر میں اس نے کہا میں اپنے حضرت کی قدم بوسی کر لیتا اچھی تھی اس کی خواہش کے اظہار پر حضور پیر پٹھان رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو اس نے عرض کی غریب نواز آپ آنکھوں سے میری عذاب والی حالت دیکھ رہے ہو آئندہ کیا ہوگا آپ نے فرمایا کل تجھے چھوڑ دیں گے۔ چونکہ اسے آپ کے فرمان پر یقین تھا کہ کل رہا ہو جاؤں گا۔ اس

لئے پھر خیال کرنے لگا فلاں شخص نے میرے خلاف گواہی دی تھی اس کے دماغ میں گٹھلیاں کٹوا کر مار دوں گا، فلاں کو زندہ دفن کروا دوں گا حتیٰ کہ طرح طرح کے ظالمانہ خیالات عذاب دینے کے سوچتا رہا جب کل آیا اور آزاد نہ ہوا تو عرض کی آپ نے جو فرمایا تھا اس فرمان کے مطابق تو میں رہا نہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا تیرے گدرے گھوڑے کی دوڑ نے آزاد نہ ہونے دیا۔ یعنی تیرے ظالمانہ خیالات و ارادوں کا خمیازہ یہی ہے میں نے تو بارگاہ ربّ العزت میں دعا مانگی تھی لیکن تیرے بُرے خیالات حجاب بن گئے۔

قبلہ شیخ الاسلام نے اس واقعہ کو سنا کر فرمایا تقدیر بھی اسی طرح ہوتی ہے اور پڑھا وَ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَاب. (اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب)

ہڑ کے فوائد:

ایک شخص نے سر درد کی شکایت کی اسے فرمایا ہڑ کا مربہ کھایا کر ہڑ کے متعلق ایک واقعہ فرمایا کہ جب افلاطون فوت ہوا تو بہت سے حکما اکٹھے تھے۔ افسوس کی حالت میں کسی نے کہا کہ افلاطون کا دنیا سے چلا جانا مخلوق خدا کا بہت نقصان ہوا ہے۔ ایک حکیم نے کہا کہ کیا ہڑ بھی دنیا سے چلی گئی ہے۔ سب نے کہا وہ تو موجود ہے اس نے جواب دیا کہ جب ہڑ موجود ہے تو پھر ہزاروں افلاطون چلے جائیں کیا پرواہ۔ یعنی یہ تمام امراض کا علاج ہے۔ فرمایا: افلاطون اشراقی تھا بعض حکماء مشائی ہوئے ہیں، مشائی وہ ہوتے تھے جو سفر کر کے اساتذہ سے علم سیکھتے تھے اور اشراقی تو دماغ پر انجلاء ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک مریض لاعلاج ہو گیا جو افلاطون کے زیر علاج تھا تمام ادویہ استعمال کیے لیکن ناامید ہو گیا تو مراقبہ کیا اور اپنے استاد صاحب کو مراقبہ میں ملا، حالانکہ اس کا استاد وہاں سے سات سو میل کے فاصلہ پر تھا استاد صاحب نے بتایا کہ فلاں علاج کرو وہی کیا تو کامیاب ہو گیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۔ صدق وصداقت اور کذب کا مفہوم

بعد از نماز عصر بروز بدھ ۱۰ر جون ۱۹۶۸ء/ ۱۳ر ربیع الاوّل ۱۳۸۸ھ حضور غریب نواز شیخ الاسلام قدس سرہ نے دعا مانگنے کے بعد فرمایا کہ صوفیائے کرام کے نزدیک صدق کسے کہتے ہیں۔

علامہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ قشیریہ میں رقم فرمایا ہے کہ صدق اس کا نام ہے جس وقت انسان سچ بولنے سے گرفتار کیا جاتا ہو اور جھوٹ بولنے سے بچ سکتا ہو اس وقت صداقت کو اختیار کر کے جھوٹ سے پرہیز کرے تو اسی کا نام صدق ہے۔ نہ یہ کہ واقعات و حالات کے بیان میں مطلقاً صحیح صداقت کو بیان کر دینا یہ تو ایک قسم کی صحیح خبر دینا ہوتی ہے ایسے صحیح واقعات کو ٹھیک بیان کرنے والے کو صادق اور غلط بیان کرنے والے کو کاذب کہہ دینا تو آج کل بلکہ اکثر کلام پر مبنی ہے اور زیادہ جھوٹ استعمال ہوتا رہتا ہے کوئی کہتا ہے میں لاہور سے سات بجے چلا اور ویسے ہی کہہ دیا حالانکہ سات بجے سے کم وبیش کا احتمال بھی تھا اور بغیر تحقیق کے ویسے رطب اللسان ہو کر واقعات و حالات بیان کر دیتے ہیں ایسے آدمی کے ماتھے پر بھی کذاب لکھ دیا جاتا ہے بلکہ حدیث پاک میں ہے آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے بیان کرتا ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِباً اَنْ یُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے لئے اس قدر جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کر دے۔ (مسلم)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۳۔ خاندانی تعلقات کی اہمیت

یکم شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ خمیس کی رات کو پیر پٹھان حضرت خواجہ خان محمد صاحب قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے خلف الرشید حضرت خواجہ حامد حسن صاحب کا وصال پُر ملال ہوا۔ سیدی و مولائی جناب شیخ الاسلام صاحب لاہور میں ان کے ساتھ رہے جبکہ علاج کے لئے لاہور ہسپتال میں تھے۔ بعد از وصال بروز ہفتہ ۲۶/ اکتوبر ۱۹۶۸ء/ ۳/ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ بوقت چاشت جب آپ سیال شریف پہنچے اور قبل ازیں تین دن تونسہ شریف ہی میں رہے تو یہاں اکثر صاحبان اظہار افسوس کے لئے حاضر ہوئے۔ دارالعلوم کے تمام اساتذہ کرام بھی حاضر ہوئے حضرت خواجہ بدرالدین صاحب نے دریافت فرمایا کہ تونسوی حضرات جو خانگی معاملات میں دنیاوی حالات کی وجہ سے تعلقات میں قدرے رنجیدہ تھے وہ آپس میں وہاں ملاقات کرتے رہے اور کیسے رہے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں تمام حضرات اکٹھے رہے ہیں آتے جاتے مل کر فاتحہ خوانی میں شامل رہے ہیں کوئی رنجیدگی کا اظہار نہ تھا۔

فرمایا: تعلقات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک قریبی خاندانی رشتہ داری کا اور دوسرا دوستی اور محبت غیر رشتہ داری کا دونوں میں فرق ہے۔ خاندانی رشتہ داری کا تعلق سونے کی طرح ہوتا ہے اور غیر رشتہ داروں دوست احباب کا تعلق لعل کی مثل ہوتا ہے۔ اگر لعل ٹوٹ جائے تو دوبارہ اس کا جوڑنا ممکن نہیں ہوتا، ٹوٹ جانے سے اس کا فائدہ نہیں رہتا نہ ہی اس کی قدر و قیمت رہتی ہے اور اگر سونا ٹوٹ جائے تو اسے دوبارہ جوڑنا ملانا ممکن ہے۔ اگرچہ زیور ہی کیوں نہ ہو اس کو جوڑ کر زیور تیار کیا جا سکتا ہے اور اس کا فائدہ نفع قائم رہتا ہے سونا سونا ہی رہتا ہے۔ لہٰذا برادری رشتہ داری خاندانی رنجش دور ہوتے ہی انس و محبت تعلقات سابق طور پر قائم ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کی تردید

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ
وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلیٰ من تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین.

اما بعد۔ کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہوگا۔ کیا زید پر فتویٰ کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر نہ کہا جائے گا۔ بعد میں سنا گیا کہ بعض علماء اہل السنّت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علمائے اہل السنّت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ رسالہ مذکور کا مطالعہ کیا تو تحذیر الناس کی عبارت اور اس استفتاء کی عبارت میں فرق بعید ثابت ہوا۔

نمبر ۱ رسالہ مذکور کی تمہید ہی مندرجہ ذیل تصریحات پر مبنی ہے۔

۱۔ خاتم النبیین کا معنی لا نبی بعدہٗ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لینے پر مصر ہے حالانکہ یہ معنی احادیث صحاح سے ثابت ہے۔ اس پر اجماع صحابہ ہے **ومن بعدھم الیٰ یومنا ھذا** متواتر متوارث یہی معنی کیا جا رہا ہے۔

۲۔ رسالہ مذکور میں واضح طور پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخر الانبیاء کرنے سے کلام **ما قبل لکن وما بعد لکن** یعنی مستدرک منہ مستدرک کے مابین کوئی تناسب نہیں رہتا۔

۳۔ رسالہ میں موجود ہے کہ یہ معنی کرنے سے کلامِ الٰہی میں حشو و زوائد کا قول کرنا پڑے گا یعنی لکن زائد حرف ماننا پڑے گا۔

Marfat.com

۴۔ کہتا ہے کہ یہ مقامِ مدح ہے اور آخر الانبیاء ماننے سے مدح ثابت نہیں ہوتی بلکہ عام انسانوں کے عام حالات ذکر کرنے میں اور یہ معنی لینے میں کوئی فرق نہیں وغیر ذٰلک من التهافة الضئيلة الجدوىٰ اس فقیر نے ضروری خیال کیا کہ اس صورت واقعہ اور اس فرضی استفتاء میں فرق کی بناء پر رسالہ مذکورہ کی عبارت کے بارے میں اپنی ناقص رائے ظاہر کرے۔

(۱) تحذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنی خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ' صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لیا گیا تا کہ دو معانی مانعة الجمع کی تاویل کی جا سکے بلکہ آخر الانبیاء کے معنی کو غیر صحیح ثابت کرنے کے الفاظ لائے گئے ہیں لہٰذا احادیث صحیحہ سے انکار ہے۔ اور اجماع صحابہ سے فرار اور باقی امت کے متفق عقیدہ و اجماع سے تضاد قطعی طور پر ثابت ہے۔

(۲) مصنف رسالہ کے ذہن میں کلام مَا قَبْلَ لٰكِنَّ اور مَا بَعْدَ لٰكِنَّ میں تناسب کی نفی بیٹھ گئی ہے۔ اگر اس اپنے کئے ہوئے معنی پر نظر ڈالتا تو اس صورت میں بھی اس کو یونہی نظر آتا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کو فیض رساں ہیں۔

اب بتائیے کہ اس مستدرک منہ اور مستدرک میں فرق لکن نے کیا کیا۔ اور کیا مناسبت اس استدراک کی وجہ سے پیدا ہوئی؟

(۳) اور معنی کے اعتبار سے بھی حرف لٰكِنَّ زائد ثابت نہ ہوتو کیا ہوا۔ واو عاطفہ یہ کام نہ کر سکتی تھی؟ استدرک کی ترکیب کیوں استعمال فرمائی گئی؟ اس کودک نادان کو سمجھ ہوتی تو

۱۔ کتاب فیض المشائخ مؤلفہ ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین للّٰہی ایم۔اے۔، پی ایچ ڈی کے صفحہ ۲۴۸ پر جو تحذید الناس کی عبارت کے متعلق قبلہ و کعبہ حضرت صاحب خواجہ محمد قمرالدین قدس سرہٗ کے حوالہ سے تحریر درج ہے یہ فتویٰ اسی کی تردید میں ہے جو حکایت مہر و وفا اور ڈھول کی آواز کا حوالہ دیا گیا ہے۔ سراسر بے بنیاد اور غلط ہے آپ کو دیوبندی کی سند سے کیا واسطہ پھر اس کی خوشامد لا حول ولا قوة الا بالله.

Marfat.com

معنی لا نبی بعدہ' صلی اللہ علیہ وسلم کرنے سے مدح بالذات اس موصوف بالذات کے لئے اظہر من الشمس اور أبین من الأمَس موجود ہے۔ احادیث صحیحہ کے انکار کی بھی ضرورت پیش نہ آتی۔ شذوذ عن الجماعۃ بھی نہ کرنا پڑتا۔ غور فرمایئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ○

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن تم یہ مت خیال کرو کہ باپ کی سی شفقت و رأفت، و رحمت سے تم محروم ہو کیونکہ وہ رحمۃ للعالمین کافۃ اللناس کے لئے قیامت تک آخری رسول ہیں جن کی شفقت و رحمت باپ سے ہزاروں درجہ زیادہ ہے جو ہمیشہ کے لئے تمہیں نصیب رہے گی وہ تو عُزَيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤْفٌ رَّحِيْمٌ کا رتبہ رکھنے والے رسول ہیں۔

اب بتایئے موصوف بالذات و مقام مدح والا اشکال حل ہوا یا نہ؟ اور مستدرک منہ اور مستدرک کے مابین مناسبت سمجھ میں آئی یا نہ؟ اور مصنف کے دماغ سے حشو و زائد خارج ہوا یا نہ؟ مصنف تحذیر الناس ان چند علمی مصطلحات کا ذکر بھی بالکل بے محل اور بے ربط کرتے ہوئے اپنی عامیانہ نظر و فکر پر پردہ نہ ڈال سکا اور التزاماً منکر احادیث صحیحہ و نصوص متواترہ قطعیہ ثابت ہونے کے علاوہ شاذ عن الجماعۃ و فارق اجماع ثابت ہوا لہٰذا فقیر کا فتویٰ عدم تکفیر اس فرعی زید کے متعلق ہے نہ کہ مصنف تحذیر الناس کے لئے وَالْحَقُّ مَا قَدْ قِيْلَ فِيْ حَقِّهٖ مِنْ قِبَلِ الْعُلَمَاءِ الْأَعْلَام.

فقیر محمد قمر الدین السیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف۔

۲۔ (کتاب فیض المشائخ کے ص ۲۴۸ پر مہر و وفا اور ڈھول کی آواز کی تحریر درج کی گئی ہے سراسر بے بنیاد اور غلط ہے اس کی نسبت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی طرف بہتان ہے اور ناجائز ہے)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرر تردیدی وضاحت

ازکتاب فیض المشائخ تألیف ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین للہی ایم اے، پی ایچ ڈی کے صفحہ ۲۴۸ پر مرقوم ہے جو سراسر بے بنیاد اور قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی طرف غلط نسبت کر کے شائع کر دی گئی ہے۔

حکایت مہر و وفا مصنفہ سید نفیس الحسینی بحوالہ ڈھول کی آواز، ص ۲۲۰ سے نقل کرنے کا نام لے کر صاحبزادہ محمد حسین للہی نے لکھ کر قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی ذات و صفات سے اپنے ناواقف ہونے کا ثبوت دیا ہے اور مخالفین و معاندین کی عبارات کو نقل کر کے شیخ الاسلام کی ذات سے وابستہ اور معتقد لوگوں کی دلآزاری کی ہے۔

تحذیر الناس کی عبارت کا مفہوم تو ہے:

قرآنِ کریم میں خاتم النبیین کا لفظ ہے خاتم کا معنی آخری نبی نہیں اور اس معنی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اور نبی پیدا ہو تو خاتمیت میں فرق نہیں آتا۔ کیا قرآن و حدیث سے روگردانی نہیں کی گئی؟ یقیناً خلافِ قرآن مفہوم ہے۔

کیا شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات نے تحذیر الناس کے مصنف کی خوشامد کر کے اپنی خداداد علمیت و قابلیت فراموش فرما دی اور کتنے سال کا فوت شدہ نانوتوی حضرت خواجہ محمد قمرالدین قدس سرہٗ کی ہستی کے لئے باعث فخر ہو گیا۔ افسوس صد افسوس ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین صاحب للہی نے تو ''ڈھول کی آواز'' کو دوبالا کر کے اپنی تصنیف و تألیف کو چار چاند لگا دیئے۔ فیض المشائخ سے دیابنہ کے فیض کو عوام الناس کے لئے باعث فخر بنا دیا۔

سرم۔ سرم۔ سرم۔ ؎

بہ بیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۰ پر حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق جو

Marfat.com

دیابنہ کی من گھڑت عبارات ہیں وہ بھی درج فرما دیں۔ دیوبندی فیض المشائخ کی شہرت کے لئے ڈاکٹر صاحبزادہ محمد حسین صاحب کو زیادہ زیادہ پسند آئے جن کی مہر و وفا والی کہانیاں اور ڈھول کی آواز نیز عبدالحق لنگر مخدوم کا دیوبندی جو محمدی شریف والوں نے الجامعہ رسالہ کا مدیر بنا دیا محقق و مدقق اقوال نظر آئے۔ صاحبزادہ صاحب نے جن کو شائع کر دیا۔ آئندہ کے ایڈیشن سے ان کو نکال دیویں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۔ پانچ نمازوں کی فرضیت کا منکر

۵ر ستمبر ۱۹۶۸ء تمام پاکستان میں عموماً اور لاہور، لائل پور (فیصل آباد)، جھنگ، سرگودھا، راولپنڈی بڑے شہروں میں خصوصاً ہڑتال کی گئی کہ فضل الرحمٰن جو محکمہ تعلیمات میں ڈائریکٹر قانون ساز اسمبلی میں تھا اس نے ایک کتاب لکھی جس میں نماز کے متعلق لکھا کہ پانچ نمازیں فرض نہیں ہیں بلکہ تین نمازیں فرض ہیں پہلے لوگ غلطی پر رہے ہیں۔ (معاذ اللہ)

نیز اس کی تائید ایک وزیر نے بھی کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب عوام کے ذہنوں سے بلند ترین لکھی گئی ہے اور درحقیقت یہ صحیح اور حق پر ہے (ثم معاذ اللہ) نیز ایک وکیل نے بھوک ہڑتال کرتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کی طرح اس کی تردید کی اور حکومت سے مطالبات کئے گئے کہ ایسا شخص شریعت مطہرہ کی دیدہ دانستہ بے قدری کر رہا ہے، مرتد ہے اور شریعت اقدس کے خلاف کتابیں چھپوا رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کا تدارک کیا جاتا الٹا حکومت نے اس کو اعلیٰ منصب کی ملازمت دے رکھی ہے اور حکومت اسلامیہ کا بازو بن کر مسلمانوں میں بے دینی پھیلا رہا ہے اسے برطرف کر کے شرعی قانونی سزا دی جاوے۔

اس ہڑتال کا اتنا اثر تو ہوا اور مطالبات کی منظوری میں اسے استعفیٰ دلوا کر برطرف کر دیا گیا۔ مشرقی پاکستان میں تو بہت زیادہ اہمیت اور سخت ہڑتال اس کے متعلق ہوئی اور اس کی برطرفی کے مطالبات کئے گئے۔ حکومت نے جب تمام ملک کا رجحان اس بے دین کو برطرف کرنے کا دیکھا تو اسے نکال دیا گیا۔

حضرت قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمرالدین صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا ایسا شخص تو چاند ماڑی کئے جانے کے قابل تھا کہ برسر راہ عام مجمع میں اس کو پتھروں یا بندوق سے چنوا دیا جاتا۔

راقم الحروف نے عرض کیا نوراللہ شوستری جیسا حکم اس کے لئے بھی ہونا چاہئے

Marfat.com

تھا۔ آپ نے فرمایا اگر جہانگیر بادشاہ ہوتا تو وہی حکم دیتا کہ شوستری کے پاؤں میں زنجیر ڈال کر بیل جوان کے گلے میں ڈال کر بازاروں میں ہانک دیا گیا جس کے پیچھے لڑکے لگا دیئے، شوستری ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ختم کر دیا گیا تھا جس نے خلفاء راشدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اعلیٰ و اقدس ہستیوں کے خلافِ شان اپنی کتاب مجالس المؤمنین میں بکواسات لکھے تھے۔ موجودہ بے دین مرتد فضل الرحمٰن نامی کے حالات سن کر دیکھ کر حضرت قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین نے فرمایا کہ حدیث پاک میں آتا ہے ایک فرقہ ہو گا جو کہے گا کہ پانچ نمازیں فرض نہیں نمازیں تو تین ہی فرض ہیں۔

آپ کے حکم سے کتاب مستدرک حاکم، جلد۴ نکال کر ملاحظہ کی گئی جس کے صفحہ ۴۱۹ پر ایک حدیث مرقوم ہے اور دوسری حدیث اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۴۶۹ پر موجود ہے۔ درج ذیل کی گئی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

عن حذیفة ابن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنه قال اِنّیُ لاعلم اهل الدینین من امة محمد صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فی النار یقولون ان کان اوّلنا ضلالا فما بال خمس صلواتٍ فی الیوم واللیلة انما هی صلاتانِ(۱) العصر والفجر وقوم یقولون انما الایمان کلام و ان زنی و ان قتل. هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین و لم یخرجاه. (مستدرک حاکم، جلد۴، ص۴۱۹)

ترجمہ: حضرت حذیفتہ ابن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا بے شک میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قوموں کو خوب جانتا ہوں جو دوزخی ہیں (اور اپنے اپنے دو دین بنائیں گے) ایک قوم ایسی ہو گی جو کہیں گے کہ ہم سے پہلے لوگ گمراہ تھے جو پانچ نمازیں ایک دن اور رات میں پڑھتے تھے۔ نمازیں تو صرف دو ہیں جو فرض ہیں عصر اور فجر کی، اور دوسری قوم کہیں گے کہ ایمان تو محض زبانی کلامی ہے اگر چہ زنا کریں یا قتل یہ حدیث صحیح ہے۔ (مستدرک حاکم، جلد۴، ص۴۱۹) اس پر حاشیہ قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے لکھا ہے:

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے سچ

Marfat.com

فرمایا اور یہ قوم رافضیوں کی ہے ایسے ہی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ روافض کے شر پر لعنت فرمائے اور ایک قوم پیدا ہو چکی ہے جو کہتے ہیں نمازیں تو صرف دو ہی فرض ہیں عصر اور فجر۔

دوسری روایت بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے جو درج ذیل ہے:

عن حذيفة رضى الله عنه قال اول ما تفقدون من دينكم الخشوع و آخر ما تفقدون من دينكم الصلوٰة والنقض عرى الاسلام عروة عروة وليصلين النساء وهن حيضٌ ولتسلكن طريق من كان قبلكم حذوالقذة بالقذة و حذو النعل بالنعل لا تخطئون طريقهم ولا يخطأنكم حتى تبقى فرقتان من فرقٍ كثيرة فتقول احداهما ما بال الصَّلَوَاتِ الخمس لقد ضلّ من كان قبلنا انما قال الله تبارک وتعالى أقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفِى النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ لَا تَصَلُّوْا اِلَّا ثَلاثاً وَتَقُوْلُ الأخرى ايمان المؤمنين بالله كايمان الملائكة مافينا كافر ولا منافق حق على الله ان يحشرهما مع الدجال. (مستدرک حاکم، جلد۴، ص ۴۶۹)

حضرت غریب نواز جناب شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے اس پر رقم فرمایا:

للعه. لقد صدق صاحب الصادق المصدوق صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لقد رأينا هذين الفرقتين فى ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۰ء الى سنة فى ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء۔

ترجمہ: سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا: تم اپنے دین سے جو پہلی چیز گم کر دو گے وہ خشوع اور عاجزی ہے اور آخری چیز جو اپنے دین سے گم کر بیٹھو گے وہ نماز ہے اور اسلام کی زنجیر کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹتی جائیں گی۔ اور عورتیں نجس جسم سے (حیض کی حالت میں) نماز پڑھیں گی۔ اور تم اپنے پہلوں کے طریقہ کو اپناؤ گے جیسا کہ ایک کان دوسرے کان کی مثل ہوتا ہے اور ایک جوتا دوسرے جوتے کی طرح ہوتا ہے۔ ان کے مسلک سے تم خطا نہ کرو گے اور نہ وہ تمہیں خطا ہونے دیں گے یہاں تک کہ بہت سے فرقوں میں سے دو فرقے رہ جائیں گے ان میں سے ایک تو کہے گا کہ پانچ نمازیں فرض ہی نہیں ہیں۔ ہم سے پہلے جو لوگ گزرے وہ گمراہ تھے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ

نے فرمایا ہے : اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفِی النَّھَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّیْلِ (نماز قائم کرو دن کے دو طرفوں میں اور رات کے کچھ حصہ میں) وہ کہیں گے نمازیں تین ہی پڑھو۔ دوسرا فرقہ کہے گا۔ مؤمن لوگوں کا ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ فرشتوں کے ایمان کی طرح ہے ہمارے اندر نہ کوئی کافر ہے اور نہ کوئی منافق۔ اللہ تعالیٰ برحق ہے کہ ان دونوں فرقوں کو دجال کے ساتھ اٹھاوے گا۔ (مستدرک حاکم، جلد۴، ص ۴۶۹)

اس پر قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے رقم فرمایا ہے جس کا مطلب ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق اور مصدوق ذاتِ اقدس ہیں ان کے صحابی نے یقیناً سچ فرمایا اور بے شک ہم نے ان دونوں فرقوں کو دیکھا ہے جو ۱۹۳۰ء/ ۱۳۴۹ ہجری سے ۱۹۴۷ء/ ۱۳۶۶ ہجری تک مشہور رہے۔ (تاریخ ۵ ستمبر ۱۹۶۸ء/ ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ ہجری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۶۔ قرآنِ مجید کی تحریف

حضور شیخ الاسلام نے فرمایا: الیکشن کے موقع پر جبکہ حکومت چاہنے والے دیوبندی لوگوں نے بعض پارٹیوں سے مل کر (متحدہ محاذ بنایا) اور انتخابی نشان ان کو ''ہل'' نصیب ہوا۔ یہ چونکہ پنجاب میں کاشتکاری کا آلہ ہے عوام و خواص خوب اس سے واقف ہیں۔ دیوبندی مولویوں نے عوام کو اپنی طرف رغبت دلانے کے لئے اس آلۂ کاشتکاری کی تعریف کرنے میں قرآنِ مجید سے دلائل پیش کرنا شروع کئے تاکہ ووٹ زیادہ ملیں۔

قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہ اس موقع پر تونسہ شریف حاضری دینے کے لئے گئے جب واپس تشریف لائے تو فرمایا دیوبندی مولوی کا تقیہ اور تکیہ عجیب ہے۔ ان کی تقاریر بھی انوکھی ہیں تونسہ شریف کے علاقہ میں ان کا ایک مولوی پھرتا رہا ہے اور کہتا تھا کہ ''ہل'' (جو ہمارے متحدہ محاذ کی انتخابی نشانی ہے)۔ قرآنِ میں بھی موجود ہے دیکھو آیۃ کریمہ ہے: هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ ۔ دوسری آیۃ ہے هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔ اسی طرح ہے هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَراً رَّسُوْلاً۔

اس طرح قرآنِ مجید سے غلط اور ناجائز مطلب دیدہ دانستہ بیان کرنا تحریف ہے اور یہ کفر ہے۔ درباری صاحب نے ایک مولوی دیوبندی مشہور ترین کا نام لے کر کہا ان کا فلاں شخص تھا۔ آپ نے فرمایا نام تو میں نہیں لینا چاہتا ممکن ہے کوئی اور شخص ہو! قرآنِ مجید کا مفہوم دیدہ دانستہ غلط بیان کرنا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ کے ماتحت تفسیر بالرأی ہے جو مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔ یہود و نصاریٰ اور منافق لوگوں کا کام ہے۔

(معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

۱۔ رقم شیخ الاسلام والمسلمین. صدق صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ھا ان الروافض ھکذا یقولون لعن اللہ علی شر الروافض. وقوم نشا یقولون ما فرضت الا الصلاتان العصر والفجر.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۷۔ محبت، بغض میں غلو اور راہ اعتدال

(اہل السنّت والجماعت کی حقانیت حضرت غریب نواز شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے ملفوظات)

فرمایا سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

سَیُهْلَکُ فِیَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰی غَیْرِالْحَقِ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ یَذْهَبُ بِالْبُغْضِ اِلٰی غَیْرِالْحَقِ وَخَیْرُالنَّاسِ فِیْ حَالَةِ النَّمْطِ الْاَوْسَطِ فَالْزِمُوْهُ وَالْزِمُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ یَدُاللهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَاِیَّاکُمْ وَالْفِرْقَةَ فَاِنَّ الشَّاذَ مِنَ النَّاسِ الشَّیْطَانُ۔ (منہج البلاغہ، جلد ۱، ص ۲۹۸)

ترجمہ: سیدنا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے حد سے زیادہ محبت کہ اسے محبت باطل کی طرف لے جائے گی۔ (حد سے زیادہ محبت والا فرقہ وہی ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نبی کہتا ہے)۔ دوسری بغض وعداوت میں بھرا ہوا، جسے میرا بغض ناحق کی طرف لے جائے گا۔ (خارجی لوگ جو آپ کی شان میں بکواس بکتے ہیں) لوگوں میں بہتر وہ ہوں گے جو درمیانہ طریقہ پر ہوں گے اس جماعت کو لازم پکڑنا اور سواد اعظم (بڑی جماعت) کے ساتھ رہو کیونکہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ ان سے علیحدہ نہ ہونا اپنے آپ کو فرقہ بندی سے بچانا کیونکہ جماعت سے علیحدہ شدہ شیطان ہوتا ہے۔

نیز شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو ختم کرنے کے لئے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح فرمالی۔ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَاللهِ الَّذِیْ صَنَعَه' الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهما کان خیرا لهذه الأمَّةِ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْس. (فروع کافی، جلد ۳، ص ۱۵۳) کتاب الروضہ خدا تعالیٰ کی قسم جو کچھ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا وہ اس امت کے لئے ہر بات سے بہتر اور مبنی علی الخیر ہے لہٰذا آپ کے ماننے والوں پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح رکھیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۸۔ شیعوں کا تقیہ

بروز دو شنبہ (سوموار) ۱۲/ اگست ۱۹۶۸ء/ ۱۸/ جمادی الأولیٰ ۱۳۸۸ھ حاضری نصیب ہوئی جبکہ ایک شیعہ مرد تقیہ باز سے مغالطہ میں اہل السنّت عورت کا نکاح پڑھا گیا اور فریقین کو لے کر بندہ حاضر ہو گیا آپ نے غصہ کی حالت میں لڑکی کے باپ کو فرمایا کسی کتے کو لڑکی دے دے اور اس شیعہ کو نہ دے یہ نکاح ہرگز نہیں ہوا۔ فرمایا: ان لوگوں میں تقیہ ہوتا ہے۔ تقیہ کو اپنا دین ایمان کہتے ہیں بلکہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں۔ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا تَقْیَةَ لَه' وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا تَقْیَةَ لَهٗ۔ یعنی جس میں تقیہ نہیں اس کا نہ دین ہے نہ ہی ایمان ہے یہ شخص تو عورت لینے کے لئے اپنے آپ کو سنی کہہ رہا ہے۔

پھر بندہ کہ تنبیہ فرمائی اگر چہ تو نے یہ نکاح لاعلمی میں پڑھا ہے مجھ سے کیوں نہ پوچھا تھا کیوں نہ کہا میں نکاح پڑھوں یا نہ پڑھوں جب معافی مانگتے ہوئے قدم بوسی کی تو آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا بندہ دست بوس ہوا تو فرمایا آئندہ جاہل نہ بننا آئندہ جاہل نہ بننا۔ بعد ازاں حاضرین سے خطاب فرماتے رہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۹۔ نظامِ تعلیم اور علماء و مشائخ کی ذمہ داریاں

حضور شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے پاکستان میں تعلیم کے موضوع پر فرمایا۔ پاکستان کے نظامِ تعلیم میں ابتداء سے انتہاء تک دینی تعلیم کو لازمی قرار دینا چاہئے۔ اساتذہ کی تربیت میں ان کی اخلاقی اصلاح پر خاص توجہ دینی چاہئے۔ مخلوط تعلیم اسلامی مزاج کے قطعاً مخالف ہے۔ قوم کی اصلاح کے لئے علماء اور مشائخ کو تعلیم، تبلیغ اور ترغیب سے کام لینا چاہئے اور حکومت کو قوت اور ترہیب کو بھی استعمال کرنا چاہئے۔

علماء اور مشائخ کے فرائض کے متعلق فرمایا کہ علماء اور مشائخ کو آپ ہمیشہ حق گوئی، حق کوشی اور حق نیوشی کی تلقین ضروری ہے کیونکہ پاکستان کو نظریاتی مملکت کے بنانے میں علماء و مشائخ کا بہت بڑا فریضہ ہے اور اس کو بچانے اور پروان چڑھانے کی سب سے زیادہ ذمہ داری بھی انہی پر عائد ہوتی ہے۔ اگر یہ دونوں گروہ کماحقہٗ اپنی ملی ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں تو قوم کی کایا پلٹ سکتی ہے خصوصاً نژادِ نو کو تشکیک سے بچانا اور دینی اذعان و یقین تک پہنچانا انہی کا کام ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۰۔ پاکستان کے آئینی مسائل پر اظہارِ خیال

آئینی مسائل:

سرگودھا میں پاکستان کے آئینی اور دستوری مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام کا شورائی نظام مغربی جمہوریت سے قطعاً مختلف ہے۔ مغربی جمہوریت میں پارلیمنٹ کو قانون سازی کی غیر محدود قوت حاصل ہے۔ اسلامی مجلس شوریٰ قرآن و سنت کی حدود کے اندر رہ کر ہی قانون سازی کر سکتی ہے۔ غربی جمہوریت میں اقتدارِ اعلیٰ عوام کی اکثریت کے

Marfat.com

پاس ہے۔ لیکن اسلامی نظام میں اقتدارِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مغربی جمہوریت میں کثرتِ رائے دلیل صداقت ہے لیکن اسلام میں حق کثرتِ رائے کی تائید کا محتاج نہیں۔ اسلام میں نمائندگی کا معیار علم وتقویٰ ہے نہ کہ کثرتِ رائے۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شوریٰ کا حکم دیا گیا حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے مطاع ہیں اور آپ کا فیصلہ آخری حجت ہے یہ حکم صرف امت پر شوریٰ کی اہمیت واضح کرنے کے لئے دیا گیا۔

آپ پاکستان کی دفاعی استعداد کو حتی الامکان مضبوط تر کرنے پر زور دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ حق و باطل اور خیر وشر کی آویزش ایک ابدی حقیقت ہے اس لئے مسلمان حکومتوں کو دفاعی قوت کے سلسلے میں خودکفیل ہونا ضروری ہے۔ اغیار سے مستعار قوت کے بل بوتے پر باوقار زندگی گزارنا ممکن نہیں۔ اس سلسلہ میں آپ تجویز فرمایا کرتے تھے کہ تمام مسلمان حکومتوں کو اپنے افرادی، فنی اور مالی وسائل کو مشترکہ دفاع اور تعمیر وترقی کے لئے مربوط کرنا چاہئے۔ نیز سامان تعیش کی درآمد پر پابندی لگا کر اور سادہ زندگی اختیار کر کے زرمبادلہ اور ملکی دولت کو دفاعی اور تعمیری ضروریات کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

چونکہ ہر بالغ اور تندرست مسلمان پر بوقت ضرورت جہاد واجب ہے اس لئے سب کی عسکری تربیت کا اہتمام کرنا حکومت کا فرض ہے۔

ترکِ دنیا اور عزلت گزینی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ترکِ دنیا سے مراد اجتماعی ذمہ داریوں سے گریز یا کسی جنگل میں عزلت گزینی نہیں، بلکہ ماسوا اللہ سے بے نیازی ہے جب جزا اور سزا سے قطع نظر، ہر عمل کا مقصود اللہ تعالیٰ کی لِقا اور رضا بن جائے تو یہ ترک دنیا ہے۔ اور یہ ترکِ دنیا دین کی جان ہے۔ محویتِ فن میں حق کارگر دوپیش کر بھول جاتا ہے۔ یہی حقیقی تبتل اور ترک ماسوا اللہ ہے۔ باقی کی خاطر فانی کو۔ حقیقی کی خاطر مجازی کو اور اصل کے لئے وہمی کو فراموش کر دینا ہی عرفان کی جان ہے اور معرفت کا قطعی ذریعہ ہے۔ (شیخ الاسلام نمبر ص ۱۲۸ تا ۱۳۰)

(صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب آلو بہار شریف کی تحریر سے اقتباسات فرامین جناب شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱۔ حضور شیخ الاسلام اور تحریک پاکستان

حدیث پاک ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ (وطن کی محبت ایمان سے ہے) لہٰذا کچھ تھوڑا سا وطن کے متعلق بھی رقم کیا جاتا ہے۔

حضرت العلامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی جناب شیخ الاسلام والمسلمین نے تحریک پاکستان میں بھرپور تعاون فرمایا۔ برصغیر کی تقسیم میں جبکہ مسلمانوں کی مستقل علیحدہ مملکت کے لئے خدمات انجام دینے میں علماء کرام کوشاں تھے آپ کی شمولیت صف اوّلین میں رہی۔ مسلم لیگ کے اسٹیج پر قیامِ پاکستان کے لئے اجلاس فرماتے رہے۔ ۱۹۴۶ء میں قراردادِ پاکستان کی توثیق کے لئے بنارس کانفرنس میں شرکت فرمائی، جس زمانہ میں کانگریسی اور احراری علماء سر دھڑ کی بازی لگا کر پاکستان کی مخالفت کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی صاحب، حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب، مولانا ابوالحسنات صاحب، مولانا عبدالحامد بدایونی صاحب اور علامہ عبدالغفور ہزاروی صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کی رفاقت میں الگ قومیت اور آزاد پاکستان کے لئے سعی مسلسل اور جدوجہد پیہم کرتے رہے۔ جب پاکستان وجود میں آ گیا تو قوم و ملک اور ملت کے لئے جمعیت علماء پاکستان کی بنیاد سے آخر تک گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ جاری کرنے کی سعی وکوشش میں لگاتار سرگرم عمل رہے۔ جہادِ کشمیر میں مجاہدانہ کردار ادا کیا اور دستور ساز اسمبلی نیز تحریک تحفظِ ختمِ نبوت اور اشاعت وتبلیغ دین اسلامی میں تمام عمر بسر کی۔ مخالفین اسلام سے مناظرے کئے قلیل وقت میں مخالف معاند کو شکست دے دیتے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲۔ اسلامی نظام کا سوشلزم اور کمیونزم سے موازنہ

حضور شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ نے فرمایا سوشلزم یا کمیونزم وغیرہ جن کا مفہوم یہ ہے کہ بنی آدم کے تمام افراد خواہ محنت کش ہیں یا فوجی خدمت میں منہمک ہیں، مزدور ہیں یا بالکل آرام طلب ہیں، نیک کردار ہیں یا بدکردار، خوراک و پوشاک میں سب کو برابر و مساوی طرز پر رکھا جائے۔ اب اس غیرفطرتی تساوی پر غور فرمادیں کہ ایک شخص نے انتہائی جانکاہی کے ساتھ مزدوری کی یا خطرناک ملازمت میں زندگی گزاری جس کا معاوضہ لے کر اس نے تجارت کی یا زمین وغیرہ خریدی اس تجارت و زراعت میں تکالیف برداشت کیں آخر مدت کے بعد اس کے پاس روپیہ جمع ہوا جس کو کسی بڑی تجارت وغیرہ پر لگایا یا کارخانہ تیار کیا یا زمین کا رقبہ مزید خریدا تو ایسے شخص کی تمام زندگی بھر کی مزدوری کا حاصل ایسے افراد کو دے دیا جائے، جن کے ذہن نہ تو تجارت کی طرف مائل ہوئے نہ ہی کسی محنت شاقہ کی طرف راغب ہوئے بس چند دن کسی کارخانہ وغیرہ میں کام کیا جس کی مزدوری کو سینما وغیرہ پر صرف کرنا ضروری سمجھا یا کسی کی زمین میں مزارعت کی جس کی آمدنی کم از کم نصف وصول فرماتے رہے تو دیکھنا یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر بھر کی کارکردگی مصائب و آلام کے ساتھ دوچار ہے بلکہ اکثر آباء و اجداد کی محنت شاقہ کا حاصل چھین کر ایسے نکمے انسان کو دے دینا قطع نظر اس کے کہ یہ ظلم عظیم ہے۔ ایک بہت بڑی ملکی بربادی پر اثر انداز ہوسکتی ہے کہ جب ہر شخص کے ذہن میں یہ بات قائم ہو جائے گی کہ ایک محنتی اور جفاکش اور ایک بالکل نکما آرام طلب برابر ہیں تو ملک میں جفاکشی کے ساتھ کام کرنا خطرناک امور سرانجام دینا محنت شاقہ کے ساتھ مزدوری کرنا سب یکسر ختم ہونا شروع ہو جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ ملک افلاس کا شکار ہوگا اور ہر فرد بھوک میں مبتلا ہوگا۔ ملکی تباہی ہوگی، چھوٹے چھوٹے زمیندار صرف اسی قدر غلہ حاصل کرسکیں گے جو خود کھا پی جائیں گے یا کچھ بچا کھچا رہائش وضروری

Marfat.com

سامان پر صرف کریں گے۔ منڈیاں خالی ہو جائیں گی، اپاہج یا بیمار لوگ بھوکے مر جائیں گے، فوجی ضروریات کے لئے غلہ امریکہ سے گدا کیا جاوے گا جو سخت ناکافی ہوگا۔ آخر یہ فوجی سسٹم ختم کرنے پر حکومت مجبور ہوگی۔ زکوٰۃ لینے والوں کی بھرمار ہوگی لیکن دینے والا ایک بھی نہ مل سکے گا وغیرہ وغیرہ.....

اب اسلامی اقتصادیات کو دیکھیں اور اسلامی معاشرت پر غور کریں ہر قسم کا مزدور تاجر وغیرہ یہ سمجھ کر کام کرتا ہے کہ میں جتنا زیادہ کام کروں گا اتنا ہی زیادہ نفع مجھے حاصل ہو گا اور میں اس کا واحد مالک ہوں گا لیکن ہر چالیس روپیہ سے ایک روپیہ غریب کا حق ہے میرا نہیں ہے۔ فطرانہ دینا واجب ہے۔ پردیسی اور ہمسایا کی ہر طرح خبرگیری کرنا مجھ پر اس طرح فرض ہے جس طرح اپنی اولاد کی صلہ رحمی کرنا میرا انسانی فریضہ ہے۔ ہر خوشی اور ہر غمی پر صدقہ دینا میری بے انتہا مصیبتوں کو دفع کرنے کا موجب ہے۔ ہر زرعی پیداوار کا عشر (دسواں حصہ) غریبوں کا حق ہے وغیرہ وغیرہ۔

اور حکومت سختی کے ساتھ ان تمام امور پر عمل کرائے تو بتایئے کہ ملک کی معاشی حالت اور معاشرتی کیفیت کس قدر روشن ہو سکتی ہے۔ احتکار اور غلہ روک رکھنے کو حرام فرمایا گیا ہے تو منڈیاں آباد ہوں گی فوج کے لئے غلہ وافر ہوگا، آئے دم غیرملکوں کی گداگری سے جان چھوٹ جائے گی۔

اس اسلامی نظام ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ ملک میں غربت یکدم ختم ہو جاتی ہے اور فطرت کے مطابق عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے بہرحال سوشلزم یا بھٹو ازم ایک شیطانی ازم ہے جو مسلمانوں کو اسلامی احکام سے دور رکھنے کے لئے اور شریعت اسلامیہ کے برعکس لوگوں کو چلانے کے لئے پیش کیا جاتا ہے اور بیکار لوگوں کو زیادہ تر حاسد لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے جو سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

واللہ و رسولہ اعلم

حررہ فقیر محمد قمرالدین غفرلہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۳۔ ذکر ایام الْھَرَجُ (آخر زمانہ کے حالات)

اَبْنَانَا مَعْمَرُ عَنْ اِسْحَاقَ بِنْ رَاشِدٍ عَنْ عَمَرَ وَابْنِ وَابِصَةَ الْاَسَدِیُّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اِنِّیْ لِبَالْکُوْفَةَ فِیْ دَارِیْ اِذْ سَمِعْتُ عَلٰی بَابِ الدَّارِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلِجُ فَقُلْتُ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ فَلَجَّ فَلَمَّا دَخَلَ اِذَا هُوَ عَبْدُاللهِ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمَانِ اَیَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ للزِیَارَةِ وَذٰلِکَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ قَالَ طَالَ عَلَی النَّهَارُ فَتَذَکَّرْتُ مَنِ اتَّحَدَّثَ اِلَیْهِ فَجَعَلَ یُحَدِّثُنِیْ عَنْ رَّسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاُحَدِّثُه' قَالَ ثُمَّ اَنْشَأَ یُحَدِّثُنِیْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَکُوْنُ فِتْنَةُ النَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمُضْطَجِعُ وَالْمُضْطَجِعُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیِّ وَالْمَاشِیُّ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الرَّاکِبِ وَالرَّاکِبُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَجْرِیِّ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللهِ وَمَتٰی ذٰلِکَ قَالَ ذٰلِکَ اِیَّامُ الْهَرَجِ حِیْنَ لَا یَأْمَنُ الرَّجُلُ جِلِیْسَه' قُلْتُ فَبِمَ تَأْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ الزَّمَانَ قَالَ اَکْفُفْ نَفْسَکَ وَیَدَکَ وَاِدْخِلْ دَارَکَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللهِ اَرَأَیْتَ اِنْ دَخَلَ عَلٰی دَارِیْ قَالَ فَادْخُلْ بَیْتَکَ قَالَ قُلْتُ اَفَرَأَیْتَ اِنْ دَخَلَ عَلٰی بَیْتِیْ قَالَ فَادْخُلْ مَسْجِدَکَ وَاصْنَعْ هٰکَذَا وَقَبَضَ بَیَمِیْنِهٖ عَلَی الْکَوْعِ وَ قُلْ رَبِّیَ اللهُ حَتّٰی تَمُوْتَ عَلٰی ذٰلِکَ۔ (ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔ مستدرک حاکم، جلد۴، ص ۴۲۷)

ترجمہ: مندرجہ روایت کے اسناد بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ عمرو ابن وابصہ اسدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں کوفہ میں تھا اپنے گھر میں موجود تھا کہ گھر کے دروازہ سے سنا السلام علیکم کہتے ہوئے اندر آنے کو فرمایا میں نے عرض کیا تشریف لاویں جب وہ داخل ہوئے تو سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی

Marfat.com

اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن یہ کونسا وقت زیارت کا ہے یہ سخت دوپہر کی گرمی کا وقت فرمایا دن مجھ پر طویل ہوگیا۔ مجھے خیال آیا میں آپ جیسے کے پاس جاؤں جو مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے اور میں اسے حدیث بیان کروں۔ (اصل راوی وابصہ ہیں جو عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا) پھر کہا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ وفساد کا زمانہ آوے گا جس میں سویا ہوا آدمی پہلو پر جاگتے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے اچھا ہوگا اور بیٹھا ہوا اس وقت کھڑے ہوئے آدمی سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا شخص پیدال سفر کرنے والے کی نسبت اچھا ہوگا اور پیدل چلنے والا سوار سے اچھا رہے گا اور سوار آدمی نہایت تیز چلنے والی سواری والے سے اچھا رہے گا میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ وقت کب آوے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایام ہرج کا وقت ہوگا۔ (قتل و غارت کا زمانہ ہوگا) کہ اس وقت انسان اپنے ہمنشیں سے بھی محفوظ نہ ہوگا۔ میں نے عرض کی اگر وہ زمانہ میں پالوں تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو روکے رکھنا اور اپنے گھر میں ہی رہنا فرمایا میں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ اگر وہ مجھ پر میرے گھر میں داخل ہووے تو؟ فرمایا اپنے مکان میں داخل ہو جانا، فرمایا میں نے پھر عرض کیا اگر وہ میرے گھر کے مکان میں بھی داخل ہو جاوے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نماز کی جگہ پر داخل ہو جانا اور اس طرح کرنا یہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی کلائی کو پکڑا اور فرمایا ربی اللہ ربی اللہ ربی اللہ پڑھتے رہنا حتیٰ کہ تجھے موت آوے یعنی مرتے دم تک یہی پڑھتے رہنا۔

(یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، مستدرک حاکم، ج ۴، ص ۴۲۷، اور بخاری و مسلم نے اسے ذکر نہیں فرمایا)۔

Marfat.com

۳۔ فتاویٰ جات:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ اَذان

(قبر پراذان دینا مستحسن ہے، ایصالِ ثواب جائز ہے)

کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ہمارے شہر میں دو آدمی دیوبندی خیال کے ہیں وہ ہم پر اعتراض کرتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں کہ قبر پر اذان دینا بدعت ہے نیز قبروں کی زیارت کو جانا بدعت ہے۔ اہلِ قبور کے لئے کسی مقررہ تاریخ پر فاتحہ خوانی اور بوقت فاتحہ خوانی اشیاء خوردنی طعام و کپڑے وغیرہ سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے۔ یہ فعل نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کئے اس لئے ان کا کوئی ثبوت نہیں۔ اگر کوئی ثبوت ہے تو پیش کرو۔ ہمیں ان لوگوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ براہِ کرم ثبوت شرعی طور پر احادیث پاک سے دے کر عنداللہ ثواب حاصل کریں۔ (سائل: آپ کا دعاگو امام مسجد میاں غلام رسول آہلی کمبوہ، تحصیل ساہیوال، ضلع سرگودھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وهو الموفق للصواب

جس طرح ہر نئی چیز کا وجود اور نئے کام کا اختیار کرنا جو محبوب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس میں نہ تھا اور بعد پایا جائے اس کا نام بدعت ہے تو اسی طرح دیوبندیوں کے گھر اُن کے مدارس اور مدارس میں مطبوعہ کتب جو پڑھائی جاتی ہیں بذریعہ پریس چھپوائی ہوئی ہیں ان کی طباعت یہ تمام بدعت ہیں۔ ان کتب پر پڑھنا پڑھانا بدعت ہوا۔ علاوہ ازیں بذریعہ ریل موٹر جہاز وغیرہ کا سفر کرنا بھی بدعت ہوئے۔ سفر کے ذرائع

Marfat.com

دخانی جہاز و دیگر انجنوں کے ذریعہ تمام بدعت ہیں کیونکہ یہ تمام اشیاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے زمانۂ اقدس میں نہ تھیں۔ پھر طبی ڈاکٹری ذرائع ہزاروں چیزیں جو اس وقت نہ موجود تھیں نہ ہی ان کی ایجاد کے اسباب تھے علاج معالجہ میں استعمال کرتے ہیں سب بدعت ہیں۔

خبر رسانی کے اسباب و ذرائع جو غیر مسلم لوگوں کی ایجادات ہیں بعد میں وجود میں آئیں، ریڈیو، ٹیلیویژن، ٹیلیگرام وٹیلیگراف، ٹیلی فون، گراموں فون، بجلی کے ذرائع اس کا استعمال تمام تر بدعت ہیں جو رات دن گھر اور سفروں میں دیوبندی استعمال کرتے ہیں بدعت کے ارتکاب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اسپیکر تو مساجد میں لگا کر اذانیں جماعتیں وعظ و تقریریں برائے اصلاح وعبادات استعمال کرتے ہیں، بدعت ہی بدعت ہیں۔ بے شمار اشیاء غیر مسلم لوگوں کی ایجادات اختیار کرتے ہیں۔ دینی دنیاوی ضروریات میں دیوبندی استعمال کرتا ہے ان کے استعمال سے تو بدعت کا لفظ ان کے دماغ سے خارج ہو گیا لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے سے بدعت بدعت ہو گئی۔ مذکورہ بالا سوال کا اصل جواب تو شرعی حیثیت میں احادیث شریف اور اولیاء کرام کے اعمال و افعال نیز فقہاء کرام کے اقوال سے دیا جائے گا جو مشائخ عظام کے معمولات سے واضح ہوگا اس لئے پہلے اس آخری صدی کی ایجادات کے موجد لوگوں کے نام مختصر صورت میں سن لیجئے جن کی اطاعت اتباع اور تقلید دیوبندیوں کو زیادہ درپیش ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کن لوگوں کی اقتداء دیوبندی اشیاء خوردنی اور علاج معالجہ کے ادویات ٹیکہ جات انگریزوں کے مشروبات استعمال کر رہے ہیں۔ جس طرح نماز کے وقت اور روزے میں سحری افطاری کے اوقات کے ٹائم پیس اور وقت والی گھڑی سے نماز روزے کی ادائیگی بجا لاتے ہیں اور یہاں بدعت کا نام تک نہیں لیتے حالانکہ یہ کونسی اور کس کی سنت ہے جس کے ماتحت یہ فرائض ادا کرتے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ کے ایک باشندے جیمز واٹ نے ٹیلیفون اور ریل وغیرہ کے انجن کی ایجادات کیں جو جادوگروں میں سے تھا۔ نیز ایک امریکی نوجوان رابرٹ فولٹن نامی نے

Marfat.com

ئیلی گراف ایجاد کیا جس سے خبر رسانی کا کام شروع ہوا۔ نل نامی ایک معلم نے بہرے بچوں کی تعلیم کے لئے ٹیلیفون ایجاد کیا۔ بجلی اور بجلی کے لیمپ جو ہر وقت گھروں میں استعمال کئے جاتے ہیں ٹامس نامی اور ایڈیسن کی ایجادیں ہیں۔ ایڈیسن کو جادوگر کہا گیا ہے لیکن اس نے محض اپنے تجربات سے وہ کام کئے جہاں جادوگروں کا خیال تک بھی نہیں پہنچ سکا۔ ان لوگوں کی ایجادات کو جو امریکی یورپی غیر مسلم قوموں کے افراد نے اپنائیں اور اسی صدی میں وجود میں آئیں چہ جائیکہ قرونِ اولیٰ جو خیرالقرون کے بغیر بنائی جانے کے ان کی ایجاد ہوئیں ان سب کو دیوبندی رات دن استعمال کرتا ہے اور خیرالقرون کے معمولات وعبادات کو بدعت کہہ کر مسلم نما بنا ہوا ہے اور مسلم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم اور اولیاء کرام سے نفرت دلاتا ہے اور شرک و بدعت کا فتویٰ لگاتا ہے حالانکہ حدیث پاک میں موجود ہے اور یہ حدیث پاک صحیحین کے علاوہ اور کتب احادیث میں موجود ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَاللهِ حَسَنٌ یعنی جس امر کو مسلمان اچھا دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ مکمل حدیث شریف اس طرح:

أخرج الحاكم و صحّحه عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما راه المسلمون حسناً فهو عندالله حسنٌ وما راه المسلمون سيّئًا فهو عندالله سيىءٌ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مستدرک میں حاکم نے اسے صحیح فرمایا ہے جس کام کو مسلمان اچھا دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے اور جس امر کو مسلمان برا دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برا ہے۔ اسی طرح صحیح مسلم شریف کی حدیث ہے:

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَه' أَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا الخ.

ترجمہ: جس شخص نے اچھا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا اجر وثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو جتنا ثواب بھی ملے گا ان کے ثواب میں کمی نہ ہوگی اور جس نے برا طریقہ

Marfat.com

رائج کیا اسے اس کا بوجھ دگنا ملے گا جنہوں نے اس کے برے طریقہ پر عمل کئے ان کے گناہوں جتنا گناہ بھی اسے رائج کرنے والے کو ملے گا۔ الخ۔

قرآنِ مجید پڑھنا اوراس کا ثواب پہلے گزرے ہوئے مسلمانوں کو پہنچانا (ایصالِ ثواب اور فاتحہ خوانی) نیز خوردنی اشیاء طعام وغیرہ صدقات و خیرات کا ثواب تمام اعمال صالحہ ہیں جن کا ثواب پہنچانے والے کو بھی اور جن کی ارواح کو پہنچایا ان کو بھی ملتا ہے دیوبندی کو کیونکر درد ہوتا ہے۔

زیارتِ قبور کے لئے ام المؤمنین صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی روایت ملاحظہ ہو۔ صحیح مسلم شریف میں ہے:

اخبرنا حجاج ابن محمد قال نا ابن جریج قال اخبرنی عبداللہ رجل من قریش عن محمد بن قیس بن مخرمة بن المطلب انه قال یومًا الا احدثکم عنی و عن امی قال فظنا انه یرید امة التی ولدته قال قالت عائشة رضی اللہ عنها الا احدثکم عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قلنا بلٰی قال قالت لما کانت لیلتی کان النبی صلی اللہ علیه وسلم فیها عندی انقلب موضع. رداته فوضع رداءہٗ وَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَبَسَطَ طَرْفَةِ ازاره عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَ مَا ظَنَّ اَنْ قَدَرَ رَقَدْتُّ فَاَخَذَ رِدَائَه رُوَیْداً وَانْتَعَلَ رُوَیْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَیْداً فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَه رُوَیْداً فَجَعَلْتُ دِرْعِیْ عَلٰی رَأْسِیْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ ازَارِیْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰی أَثَرِهٖ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِیَامِ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْه ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاسْرَعَ فَاسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاحْضَرَ فَاحْضَرْتُ فَسَبَقْتُه فَدَخَلْتُ فَلَیْسَ اِلَّا اَنَا اِضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَکِ یَا عَائِشُ حَشِیًّا رَابِیَةً قَالَتْ قُلْتُ لَاشَیْءَ قَالَ لِتُخْبِرِیْنِیْ اَوْ لَیُخْبِرْنِیْ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْر قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاخْبَرْتُه قَالَ فَاَنْتَ السَّوَادَ الَّذِیْ رَأَیْتَ اَمَامِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَهْدَةً اَوْ جَعَتْنِیْ ثُمَّ قَالَ اظَنَنْتِ اَنْ

Marfat.com

يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُه' قَالَتْ مَهْمَايَكُمُ النَّاسُ يُعَلِّمُهُ اللّٰهُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ حِيْنَ رَأَيْتِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُه' فَاَخْفَيْتُه' مِنْكِ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَضَعْتُ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ اَنَّ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَقَالَ اَنَّ رَبَّكِ يَأْمُرُكِ اَنْ تَأْتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَلَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِيْ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ (مسلم شریف، جلد اول، ص ۳۱۳۔۳۱۴)

اس حدیث پاک کے ماتحت علامہ النووی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قولها (جَاءَ الْبَقِيْعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)

فيه استحباب اطالة الدعاء و تكريره و رفع اليدين وفيه ان دعاء القائم اكمل من دعاء الجالس فى القبور.

ترجمہ: یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لائے اور قبور المسلمین پر طویل قیام فرما کر ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ دعا فرمائی۔ اس میں لمبی دعا مانگنے کا اور بار بار تکرار سے دعا تین مرتبہ مانگنے کا اور بوقت دعا ہاتھوں کو اٹھانے کا ثبوت اور استحباب ہے جو سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہالیان قبور کے اس بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو کر زیادہ کامل دعا مانگنے کا ثبوت جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ کے امر سے واضح ہے۔ دوسری حدیث پاک ہے:

حدثنا يحيى ابن ايوب ومحمد بن عباد واللفظ ليحيى قالا نا مروان بن معاوية من يزيد يعنى ابن كيسان عن ابى حازم عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذنت ربى ان استغفر لامى فلم يأذن لى و استأذنته ان ازور قبرها فاذن لى.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب

Marfat.com

تبارک وتعالیٰ سے اپنی والدہ ماجدہ کے لئے بخشش طلب کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کیلئے اجازت چاہی تو مجھے اجازت مل گئی۔

علامہ نووی کی حاشیہ والی تحریر میں ہے وقال القاضی عیاض رحمه الله تعالیٰ سب زیارته صلی الله علیه وسلم قبرها انه قصد قوة الموعظة والذکری بمشاهدة قبرها ویؤیده' قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی آخر الحدیث فزوروها القبور فانها تذکرکم الموت۔ (مسلم، ج ۱، ص ۳۱۴)

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کی زیارت کرنا نصیحت و موعظت کے قوت قصد کی طرف اشارہ ہے۔ اور والدہ ماجدہ کی قبر انور کا مشاہدہ فرمانا آپ کے حدیث والے آخری الفاظ کی تائید ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبور کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت کرنا تمہیں موت یاد کرانے کا سبب ہے۔

فائدہ: محبوبِ کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین ماجدین بلکہ تمام آباء واجداد وامّھات طاہرات میں سے کسی کے متعلق ایمان کا شک و شبہ بھی کفر ہے لہٰذا اس میں کلام کرنا ممنوع ہے۔ والدہ ماجدہ کی قبر انور کی زیارت کی اجازت ہی اس امر پر ثبوت بین ہے کہ ان کیلئے طلب مغفرت کے سوا بھی وہ بہشتی ہیں۔ (فلم یأذن لی)(۱) فرمان اقدس کی حکمت اللہ و رسولہ اعلم۔ ہمیں اس میں کلام کرنا درست نہیں ہے اور پہلی حدیث پاک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرمان پر علامہ نووی لکھتے ہیں قولها قلت کیف اقول قال قولی السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین و المسلمین یرحم الله المستقدمین منا والمستأخرین انا ان شاء الله بکم للاحقون)۔

۱۔ (فلم یأذن لی) جس طرح بچوں کے جنازہ میں ان کے لئے دعاءِ مغفرت کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح یہاں بھی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا تو بالکل گناہ کوئی نہیں ہے جبکہ دعوت نبوت کا زمانہ پایا ہی نہیں

فیه استحباب هذا القول لزائر القبور الخ و فیه دلیل لمن جوز للنساء زیارة القبور.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا زیارۃ قبور کے بارے میں کیسے کلام کروں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہنا السلام علیکم اہل الدیار الخ۔ اے ان گھروں والو! تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اس کا سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ اے مؤمن و مسلم حضرات جو ہم سے پہلے چلے گئے اور بعد میں ہونے والے ہوں ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں ملنے والے ہیں۔

اس میں قبروں کی زیارت کرنے والوں کو یہ کلام کہنا مستحب (بفرمان نبوی سنت) ہے اور اس میں عورتوں کو زیارۃ قبور کی اجازت و جواز کا ثبوت ہے۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۱)

ایک اور حدیث پاک میں ہے۔

حدَّثنی هارون بن سعید الدیلی قال انا ابن وهب قال اخبرنی معاویة بن صالح عن حبیب بن عبید عن جبیر ابن نفیر سمعه یقول سمعت عوف ابن مالک یقول صلی الله علیه و آله وسلم علی جنازة فحفظت مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَه، وَارْحَمْه، وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَه، وَوَسِّعْ مُدْخَلَه، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّه، مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ وَالْاَبْیَضُ مِنَ الدنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَاراً خَیْراً مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَیْراً مِّنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجاً خَیْراً مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذَالِكَ الْمَیِّتُ. (مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۱)

مندرجہ بالا دعا میت کے لئے اس کے جنازہ پر فرمائی حتیٰ کہ سننے والے راوی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس دعا کو سن کر میں نے تمنا اور خواہش کی کہ یہ میت میں ہوتا، میرے لئے اس طرح کی دعا فرمائی جاتی۔ اموات کے لئے دعا مانگنا حدیث سے ثابت ہے، جس کا انکار مسلمانوں کے شایانِ شان نہیں ہے اور بھی ثبوت و دلائل بے شمار ہیں۔ علاوہ ازیں قبر پر اذان پڑھنے کے متعلق غور کریں۔ مسلم شریف، باب فضل الاذان وهرب الشیطان عنہ سماعہ میں ہے۔ (مسلم، ج ۱، ص ۱۶۷)

Marfat.com

عن جابر رضی اللہ تعالی قال سمعت النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وآله وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلوٰة ذهب حتی یکون مکان الرَّوحَاء قال سلیمان فسألته عن الروحاء فقال من المدینة ستةٌ و ثلثون میلاً.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرماتے تھے بے شک شیطان جب نماز وصلوٰۃ والی اذان سنتا ہے تو دور چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ روحاء مکان تک بھاگتا ہے اور حضرت سلیمان فرماتے ہیں میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روحاء مکان کے متعلق دریافت کیا تو بتایا کہ وہ مدینہ منورہ سے چھتیس میل دور ہے۔ دوسری حدیث پاک ہے:

وعن ابی صالح عن ابی هریرة رضی اللہ تعالٰی عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الشیطان اذا سمع النداء بالصلوٰة احال له ضراط حتی لا یسمع صوته فاذا سکت رجع فوسوس فاذا سمع الاقامة ذهب حتی لا یسمع صوته فاذا سکت رجع فوسوس۔ (مسلم، ج ۱، ص ۱۶۷)

ترجمہ: حضرت ابو صالح سے روایت ہے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی فرمایا شیطان جب نماز والی اذان سنتا ہے تو اس کی ریح خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ مؤذن کی آواز نہیں سن سکتا پھر جب مؤذن خاموش ہووے تو شیطان واپس لوٹتا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے پھر جب اقامت سنتا ہے تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ مؤذن کی آواز نہیں سن سکتا۔ پھر جب وہ خاموش ہووے تو واپس آ کر وسوسے ڈالتا ہے۔ تیسری حدیث پاک ہے:

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا أذّن المؤذّن ادبر الشیطان وله' حصاص.

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اذان پڑھتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ریح خارج ہوتی جاتی ہے۔

Marfat.com

مطلقاً اذان کے کلمات ذکر الٰہی اور رسالت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نماز کا بیان ہے۔ جب شیطان اذان سن کر بھاگتا ہے تو واضح ہے کہ قبر پر اذان پڑھنے سے جو اپنا حربہ اہل قبر کے لئے بوقت سوال نکیرین کے اس نے استعمال کرنا ہو وہ بجائے اس کے استعمال کے دور دراز تک بھاگ جائے گا اور جو جو جواب اہل قبر نے فرشتوں کو دینا ہیں وہ تمام اذان کے کلمات میں موجود ہوتے ہیں۔ اذان سنتے ہی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت والوہیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت والے جواب نماز و اسلام کا جواب بھی اسے بطور تلقین و تسکین نصیب ہوتے ہیں۔ منکرین بھی شیطان کی طرح جلتے ہیں اور اذان پڑھنے والوں پر طرح طرح کے اعتراض کر کے اپنی منافقت کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ منافق لوگوں کے متعلق واضح طور پر فرمان اقدس ہے۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ط يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ○ (پارہ دسواں، چودھواں رکوع)

ترجمہ: اور منافق مرد اور منافق عورتیں ایک ہی جیسے ہیں برائی کا حکم دیتے ہیں بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں۔ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ بے شک منافق ہی فاسق ہیں۔

مندرجہ بالا فرمان ذیشان سے واضح ہے نیکیوں سے روکنا منافقوں کا کام ہے۔ جو لوگ ایصال ثواب فاتحہ خوانی اور اہل قبور کے لئے دعا مغفرت و دیگر دینی ایمانی و روحانی امور سے روکتے ہیں وہی منافق لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ایسے شیطانی وساوس ڈالنے والوں سے مسلمانوں کو محفوظ فرما دے۔ (آمین)

و اخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔ امامت

ا۔ ضاد کو ظا کے مشابہ پڑھنے والے کی امامت کا حکم

الاستفتاء

قرآنِ مجید کی تلاوت میں حرف ضاد کو مشابہ ظا پڑھنا نماز میں جائز ہے یا نہیں جو عمداً اس طرح پڑھے اس کی امامت درست ہے یا نہیں۔

الجواب وھو الموفق للصواب

صورۃ مذکورۃ میں نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس طرح عمداً تلاوت کرنے والا سخت گنہگار اور مجرم ے اس کی امامت قطعاً ناجائز ہے۔ کتب تجوید میں صراحۃً موجود ہے کہ ضاد کو مشابہ بالظا پڑھنا منع ہے (مثلاً زینت القاری وغیرہ) قرآن کریم میں ضالّین اور ظالّین کا معنی مختلف ہے ضالین کا معنی گمراہ ہونے والے اور ظالین کا معنی سایہ ڈالنے والے اور ذالین کا معنی ذلیل ہونے والے ذہن میں آتا ہے۔ تو معنی کا اس قدر اختلاف مفہوم کلام اللہ کو تبدیل کر دیتا ہے جو عمداً کفر ہے۔ اس کے علاوہ بھی بدمذہب فرقہ (وہابی وغیرہ) قرآنِ کریم میں اس قسم کا تصرف فی التلاوۃ کرتا ہے تو اس وجہ سے بھی ان کی اقتداء میں (لاختلاف المذہب) ناجائز ہے۔ بعض جہلاء اہل ہند وغیرہ کی کلام وتکلم میں ضاد مشابہ ظا کا استعمال قرآنِ کریم کی تلاوت میں بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ اہل ہند کسی تجوید اور ترتیل کے ماتحت گفتگو تو نہیں کرتے جیسا کہ قرآنِ کریم میں تجوید و ترتیل ضروری ہے۔ دوسرا ہر ملک کا تلفظ الگ الگ ہے لفظ طیار کو تیار کہتے ہیں اور لکھتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اہل عرب بھی ان کی تقلید کریں حتیٰ کہ قرآنِ کریم بھی انہی کے تلفظ کے ماتحت قرار دیا جائے بہرحال اس تشابہ فی الصوت سے سامع کا غلط اور مخالف مفہوم میں پڑ جانا ضروری امر ہے۔

Marfat.com

مشائخ مصر جوفن قرأۃ اور تجوید کے ماہر ہیں کبھی اس قسم کی غلطی نہیں کرتے کہ ضاد کو ظا یا ذال یا زا کے مشابہ تلاوت کریں یہ بدعت صرف اہل ہند اور وہ بھی ایک مخصوص فرقہ کو نصیب ہے جس کی اقتداء فی الصلوٰۃ ویسے بھی بدمذہب ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم

حررہٗ محمد قمرالدین السیالوی غفرلہ

۲۱ر ربیع الاخر ۱۳۸۲ھ بروز جمعۃ المبارک ۲۱ر ستمبر ۱۹۶۲ء

۲۔ ضاد کو ظاء پڑھنے والے کی امامت اور اس کے ایمان کا حکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و شفیعنا محمد الذی لا نبی بعدہٗ وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین.

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ:

ایک شخص نماز میں "غیرالمغضوب علیھم" کے بجائے "غیر المغظوب علیھم" اور "ولا الضالین" کے بجائے "ولا الظالّین" یعنی بجائے ضاد کے ظاء پڑھتا ہے اور ہر شخص سننے والا بھی محسوس اور معلوم کرتا ہے کہ اس نے ضاد نہیں بلکہ ظا پڑھی ہے۔ کیا ایسے شخص کی امامت جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا.

الجواب وھو الموفق للصواب

حرف ضاد، "ظا" "ذال" "زا" وغیرھا تمام حروف ایک دوسرے سے متغائر و متبائن اور متخالف ہیں کسی کلمہ میں جس ایک حرف کے بجائے دوسرا حرف آ جائے تو اس کلمہ کا معنی بدل جاتا ہے۔ سننے والا اس کلمہ کا وہی معنی سمجھے گا جو کسی حرف سے مرکب کلمہ کا ہو سکتا ہے۔ جس طرح یہ تمام حروف استعمال ہوتے وقت الگ الگ صوت (آواز) کے ساتھ مسموع ہوتے ہیں اسی طرح ان حروف سے مرکب کلمات کے معانی بھی مختلف ہوتے

ہیں۔ مثلاً کوئی کہے ''ضل فلان'' ضاد کے ساتھ تو اس کا معنی ہوگا فلان اکیلا رہ گیا یا گمراہ ہو گیا۔ اگر ضاد کے بجائے ظاء لایا اور کہا ''ظل فلان'' تو اس کا معنی ہوگا کہ فلاں شخص قریب آن پہنچا ہے۔ اسی طرح قولہ تعالیٰ : ''وما هو على الغيب بضنين'' کا معنی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم غیب کی خبریں بتانے میں بخل نہیں فرماتے اور اگر کسی کم بخت نے ضاد کے بجائے ظا استعمال کی اور پڑھا ''بظنين'' تو اس کا معنی ہوگا کہ غیب کے ساتھ متہم نہیں۔ کیونکہ ظنین کا معنی متہم ہے تو بتایئے قرآنِ کریم کا کس قدر مخالف مفہوم اس شخص کے ذہن میں آئے گا جس نے ظاء کے ساتھ سنا؟ اس کی بیسیوں مثالیں قرآن حکیم میں موجود ہیں کہ حرف کے بدلنے سے کلمہ کا معنی بدل جاتا ہے اور سننے والا اس کلمہ کا وہی معنی سمجھ سکتا ہے جو اس نے سنا ہو۔ پڑھنے والا ہزار دفعہ کہے کہ میں تو ضاد کی نیت سے ظا نکالی ہے جیسے کسی نے ہاتھی کا نام ٹماٹر نوٹ کیا ہو تو ٹماٹر بولنے سے تو وہی خاص ترکاری ہی سمجھی جائے گی۔ بولنے والا ہر چند اس کا مصداق ہاتھی سمجھتا ہو۔

اب اس اختلاف حروف پر علماء محققین و ائمہ وقراۃ کی تصریحات بھی ملاحظہ فرماویں۔ قال العلامة على القارى فى شرحه على الجزرى ناقلا عن الشارح المصرى "لو ابدل ضاداً بظاء فى الفاتحة لم تصح بتلك الكلمة۔ یعنی علامہ علی القاری شرح جزری میں شارح مصری سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں اگر کسی نے ضاد کے بجائے ظاء پڑھی تو اس کلمہ کے ساتھ اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔ و فى المحيط للبرهانى "سئل الامام الفضلى عمن يقراء الظاء المعجمة مكان الضاد المعجمة او على العكس؟ فقال لا تجوز امامته'. ولو تعمد يكفر"۔ یعنی فقہ کی معتبر ترین کتاب محیط برہانی میں ہے کہ امام فضلی رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ضاد کے بجائے ظا اور ظاء کے بجائے ضاد پڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی امامت ناجائز ہے اور اگر جان بوجھ کر اس طرح پڑھتا ہے تو وہ کافر ہے۔

منح الروض الازہر میں ہے: "كون تعمده كفراً لا كلام فيه" یعنی جان بوجھ

کر ضاد کے بجائے ظاء پڑھنا بلا اختلاف کفر ہے۔ علامہ حلبی شرح منیۃ المصلی میں فرماتے ہیں "هضيم بالضاء المعجمة او بالذال المعجمة. فترضىٰ بالظاء. وضعف الحيات بالظاء وفرض عليک القرآن بالظاء مكان الضاد تفسد" یعنی کلمہ طیبہ ہضیم کو ظاء کے ساتھ یا ذال کے ساتھ پڑھا اسی طرح فترضیٰ کو ظاء کے ساتھ پڑھا اور ضعف الحیات کو اور فرض علیک القرآن کو ظاء کے ساتھ پڑھا تو نماز اس کی فاسد ہوگئی۔ اور یہ تو معلوم کر ہی چکے ہو کہ جان بوجھ کر ضاد کے بجائے ظاء کا پڑھنا بالاتفاق کفر ہے۔

واللہ و رسوله صلى الله عليه وآله واصحابه اعلم

حرر فی اسبع عشرين ذی الحجة لسنة الف و ثلاث مائه و ثلاث و ثمانين من هجرة سيد المرسلين خاتم النبين صلى الله تعالىٰ عليه وآله و اصحابه اجمعين.

وانا عبده الفقير قمرالدين السيالوی غفرله۔

۳۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر کہنے والے کی امامت و بیعت کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید پیر بھی ہے اور صاحب خلافت بھی اور اہل السنّت والجماعت کا امام بھی اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتا ہے۔

اس کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جناب مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے افضل ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نعوذ باللہ من ذٰلک کافر ہیں۔

زید اپنا عقیدہ لوگوں کو بیان کر کے اپنے مریدوں کو اس عقیدہ کی تلقین کرتا ہے اور ہر مجلس میں اسی مسئلہ پر زور دیتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا فتویٰ ہے کیا زید کی بیعت کرنا درست ہے؟ کیا زید کو جو اجازت بیعت اور خلافت کی ہے وہ باقی ہے یا نہیں؟ اس عقیدہ کی بناء پر زید اہل السنّت رہتا ہے یا نہیں۔ یا اہل التشیع میں سے ہے اس صورت میں مسلمانوں کو زید کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے۔ بینوا و توجروا۔

Marfat.com

الجواب وهو الموفق للصواب

لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةَ خَلْفَه، وَبَيْعَتَه، لِاَنَّه، شَذَّ مِنَ الْجَمَاعَتِ وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَلَّاهُ مَا تَوَلّٰى كَيْفَ وَقَدْ اَنْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى فَضِيْلَةِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ على جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاَمَّا سَبُّه، سَيِّدَنَا مَعَاوِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَالِکَ يَدُلُّ عَلٰى شُذُوْذِهٖ عَنِ الْجَمَاعَةِ اَيْضاً لِاَنَّ الْاُمَّةَ الْمَرْحُوْمَةَ سَلَفاً وَخَلَفاً وَاتَّفَقَتْ عَلٰى صَحَابِيَّةِ مَعَاوِيَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى اَنَّه، دَعَالَه، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهِدَايَةِ وَالْمَهْدِيَةِ قَائِلاً اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً وَمَهْدِياً وَثَبِّتْهُ عَلَى الْفَرْسِ. فَمَنْ شُرِّفَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الشَّرَافَةِ وَفَضْلٍ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ فَمَا ظَنُّکَ فِىْ عُلُوِّمَرْتَبَةٍ وَنَاهِيْکَ قَوْلُه، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِىْ اَصْحَابِىْ فَمَنْ اَشْقَى النَّاسُ مِمَّنْ يَّكْفُرُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ مِمَّنْ يَشُكُّ فِىْ تَكْفِيْرِ فَكَفِّرِ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (وَذَالِکَ الْفَوْزُ الْفَوْزُ الْعَظِيْمِ) فَوَجَبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يَرْكَبُوْا اِلٰى مِثْلِ هٰذَا الْجَاهِلِ وَيَتْرُكُوْهُ وَالْمَوَاكِلَةَ وَالْمُشَارَكَةُ مَعَه، حَرَامٌ قَطْعاً وَيَقِيْناً بَلَا رَيْبٍ وَلَا شَكٍّ.

حررہ الفقیر محمد قمرالدین غفرلہ

۳ر صفر المظفر ۱۳۸۲ھ بروز جمعہ المبارک ۶ر جولائی ۱۹۶۲ء

Marfat.com

الاستفتاء

۴۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ کا گستاخ قابل امامت نہیں

اعلیٰ حضرت (بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) کی شان میں گستاخی کرنے والے کا شرعاً کیا حکم ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم کیسا ہے؟

الجواب وھو الموفق للصواب

باسمہٖ سبحانہ عم امتنانہ و احسانہ

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والغفران کی ارفع شان کے خلاف گستاخی کرنے والا اور سبّ بکنے والا صرف ان عقائد حقہ کی مخالفت کی بناء پر گستاخی کرتا اور سبّ بکتا ہے جو عقائد کتاب و سنت و اجماع امت سے ثابت ہیں جن کا مخالف قطعاً بے دین و بے ایمان ہے۔ چونکہ مجدد الملت و حامی السنّت نے ان عقائد حقہ کو مبرہن و واضح فرمایا اور فرقہ باطلہ کو نیچا دکھایا لہٰذا درحقیقت ایسی ہستی کے ساتھ عناد مذہب اسلام کے ساتھ عناد ہے اور چونکہ معاند کے پاس بجز بکواس اور سبّ وشتم اور کوئی دلیل و برہان موجود نہیں جس کے ساتھ اپنا مذہب ثابت کر سکے تو اس نے ایسی جلیل القدر مسلم الثبوت عظیم البرکت ہستی کے شانِ رفیع میں بکواس بکا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا بکواس بکنے والا کسی دجال کا چیلہ اور بے ایمان ہے جس کی امامت قطعاً ناجائز ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم

حررہ قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین حضور غریب نواز محمد قمرالدین قدس سرہ

۲۱ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ / بروز جمعۃ المبارک، ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ نمازِ جمعہ

(گاؤں میں نمازِ جمعہ کا حکم)

کیا فرماتے ہیں علماء دین جمعہ پڑھنے کی شرائط کیا ہیں کہاں ادا ہو جاتا ہے اور کس جگہ ادا نہیں ہوتا۔ دورِ حاضر میں اکثر گاؤں میں بھی جمعہ پڑھایا جاتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

سائل: سید ولایت علی شاہ گیلانی
ٹھٹی میاں رانجھا ڈاکخانہ جھول گوندل
تحصیل شاہ پور، ضلع سرگودھا

الجواب وھو الموفق للصواب

جمعہ کی شرائط وجوب تو مسلمان عاقل بالغ، مقیم، تندرست، آزاد مرد ہو تو اسے پڑھنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ شرائط ادا کا پایا جانا بھی لازم ہے۔ بڑا شہر جہاں حکومت کے محکمہ جات ہوں یا فناء مصر، شہر کے متصل کی آبادی کثیر التعداد والی کا ہونا۔ سلطان قاضی اسلام جو حدود اسلامیہ کے اجراء کرانے والا ہو جس کی اجازت سے قائم کیا جاوے ان کے علاوہ ظہر کا وقت، جماعت، اذان اور اذن عام وغیرہ شرائط ادا میں سے ہیں جن میں پہلی دو شرطیں ہمارے ملک میں ایسی ہیں کہ شہروں کے باوجود قاضی اسلام تو حدود اسلامیہ کے اجراء والا نہیں ہے لہٰذا جمعہ قائم کرنے پڑھنے کے باوجود پھر بعد میں احتیاط الظہر پڑھنا ضروری ہے۔ دو فرض باجماعت پڑھ کر پوری ظہر کی نماز چار سنتوں کے بعد چار رکعت احتیاط الظہر پڑھیں جیسا کہ عالمگیری، ج ۱، باب صلاۃ الجمعہ میں ہے۔ (ص ۱۴۵)

ثم فی کل موضع وقع الشک فی جواز الجمعة لوقوع الشک فی المصراؤ فی غیرہ وأقام اھلہ الجمعہ ینبغی ان یصلوا بعد الجمعہ اربع رکعات

Marfat.com

ینووا بها الظهر حتیٰ لولم تقع الجمعة موقعها یخرج عن عهدة فرض الوقت بیقین کذا فی الکافی و هکذا فی المحیط الخ ..... والا ان یقول نویت آخر ظهر اورکت وقته ولم أصله بعد کذا فی القنیة وفی فتاویٰ آهو ینبغی ان یقرأ الفاتحه والسورة فی الاربع التی یصلی بعد الجمعة فی دیارنا کذا فی البتار خانیة. واللہ ورسوله اعلم.

۴/ستمبر ۲۰۰۳ غلام احمد عفی عنہ

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۔ نکاح (نکاح پر نکاح)

۱۔ الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی دو عدد لڑکیوں کا نکاح عندالشرع صحیح کر کے دیا دوبارہ بغیر حصول طلاق دوسری جگہ نکاح کر دیا نیز لڑکیاں دوسرے خاوندوں کے ہاں آباد ہیں جب کہ زید موت کے قریب ہے زندگانی سے ناامید ہو گیا ہے تو توبہ پڑھے اور مر جاوے لڑکیاں بدستور رکھے کیا زید کی توبہ عندالشرع جائز ہے یا ناجائز نیز اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا.

الجواب وهو الموفق للصواب

اگر زید نے دیدہ دانستہ یہ نکاح کیا ہے یا زید کو اختیار اور طاقت حاصل تھی کہ اپنی بیٹیوں کو الگ کراتا اور اس بدترین زنا کے ارتکاب سے روکتا لیکن اس طرح نہیں کیا ایسے آدمی کا جنازہ ممنوع اور حرام ہے حرام کا مرتکب عدم تعاون المسلمین کا موجب ہے۔

ہذا ما حرر الفاضل الکامل شیخ الاسلام قدس سرہ

۲۶ر محرم الحرام ۱۳۸۲ھ/ بروز جمعۃ المبارک ۲۹ر جون ۱۹۶۲ء

Marfat.com

۲۔ شیعہ سے سنی عورت کا نکاح جائز نہیں

الاستفتاء

فِیْ اَنَّ الرَّجُلَ الشِّیْعَةَ طَلَّقَ اِمْرَأَتُه' الَّتِیْ کَانَتْ سُنِّیَةً بِقَوْلِه فِی الْهِنْدِیَةِ ''میں نے تجھے چھوڑا۔'' وَقَالَ هٰذَا اللَّفْظَ مُرَارًا وَاَعَادَه' الثَّانِیْ اَوْ تِسْعُ مَرَّاتٍ فَهَلْ تُطَلَّقُ اِمْرَأَتُه' الْمَذْکُوْرَةُ بِالطَّلَاقِ الْمُغَلَّظَةِ حَتّٰی لَا یَصِحُّ نِکَاحُه' حَتّٰی لَا تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرُه' اَمْ لَا؟

الجواب وهو الموفق للصواب

قَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عُلَمَاءِ عَدَمِ جَوَازَ الْمُنَاکِحَةِ بَیْنَ الْمُسْلِمَةِ وَالْکَافِرِ لِقَوْلِه تَعَالٰی شَانُه' لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ هِنَّ. اَلشِّیْعَةُ قَاطِعًا تُنْکِرُ خِلَافَةَ اَفْضَلِ الصِّدِّیْقِیْنَ وَاَعْدَلِ الْعَادِلِیْنَ وَبِهٰکَذَا الْاِنْکَارِ تُصِیْرُ کَافِرَةً لِاَنَّ مَنْ یُّنْکِرُ خِلَافَةَ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهُوَ کَافِرٌ'' فَتْحُ الْقَدِیْرِ شَرْحُ الْهِدَایَةِ وَعَالْمُکَیْرِیَةِ اُمُوْرِ الْمَبْسُوْطِ الشَّمْسِ الْاَئِمَةِ اَلسَّیْرُ الْکَبِیْرُ لِلْاِمَامِ وَشَرْحُه' لِشَّمْسِ الْاَئِمَه بَاقِیَ الْکُتُبِ الْفِقْهِیَّةِ فِیْ اَبْوَابِ الْاِمَامَةِ بِنَفْسِ اِخْتِلَافِ الْمَذْهَبِ بَیْنَ الْمُتَعَاقِدِیْنِ لَمْ یَنْعَقِدِ النِّکَاحِ فَلَمْ یَبْقَی السُّوَالِ لِلطَّلَاقِ لِاَنَّ الطَّلَاقَ فَرْعٌ عَلَی النِّکَاحِ.(۱) اَمَّا قَوْلُه' طَالِقٌ. ''میں نے تجھے چھوڑا۔'' فَهٰذَا اللَّفْظُ مِنَ الْکِنَایَاتِ الْمُلْحِقَةِ بِالصَّرِیْحِ فَصَارَتِ الْمَرْأَةُ بَاوَّلِ وَهْلَةٍ بَائِنٌ مِّنَ الزَّوْجِ فَلَمْ یَلْحِقْ بِقَوْلِه الْاَوَّلِ قَوْلُه' الثَّانِیْ وَالثَّالِثُ فَیَصِحُّ النِّکَاحُ مِنْ غَیْرِ التَّحْلِیْلِ الْمُزَوِّجِ بَیْنَ الْجَهْلَةِ. نَعَمْ یَقَعُ الطَّلَاقُ مِنْ غَیْرِ نِیَّةٍ لِکَثْرَةِ اِسْتِعْمَالِ هٰذَا اللَّفْظُ فِیْ مَعْنِی الطَّلَاقُ فَیُلْحِقُ بِالصَّرِیْحِ لِهٰذَا الْوَجْهِ.

واللہ ورسولہ اعلم

فقیر محمد قمرالدین السیالوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ سنی عورت کا شیعہ سے نکاح جائز نہیں

بخدمت جناب قبلہ وکعبہ حضرت صاحب دام ظلکم العالیہ۔

نیاز وتسلیمات کے بعد عرض ہے کہ مسماۃ سرداراں دختر احمد علی قوم میراثی سکنہ دھوری والا کا نکاح مسمی منظور حسین ولد نامدار قوم میراثی سکنہ ماڑی شاہ سنجیرہ کے ساتھ والد نے کر دیا اور یہ نکاح لاعلمی کی صورت میں کیا گیا والد کو بالکل علم نہیں تھا کہ منظور حسین مذہب شیعہ رکھتا ہے یا نہیں بعد معلوم ہوا اور یقین ہو چکا ہے کہ وہ رافضی سبی ہے۔ کیا مسماۃ مذکورہ جو مذہب اہل السنّت رکھتی ہے اس کا نکاح شیعہ مرد سے ہو گیا ہے یا نہیں۔ شرعاً جو حکم ہو تحریر فرما دیں۔ اگر نکاح نہیں ہوا تو دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا وتوجروا۔

السائل: احمد علی ولد امیر ساکن دھوری والا، ضلع جھنگ

باسمہٖ تعالیٰ عم امتنانہ و احسانہ

قد اتفقت الأمة المحمدية على صاحبها الصلوٰة والسلام على ان من انكر خلافة الصديق وعمر رضى الله تعالىٰ عنهما فقد كفر كمافى جميع المتون والشروح والفتاوىٰ وقد قال الله تبارک تعالىٰ لاهن حل لهم ولا هم يحلون لهن. فلو تفرد امام بهذه المسئلة لا يُعْبأُ اليه لكون اجماع الأمة على ذالک الامر والاحاديث الصحاح و اجماع اصحاب المتون والشروح و الفتاوىٰ يكفيک بالذكر. فلما عدم الانعقاد للعقد فلها ان تتزوّج سواه باذن وليه حيث اجاز الشرع القويم و عدم صحة العقد بين الفئتين المذكورين موجود فى كتب الفرقه الأخرى "كما فى جامع عباسى لبست بابى". وغيره

واللہ و رسولہ اعلم

محمد قمرالدین غفرلہٗ

۲۰ر ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ/ بروز پیر ۱۹ر فروری ۱۹۶۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۔ سید زادی کا غیر سید سے نکاح

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سید زادی شریفہ کا نکاح غیر سید مرد سے جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ سیدہ شریفہ کے بعض اولیاء کی رضا بھی موجود ہو تو شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب وهو الموفق للصواب

و اما قولی بعدم جواز نكاح الشريفة مع غير الهاشمی بعد الخلافة الراشدة فلا نعدام الكفوية الحاصلة للشرفافی غيرهم و غيرهم و نسبة الشرفاء الی اشرف الاشراف عليه وآله الصلوٰة والسلام لا يوازيها كفو بل لا يدانيها نسب و حسب.

و عدم اعتبار تلک الكفوية يلزم بعدم التوقير من يوقز به التوقير ويحمد به الحمد صلی الله تعالیٰ عليه وآله وصحبه وسلم و ذالک كفر صريح او اللازم مثله وأمر برضاء الاولياء او عدمه يعتبر حيث ما يتصور العارقی قبيلة خاصة لا حيثما يتيقن وجود العار لكل فرد من افراد الأمة كيف و توقير النبی عليه وآله الصلوٰة والسلام واجب على جميع افراد المسلمين بل ذٰلک شرط الايمان فكل ما يعاكس لذالک التوقير لجميع لوازمه فلاتقاس كفوية غيرالشرفاء على هذا فلا يقاس رضاء بعض الاولياء فی صورة غير الشريفة على رضاء بعض الاولياء الشريفة وبالعكس لأن بين الصورتين بعد البعيد او فرق ظاهر او ليس وفی صورة الشريفة توقير رحمة للعالمين عليه وآله الصلوٰة والسلام يكون مطمح نظر كافة للمسلمين الذی هو شرط ايمانهم كما مر فلا يعرض عنه طرفة عين والعار شائع زائع لجميع الأمة بخلاف الصورة الاولیٰ فان العارفی تلک الصورة مختصة باوليائها وفی هذه الصورة عامة لجميع الأمة بل جميع الملائكة كلهم اجمعين. ولا شک ان الانكار الذی يكون مؤثر البطلان

Marfat.com

النکاح یکون معلو لا بالعار والعائر یکون علة الانکار مؤثر و اذا وجدت العلة وجد المعلول. ولیعلم ان الختنین رضی اللہ تعالیٰ عنهما وکذا سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه شرافتهم ثابت بالکتاب والسنة واجماع الأمة و قد انزل منزلة السمع والبصر والفواد و أی شرافة فوق ذالک و أیُّ نسبة تتصور فوق هذا والکلام فی من لا یکون نسبة نسبیة ولا حسبیة التی کانت ثابتة بالتصریحات و هذا لا تکون بعد الخلافة الراشدة فی غیر شرفاء فافهم.

واللہ ورسوله اعلم.

فقیر محمد قمرالدین غفرلہ سجادہ نشین سیال شریف

ترجمہ: اور میرا کلام شریفہ کے نکاح غیر شریف غیر ہاشمی سے ناجائز ہونے کا خلافت راشدہ کے بعد بوجہ کفو نہ پائی جانے کے ہے۔ وہ کفو جو شرفا سادات ہاشمی حضرات کو غیروں میں حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اور سادات حضرات شرفاء کی نسبت اشرف الشرفا ذات اقدس علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام سے جو ہے اس کے مقابل وموافق و برابر کوئی کفو بھی نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے قریب بھی نہ کوئی نسب ہوسکتا ہے نہ ہی کسی کا حسب۔ اور اس کفو کے عدم اعتبار سے اس ذات اقدس کی عدم توقیر لازم آئے گی جس سے توقیر کو وقار حاصل ہے اور جس ذات کے سبب حمد کو حمد بنایا گیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور عدم توقیر صریح کفر ہے یا اس کی طرح لازم اور اولیاء کی رضا یا عدم رضا کا معاملہ تو وہاں خیال کیا جاتا ہے جہاں کسی خاص قبیلہ کو عار لاحق ہونے کا تصور ہو نہ اس جگہ کہ جہاں امت کے افراد میں سے ہر ایک فرد کو عار ہونے کا یقین کیا جائے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی توقیر تو تمام مسلمانوں پر واجب ہے بلکہ یہ ایمان کی شرط ہے پس ہر وہ امر جو اس توقیر کے برعکس ہو جو اس کے تمام لوازمات سے ہے تو غیر شرفاء کی کفو کو اس پر قیاس نہیں کیا جائے گا پھر بعض اولیاء کی رضا کو غیر شریفہ کے اولیاء پر بھی قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ شریفہ سیدہ کے بعض اولیاء کی رضاء کا اعتبار کر لیا جاوے، یہ اس کے خلاف ہے۔

Marfat.com

کیونکہ دونوں صورتوں میں بہت ہی بعید کا بُعد ہے یا ظاہر فرق ہے۔ کیا پھر سیدہ شریفہ کی صورت میں رحمۃ للعالمین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی توقیر مطمع نظر نہیں ہے؟ جو تمام اہلیان اسلام کے ایمان کی شرط ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ لہٰذا اس سے ایک آنکھ کی پلک بھر بھی اعراض نہیں کیا جائے گا حالانکہ تمام امت کے لئے یہ عار عام اور کھلم کھلا ہے برعکس پہلی صورت کے کیونکہ اس صورت میں تو عار صرف اور صرف اسی غیر شریفہ کے اولیاء کے لئے بھی عار ہوتی ہے جو صورت مختصر ہی ہے اور اس صورت میں جو سیدہ شریفہ والی ہے عار تمام امت مسلمہ کے لئے ہے بلکہ جمیع ملائکہ کے لئے بھی ہے اور اس میں شک نہیں ہے کہ جو انکار نکاح کے باطل ہونے میں مؤثر ہے وہ اسی علت ہی کا معلول ہے اور عار جو علت انکار میں مؤثر ہے اس کا وجود ہوگا تو معلول کا ثبوت ہو گا۔ (جب علت پائی گئی تو معلول پایا گیا)۔

اور جاننا چاہئے کہ بے شک ختنین (حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) یہ دونوں اور ایسے ہی حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شرافت و سیادت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے نیز اس پر اجماع امت ہے کہ جو حضرت محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گوش مبارک اور اپنی آنکھ مبارک اور اپنے قلب انور کی حیثیت میں فرما دیئے تو اس سے بڑھ کر اور کون سی شرافت ہو سکتی ہے نیز اس سے زائد اور کونسی نسبت متصور ہو سکے گی اور کلام تو اس میں ہے جو نسبی حسبی نسبت والا نہ ہو۔ ایسی نسبت جو تصریحات سے ثابت ہے وہ نہ رکھتا ہو اور یہ نسبت خلافت راشدہ کے بعد غیر شرفاء میں نہیں ہے۔ پس اسے خوب سمجھیں۔

واللہ ورسولہ اعلم۔

فقیر محمد قمر الدین غفرلہ سجادہ نشین سیال شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۔ طلاق

ا۔ غصہ میں دی گئی طلاق کا حکم

بخدمت جناب قبلہ وکعبہ حضرت صاحب دام ظلکم العالیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ قدم بوسی کے بعد عرض ہے کہ میں مسمی اللہ دتہ ولد محمد بخش قوم ماچھی سکنہ موضع دادو آنہ ضلع جھنگ نے غصہ کی حالت میں اپنی عورت کے متعلق کہا کہ میں نے اپنی عورت چھوڑی، چھوڑی، چھوڑی۔ کہا شریعت مطہرہ میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ السائل: اللہ دتہ

باسمہٖ سبحانہ عم امتنانہ

جواباً رقم ہے کہ لفظ چھوڑنا طلاق صریح کی تعریف میں نہیں آ سکتا کیونکہ بسا اوقات یہی لفظ عورت پر استعمال ہوتا ہے اور طلاق کا معنی ذہن میں نہیں آتا۔

علاوہ اس کے کہ یہ لفظ عربی میں لفظ ''ترک'' کا معنٰی ہے جو صریح نہیں بلکہ کنائی ہے۔ کوئی شخص عورت سے کہتا ہے کہ میں تجھے گھر چھوڑ آیا تھا یا اکیلا چھوڑ آیا تھا یا راستہ میں چھوڑ آیا تھا وغیرہ تو طلاق کا معنی ذہن میں نہیں آتا۔

لہٰذا یہ لفظ کنائی ہوگا اور کنائی چونکہ دوسری کنائی کو لاحق نہیں ہوتی لہٰذا پہلے لفظ سے عورت بائن ہوگئی اور دوسرے دو بار کہنا لغو ہوگیا۔ اس کو نہ لاحق ہوگا۔ چونکہ یہ لفظ گو کنائی ہے مگر ملحق بالصریح ہے لکثرت الاستعمال لہٰذا نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔ طلاق واقع ہو جائے گی اور صرف نکاح کے ساتھ خاوند کے حق میں آ سکتی ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم.

فقیر محمد قمرالدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف ضلع سرگودھا

۲۶ر شوال المکرّم ۱۳۸۸ھ بروز ہفتہ ۲۷ر جنوری ۱۹۶۸ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔ مکرہ کی طلاق کا حکم

سوال: کیا مکرہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب وهو الموفق للصواب

نعم يقع طلاق المكره و عدم الرضاء للمكره لا يمنع وقوع الطلاق لأن المكره قد اثر الطلاق باختياره على الايذاء و فى نفسه عند و اسبندل الطلاق بالايذاء الذى تيقن انه واقع به. اما تبلف العضو و اما باتقل وهذا اختار. ولا يخفى الاختيار والرضاء قد يجتمعان ولا ما نعة الجمع فلهذا عند أئمة الاحناف رحمهم الله تعالىٰ يقع الطلاق. والله و رسوله اعلم.

فقیر محمد قمرالدین السیالوی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ عدالتی طلاق کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ کہ ایک شخص شادی شدہ تھا میاں بیوی میں لڑائی ہو پڑی جس کی وجہ سے بیوی ناراض ہو کر میکے چلی گئی وہاں جا کر اس عورت نے سرگودھا عدالت میں نکاح تنسیخ کا دعویٰ کر دیا اس کا خاوند ضلع جھنگ کا رہنے والا تھا۔ چار پانچ ماہ تک کیس چلتا رہا جس کے بعد عدالت والوں (جج صاحب) نے لڑکی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ لڑکی کے والد نے اب اس کا نکاح آگے دوسری جگہ کر دیا ہے اس کی شادی ہونے والی ہے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

سائل: جیون ولد راجہ، قوم ماچھی
چک نمبر ۱۳۵، شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا

Marfat.com

الجواب وهو الموفق للصواب

لا ينفسخ النكاح البتّة كيف والقضاء على الغائب لا ينفذ والوجوه التي بها ينفسخ النكاح لم توجد فلا يجوز نكاح تلك المرأة برجل آخر قطعاً ويقيناً في الاسلام. والله ورسوله اعلم.

حررہٗ محمد قمرالدین السیالوی غفرلہٗ

ترجمہ: یہ نکاح قطعاً فسخ نہیں ہوسکتا جبکہ قضاء علی الغائب ہے یعنی دوسرا فریق موجود بھی نہیں ہے لہٰذا یہ فیصلہ نافذ ہی نہیں اور جن وجوہات سے نکاح فسخ ہوتا ہے وہ پائے بھی نہیں گئے۔ لہٰذا اس عورت کا دوسرے مرد سے نکاح قطعاً و یقیناً جائز نہیں ہے۔ اسلام میں منکوحہ عورت کا دوسرے مرد سے نکاح حرام ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

فقیر محمد قمرالدین السیالوی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۔ عدالت کا فسخ نکاح اور توہین عدالت کا کیس

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

علاقہ اکڑیاں والا تحصیل وضلع جھنگ میں ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کچہری سے فسخ کرا کر دوسری جگہ کسی اور کو نکاح کر دی، دوسرا فریق عدالت عالیہ شرعیہ سیال شریف میں حاضر ہوا۔ حضرت خواجہ قمرالملت والدین خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر فتویٰ شرعیہ دیا کہ جس جج نے یہ نکاح توڑا ہے اس نے شریعت کی حد سے تجاوز کیا ہے خلاف شرع ارتکاب سے جب تک توبہ نہ کرے اور اپنا غیر شرعی حکم واپس نہ لے تو مرنے کے بعد اس کا جنازہ جائز نہیں اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

اس جج نے ہائیکورٹ میں توہین عدالت کا دعویٰ کر دیا۔ حضرت قمرالملت والدین خواجہ محمد قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دعویٰ میں فرمایا کوئی حاکم کسی مسلمان کی زوجہ کو اپنی

Marfat.com

طرف سے طلاق نہیں دے سکتا اس کا شرع شریف میں کوئی جواز نہیں ہے۔ اس پر عدالت عالیہ ہائیکورٹ نے فیصلہ دیا کہ علماء کرام ازروئے شرع شریف کوئی فتویٰ دیں اور وہ فتویٰ موجودہ عدالتی فیصلہ کے خلاف ہو اسے توہین عدالت نہیں سمجھا جائے گا۔

نوٹ: علاقہ اکڑیاں والا میں جلسہ عام ہوا اس جلسہ میں راقم الحروف نے حضرت قمرالملت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ پڑھ کر سنایا تھا۔ اس جلسہ سے قمرالملت علیہ الرحمۃ نے تفصیل سے خطاب فرمایا اس علاقہ کے لوگوں کو شاید اب تک یاد ہو وہاں سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

از قلم محمد صدیق الخیری خطیب جامع مسجد اولیاء

دربار پیر فتح شاہ روڈ، جھنگ صدر

۹/ جون ۱۹۹۹ء بروز بدھ ۲۴/ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵۔ عدالتی طلاق اور توہین عدالت کا کیس

(انگریزی کا اردو ترجمہ نقل مطابق اصل)

از کتاب: پی ایل ڈی (پاکستان لاء ڈگری) ہائی کورٹ ۱۹۶۴ء لاہور، صفحہ نمبر ۹۶۔

۱۔ تحریری جواب از جانب خواجہ محمد قمرالدین مورخہ ۲/ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز پیر ۱۵/ رجب ۱۳۸۳ھ۔

۲۔ حکم از عدالت جمیل حسین رضوی مورخہ ۱۰/ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز منگل ۲۳/ رجب ۱۳۸۳ھ۔

بحوالہ لیٹر نمبر ۵۶/۶۳۔ مورخہ ۱۸/ جنوری ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ ۳/ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ۔

مشتملہ نمبر ۶/۷، بتاریخ ۱۷/ اپریل ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ۲/ ذیقعد ۱۳۸۳ھ۔ عدالت سیشن جج سرگودھا۔

Marfat.com

۱۔ درعدالت ہائی کورٹ لاہور بحوالہ فوجداری نمبر ۱۹۶۳ ـ ۵۶ ـ

مقدمہ پیش کردہ از شیخ عبدالحمید ڈسٹرکٹ اور سیشن جج سرگودھا ـ مع انڈنٹ نمبر ۶/۷ ـ ۱۷ر مورخہ ۱۷ر اپریل ۱۹۶۳ء بروز بدھ ۲۳ر ذیقعد ۱۳۸۲ھ ـ بابت کارروائی تحت توہین عدالت درعدالت چودھری محمد اسلم سول جج سرگودھا بنام محمد شیر ولد نور محمد ـ

۲۔ غلام مصطفیٰ معتکف آستانہ عالیہ سیال شریف ـ

۳۔ خواجہ محمد قمرالدین ولد خواجہ محمد ضیاء الدین ـ

۴۔ ضیاء الحق ثنائی پرنٹر اینڈ پبلشر ثنائی پریس سرگودھا ـ

درعدالت عالیہ ہائی کورٹ ویسٹ پاکستان لاہور، محکمہ ججی نمبر جی ـ آر ـ ۵۶/۶۳ فیصلہ تاریخ سماعت ۹ر دسمبر ۱۹۶۳ء ـ بروز ۲۲ر رجب ۱۳۸۳ھ ـ

سائل : نور مسٹر عطاء اللہ سجاد ایڈیشنل اے ـ جی ـ

مسئول: علیہ محمد شیر وغیرہ از ایس ایم ظفر ـ ایس ایم انور شیخ مقبول احمد اور راجہ مونی داد وکلاء

(جمیل حسین رضوی جج)

توہین عدالت کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مسماۃ فاطمہ نے اپنی شادی کے فسخ کے لئے اپنے خاوند محمد شیر پر مقدمہ چلایا ـ ۹ر اپریل ۱۹۶۲ء/ سوموار ۳ر ذیقعد ۱۳۸۱ھ کو مقدمہ دائر ہوا ـ یکم اکتوبر ۱۹۶۲ء/ ۴ر رجب ۱۳۸۲ھ کو محمد شیر سے کہا گیا کہ بطور عام رواج دربار سیال شریف سے کہ وہ فتویٰ حاصل کرے کہ اگر کوئی منکوحہ عورت عدالت سے طلاق لے لیتی ہے اور پھر دوسری شادی کر لیتی ہے تو دوسری شادی جائز ہے یا نہیں؟

آخر کار خواجہ محمد قمرالدین نمبر ۳ نے جواب دیا کہ ازروئے شریعت کوئی قانون یا عدالت ایک جائز شادی کو منسوخ نہیں کر سکتے اور بغیر طلاق لئے اگر وہ عورت دوسری شادی کرے تو دوسری شادی ناجائز ہے کیونکہ اسلام میں ایسا جائز نہیں ـ

محمد شیر نمبر ۱ نے اس سوال کے متعلق ایک دو جواب ضمیمہ میں شائع کروایا اور

Marfat.com

شاہ پور کے مسلمانوں سے اپیل کی جس میں اس نے یہ ظاہر کیا کہ سیال شریف کے فتویٰ کے مطابق سول کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ ناجائز ہے اور اس کی بیوی کی دوسری شادی ناجائز ہے۔ پس ازیں اس نے مولوی امان اللہ خطیب پر حملہ کیا جس نے دوسری شادی کی ہوئی تھی اور آخرکار اس نے ان کو تنبیہ کی کہ اس کی بیوی اور اس کا دوسرا خاوند حقیقت میں ناجائز تعلقات رکھتے ہیں اور چونکہ یہ سوال حرام و حلال کا ہے اس لئے ان پر فوراً کارروائی کرنی چاہئے۔

یہ ضمیمہ ثنائی پریس سرگودھا میں شائع ہوا۔

۲۔ مسماۃ فاطمہ نے یکم نومبر ۱۹۶۲ء/ بروز جمعرات ۳ر جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ کو سرگودھا کے سول جج سے درخواست کی کہ توہین عدالت کا کیس محمد شیر نمبر ۱ پر کیا جائے۔

اس لئے جج صاحب نے بنام چار اشخاص نوٹس جاری کر دیا کہ جواب دیں کہ توہین عدالت کا کیس ان پر کیوں نہ کیا جائے۔ محمد شیر نمبر ۱ نے اس ضمیمہ کی اشاعت کو تسلیم کیا اور کہا کہ اس نے اس فتویٰ کو مزید تشریح کے لئے ایسا کیا ہے کہ اس کا بیوی پر اب کیا حق ہے۔ ضیاء اللہ نمبر ۴ پروپرائیٹر ثنائی پریس نے بے معنی معافی نامہ لکھ کر پیش کیا۔ اس نے بیان کیا کہ اس کے دو بھائی قتل ہو گئے اور مجرم پولیس سے فرار ہو گیا اور اس دوران میں وہ سرگودھا سے غیر حاضر تھا اور یہ پوسٹر اس کے چھاپہ خانہ کے کسی ملازم کی غلطی سے شائع ہو گیا یہ پوسٹر محمد شیر کے لئے ہے۔

خواجہ محمد قمرالدین نمبر ۳ نے بیان دیا کہ فتویٰ تو فریضہ کے طور پر تھا اور اس کا جواب شریعت کے مطابق تھا جس میں توہین عدالت کا مقصد نہ تھا۔ لیکن غلام مصطفیٰ نمبر ۲ کی طرف سے کوئی جواب نہ تھا۔ البتہ اس کے وکیل نے اس کی طرفداری کی جس کی پیروی خواجہ محمد قمرالدین کے وکیل نے کی۔ جج عدالت عالیہ نے اس فتویٰ کا کچھ حصہ اور محمد شیر کی درخواست کا کچھ حصہ درج کیا ہے اس کے الفاظ سے توہین عدالت مترشح ہوتی ہے کیونکہ مسئول علیہ نے کہا ہے کہ عدالت کا فیصلہ بے سود ہے اور بے معنی ہے اس لئے اس نے

Marfat.com

کیس ہائی کورٹ میں کر دیا ہے کہ توہین عدالت کی کارروائی کی جاوے تا کہ عوام کو عدالت کا وقار معلوم ہو جائے۔

۳۔ نوٹس تمام مسئول علیہ صاحبان کو دیا گیا کہ ان پر کیوں نہ توہین عدالت کا کیس کیا جائے۔ میں نے وکیل مسئول علیہان کے بیان سنے ایس ایم ظفر وکیل مسئول علیہ نمبر ۳۔ کہ حنفی قانون شریعت میں طلاق دینے کا حق مرد کو حاصل ہے اور عورت کی شادی ناجائز قرار دی جاتی ہے یعنی فسخ نکاح سے دوسری شادی ناجائز ہے۔ لہٰذا کسی عدالت کو شریعت کی رو سے شادی ناجائز قرار دینے کا حق حاصل نہیں ہے اور وکیل نے میری توجہ ان اعتراضات اور اسباب پر مبذول کرائی کہ۔

بل مسلم یا ناجائز شادی جب شائع ہوا جس میں یہ لکھا ہے کہ حنفی قانون شریعت میں شادی شدہ عورت کو عدالت سے شادی فسخ کرانے کا کوئی حق نہیں بشرطیکہ اس کا خاوند اس کی طرف لاپرواہی برتے یا اس کی زندگی کو اجیرن بنا دے یا متواتر اس سے بدسلوکی کرے یا اس کو نان ونفقہ نہ دے اور ایسے ہی چند اسباب کے ماتحت ایسی ہی کئی ایک کیس شادی شدہ بہت سی عورتوں کے برٹش انڈیا میں ہوئے ہیں۔ یہ بل چند ترمیمات کے بعد ۱۹۳۹ء میں نافذ ہوا اور اس کا ذکر گزٹ آف انڈیا بروز ہفتہ ۲۱ر ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ/ ۱۱ر ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں ہوا جو اس طرح ہے۔

شرح حنفیہ میں کسی شادی شدہ عورت کو عدالت سے یہ فیصلہ لینے کا حق نہیں ہے کہ اس کی شادی فسخ کر دی جائے بشرطیکہ اس کا خاوند اس سے لاپرواہ ہو جائے اور اس کی زندگی کو اجیرن بنا دے اور لگاتار اس سے بدسلوکی کرتا رہے۔

وکیل نے میری توجہ کتاب حقوق الزوجین مصنفہ سید ابوالاعلیٰ مودودی کے صفحہ نمبر ۴۹، ۵۰ کی طرف دلائی کہ طلاق دینے کا حق صرف خاوند کو ہی ہے اور کوئی عدالت بھی فسخ شادی کا حکم صادر نہیں کر سکتی اور وکیل صاحب نے اس پر یقین دلایا کہ حنفی قانون شریعت یہی ہے جب یہ سوال نمبر ۲ اور نمبر ۳ کو کیا گیا تو انہوں نے تسلیم کیا اور محمد شیر نے خاص کر یہ بیان نہیں دیا اور یہ جواب شریعت کے مطابق صحیح سنا۔ نمبر ۲ نمبر ۳ اس کی اشاعت کے

Marfat.com

ذمہ دار نہ تھے اور نہ ہی ان کو معلوم تھا کہ محمد شیر یہ فتویٰ حاصل کر کے عام پبلک کو استعمال میں لائے گا کہ کورٹ نے فیصلہ غلط کیا ہے۔ وکیل نے کہا کہ ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ قانون پر نکتہ چینی کرے اگر وہ شریعت کے خلاف ہو خصوصاً جبکہ قانون کی کتاب آرٹیکل میں درج ہے کہ اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں ہونا چاہئے۔ وکیل نے اس کی تائید میں مندرجہ ذیل امثال پیش کیں۔

انڈرا پال ٹرینس امبار بنام دی اٹارنی جنرل آف ترنی داد اور ٹوبے سو جج یا اس کا حکم انفرادی طور پر یا تنظیمی ضمن میں اگر کسی عام پبلک کے فرد کے ساتھ زیادتی ہو جائے تو اس کو محض برائے خیر تنقید کرنے پر حق حاصل ہے اور جو جج کی مشیت سے اسے تنقید کرنا حاصل ہے تو عوامی راستہ ہے اور غلطی برداشت کرنے والوں کو اجازت ہے کہ کڑی تنقید کریں بشرطیکہ گورنمنٹ کے خلاف ناجائز تحریک نہ ہو وہ محفوظ ہیں۔ سچائی سچائی ہے اور آدمی کو صاف گو ہونا ضروری ہے۔ گورنمنٹ پلیڈر بمبئی بنام مسیحلز و جادلو۔ ۱۹۳۸ اے۔ آئی۔ آر بمبئی ۱۹۷۔

یہ مقدمہ تھا جس میں کہ مسئول علیہ نے تمام عدالتوں پر توہین کا اظہار کیا بمبئی کے صوبہ میں۔ لیکن اس نے کسی جج پر اعتراض نہیں کیا اور نہ ہی کوئی خاص تنقید کی ہے اس لئے یہ ثابت کیا کہ یہ توہین عدالت نہیں ہے۔

آرتھری ناتھ پری را بنام کنگ (۱۹۵۱ء PLP پرلوی کونسل ۲۳)

توہین عدالت میں کچھ ایسا عمل (حرکت) یا تحریر یا اشاعت عدالت میں ہو یا جج کی توہین ہو یا اس کے حکم کو معمولی سمجھا جائے یا انصاف پر کوئی حرف آئے یا قانون پر کوئی الزام آئے اس مقدمہ میں مسئول علیہ جماعت نمائندگان کا ممبر تھا وہ جیل میں گیا اور جیل کو دیکھا بطور ملاقاتی کے اس نے اپنی رپورٹ میں قیدیوں کی موجودہ حالت بیان کی جس کو کہ سننا ہی ناواجب تھا جب قیدی پیش ہوا تو معلوم ہوا کہ اس کی رپورٹ توہین عدالت نہیں تھی کیونکہ وہ قیدیوں کے قواعد پر تنقید کر رہا تھا اور کسی عدالت کی کارروائی کا بیان نہیں تھا اور اس کی تنقید عوام کے لئے بالکل درست تھی۔

(ایکس بنام بی ایس نیر (۱۹۵۰ء A.I.R. الہ آباد ۵۴۹)

اس مقدمہ میں بطور ڈیپوٹیشن وزیر اعلیٰ کے پاس افسرانِ بالا کی شکایات لے کر گئے اس کیس میں حقیقت یہ تھی کہ یہ توہین عدالت نہیں ہے وکیل صاحب نے اس پر اکتفاء کی کہ اگر کیس میں کوئی تنقید ہے تو یہ توہین عدالت نہیں ہے اور اس نے Dunn بنام Bevan لا ٹائم رپورٹ جلد نمبر ۱۲۷، صفحہ ۱۴ اور Kelli اور کمپنی۔

بنام ای پول اور دیگر (۹۵ لا ٹائم رپورٹ، جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۴۰۵)

ان مقدمات کا فیصلہ ان حقائق پر ہوا اور اس موجودہ کیس میں اس کا تعلق نہیں تاہم اس کو عام خیال نہیں کیا جا سکتا اگر ایسا کوئی کیس فیصلہ شدہ ہو تو اس کو توہین عدالت کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا۔

ہادی حسن و دیگر بنام نصیرالدین حیدر و دیگر (۱۹۲۶ء A.I.R الٰہ آباد ۶۲۳، ص ۶۲۸)

یہ ایک صاف حکم ہے کہ اگر کوئی حرکت عدالت کے وقار کے خلاف ہو یا اس سے عدالت کی ہتک ہو تو اگرچہ مقدمہ کے اختتام پر یا اس کے معلق ہونے پر بلاشبہ توہین عدالت ہے۔ معلق مقدمات میں توہین عدالت محض انتظامیہ کے انصاف میں مداخلت ہے۔ اور بہت سے حوالے اس مقدمہ میں دیئے گئے ہیں جس میں ظاہر ہے کہ توہین عدالت اس کیس میں بھی ہو سکتی ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہو۔ ان تمام اسباب کو بغور سوچنے سے میری رائے یہ ہے کہ جہاں تک مسئول علیہ نمبر ۲ نمبر ۳ کا تعلق ہے وہ حدود سے باہر نہیں جا سکے اور ان کی تنقید عدالت کے فیصلہ پر جائز ہے۔ حقیقت میں اس مقدمہ میں مسئول علیہ نمبر ۲ اور مسئول علیہ نمبر ۳ میں میری تسلی نہیں ہوئی کہ جس میں عدالت کا کوئی حکم تھا اور فتویٰ کے ذریعہ سے اس پر ہتک ہوئی ہو اور مجھے پختہ تسلی ہے کہ ان کا جواب ایک اہم فریضہ کا سرانجام دینا تھا اور شریعت کے احکام کے مطابق حق صرف خاوند کو ہے کہ وہ عورت کو طلاق دیوے اور یہ اختیار کسی کورٹ یعنی عدالت کو نہیں دیا گیا اس لئے وہ حق بجانب ہیں کہ انہوں نے عدالت کے فیصلہ پر تنقید کی ہے اور ان کا یہ تمام عمل ایک تنقید کی حیثیت رکھتا ہے اور اس میں توہین عدالت کا ارادہ نہیں ہے پس ان حالات کے تحت کہ مسئول علیہ نمبر ۲، نمبر ۳ نے توہین عدالت نہیں کی اس لئے یہ نوٹس منسوخ کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

۴۔ اس شائع شدہ اپیل میں جو کہ مسئول علیہ نمبر ا نے پیش کی ہے بلاشبہ ایسے الفاظ ہیں جس میں توہین عدالت کا احتمال ہوسکتا ہے اور جج کے انصاف پر حرف آتا ہے وہ اس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے جس کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ ہوا ہے اس لئے اس کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ کورٹ کے فیصلہ کو بے معنی سمجھے اور وہ مسماۃ فاطمہ کا خاوند بدستور قائم رہا ہے اس کا یہ فعل کہ پبلک کو بھرنا فتویٰ کی مدد سے جج کے فیصلہ کو ناروا قرار دینا اور کہنا کہ فتویٰ بطور فریضہ لیا گیا گویا توہین عدالت ہے اس لئے میں اس کو توہین عدالت کا مجرم قرار دیتا ہوں اور اس کو مبلغ ۔/۲۵ روپے جرمانہ کرتا ہوں اگر یہ جرمانہ ایک ماہ کے اندر ادا نہ کیا گیا تو اس کو پندرہ دن کی قید ہوگی۔

۵۔ جہاں تک مسئول علیہ نمبر ۴ کا تعلق ہے اس نے بلاشرط معافی مانگ لی ہے اور مجھے یہ مان لینا ہے کہ اس کی اشاعت اس کے علم کے بغیر ہوئی ہے۔ یعنی اس کی غیر حاضری میں جب کہ وہ سرگودھا میں موجود نہ تھا جبکہ پوسٹر شائع ہوا لہٰذا میں اس کا معافی نامہ قبول کرتا ہوں اور اس پر جو نوٹس ہے اس کو منسوخ کرتا ہوں۔

دستخط شدہ

جمیل حسین رضوی جج

مؤرخ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۳ء بروز منگل ۲۳ر رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

درعدالت عالیہ پاکستان (ہائیکورٹ) لاہور

بحوالہ .C.R اصلی نمبر ۵۶ ۱۹۶۳ء

گورنمنٹ بنام محمد شیر۔

تحریری جواب بجانب خواجہ محمد قمرالدین۔

مؤدبانہ عرض ہے:

ا۔ قانون شریعت کا بیان جو کہ میں نے مؤدبانہ طور پر بحوالہ محمد شیر پیش کیا ہے شریعت کی وجہ سے جہاں تک مجھے علم ہے درست ہے۔

Marfat.com

۲۔ اس بیان سے میں نے کوئی توہین عدالت نہیں کی جو کچھ میں نے بیان دیا ہے وہ قانون شریعت کا اظہار ہے جس میں کسی خاص مقدمہ کا ذکر نہیں اور مجھے یقین ہے کہ میں نے اپنے خیالات ایک عام سوال کی شکل میں ادا کئے ہیں۔ اور اس کیس میں حوالہ کے الفاظ عام طور پر شیر محمد کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔

۳۔ کہ اس مقدمہ میں شیر محمد کا حوالہ عام ہے جسے کسی عدالت کی طرف اشارہ نہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں کسی عدالت کو مدنظر رکھا گیا ہے اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ اس کیس میں خاص طور پر شیر محمد کی دلچسپی ہے اور نہ ہی اشاعت کے متعلق مجھے علم ہے کہ یہ پوسٹر شائع ہوا۔

۴۔ چونکہ بیان قانونِ شریعت اور بمنزلہ ایک فریضہ کے ہے اس لئے اس میں توہین عدالت کا امکان ہی نہیں یہ تو صرف قانون کے اوپر بہترین تنقید ہے صرف کہنا یہ مطلب ہے کہ شادی کو منسوخ کرنے کی طاقت عدالت کو نہیں ہو سکتی اور یہ اسلام کے منافی ہے میری سلیم عقل کے مطابق خاوند ہی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔

۵۔ قانون پر رائے زنی حقیقی ہے اس لئے یہ توہین عدالت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے نہایت مؤدبانہ گزارش ہے کہ توہین عدالت کے نوٹس کو مہربانی فرما کر منسوخ کر دیا جائے۔

دستخط جواب دہندہ مسئول علیہ

محمد قمرالدین غفرلہٗ

بذریعہ ایڈوکیٹ، ۹ فرید کوٹ روڈ، لاہور

مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۶۳ء/ بروز پیر ۱۵ر رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

فتویٰ از دربار سیال شریف:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت عاقلہ بالغہ جو اپنی خوشی سے و رضا سے اپنی کفو میں اپنے والدین کی رضامندی سے نکاح کیا ہے مگر تین چار ماہ آباد رہ کر پھر جب میکے گئی تو بدنیت ہوگئی اور اپنا نکاح سرکاری عدالت سے فسخ کرا کر اب اس نے دوسری جگہ نکاح کرلیا ہے کیا یہ نکاح ثانی درست ہے یا ناجائز ہے؟ بینوا و توجروا.

سائل: محمد شیر مانیمی
ساکن جلپانہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا

الجواب وھو الموفق للصواب

صورۃ مسئولہ میں اگر حقیقتاً اسی طرح ہے تو عورت مذکورہ کا پہلا نکاح جائز اور درست اور دوسرا نکاح ناجائز اور حرام ہے۔

غلام مصطفیٰ معتکف آستانہ عالیہ سیال شریف
الجواب صحیح
فقیر قمرالدین غفرلہٗ السیالوی

باسمہٖ سبحانہ عم امتنانہ' و احسانہ'

میں حیران ہوں کہ ایسا کھلا ہوا اور واضح ترین مسئلہ جس کو ہر مذہب و ملت کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ایک عورت کا پہلے ایک جائز نکاح ہو تو دوسرے شخص کے ساتھ بدوں طلاق حاصل کئے نکاح نہیں کرسکتی شرع اقدس کی رو سے کوئی عدالت اور کوئی قانون ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا کہ پہلا نکاح ٹوٹ جائے اور طلاق حاصل کرنے کے بغیر دوسری جگہ شادی جائز ہو سکے۔ ہاں عیسائیوں کے موجودہ آئین اس قسم کے خلاف فطرت اور خلافِ انصاف ایسا کرنے کو روا رکھتے ہیں مگر اسلام میں ایسا ظلم ہرگز نہیں۔

فقیر قمرالدین سیالوی غفرلہ۔

Marfat.com

مندرجہ بالا فتویٰ کے دلائل اور ثبوت شرعی

(باب طلاق العبد) ابن ماجہ، ص ۱۵۱۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال أتٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یارسول اللہ سیدی زوجی امتہ وھو یرید ان یفرق بینی و بینھا قال فصعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فقال ایھا الناس ما بال احدکم یزوج عبدہ امتہ ثم یرید ان یفرق بینھما انما الطلاق لمن اخذ بالساقِ.

انما الطلاق ای یملک الطلاق من یملک الجماع فلیس للسید جبر علی عبدہ اذا نکح اَمَتَہٗ.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے میرے مالک نے اپنی باندی نکاح کر دی اور اب وہ چاہتا ہے کہ میرے اور اس میری عورت کے درمیان جدائی کر دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! کیا حال ہے تمہارے ایک شخص کا کہ اپنے غلام سے اپنی باندی کا نکاح کر دیتا ہے پھر چاہتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کر دے۔ بے شک طلاق دینے کا مالک وہی ہے جس نے اپنی عورت سے جماع کیا۔

عن عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنھم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا عتق فیما لا یملک ولا طلاق فیما لا یملک۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد وازاد ابو داؤد ولا بیع فیما لا علیک۔ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق، ص ۲۸۳)

ترجمہ: عمرو ابن شعیب نے اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جس مال کا مالک نہ ہو اس کی نذر اور منت نہیں مان سکتا اور جس غلام کا مالک نہ ہو اسے آزاد نہیں کر سکتا اور جس عورت کا ملک نکاح کا مالک نہ ہو اسے

Marfat.com

طلاق نہیں دے سکتا (جو عورت کسی کے ملک نکاح میں نہ ہو وہ اس عورت کو طلاق دینے کا مجاز نہیں ہوسکتا)۔ اور ابو داؤد میں مزید ہے جو آدمی جس مال کا مالک نہ ہو اس کی فروخت نہیں کرسکتا۔ اس روایت کو ترمذی اور ابو داؤد نے بیان فرمایا:

عمرو ابن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو ابن العاص السھمی سمع ابا و ابن المسیت وطاؤسا و روا عنه الزهری و ابن جویج و عطاء و خلق کثیر روی سواهم.

علاوہ ازیں فرمان ذیشان الذی بیده عقدة النکاح سے واضح ہے کہ خاوند ہی کے ہاتھ میں ہے نکاح کی گرہ اور طلاق کا بیان قرآنِ مجید میں جس جگہ پر بھی ہے طلاق کی نسبت خاوند ہی کی طرف ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث سے واضح ہے کہ اسلام میں طلاق اپنی بیوی کو خاوند ہی دے سکتا ہے کوئی اور شخص کسی کی عورت کو طلاق دینے کا حق نہیں رکھتا۔

اور ابن ماجہ والی حدیث جو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس میں تو واضح ہے کہ اپنے غلام کی منکوحہ جو مالک کی باندی بھی ہو اسے مالک نہ طلاق دے سکتا ہے نہ ہی اُن کا نکاح ختم کرسکتا ہے حالانکہ خاوند بیوی دونوں ہی اس کی ملکیت میں تھے خود نکاح کردی تھی اس کے باوجود اسے طلاق دینے کا حق دار نہیں بنایا گیا۔ تو ایک آزاد مرد کی آزاد عورت کا نکاح کوئی حاکم وغیرہ کیسے ختم کرسکتا ہے۔ علاوہ ازیں فسخ نکاح کے جو شرائط وقوانین ہیں ان کا اس صورت سے تو تعلق ہی نہیں ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶ ۔ وقف

اصلاح وقف کے لئے ضرورتاً حکومت سے مدد لینا

فتویٰ مصدقہ عمدۃ المحققین مولانا معین الدین صاحب اجمیری جس میں اصلاح وقف کے لئے مسلمانوں کی جدوجہد اور حکومت سے مدد لینا جائز قرار دیا گیا ہے۔ فتویٰ مشمولہ مسل نمبر ۲۶۳ ۱۹۲۱ء/ ۱۳۳۹ھ۔

از دفتر انجمن جمعیۃ الانوار — بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ

خواجہ اجمیر شریف — بمطابق ۱۷ جنوری ۱۹۱۹ء

ھو المعین

ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا ما قولکم رحکم اللہ۔

اس مسئلہ میں کہ اوقاف (وقف خاص و عام) میں مسلمانوں کو دخل اور دست اندازی کرنے کا کیا حق ہے اور کس حکم شریعت کی رو سے بحوالہ کتاب ومضمون کتاب سے جواب عنایت کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ فقط

الجواب

صورۃ مسئولہ میں عام مسلمانوں کو عند الضرورت اور وقف خاص اور وقف عام ہر دو میں دخل دینے کا استحقاق شرعاً ثابت ہے حتیٰ کہ اگر خود واقف کے متعلق بھی خیانت کا شبہ ہو جو متولی بھی اس وقف کا ہو تو واقف بھی تولیت سے ظہور خیانت پر عزل کا حق خاص قاضی یا حاکم وقت کو حاصل ہے اور مسلمانوں کو چارہ جوئی کرنے کا۔ درمختار میں ہے۔

ینزع وجوب الواقف فغیرہ بالاولی غیر مامون وان شرط عدم نزع المخالفۃ الحکم شرع فیبطل مطلب یہ ہے کہ واقف تک تولیت سے معزول کیا جا سکتا

Marfat.com

ہے گویا کہ وہ اس کی شرط کر لے کہ میں بشرط عدمِ عزل متولی ہوں یا متولی ہو سکتا ہوں تو دوسرے میں بطرق اولیٰ مداخلت کی جا سکتی ہے خواہ وقف عام ہو یا وقف خاص اور جبکہ مسلمان شبہ کے وقت بھی مداخلت نہ کر سکیں تو پھر اوقاف کی حفاظت کا کیا طریق۔ مخصوص قوم و مخصوص افرادِ وقف عام و خاص کو ذاتی جائیداد بنا سکتے ہیں ایسی حالت میں وقف، وقف نہیں رہ سکتا کیونکہ شان وقف کی یہ ہے کہ جو ہمیشہ قائم رہے اور جس کی رہن و بیع نہ ہو سکے پس اگر حکام کی توجہ اس کی بقاء کی طرف نہ ہو اور اُدھر مسلمان بیدخل رہیں اور اُن کو استحقاق مداخلت نہ ہو تو پھر واقف کے بیع و رہن یا دیگر ناجائز تصرفات سے روکنے والا کون و نیز عام مسلمان جبکہ خلیفہ وقت کو خلافت سے اپنی عام رائے کی بناء پر معزول کر سکتے ہیں تو اوقاف میں بطریق اولیٰ ان کی مداخلت عندالضرورت ہونا چاہئے خصوصاً اوقاف عامہ میں قرآن میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ کہ آپ امور انتظامیہ میں مسلمانوں سے مشورہ لیں جبکہ پیغمبر معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ کا حکم دیا گیا کہ عام مسلمانوں سے مشورہ حاصل کریں تو تمام امور مذہبی میں جمہور مسلمانوں کو کس قدر مداخلت ہونا چاہئے۔ **واللہ اعلم و علمه أتم المجیب.**

المشتہر عبدالرحمٰن خان محلّہ عیدگاہ اجمیر شریف۔ نقل از رسالہ درگاہ بل (بروز جمعرات ۲۷ر جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ/ ۲۶ر ستمبر ۱۹۳۵ء) کو کونسل آف اسٹیٹ کے اجلاس میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے پیش کر دیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۔ شانِ اولیاء

۱۔ اولیاء کرام کو یا عباداللہ کہہ کر پکارنا جائز ہے

یَا عِبَادَ اللهِ اَحْبِسُه فَاِنَّ لله تَعَالٰی عِبَاداً فِی الْاَرْضِ یعیونه.

قلت حکی بعض شیوخنا الکبار فی العلم انفلتت له دابة اظنها بغلة وکان یعرف هذا الحدیث فقال حبسها الله تعالٰی علیهم فی الحال.

و کنت مرَّةً مع جماعة فانفلتت منها بهیمة وعجزوا عنها فقلته جسها الله تعالٰی علینا فی الحال بغیر سبب. سوا هذا الکلام ذکره النووی فی الاذکار قوله رحکم الله.

ای رواه ابن ابی شیبة هذه الزیادة موقف مان من قول ابن عباس (رحمکم الله) و ان رودانی نسخة و اذا ارادوا عونا ای نصرا و اعانةً او معیناً ومُغِیثًا فلیقل یَاعِبَادَ اللهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللهِ اَعِیْنُوْنِیْ یکرّرها ثلاثاً راه الطبرانی عن زید بن علی عن عقبة ابن غزوان عن النبی صلی الله علیه وسلم قَالَ اِذَا ضَلَّ أَحَدَکُمْ شَیْئًا وَاَرَادَ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَیْسَ بِهَا اَنِیْسٌ فَلْیَقُلْ یَاعِبَادَ اللهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ اللهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللهِ اَعِیْنُوْنِیْ فَاِنَّ لله عِبَاداً لَا تَرَوْنَهُمْ. وقد جرّب ذَالک أی ذالک مجرّب محقق رواه الطبرانی من حدیث عقبة ابن غزوان أیضاً قال بعض العلماء الثقاة حدیث حسن یحتاج الیه المسافرون و روی عن المشائخ انه مجرّبٌ الخ۔

حدیث پاک میں ہے جب کسی کا چوپایہ بھاگ جائے تو چاہئے کہ بآواز بلند ندا کرے اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو۔ (انفلات کا معنی ہے بھاگ جانا۔ بھڑک جانا) تو اس کے لوٹانے اور واپس حاصل کرنے و پکڑنے کے لئے اللہ والوں کو پکارے اور امداد کے

Marfat.com

لئے آواز دیوے۔ عِبَادُ اللہ کا لفظ اللہ تعالیٰ کے فرشتے یا مسلمان جن یا رجال الغیب جن کو ابدال کہتے ہیں مراد ہیں۔

اس حدیث کے متن کو بزار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور ابن سنی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا چوپایہ بدک جائے بھڑک جائے بھاگ جاوے اور ایسی جگہ جنگل ہی ہو وہاں کوئی آبادی نہ ہو تو چاہئے کہ ندا کرتے ہوئے کہے یَاعِبَادَ اللہ اَحْبِسُہٗ (اے اللہ کے بندو! اس کو روکو) پس اللہ تعالیٰ کی زمین ایسے بندے ہیں جو اس کو روکیں گے۔

مولانا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض مشائخ کبار نے باب العلم میں یہ حکایت کی ہے کہ ان کا چوپایہ بھاگ گیا میں گمان کرتا ہوں کہ وہ خچر تھا اور وہ بزرگ اس حدیث کو جانتے تھے (یہ حدیث صحیح ہے) محدثین کی اصطلاح میں عرف کے لفظ کا معنی صحت لیا گیا ہے۔ کہتے ہیں لا نعرف الحدیث یعنی ہم اس حدیث کو نہیں جانتے یا اس عبارت کو ہم نہیں جانتے کہ یہ حدیث ہے اور نعرف کا معنی ہے ہم جانتے ہیں کہ یہ حدیث ہے۔

پس اس شیخ نے یہ حدیث پڑھی اور اس طرح کہا (یا عباداللہ اعینونی) اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اس خچر کو روک لیا۔

اور خود میں ایک دفعہ ایک جماعت کے ساتھ تھا اور ہمارا چوپایہ بھاگ گیا اور لوگ اس کے پکڑنے سے عاجز آ گئے تو میں نے کہا (یَاعِبَادَ اللہِ اَحْبِسُہٗ) تو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی دوسرے سبب کے صرف یہی کلمات کہنے پر اسے روک لیا۔ اس روایت کو علامہ نووی نے اذکار میں بیان فرمایا ہے اور لفظ رَحِمَکُمُ اللہ کو ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً ذکر فرمایا ہے۔

اور ایک روایت میں لفظ اِنْ اَرَادُوْا ہے اور دوسری روایت میں اِذَا اَرَادُوْا عَوْنًا ہے۔ ان دونوں کا معنی ایک ہے۔ دونوں حرف شرطیہ ہیں یعنی اگر ارادہ کریں مدد اور اعانت

Marfat.com

کا یا کسی مددگار کی امداد کرنے کا تو چاہئے کہ کہے اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ تین دفعہ یہ الفاظ کہے اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور زید بن علی روایت کرتے ہیں عقبہ ابن غزوان سے طبرانی کی ایک اور حدیث بھی ہے جس کو علامہ علی القاری روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی شخص کی کوئی چیز گم کرے (اور اس کے حاصل کرنے میں) کسی کی امداد کا ارادہ اور وہ ایسی جگہ میں ہو جہاں کوئی اس کو پہنچانے والا نہ ہو تو اسے چاہئے کہ کہے **یاعباد اللہ اعینونی. یا عباد اللہ اعینونی. یاعباد اللہ اعینونی.** اے اللہ کے بندے! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندے میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندے میری مدد کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے۔ اور یہ تجربہ کیا گیا ہے۔ (یہ مجرب ہے) اور محقق ہے طبرانی نے اس حدیث کو عقبہ ابن غزوان سے روایت کیا ہے۔ بعض علمائے ثقات نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ جس کی طرف مسافر محتاج ہوتا ہے۔ مشائخ و اصحاب حدیث سے روایت ہے محقق و مجرب ہے۔ شیخ ابوالفتح ملتانی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اس حدیث کی شرح میں علمائے محدثین کی توثیق اور اس کا مجرب ہونا بیان فرماتے ہیں۔ اب فرمایئے وہی یا کا لفظ اور ندا علی الغیب موجود ہے جو حدیث صحیح اور علماء محدثین کی توثیق اور اس کا مجرب ہونا واضح ہے۔ اب شرک کا فتویٰ کس درجہ کی جسارت اور جہالت و بے ایمانی پر مبنی ہے۔ حصن حصین شریف کے مصنف صاحب جس کے متعلق شیخ المحدثین علامہ علی القاری فرماتے ہیں کہ علامہ شیخ محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ صاحب حصن حصین رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ میں جو یہ لفظ فرمائے ہیں **علی انی لم اجعل هذه الرموز الا لعلم یربو بنفسه عند التقلید او لمتعلم یتعرف** صحیح الکتاب تو حضرت شیخ کا یہ فرمانا ان کی انتہا درجہ کی تواضع اور نہایت ہی انصاف پر مبنی ہے ورنہ حضرت شیخ فن حدیث میں اصحاب تصحیح اور ترجیح کے طبقہ میں ہیں جیسا کہ ان کا مرتبہ تصحیح المصابیح سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ پس حضرت شیخ فن حدیث میں اس

Marfat.com

مرتبہ کے آدمی ہیں کہ جب کسی حدیث کے متعلق یہ فیصلہ فرما دیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن ہے یا ضعیف ہے یا موضوع ہے تو ان کا یہ فیصلہ ارباب فن حدیث میں معتبر ہو گا کیونکہ شیخ موصوف فن حدیث میں اور فن قرأت میں امام ہیں یہ ہے علامہ علی القاری کے کلام کا ترجمہ اس سے علامہ جزری کی روایت وہ بھی مستند مرتبہ کی صحیح روایت ہو گی۔

دلیل۴: قال العلامة العینی رحمةالله علیه و اذا کان مرجع الکرامات الی قدرة الله تعالی کما تقرر فلا فرق بین حیات وممات فانها بمحض خلقه و ایجاده لها اکرمهم بها و اجرتها علی ایدیهم و ألسنتهم فتارة یدعی بهم و تارةً یدعی بالتوسل الی الله تعلی بهم ولیس لهم مشارکتهم للباری سبحانه لبتة. فلا یظن بمسلم و بعاقل توهم رواه قوهم ذالک فضلاً عن اعتقاده. یعنی علامہ عینی فرماتے ہیں کہ کرامات کا مرجع اللہ تعالیٰ کی قدرت کی طرف ہے جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے پس اولیاء اللہ کی حیات اور ان کی وفات میں کوئی فرق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کے پیدا کرنے کی وجہ سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کرامات کے ساتھ عزت بخشی ہے اور ان کرامات کو اولیاء اللہ کے ہاتھوں اور زبانوں پر جاری کیا ہے پس کبھی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ منادیٰ ہوتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف اولیاء اللہ کے ساتھ توسل پکڑنا و وسیلہ بنایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ اولیاء اللہ کی مشارکت ہرگز نہیں کسی مسلمان یا کسی سمجھدار آدمی کے متعلق یہ گمان بھی نہیں کیا جاتا کہ وہ ان اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ہونے کا وہم بھی کرتے ہیں۔ چہ جائیکہ ان کا عقیدہ ہو۔ سبحان الله وتعالیٰ عن ایشرک به شیءٌ.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا کہنا جائز ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ' وعلی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین.

امابعد۔ آج کل بعد رشد و ہدایت سے بے بہرہ اور فن حدیث و فقہ سے ناواقف ملاؤں کی طرف سے ایک فتویٰ سنا جا رہا ہے۔ یا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی شیئًا للہ کہنا شرک ہے۔ فقیر کی طرف بصورت استفتاء ایک محترم ہستی نے بھیجا ہے کہ ایسے ملاؤں کا کہنا کہاں تک صحیح ہے۔ اگرچہ ان دنوں فقیر نہایت فاقد الفرصت ہے مگر بصورت عجالہ اپنی کم مائیگی و بے بضاعتی کے باوجود متوکلا علی اللہ المعین جواب تحریر کیا جاتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب. سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم.

الجواب وھو الموفق للصواب

لفظ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا للہ کہنا جائز ہے اور حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح عرض کرنے والے کی بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہٖ امداد و اعانت فرماتے ہیں۔ کَمَا سَیَأتِیْ. دلائل سے پہلے چند امور قابل ذکر ہیں۔ لفظ یا شیخ الخ.....

اگر اس لحاظ سے شرک کہا جاتا ہے کہ متوفّٰی کا مطلقاً پکارنا شرک ہے تو پہلے حَیُّ الْقَیُّوْمُ کے لئے العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ وصف توفّٰی یعنی موت ثابت کرنا پڑے گی جب ندا علی المتوفّٰی فی شرک ثابت ہو گی کیونکہ شرک کا معنی ہی یہی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی کو شریک مانا جائے۔ اب ندا کرنے والا یہ تو عقیدہ رکھتا ہی نہیں کہ حضرت شیخ یا اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یا باقی اولیاء اللہ اس کے ساتھ الوہیت میں شریک ہیں کہ وہ بالاستقلال کسی کی امداد یا اعانت کر سکتے ہیں بلکہ ان کو اولیاء اللہ اور مقرب

بارگاہِ صمدیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ کرامت وتوفیق بخشی ہے۔ تو اب وہبی اور عطائی کمالات کے لحاظ سے شرک فی الصفات کا قول ہی نہ صرف بطلان نظیر ہوا بلکہ وہبی اور عطائی اوصاف کے ساتھ انصاف کو شرک کہنا پرلے درجہ کا کفر ہے۔

اور اگر اس لحاظ سے اس کلمہ کو شرک کہا جاتا ہے کہ دور سے سننا صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اور اس کی صفت ہے اور مخلوق خدا کے لئے دور سے سننا شرک فی الصفات ہوگا تو پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کو دور ماننے والا آیت کریمہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد پر ایمان لائے۔اس کے بعد کوئی فتویٰ سنائے اس آیت کریمہ سے حسب فائدہ معنی کئی بار شرک ہوسکتا ہے اور کسی نزدیک تر انسان کو پکارنے والا مشرک ہونا چاہئے۔ بھائیو! جب تک اوصاف وہبیہ اور اوصاف متقلہ کے درمیان فرق نہ جانو گے اتنے تک خدا جانے دن میں کتنی بار شرک کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

اہل قبور کے لئے بھی ندا اس وقت شرک ہوگی جب حی قیوم کی ذاتِ اقدس کو اہل قبر العیاذ باللہ تعالیٰ مانا جائے گا۔ سُبْحَانَ اللهِ تَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا اس قسم کے مفتیوں کو چاہئے کہ پہلے اپنے آپ کو کفر کے گڑھے سے نکالیں اور اس کے بعد کسی پر شرک اچھالیں۔

اگر اس لحاظ سے شرک کہنا ہے کہ مطلقاً ندا یعنی للقریب ہو یا للبعید. للحی یا للمیت غیر اللہ کے لئے کرنی شرک ہے تو بھائی یہ ماہیت مطلقہ خارج میں تو ضروری کسی قید کے ساتھ ساتھ مقید ہوگی۔ یا قریب کے ساتھ یا بعید کے ساتھ یا ہر دو کے ساتھ یا میت کے ساتھ یا حی کے ساتھ یا ہر دو کے ساتھ۔ اب تین وجوہ تو زیر دلائل اور ندا علی القریب کی صورت خود مفتی چوبیس گھنٹہ میں خدا جانے کئی دفعہ شرک سے دوچار ہوتا ہوگا۔ بعید کی صورت میں نحن اقرب الیه من حبل الورید کا منکر ہوگا۔ علاوہ ازیں رب العالمین کو متصف بالتمکن بمکان دون مکانٍ اور بزمانٍ دون زمانٍ کا قول لازم آوے گا جو ظلم فصیح اور کفر قبیح ہے۔ کَمَا نَصَّ عَلَیْهِ اِمَامُ الْاَئمة ابو حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عَنْهُ وَ فَسَّرهُ

الْعَلِیُّ الْقَارِیُ تو رب قریب اور بعید دونوں لحاظ سے منادی مخلوق کی صورت میں شرک کا قول کرنا ظلم عظیم ہے۔ حی اور متوفّٰی کی صورت میں شرک کا قول بے ایمانی علاوہ جہالت پر مبنی ہے۔ متوفّٰی ہونے کی صورت میں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ حی قیوم میت نہیں اور نہ اہل قبر ہے۔ حی ہونے کی صورت میں اگر شرک کا قول کیا جائے تو رات دن مفتی صاحب کئی بار چلتے پھرتے آدمیوں کو پکارتے ہوں گے قرب اور بعد کا جھگڑا ہی ختم ہوا۔

دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ اوصاف وہبیہ اور عطائیہ کے ساتھ خلق خدا کا انصاف ماننے سے انکار کرنا اپنی جہالت کا علم بلند کرنا ہے اگر اسی لحاظ سے شرک کہنا ہے کہ عالم برزخ بہ نسبت اس دنیا کے بہت دور ہے اور دنیا والوں کی آنکھوں سے غائب ہے تو اہل برزخ کو ندا اس بات کی فرع ہے کہ ان کے لئے پہلے یہ مانا جائے کہ وہ غیب جانتے ہیں اور غیب کا جاننا چونکہ اللہ تعالیٰ کی ہی صفت ہے اس لحاظ سے غیراللہ کے لئے ندا علی الغیب شرک ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے آپ غیب کا معنی سمجھیں اس کے بعد شرک کا دروازہ کھولیں۔

غیب اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل قائم نہ ہو۔

قال فی المدارک ما یدرک بالدلیل لا یکون غیباً. (جو چیز کسی دلیل کے ساتھ معلوم کی جائے وہ چیز غیب نہیں ہوتی)۔ قال الامام فی تفسیرہٖ وما علیه الدلیل یجوز للعبد بان یقول. نعلم منه. یعنی جس امر پر کوئی دلیل ہو تو آدمی کے لئے یہ کہنا جائز ہے کہ میں اسے جانتا ہوں۔ وفی روح المعانی ان علم الغیب المنفی فی القرانِ هو لذاته بلا واسطةٍ. یعنی قرآنِ کریم میں غیراللہ کے لئے جس علم غیب کی نفی فرمائی گئی ہے وہ علم ذاتی ہے جو بلا واسطہ ہے۔

وقال فی الخازن المراد بنفی العلم علم ذاتی او غیرذالک.

اب فرمایئے آپ کے شرک کو کہاں رکھیں! اب فقیر چاہتا ہے کہ اہل قبور کے متعلق چند تصریحات نقل کرے تاکہ فرقہ وہابیہ اہل قبور سے بالکل ناامید نہ ہو۔

Marfat.com

أخرج الحاكم لبندہٖ قال حدثنا العطاف بن خالد ثنا عبدالعلٰی بن عبداللہ بن ابی فروۃ عن أبیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم زار قبورالشہداء بأحد اللھم ان عبدک و نبیک یشھد ان ھؤلاء شھداء و انہ من زارھم وسلم علیھم الی یوم القیامۃ ردوا علیہ. قال العطاف و حدثنی خالتی انھا زارت قبور الشہداء ولیس معی الا غلامان یحفظانِ الدابۃ قالت فسلمت علیھم فسمعت رد السلام قالوا واللہ انا لنعرفکم کما یعرف بعضنا بعضنا قالت ناقشعررت فقلت یا غلام ادن بغلتی فرکبت (الحدیث) (مستدرک حاکم، جلد۳،ص ۲۹)

یعنی ابوفروہ صحابی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہداء احد کی قبور پر تشریف لے گئے بس حضور نے فرمایا کہ اے اللہ! تیرا بندہ اور پیغمبر یقیناً اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور یہ کہ قیامت تک بے شک جو ان کی زیارت کرے گا اور ان پر سلام کہے گا تو سلام کا جواب دیں گے۔ عطاف فرماتے ہیں کہ میری خالہ نے مجھے بیان کیا کہ میں نے شہداء کی قبور کی زیارت کی اور میرے ساتھ میری سواری کی حفاظت کرنے والے صرف دو غلام تھے تو میں نے ان شہداء پر سلام کیا پس میں نے ان کا جواب سنا اور یہ سنا کہ ان شہداء نے فرمایا خدا کی قسم ہم تمہیں اس طرح جانتے ہیں جیسے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور غلام کو آواز دی کہ میرا خچر لاؤ پس میں سوار ہوئی۔ اس حدیث مرفوع سے اور حضرت عطاف کی خالہ کی روایت سے شہداء کا سننا اور اس کا جواب دینا اور ان کا پہچاننا ثابت ہو گیا۔

دلیل۲: عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قال لا تؤذی امرأۃ زوجھا فی الدینا الا قالت زوجتہ من الحور العین قاتلک اللہ فانما ھو عندک دحیل یوشک ان یفارق الینا (رواہ ابن ماجہ والترمذی) مشکوٰۃ ص ۲۷۲۔

یعنی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں اذیت نہیں پہنچاتی مگر اس کی وہ عورت جو

Marfat.com

حور ہے اس عورت کو کہتی ہے کہ تجھے اللہ ہلاک کرے یہ تو تیرے پاس بحیثیت مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہماری طرف آئے گا۔

اس حدیث شریف میں عالم برزخ سے بھی بہت دور یعنی جنت میں رہنے والی حور کا علم ملاحظہ فرماویں وہ حوریں جو ہر مؤمن کے لئے ایک خادمہ کی حیثیت رکھتی ہیں ان کے علم کی یہ حالت ہے اور آپ کو اولیاء اللہ اور انبیاء علیہم السلام کا علم محال نظر آتا ہے۔

بہ بین تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا

اذیت کے لفظ مبارک کا اطلاق ہوالحاظ رکھیں اور پھر اس اذیت کے متعلق علم حور کا خیال فرماویں۔ اَللّٰھُمَّ اٰمَنَّا لِکُلِّ مَا اَخْبَرُ الْمُخْبِرَ الصَّادِقُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ.

دلیل۳: وَ اِذَا اَنْفَلَتَتْ دَابَّۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ فَاِنَّ لِلّٰہِ عِبَاداً لاَ تَرَوْنَھُمْ (ط) وَقَدْ جَرَّبَ ذٰلِکَ (ط) حصن حصین شریف

اس حدیث شریف کی تفسیر سند المحدثین مولانا علی القاری نے جو فرمائی ہے ملاحظہ ہو۔

قولہ اذا انفلتت دابۃ یقال نفلت الشیء اذا نفلت و نفلت بمعنی فرت وفی النھایۃ انفلتت اتخلص فشجاعۃ من غیر مکث. فلیناد اعینونی ای اعینونی علی اخزنا او اعینونی ردھا یا عبداللہ اذا ان قال رواہ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ و رواہ ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً اذا انفلتت الدابۃ فلیناد .....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۔ بیعت ثانی کا حکم

دوسرے شیخ سے بیعت کا فتویٰ

الاستفتاء

ما قولکم ایها العلماء رحمکم الله تعالٰی.

ایسے شخص کے بارے میں جس نے اپنے شیخ کی حینِ حیاتِ ظاہری میں دوسرے شیخ کامل کے ہاتھ پر بیعت کر لی کیا ایسے شخص کی اقتداء (بالصلوٰۃ) شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟ بیّنوا و توجروا۔

مولانا عبدالرحمٰن

چک نمبر ۲۲۵ چچکانہ تحصیل چنیوٹ، ضلع جھنگ

الجواب هو الموفق للصواب

بسم الله الرحمٰن الرحیم. الحمدلله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی افضل رسله محمد وآله وصحبه اجمعین اما بعد فان البیعة علی نوعین بیعة التوبة و بیعة الجهاد والاولی هی بیعة المشائخ للسلاسل الاربع والثانیة فهی لکل امیر او سلطان للمسلمین فعند البعض من المشائخ من قال بجواز تعدد البیعة بشرط ان یکون بید کامل عامل بالسُنّة السنِیّة حامی للطریقة المصطفویة متصلة السلسلة.

وعند اکثر المشائخ لا سیما السلسلة الجشتیة العالیة عدم جواز اذا وقعت اول مرة بید الکامل وهذا المعتبر عند هذا العبد الجانی وهکذا هو المردیّ عن مشائخی و اما القول بعدم جواز الصلوٰة خلف من اقترف بتعدد ها او بکفره او بفسقه فحاشا عن ذالک. فالنسبة بمثل هذا القول الیّ غلط فاحش و کذب صریح اعاذنا الله تعالٰی عن ذالک و عجب قول من تخبط فی

Marfat.com

هذه المسئلة و خلط بين مرتبة الايمان والاحسان والشريعة والطريقة واليَسْتَفْتِیُ منه فی الطريقة يفتی بالشريعه هدانا الله و جميع المسلمين من كل غواية و غباوة آمين.

حرره الفقير الى الله

محمد قمرالدين غفرله صاحب السجاده الحشتيه بسيال شريف

ترجمہ: تسمیہ وتحمید کے بعد خطبہ وصلوٰۃ والسلام علی افضل الرسول سیدنا و سندنا محمد و آله وصحبه اجمعين۔

اما بعد۔ بے شک بیعت کی دو قسمیں ہیں ایک بیعت توبہ دوسری بیعت جہاد اور پہلی بیعت یہ ہے جو کہ چاروں سلسلوں کے مشائخ عظام سے ہوتی ہے۔ (یعنی چشتیاء، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) اور دوسری ہر امیر و سلطان سے جو مسلمانوں کا ہو اس کے ساتھ بیعت جہاد ہوتی ہے۔ پس بعض مشائخ کے نزدیک جو متعدد بیعت کے جواز کے قائل ہیں اس شرط پر دوسری بیعت ہے جبکہ کسی کامل شیخ کے ہاتھ پر ہو جو سنت سنیہ کا عامل وعمل پیرا ہو۔ نیز ایسے طریقہ مصطفویہ کا حامی ہو جو سلسلہ عالیہ سے متصل ولگاتار قائم ہو اور اکثر مشائخ عظام کے نزدیک خصوصاً سلسلہ عالیہ چشتیہ کے ہاں جب شیخ کامل کے ہاتھ پر ایک بار بیعت ہو تو دوسری کسی کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے ہی اس بندہ کے نزدیک معتبر ہے۔ اور یہ میرے مشائخ عظام سے مروی ہے۔

اور دوسری بیعت کر لینے والے کی اقتداء میں نماز ناجائز ہونے کا قول یا اس کے کفر اور اس کے فسق کا تو اس سے پناہ ہے اور اس قول کی نسبت میری طرف کی گئی ہے غلط فاحش ہے اور کذب صریح ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کہنے سے پناہ دیوے اور بچائے اور یہ قول تعجب خیز ہے بلکہ تخبط اور پاگل پن ہے ظاہر طور پر حق و باطل میں خلط ملط کرنا ہے اور مرتبہ ایمان و احسان نیز شریعت و طریقت میں اختلاط ڈالنا ہے۔ اس لئے کہ طریقت کا سوال ہو اور شریعت کا فتویٰ دیوے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو ہر غوایت و غباوت سے ہدایت دیوے۔ آمین

حررہ الفقیر الی اللہ محمد قمرالدین غفرلہ صاحب السجادۃ الچشتیہ سیال شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۔ وہابیت

چند اعتراضات کے علمی جوابات

باسمہ سبحانہ عم امتنانہ و احسانہ

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون کا تھا علم غیب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا تھا ذاتی علم نہ تھا عطائی علم غیب کا انکار کرنا سخت جہالت ہے۔

۲۔ بکرا منذورہ مروجہ ما اھل بہ لغیر اللہ کے ماتحت نہیں داخل ہوتا اس کا کھانا حلال طیب ہے۔

۳۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ کو دور نزدیک سے پکارا جا سکتا ہے وہ اپنے بلانے والوں کی امداد اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق کر سکتے ہیں۔ وہ زندہ ہیں انہیں مردہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ اہل قبور سنتے ہیں سماع موتٰی کا منکر غلطی پر ہے۔ اہل قبر (اہل اللہ) سے مدد مانگنی جائز ہے۔

۴۔ میت کے لئے حیلہ اسقاط کرنا جائز ہے۔

۵۔ بعد از دفن میت کی قبر پر اذان کہنا جائز ہے۔

۶۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کہہ کر پکارنا جائز ہے۔

اما الاوّل فلان الایة الکریمت عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدًا الا من ارتضی من رسول. "تدل علی انه صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم باعلام من الله سبحانه وتعالیٰ یعلم الغیب الکلی حتی الخمس کما صرح به العلامة الامام بدر الدین العینی فی شرح ابواب التفاسیر للبخاری رحمة الله

Marfat.com

تعالی ولأن الاصل فی اللام کتب الاصول والنحو. ولا شک فی ان المعهود فی هذه الآیة الکریمة الساعة لذکر ها قبل هذه الآیة الکریمه وکما صرح به الامام الرازی فی تفسیر هذه الآیة الکریمه وقد صرح القامنی البیضاوی فی تفسر آیات متشابهات قائلاً ان کل من وقف علی قوله تعالی. الا الله. فسر المتشابهات بما استأثره الله بعلمه کوقت قیام الساعة وعدد الزیانیة وطلوع الشمس من مغربها وخروج الدجال وکل ما استرالله تعالٰی بعلمه وقال الامام السیوطی فی تفسیر الاتقان ان ذکر اصحابه والتابعین ولمن بعدهم خصوصاً اهل السنت یقفون علی الا الله ط فثبت ان عند اکثر الصحابة والتابعین ومن بعدهم خصوصاً اهل السنت (خلافاً للمعتزلة) یقفون علی الله کیف وقرأة کعب رضی الله عنه "ویقولون الراسخون فی العلم" صراحة علی الوقف علی الا الله. فالنتیجة ظاهرة باهرة بان اکثر الصحابة والتابعین وجمیع اهل السنت یعتقدون ان جمیع العلوم المغیبات خصوصاً المغیبات الخمس مذکورة فی الآیات المتشابهات ولا یشکر مؤمن ولا یریب من کان فی قلبه رائحة من الایمان ان القرآن الکریم بجمیعة قد علم الله سبحانه نبیه' صلی الله علیه وآله وسلم وما بقیت آیة من آیاته الا وقد یعلم نبیه صلی الله علیه وآله وسلم محکمات کانت او متشابهات کما صرح به بحر العلوم وشرح المسلم وکما صرح به جمیع المفسرین کصاحب روح المعانی وغیره وقد صرح بذلک اصحاب الاصول کصاحب نور الانوار والعلامة فی التلویح بان المتشابهات سر بین الله و رسوله صلی الله علیه وآله وسلم وهذا عدا الآیات الکریمه الدالة علی علمه الکلی صلی الله علیه وآله وسلم فلا یلیق لمسلم ان ینکر ذلک والله ورسوله اعلم.

اما امرا الثانی. فقد صرح جمیع المفسدین من اهل السنة والجماعة

Marfat.com

ان تسمية اسم غيرالله وقت الذبح يحرم الذبيحة كتسمية اللات والعزى للمشركين وقت الزكاة فمن ذكر اسم الله وقت الذبح فلا يحرم قطعاً فمن حرم بذلک فقد من يحرم ما اهل الله فقد وذالک من دأب الكفرة والفجرة كما فى التفسير المظهرى مفصلاً ومدللاًنا نظرز: نم ولا تمقوا نفوسكم فى دياجير الظلوم العمياء. الله ورسوله اعلم.

واما امر الثالث. من الضروريات الدينية والواجبات المواجبات الاعتقادية ان الانبياء و كذا الشهداء احياء غير اموات وهم يعلمون جميع افراد امتهم واعمالهم وما تكن به صدورهم والشهداء يعلمون عن يتعلق بهم اينما كانوا كما صرح به العلامة السيوطى فى كتاب شرح الصدور فراجعو اليه وكذا فى شرح الشفاء الشريف فطالعوه.

و اما امر الرابع. فالحيلة الناجزة المعمولة لدى اهل الاسلام مصرحة بجوازها كما فى الرد المختار وغيره فلوكانت هذه المنهية ثابتاً من الكتاب والسنة كما سميت حيلة وكل ما راه المسلمون حسناً فهو عندالله حسن.

اما امر الخامس. فثابتٌ بالسنة ان الآذان مفيد عند الحريق كما للغريق و يدفع الوحشة ويهرب منه الشيطان المريد وغير ذٰلک ولا شک فى ان كل ذلک يكون فى القبر على ان التعلقين بهذه الكلمات وهذه الدعوة التامة بهم و اما فى زمن رحمة للعالمين صلى الله عليه وآله وسلم فكانت صلوٰة صلى الله عليه وسلم سكناً لهم فما كانت الحاجة الى مثل هذه الحيلة وقد صرح بذلک العلامة البريلوى فانظر نمائقه ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار.

و اما امر السادس. فثابتٌ اوضح الثبوت فثابت بالسنة اوضح البيان الثبوت منا وصنوح الشمس فى نقطةنصف النهار كما فى الشفاء الشريف و

شرحیة للخفاجی والعلی القاری وتجد فی الکتب تاویلة کاملة ما یدفع بها ریبک. واللہ ورسولہ اعلم.

اما ما ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو کان یعلم الغیب فما کانت الحاجة الی تنزیل الفرقان الحمید فهذا القول من اخبث الحیلة الأن القران یحتوی علی جمیع العلوم کائنا ما کان وقد علمه اللہ سبحانه وتعالی فبهذا القرآن المجید ثبت علمه صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم علم الاولین والآخرین وعلم ما کان وما یکون ونحن نعلم ما علمنا صلی اللہ علیه وآله وسلم لاغیر وندری من القرآن ما یبین لنا لاغیر. (جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عن افهام الرجال). (امام شافعی) ونعتقدان علمه صلی اللہ علیه وآله وسلم تدریجی واللہ ورسوله اعلم.

حررہ صاحب السجادہ سیال شریف

۲۶ر ذوالحج ۱۳۸۱ھ/ بروز اتوار ۱۱ر جون ۱۹۶۱ء۔ الفقیر قمرالدین غفرلہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰۔ مرزائیت

مرزائیوں کی تردید میں فرمانِ ذیشان

حدیث پاک حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو کنز العمال، جلد ۶، ص ۲۶۳ فی باب الرباط عن عنبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ہے۔

قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ مرزائی لوگوں کی سرکوبی و تردید میں اکثر بیان فرمایا کرتے رہے۔

لا یزال الجهاد حلوا خضراً ما امطرت السماء و انبتت الارض و سینشأ نشو من قبل المشرق یقولون لاجهاد ولا رباط اولئک هم وقود النار بل رباط یوم فی سبیل الله خیر من عتق الف رقبة ومن صدقة اهل الارض جمیعاً ابن عساکر انس رضی الله عنه۔

(کنز العمال، ج ۶، ص ۴۶۳، فی باب الرباط عن عنبسہ رضی اللہ عنہ)

مرزا قادیانی اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی کسی ایسی حدیث پاک کے متعلق ضعیف ہونے کا قول کرے جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشن گوئی کے طور پر فرمایا ہو اس پر تنقید کرتے ہوئے ضعیف کا کوئی قول کرے تو وہ حدیث صحیح ہوتی ہے۔ ضعیف نہ سمجھی جاوے۔ لہٰذا مندرجہ بالا حدیث قادیانیوں مرزائیوں کے باطل ہونے اور ان کے جہنم کی ایندھن ہونے کا واضح ثبوت ہے کیونکہ وہ جہاد کے منکر ہیں کیونکہ درثمین میں مرزا لکھتا ہے۔ ؎

چھوڑ دو دوستو جہاد کا خیال
حرام ہے دین کے لئے لڑنا اور قتال

Marfat.com

حدیث پاک کا ترجمہ ہے کہ جہاد ہمیشہ میٹھا سرسبز رہے گا جب تک آسمان بارش برستا تا رہے گا۔ زمین انگوریاں اگاتی رہے گی اور عنقریب ایک گروہ مشرق سے اٹھے گا جو کہے گا نہ کوئی جہاد کرنا ہے نہ ہی دشمن کے مقابل خیمے لگانا ہے وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دشمن کے مقابل خیمہ لگانا جو صرف ایک دن ہی ہو تو وہ ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور تمام اہلیان زمین کے صدقات کرنے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو ابن عساکر نے بیان کی اور کنز العمال باب الرباط، جلد ۶، ص ۲۶۳ میں حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

Marfat.com

۴۔ مکتوبات شریف:

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور شرک پر بحث

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ جل شانہٗ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

صادق الوداد رائے صاحب ولیداد سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ سوالات مرسلہ موصول ہوئے جواباً قلمی ہے کہ مشرکین کیلئے وعید اور شرک کی قباحت قرآنِ کریم میں بہت مواقع پر موجود ہے۔ الٰہ العالمین جل مجدہٗ اپنے صفات ذاتیہ اور ذات کے لحاظ سے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ یعنی جس طرح وہ ذات تعالیٰ و تقدس ازلیت ابدیت کے لحاظ سے احد ہے اور اپنی ذات کے لحاظ سے واجب الوجود بمعنی اَنَّہٗ غَيْرُ مُحْتَاجٍ اِلَى الْغَيْرِ فِيْ وُجُوْبِ وُجُوْدِهٖ ہے۔ اسی طرح اس کی صفات کمالیہ بھی ذاتی ہیں اور او تعالیٰ شانہٗ ان اوصاف کے ساتھ متصف ہونے میں غیر کا محتاج نہیں۔ اس کی صفات بھی ازلی ابدی غیر متغیر ہیں۔ مثلاً رؤیت، سمع، علم، تکلم، رأفۃ، رحمۃ، خلق، قبض، بسط، احیاء اِمَاتَتْ وغیرہ ذَالِکَ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقُ وَبَعْدَ الْخَلْقُ تمام کائنات مَلَكُوْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا کا علم بھی کل افرادی اور مجموعی اس کی صفت ازلی ابدی مستقل غیر متغیر ذاتیہ ہے۔ ان تمام صفات میں اس کا کوئی شریک یا عدیل نہیں۔

اب مثلاً عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے احیاء موتی یعنی مردہ کو زندہ کرنا ثابت ہے یا پرندہ کو پیدا کرنا یا تکلم ہم تمام مخلوق کرتے ہیں اسی طرح رؤیۃ، رأفت، رحمت سے اکثر انسان موصوف ہیں علیٰ هذا القیاس۔ علم حلم انسان کے اوصاف میں سے ہے بلکہ خود وجود یا وجوب الوجود لغیرہٖ ہر ایک حیوان یا غیر حیوان کائنات میں موجود ہے۔ حالانکہ یہ تمام تر اوصاف الٰہ العالمین جل مجدہٗ کے ہیں۔ بِغَيْرِ الْوُجُوْبِ لِغَيْرِهٖ اِمَّا نَفْسُ الْوُجُوْدِ فَهُوَ صِفَتِه تَعَالٰى يَتَحَقَّقُ بِغَيْرِ الْوُجُوْبِ لِذَاتِهٖ بَلْ عَيْنُ ذَاتِهٖ تَعَالٰى وَ تَقَدَّسَ كَمَا هُوَ

الظَّاهِرُ. تو اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام مردہ کو زندہ کرنے میں یا پرندہ پیدا کرنے میں خدا تعالیٰ کے شریک ہو گئے وعلیٰ ھذا القیاس۔ متکلم یا سمیع و بصیر (سننے والا اور دیکھنے والا) مہربان رحم والا، عالم، حلیم، موجود خدا تعالیٰ کے شریک ہو گئے۔ معاذ اللہ ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ ہم موجود ہیں اس کے پیدا کرنے اور خلق سے۔ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مردہ زندہ کرنا یا پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے اذن و اجازت سے ہے۔ دیکھنا، سننا، رأفۃ، رحمت، علم، حلم، غضب، قہر۔ یہ تمام کی تمام صفات الٰہ العالمین کے دینے سے حاصل ہیں تو ثابت ہوا کہ وصف ذاتی الٰہ العالمین کا خاصۃ ہے جس میں کلی یا جزوی کا دعویٰ کرنا شرک ہے۔ مثلاً کوئی دعویٰ کرے کہ میں موجود بالذات ہوں یا کسی کسی وقت میرا وجود ذاتی ہے تو وہ مشرک ہے۔ اسی طرح دیکھنے، سننے رحم کرنے، کرم اور رأفت علم، حلم کا دعویٰ، ذاتی شرک ہے اور مدعی مشرک ہے۔ حالانکہ یہ تمام اوصاف انسان میں موجود ہیں اور اظہر من الشمس ہیں۔ صفات ذاتیہ جو الٰہ العالمین جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کا خاصہ ہے ان میں سے کسی ایک وصف کا ایک آن یا ثانیہ میں دعویٰ کرنا یا یہ کہنا کہ فلاں شخص میں یہ وصف ایک آن میں یا تمام عمر میں موجود ہے شرک ہے اور اس کا مدعی یا اس قول کا کہنے والا مشرک ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پرندے پیدا کئے یا مردے زندہ کئے تو یہ ان کا وصف ذاتی اور غیر عطائی مستقل تھا، یہ شرک ہے۔ اسی طرح کہنا کہ علم غیب یا علم شہادت صرف کسی ایک چیز کا تمام عمر میں علم یا صرف ایک آن میں اور سیکنڈ میں فلاں شخص کا حاصل ہے۔ ذاتی کہنے کے لحاظ سے تو یہ شرک ہے۔ کیونکہ علم غیب اور علم شہادت الٰہ العالمین کی صفت ہے بِذَاتِہٖ بِحَسَبِ الذَّاتِ

(عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط)

اور یہ کہنا کہ میں موجود ہوں یہ اس قول کے مرادف ہے کہ میں خدا ہوں (معاذ اللہ) کیونکہ موجود بذاتہ اوصاف خداوندی میں سے ہے۔ اور خلق کا وجود یا اسی طرح خلق کے باقی اوصاف متذکرۃ الصدر لغیرہ ہیں جو خداوند برتر کی صفت نہیں اور جو خداوند تعالیٰ کی صفت نہیں ان کا دعویٰ کرنا ہرگز ہرگز شرک نہیں۔ صفات الٰہیہ کا اس کے لئے ذاتی

Marfat.com

ہونا ضروری ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ او تعالیٰ شانہٗ ایسے اوصاف کے ساتھ متصف ہے جو غیر کی عطا کردہ یا غیر مستقل ہیں اور یہ بدترین شرک اور کفر ہے۔ مَعَاذَ اللّٰہُ عَنْ ذَالِکَ کیونکہ یہ قول اس امر کو مستلزم ہے کہ واجب الوجود اپنے صفات و اوصاف میں غیر کا محتاج ہے۔ اور یہ مرتبہ ذات کے لحاظ سے اپنے کمال میں مُحْتَاجٌ اِلَی الْغَیْرِ ہے اور یہ قول ظلم عظیم ہے جو ثابت ہوا کہ جو خدا تعالیٰ کی وصف ہے اس میں کلیۃ یا جزئیۃ یا ہر وقت یا ایک آن تمام اشیاء یا صرف ایک چیز ہی کا دعویٰ علم یا خلق (پیدا کرنا) نفخ روح (وَتَنْفُخُ فِیْهَا تَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ) کہنا اسی طرح مردہ زندہ کرنے کا قول برابر شرک ہے اور جو خدا تعالیٰ کی صفت نہیں یعنی اوصاف غیر ذاتیہ غیر متن غیر مستقلہ ان کا دعویٰ کرنا کلیۃ کا ہو یا جزئیۃ کا ہو ہر وقت کا ہو یا ایک دن میں کسی طرح بھی شرک نہیں ہو سکتا۔ اوصاف متذکرۃ الصدر کا وجود اس امر کی دلیل قاطع ہے غرضیکہ اس تقدیر پر جو شرک ہے اس کا دعویٰ نہیں اور جس کا دعویٰ ہے وہ شرک نہیں۔ یہ تقدیر صرف یہ ہے کہ یہ اوصاف خدائے برتر ذاتِ اقدس کے عطا کرنے اذن دینے اور توفیق بخشنے کی بناء پر ہیں۔ اوصاف ذاتیہ خاصہ الٰہ العالمین ہے جو کسی عام انسان یا فرشتہ یا پیغمبر میں کلیۃً یا جزئیۃً نہیں آ سکتی۔ اگر کسی شخص کا اس کے خلاف عقیدہ ہے تو وہ مشرک ہے۔ مشرکین مکہ اسی عقیدہ شنیعہ کی بناء پر مشرک تھے جو اپنے اپنے اوثان اور بتوں کو مؤثر حقیقی یقین کرتے تھے اور نظامِ عالم میں بالاستقلال ان کی قدرت و دسترس مانتے تھے اور ملائکہ کو بنات اللہ کہتے تھے اور جو عبادت مخصوص اس واجب الوجود جل مجدہٗ کی تھی اپنے ہاتھوں سے اسے تراشے ہوئے بتوں کی کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے قابل نہیں، ہم صرف ان بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور یہ بت ہمیں خود بخود اللہ تعالیٰ برتر و علاء کے قریب کر دیں گے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق بعض بت ہوا کے مالک تھے، بعض پانی کے، بعض آگ کے اور بعض مٹی کے اور بعض اولاد دینے کے اور بعض فتح دینے کے، اسی طرح یہود و نصاریٰ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اور مؤثر حقیقی ہونے میں ثالث ثلاثہ کا قول کرتے ہوئے حضرت عفیفہ مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ کی زوجہ قرار دے کر اثر قدرت وغیرہ صفات میں

Marfat.com

بالاستقلال ان کو مؤثر اور قادر یقین کرتے اور ان کے بت بنا کر عبادت کرتے تھے جیسا کہ آج بھی عیسائیوں کے گرجوں میں ان کی پرستش کی جاتی ہے اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گرجا بھی ان بتوں سے خالی نہیں ہے اور ان اشیاء میں ان کا اثر حقیقی یقین کرتے تھے، جو خاص شرک ہے۔ حالانکہ کوئی ذرہ الٰہ العالمین جل قدرہ کے اذن کے بغیر نہیں ہلتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ وعلیٰ سیدنا ونبینا الصلوٰۃ والسلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور پرندوں کو پیدا کرنا اور اُس میں روح پھونکنا اور حضرت موسیٰ علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کا لکڑی کے عصا کو اژدہا بنانا اور ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ہاتھ مقدس رکھنے سے کھجور کے پرانے اور خشک تنے میں انسان بلکہ کامل انسان کا روح آ جانا یہ رب العالمین جل مجدہٗ وعلا کے عطا اور بخشش پر مبنی ہے اور اس صاحب لولاک کا علم عِلْمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ یا عِلْمِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے عالم ہونا کُلَّ شَیْءٍ کا اس آفتاب نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر متجلی ہونا اور علم کلی و جزوی اور اس کے احاطے کا منصب عالی حاصل کرنا اور شروع خلق سے لے کر بہشت و دوزخ میں داخل ہونے تک کا عالم ہونا اور اس کی خبر بھی دینا اس علیم وخبیر کا فضل عظیم اور فیضان عمیم ہے اور اس تیمم مکہ نے بجسدہ الانور عظیم ترین سات آسمانوں اور عرش وکرسی کا معراج حاصل فرما کر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی زیارت حاصل کی اور دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کا بھاری و اعلیٰ منصب اور قرب حاصل کیا۔ یہ تمام اس وحدہ لاشریک لہٗ ذاتِ اقدس ہی کا کرم ہے اور اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک کو صاحب خلق عظیم اور بالمؤمنین رؤف الرحیم جیسے معزز ترین ذات اوصاف سے متصف فرمایا نیز خلعتِ اعلیٰ اور شفاعت کبریٰ سے مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرف فرمائے گا نیز اس سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی تمام امت کے حالات (اچھے یا برے اعمال) سے دانا و بینا ہونا اور اس بشیر و نذیر مقدس ومطہر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وحید و شہید ہو کر تمام روئے زمین کو اپنی مقدس ہتھیلی کی طرح دیکھنا و معائنہ فرما لینا یہ تمام اس قادرِ مطلق بارگاہ رب العزت کی بخشش و عطا اور اس کا فیضان و کرشمہ ہے۔ وَغَیْرُ ذَالِکَ مِنَ الْاَوْصَافِ الْعَالِیَۃِ الْقُصْوٰی ہیں۔ جو قرآنِ مجید اور احادیثِ صحاح اور ائمہ

Marfat.com

مجتہدین محدثین ومفسرین کی تفاسیر وکتب سے مسلّم ثبوت ہیں یہ تمام شاہد و عادل حالات و واقعات آپ کی صفاتِ اعلیٰ پر بین اظہر من الشمس ثبوت ہیں۔ تمام اہل السنّت والجماعت متفق ہیں کہ اس بدر منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک پاء عرش معلّٰی سے شان میں زیادہ ہے تو یہ خَالِقُ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتِ کی قدر افزائی اور منزلت بخشی ہے۔

نِعْمَ مَا قِیْلَ وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِل ۔

عرش است کمیں پایہ ز ایوانِ محمد　　جبریل امیں خادمِ دربانِ محمد ﷺ

یا صاحب الجمال وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَر　　مِنْ وَّجْهِکَ الْمُنِیْرُ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

لَا یُمْکِنَ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّه'　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جس طرح اوصافِ ذاتی غیراللہ کے لئے یقین کرنے والا مشرک ہے اسی طرح اوصافِ عطائیہ و غیرذاتی وصف الٰہ العالمین جاننے والا مشرک ہے۔ کَمَا مَرَّ مُبَرْهِنًا. اور جب غیرذاتی اور عطائی اوصاف اس جل جلالہٗ کے لئے یقین کرنا شرک ہے تو ان اوصاف کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیغمبر یا اولیاء کرام کے متصف ہونے کو مشرک کہنے والا خود مشرک ہوا۔

کَمَا هُوَ الْاَظْهَرُ وَالْاَبْهَرُ عَلٰی اَنَّه' فِیْهِ تَکْذِیْبٌ اٰیَاتِ اللّٰهِ وَاِکْفَارٌ لِاِخْبَارِ مُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ اَلْفُ اَلْفُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَتَسْلِیْمَاتُه' عَدَدَ کُلِّ ذَرَّةٍ وَقَطْرَاتِ الْمَطَرِ وَ وَرَقَةِ الْاَشْجَارِ وَ مثله فِیْ کُلِّ اٰنٍ مُّنْذُ خَلْقِ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ بَلْ وَبَعْدَهَا اَبَدًا مُؤَبَّدًا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالدِّیْنِ وَاَنَا الْفَقِیْرِ اِلَی اللّٰهِ الْغَنِیِّ الشَّهِیْرِ بِقَمَرِ الدِّیْنِ اَلسَّیَالَوِیُ.

بِاَرْخَ رَابِعُ عَشَرَ مِنَ الشَّهْرِ الْعَاشِرِ مِنْ تِسْعٍ وَخَمْسُوْنَ مِنْ سَنَنِ الْهِجْرَةِ الْمُقَدَّسِةِ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۔ مسئلہ وحدۃ الوجود

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

از سیال شریف

بارخ ۲۶ رشوال المکرّم ۱۳۸۸ھ۔

مخلصی فی اللہ ومحبتی للہ مولانا خورشید احمد صاحب عَمَّ اللّٰہُ سَنَانہ وَ اَوْصَلہٖ اِلٰی مَا هُوَ لِہِ السَّنِیّ.

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مراسلہ رسید وما فیہا منکشف گردید واحدۃ الوجود کہ حق است اما عنوان ایں حقیقت واقعیہ نزد مبتدیان بآں طور کہ بر مُعَنوَن دلالت مطابقی کند وازاں انکشاف کلی پیدا آید والشرائع وشعائر اسلامیہ را محاکی نہ آید نیست۔ زید آنکہ ایں مسئلہ بلندتر از نظر وفکر ماست وازیں وجہ گفتہ اند کہ ایں مسئلہ حالی است نہ حالی۔ ع۔ ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نچشی!

مطالعہ کتب حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ (خصوص نمبر ا الحکم وفتوحات مکیہ) و کتاب خصوص الحکم روض المجود لمولنا فضل الحق الخیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ برائے طریان ایں حال اثر عظیم دارد ذوالجلال۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ والحال ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ.

والسلام وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

احقر الناس الی اللہ الکریم

محمد قمرالدین غفراللہ لہٗ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۔ دعائے گنج العرش کی شرعی حیثیت

باسمہٖ عزَّ اسمہٗ

از سیال شریف۔ ۷۹۷

۱۵/۲/۱۳۷۳ھ۔ (۱۹۶۴ء)

محترمی حفظہ اللہ تعالیٰ من کل شین و زینہ بکل زین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مراسلہ کاشف مافیھا ہوا۔ فقیر کی علالت طبع موجب تاخیر جواب ہوئی والعذر عند کرام الناس مقبول۔ دعا گنج العرش کے متعلق استفسار فرمایا گیا ہے۔ جواباً گزارش ہے کہ اس کی سند نہ کتب حدیث میں ملتی ہے نہ کتب تصوف میں۔ اس کے نام میں عربی اور فارسی ترکیب ہی اس امر پر دال ہے کہ کسی پورے جاہل نے اس کو مرتب کیا ہے۔ اس میں تسبیحات کے ملاحظہ فرمانے سے مؤلف کی جہالت زیادہ نمایاں ہوئی۔ مثلاً:

سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْمَخْلُوْقَاتِ سُبْحَانَ الصَّادِقِ الْوَعْدِ سُبْحَانَ الْجَابِرِ الْكَاشِفِ الكردب سُبْحَانَ الْوَلِيِّ الْحَسَنَاتِ سُبْحَانَ ذِی الْكَرَمِ الْوَاهِبِ الْعَطَايَا سُبْحَانَ الشَّدِيْدِ الْعِقَابِ الْمَالِكِ الْمُلْكِ.

اسی ترتیب کے ساتھ یہ تسبیحات گنج العرش کے قدیم و جدید نسخوں میں موجود ہیں۔ اس کے بھی علاوہ اللہ عزاسمہٗ کے کئی ایسے اسماء گھڑے گئے ہیں جو قطع نظر اس کے کہ اسماء حسنیٰ میں نہیں ملتے نہ قرآنِ کریم میں اور نہ ہی احادیث صحاح میں بلکہ ان اسماء میں رب العرش العظیم کے ارفع شان اور اس کی عام مخلوق کے مابین امتیاز نہیں۔ مثلاً "سُبْحَانَ الْخَالِصِ الْمُخْلِصِ" "سُبْحَانُ الْفَاضِلِ" اب یہ خالص اور مخلص اور فاضل کونسی ایسی وصف ہے جو اس کی عام مخلوق میں عام طور پر نہ پائی جاتی ہو بلکہ خالص اطلاق کے لحاظ سے ذوی العقول کے ساتھ ہی مختص نہیں۔ حالانکہ تمام آئمہ عقائد تصریح فرماتے ہیں کہ واجب تعالیٰ کے اسماء

توقیفی ہیں، جو شریعت اقدس نے مختص فرما دیئے ہیں ان کے ماسوا کوئی نام اس ذات سبوح قدوس کا ہم نہیں رکھ سکتے۔ فقہاء کرام نے اسماء ثابت بالکتاب والسنۃ کے سوا گناہ کبیرہ فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ مبدأ سے مشتق اور مشتق سے مبدأھم اطلاق نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مشتق پر کسی مشتق کو قیاس نہیں کر سکتے۔ مثلاً ینظر پر قیاس کرتے ہوئے ناظر نہیں کہہ سکتے اور شہید پر حاضر کو قیاس نہیں کر سکتے اور ظاہر کا معنی بارز پر اطلاق نہیں کر سکتے۔ بغیر ثبوت شرعی الحاد فی الأسماء سے اس امر کا خوف ہے کہ کی اوصاف کاملہ کے منافی کوئی صفت اطلاق ہو جاوے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اور "وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ" کا مصداق بن جاویں۔ تعالیٰ اللہ عما یصفون کا فرمان ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ.

فقیر نے بعض مستند علماء سے یہ سنا ہے کہ بمبئی میں یہود کا ایک مرکز ہے جو مسلمانوں کو لطائف الحیل کے ساتھ اعمال شرعی سے اور معتقدات حقہ سے باز رکھنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتے رہتے ہیں اور گنج العرش بھی اسی مقصد کے لئے تألیف ہوئی ہے۔ مگر فقیر کے نزدیک اگر اس امر کی تصدیق نہیں تو اس کی تصدیق ضروری ہے کہ گنج العرش پوری جہالت پر مبنی ہے۔ ایک تالیف ہے جس کے مؤلف کا صرف یہی منشاء ہے کہ مسلمان حج، روزہ، جہاد فی سبیل اللہ حتیٰ کہ نماز بھی چھوڑ چھاڑ کر صرف "گنج العرش" کم از کم تمام عمر میں ایک دفعہ پڑھ لیں یا سن لیں اور گھر بیٹھے سو شہید کا درجہ حاصل کر لیں۔ کتاب و سنت میں اس کا ثبوت نہیں تو نہ سہی۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

نَمَّقه' الفقير الى الله الغنى الشهير بمحمد قمرالدين السيالوى غفرالله له.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۔ صدر جمہوریہ مصر کے نام (رد مرزائیت)

من سیال شریف انجاب الغربی (پاکستان)

بأرّخ ۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَحْدَه' وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَه' وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اِلٰى رَئِيْسِ الْجَمْهُوْرِيَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ الْعَرَبِيَّةِ جَمَالِ عَبْدِ النَّاصِرِ الْاَفْخَمِ اَيَّدَهُ اللّٰهُ بِنَصْرِهِ الْقَاهِرِ.

بَعْدَ اِهْدَاءِ الْهَدِيَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَالتَّعْظِيْمَاتِ اللَّائِقَةِ بِشَأْنِكُمِ الرَّفِيْعِ أَفْتَخِرُ بِشَرَفِ تَخَاطُبِكُمِ الْعَالِيِّ مُبْتَهِجًا بِذٰلِكَ مُلْتَمِسًا لِلتَّسَامُحِ وَالْعَفْوِ لِكُلِّ مَا صَدَرَ مُعَاكِسًا لِشَأْنِكُمِ الْمُنِيْعِ.

سَيِّدِىْ! اِنَّ الْفِرْقَةَ الْمِرْزَائِيَّةَ الَّتِىْ نَشَأَتْ فِى الْهِنْدِ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةٍ لِقِيَادَةِ غُلَامِ اَحْمَدَ الْقَنْجَابِيِّ الْهِنْدِيِّ الَّذِىْ اَدَّعَى النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ وَنُزُوْلَ الْوَحْيِ اِلَيْهِ وَاَنْكَرَ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَحَرَّضَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى اِطَاعَةِ الْاِنْجِلِيْزِ جِسْمًا. تَمَكَّنَ وَكَفَّرَ كُلَّ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِهٖ وَمَالَ جُهْدًا فِىْ السَّبِّ وَالشَّتِيْمَةِ وَالطَّعْنِ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ الْكِرَامِ وَاَنْكَرَ النُّصُوْصَ الْقَطْعِيَّةَ الْوَارِدَةَ فِىْ خَتْمِ النُّبُوَّةِ وَانْقِطَاعِهَا بِبِعْثَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ وَكُتُبُه' مَمْلُوَّةٌ بِكُلِّ مَا ذُكِرَ. لَيْتَنِىْ اَقْدِرُ عَلٰى اِرْسَالِ كُتُبِهٖ اِلٰى حَضْرَةِ صَدْرِ الْمَمْلَكَةِ الْجُمْهُوْرِيَّةِ الْعَرَبِيَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ اَدَامَ اللّٰهُ عِزَّه' وَبَقَائَه' وَهٰذِهِ اللُّمَّةِ سَمَّتْ نَفْسَهَا الطَّائِفَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ وَجَمَاعَةَ الْاَحْمَدِيَّةِ نِسْبَةً اِلٰى قَائِدِهَا "غُلَامِ اَحْمَدَ" وَقَدْ كَفَّرَهَا عُلَمَاءُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَجَلَ اِنْكَارِهَا لِلشَّرَائِعِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَالضَّرُوْرِيَاتِ الدِّيْنِيَّةِ وَالنُّصُوْصِ الْقَطْعِيَّةِ وَاشْتَهَرَ مِنْ قَبْلُ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ الطَّاغِيَةُ اللَّاغِيَةُ فِى الْجَرَائِدِ الَّتِىْ تَنْشُرُ فِىْ بَلَادِ بَاكِسْتَانِ.

Marfat.com

اِنَّ حَضْرَةَ الرَّئِيْسِ الْمُحْتَرَمِ الْاَفْخَمِ اسْتَحْسَنَ كُتُبَ مَذْهَبِهَا وَحَكَمَ بِاَنَّهَا مُفِيْدَةٌ لِلْمِلَّةِ الْمُسْلِمَةِ. سَيِّدِیَ الْاَفْخَمُ، يُمْكِنُ اَنَّ مَكَائِدَ هٰذِهِ الْفِرْقَةِ وَعَقَائِدَهَا لَا تَكُوْنُ مَذْكُوْرَةً فِی الْكُتُبِ الَّتِیْ عُرِضَتْ بِالْحَضْرَةِ السَنِيَّةِ كَمَا يُمْكِنُ اَنَّهَا لَمْ تَتَشَرَّفْ بِالْمُطَالَعَةِ بَعْدُ لٰكِنَّ الْحَقُّ اَنَّ كُلَّ مَا ذُكِرَتْ مِنْ مُعْتَقِدَاتِ هٰذِهِ الْمِلَّةِ لِلْفِتْنَةِ مِمَّا تَتَمَيَّزُ بِهٖ وَنَحْنُ عَلٰی يَقِيْنِ الْاَحْيَانِ الْعَالِيَةِ لِحَضْرَةِ الْجَلَالَةِ مَشْغُوْلَةٌ بِالْاُمُوْرِ السِّيَاسِيَّتِ الْعَالِيَةِ الْمُهِمَّةِ وَاَنّٰی لَهَا الْفَرَاغُ لِمُطَالِعَةِ مِثْلِ هٰذِهِ الْكُتُبِ الْوَاهِيَةِ لِلْفِرْقَةِ اللَّاهِيَةِ. لٰكِنْ يَاسَيِّدِیْ نَشَرَ هٰذَا الْخُبْرُ فِیْ بِلَادِنَا بِاَنَّ حَضْرَتَكُمْ اِسْتَحْسَنَ كُتُبَ الْمِرْزَائِيَّةِ صَارَ سَبَبًا لِمِضْضِ الْاُمَّةِ الْمُسْلِمَةِ وَمَاتَتْ بِهٖ اَفْئِدَتُهَا وَهٰذَا الْخَبْرُ وَاِنْ كَانَ مَعًا لَمْ يُعْتَقَدْ بِهٖ لٰكِنَّ لَا يَخْلُوْا عَنْ تَقْوِيَةِ هٰذِهِ الْفِرْقَةِ الْمُضَلَّةِ.

فَبِحَقِّ الْاُخُوَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ يَتَوَقَّعُ خَادِمُكُمْ الْبَيَانَ مِنْ قِبَلِ حَضْرَةِ الرَّئِيْسِ الْمُحْتَرَمِ مَا يَكُوْنُ مُوْجِبًا لِتَسْلِيَّتِ قُلُوْبِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَمْكِيْنِهَا وَتَقْوِيَةٌ لِلشَّرَائِعِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَتَشْيِيْدِهَا فَاَجْتَرَأْتُ بِذٰلِكَ لِذٰلِكَ اِلَّا فَمَنْ اَنَا؟

اَنْ اُخَاطِبَ حَضْرَةَ صَدْرِ الْمَمْلِكَةِ الْجُمْهُوْرِيَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ الْعَرَبِيَّةِ اَدَامَ اللّٰهُ بَقَائَه' وَ اَيَّدَه' بِنَصْرِهِ الْعَزِيْزِ.

خَادِمُكُمُ الْفَقِيْرُ مُحَمَّدٌ قَمَرُ الدِّيْنِ سَجَادَه نشين بسيال شريف.

(نوٹ: اسی بیاض کے ص ۱۲۸ پر مرزائیوں کے متعلق پیشن گوئی والی حدیث مرقوم ہے)۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

۵۔ بنام مولوی محمد اشرف

باسمه سبحانه عم احسانه وامتنانه.

من "سیال شریف"

بأرّخ ۴ شهر رمضان المبارک لسنة ۱۳۷۲ھ.

الی مشفق المخلصین المولوی "محمد اشرف" تجاوز الله تعالیٰ عنا و عنه ما قد سلف.

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته. نَمِیُقَتُکُمْ وصلت الی.

تعملتم علینا و ممکتونا. ظنناک معسیا وقد کنت ما عسا. یاأخی ما وجدت اشد منک مطیعا لغضبه ومضیعا لأدبه. کلامکم لین وظلمکم بین و قولکم کالعسل وفعلکم کالأسل. ففضل القول علی الفعل دنائة. انتم او قعتمونا بظنکم فی المحن قلبتمونا ظهر المجن. و آثرتم الفراق علی الوفاق. لکن بفضل الله تعالیٰ ومنه شعاع الشمس لا ینفی و نورالحق لا یطفی فسوف یاتی الله بالسائح بعد البارح والله ولینا فی الدنیا والآخرة.

والحمدلله علی نعمه والآئه ان سریرتنا کملانیتنا کلمنا غیظا. و انک لو صادفنا للقیت ودا مخلصا رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا و سیدنا و رحیمنا وکریمنا محمد رسول الله و بسادائنا مشائخنا رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین وسائل الی الله وحده الحمدلله علی ذالک.

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته.

نمقه الفقیر الشهیر محمد قمرالدین السیالوی غفرالله له

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۔ ایمان و نفاق کا امتیاز

باسمہ سبحانہ عم امتنانہ

۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ۔

عزیز محمد احمد خان سلمہ الرحمٰن۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

مراسلہ محررہ ۱۴/ اکتوبر ۱۹۶۳ء موصول ہوا۔ فقیر کی سابقہ تحریر صاف لفظوں میں تھی اگر بغور مطالعہ فرماتے تو کسی توضیح طلبی کی ضرورت نہ ہوتی۔ حق و باطل میں ما بہ الامتیاز فقط محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ساتھ دلی محبت و الفت اور دلی تعظیم وتکریم عرض کیا تھا۔ صرف زبانی دعویٰ جو طرز نفاق سے ہے اس کا ذکر ہی نہ تھا۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ جس شخص کے سامنے اس کے محبوب مکرم کا ذکر اور اس کے محاسن اور اوصاف بیان کئے جاویں اور سن کر اس کو انبساط و خوشی حاصل ہو تو وہ دعویٰ محبت و الفت اور تعظیم و تکریم میں سچا اور مخلص ہے۔ اور جس مدعی محبت کے سامنے اس کے محبوب کے اوصاف و محاسن بیان کئے جائیں تو سن کر اس کو رنج و غصہ اور انقباض و حسد اور کینہ کے تاثرات پیدا ہوں تو ظاہر ہے کہ یہ اس دعویٰ میں جھوٹا اور کاذب ہے محبوب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاسن و اوصاف جن میں علوم کلیہ بطریق احاطہ اور حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حاضر ناظر ہونا جو مقتضی رحمۃ للعالمین ہے جو شخص یہ اوصاف عالیہ سن کر خوش ہوتا ہے اس کا دل منبسط ہوتا ہے۔ جب اس محبوبِ رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی سنتا ہے اس وقت بغرضِ تعظیم اپنی انگلیاں چوم کر آنکھوں پر رکھتا ہے تعظیم اور تکریم کے لئے اور فرطِ محبت میں صلوٰۃ والسلام پڑھتا ہے اور دست بستہ کھڑا ہو کر پڑھتا ہے تو اس کا یہ طرز اس کے مخلص و صادق ہونے کی بین دلیل ہے۔ اور جو کمبخت بلا دلیل

Marfat.com

ان تمام امور کا انکار کرتا چلا جاتا ہے تو اس کا یہ انکار اس کے زبانی دعویٰ محبت کی تکذیب کے لئے کافی دلیل ہے۔ یہ ہیں صادق و کاذب کا بین امتیازی معیار، اس اصل کے ماتحت آپ ہر تقریر یا تحریر کا جائزہ لے کر محبّ مخلص اور دشمن مبغض کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کتابیں تو ہزارہا مخلصین اور بیسیوں منافقت ہیں آپ کس کس کے متعلق دریافت فرماتے رہیں گے اور ان کے مصنفین کے بارے میں مخلص یا منافق کا فتویٰ کہاں تک حاصل کرتے رہیں گے۔ معروضہ اصل کے ہوتے ہوئے آپ کو اس اصل کی ضرورت تھی ہی کیا موجودہ پارٹیوں میں سے کسی پارٹی کو فقیر کی حمایت حاصل نہیں جس کے وجوہ مختلف ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری خیال نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ امت مرحومہ پر رحم و کرم فرمائے اور ان کو صحیح عقیدہ اور نیک اعمال پر اتفاق بخشے۔ (آمین)

والسلام فقط

حررہ فقیر محمد قمرالدین سیالوی غفراللہ لہٗ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۔ اپنے شیخ طریقت کے نام

باسمہٖ عز اسمہ

عم احسانہ و امتنانہ

اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس

تسلیمات حلقہ بگوشانہ' بجا آوردہ معروض کہ ایک شخص ساکن عیسیٰ خیل کی زبانی معلوم ہوا کہ در محمد خان ولد فیض محمد خان پٹھان ساکن عیسیٰ خیل نے پہلے بیعت حضور کے ہاتھ پر حاصل کیا تھا اور بعد میں کسی کے کہنے پر سیال شریف آ کر بیعت کی ہے۔ غریب نواز میرے باپ کی بھی طاقت نہیں کہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے کو عمداً یہ حقیر ترین آستانہ اقدس کا غلام بیعت کر سکے۔ اس خطاً گستاخی کی بھی معافی چاہتا ہوں اور آج ہی خان مذکور کے والد کو تنبیہ کر دی گئی ہے کہ وہ حضور کا مرید ہے اس کو اطلاع کر دو۔

مارا زخاک کویت پیراہن است برتن
آں ہم ز آپ دید صدچاک تابد اماں

۱۰ر شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ

اس در کا .....

قمر الدین غفرلہ السیالوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹۔ غیر اللہ کو سجدہ ناجائز اور تعظیم کیلئے زمیں بوسی جائز ہے

از سیال شریف۔

۱۸ر شوال المکرم ـــــ ھ اخی فی الاسلام سلمہ اللہ تعالیٰ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مراسلہ کاشف احوال ہوا آں مہربان نے جس قدر استفسار فرمایا ہے حقیقتاً جذبۂ ایمانی اور صحیح تبلیغ کا ثبوت دیا ہے۔ واقعہ یہی ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ فقیر کو اچھی طرح یاد ہے کہ شاہ صاحب کو فقیر نے سواری سے اتر کر اپنے ہاتھ سے اٹھایا تھا اور اس طرح کرنے سے منع کیا تھا کہ اس طرح ناجائز ہے اور زوردار الفاظ سے منع کیا تھا۔ ممکن ہے بعض لوگوں نے نہ سنا ہو اور ایسے مواقع پر ہمیشہ فقیر منع کرتا رہتا ہے۔ البتہ زمین چومنا مسئلہ کی صورت میں عرض ہے کہ یہ ناجائز نہیں۔ احادیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آقائے ہژدہ ہزار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکھٹ چومتے تھے۔ مسند امام احمد رضی اللہ عنہ میں اس قسم کی روایات ملتی ہیں۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک جب تک ماتھا زمین پر نہ لگے اس وقت تک سجدہ متحقق نہیں۔ چنانچہ سجدہ کی بجائے اگر کوئی زمین چوم لے تو اس کی نماز ناجائز ہوگی۔ اگرچہ میں اس طرح کرنے سے بھی روکتا ہوں جس کی وجہ میری ذاتی گناہگاری کا لحاظ ہے جواز و عدمِ جواز کی بناء پر نہ۔ امید کہ اپنے خیالات سے ہمیشہ آگاہ کرتے رہیں گے۔

آپ کا دعاگو فقیر محمد قمرالدین سجادہ نشین سیال شریف

Marfat.com

باسمه سبحانه عم احسانه وامتنانه

من "سیال شریف"

بأرخ ٤ شهر رمضان المبارك لسنة ١٣٨٣ هج

الى مشفق المخلصين المولوى "محمد اشرف" تجاوز الله تعالى عنا وعنه ما قد سلف

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته - نميقتكم وصلت الى -

تمعقتم علينا ومعكتمونا ظننا ك معسيا وقد كنت ماعسا - يا اخى ما رأيت اشد غلظ

مطيعا لغضبه ومضيعا لأدبه - كلامكم لين وظلمكم بين وقولكم كالعسل وفعلكم كالأسل -

ففضل القول على الفعل دناءة - انتم اوقعتمونا بظنكم فى المحن وقلبتمونا ظهر المجن -

وآثرتم الفراق على الوفاق - لكن بفضل الله تعالى ومنه شعاع الشمس لا يخفى ونور الحق

لا يطفى فسوف يأتى الله بالسانح بعد البارح والله ولينا فى الدنيا والآخرة -

والحمد لله على نعمه وآلائه ان سريرتنا كعلانيتنا كظمنا غيظا - وانك لو صادفتنا للقيت ودا

مخلصا - رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبسيدنا ورحيمنا وكريمنا محمد رسولا وبساداتنا

مشائخنا رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وسائل الى الله وحده فالحمد لله وحده على ذلك

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

نمقه الفقير الشهير بمحمد

قمر الدين السيالوى غفر الله له

۵۔ کرامات :

حضور شیخ الاسلام اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب ساکن خواجہ آباد شریف بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے سنا آپ غریب نواز نے فرمایا کہ مجھے سخت بخار تھا، صاحبزادگان نے علاج کے لئے سرگودھا لے جانے کا ارادہ کیا آپ نے بخار کی اضطرابی حالت میں حضور انور سردارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ مقدس میں نعت شریف کا تحفہ عرض کرنا شروع کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں میں جوں جوں نعت شریف پیش کرتا گیا بخار کا اضطراب کم ہوتا گیا اور جب نعت شریف مکمل ہوئی تو بخار بالکل ختم ہوگیا۔ نعت شریف یہ ہے۔

(آں جملہ رسول)

آں جملہ رسل ہادیٔ برحق کہ گزشتند
برفضلِ تو اے ختمِ رسل دادہ گواہی
در خلق و در خُلق توئی نیّرِ اعظم
لا تُدرکُ اوصافک لم تدر کماہی
یا اُحسَنُ یَا اَجمَلُ یَا اَکمَلُ اکرم
واللہِ باخلاقک فی الملأ یباھی
تو باعث تکوین معاشی و معادی
اے عبد الہٗ یست مسلم بتو شاہی
زآفاق پریدی و زافلاک گزشتی
درجاتک فی السدرۃ غیر المتاہی

Marfat.com

بلکیست حقیقت کہ عروج تو سدرۃ
والذِّکر لفی حیّز من جملہ مناہی

عالم بہ ہوا داریت از ہوش برفتہ
آہو شدہ دریم و بصحرا شدہ ماہی

امید بکرمت کہ مکارم شیم تست
من کیستم و چیست معاصی و تباہی

آیس نیم از فضل تو اے روح خدا وند
نظرے کہ رباید زقمر رنج و سیاہی

Marfat.com

۱۔ محبوبِ کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

(خاکِ شفاء ڈالنے سے آنکھ کا درد رفع ہو جانا)

حوالدار محمد صادق صاحب ساکن جہلم بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ شیخ الاسلام کراچی میں تشریف فرما تھے مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے نمازِ تراویح کے بعد مجلس میں تمام بیٹھے تھے، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری آنکھ دکھتی تھی علاج کرایا ٹھیک نہ ہوئی۔ ایک رات خواب میں حضور اکرم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ صبح کو اس جگہ سے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تھے ایک چٹکی مٹی لے کر آنکھ میں ڈالی آنکھ ٹھیک ہوگئی۔

۲۔ حضور شیخ الاسلام اور موئے مبارک کی زیارت

صاحبزادہ غلام محی الدین شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ بندہ نے مولانا فیض احمد ضیائی صاحب سے سنا کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بذریعہ موٹر کار کراچی تشریف لے جا رہے تھے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قمرالدین روہڑی جا کر میرے موئے مبارک کی زیارت کرو۔ چنانچہ آپ فوراً روہڑی گئے اور بال مبارک کی زیارت کی۔ آپ کے پاس ہزاروں روپے تھے۔ آپ نے وہ سب بال مبارک کی نذر کر دیئے، واپسی پر درگاہ شریف کے خادم جو ہمراہ آئے تھے، وہ خادم جو موٹر میں موجود تھے ان کے پاس جو رقم تھی وہ قرض لے کر درگاہ شریف کے خادموں کی نذر کر دی۔

اتنا دیتے ہیں کہ بھر دیتے ہیں جھولیاں
ان کے جود و سخاوت پہ لاکھوں سلام

۳۔ درگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں قبولیت

حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب آپ کے برادرِ حقیقی کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت جناب شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کا زمانہ طالب العلمی تھا کہ رسولِ اکرم محبوبِ منور حبیبِ کبریاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار پُراسرار نصیب ہوا۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ کے ایک صحابی تھے جن کو شرح صدر نہیں تھا تو آپ نے ان کے سینہ اقدس پر ہاتھ پھیرا تو ان کو شرح صدر حاصل ہو گیا یہ عرض سنتے ہی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رحمت مجسم کی شانِ اقدس سے رحم و کرم فرماتے ہوئے اپنا دستِ مقدس حضرت شیخ الاسلام کے سینہ پر پھیرنا شروع فرما کر کرم جود و نوال فرماتے فرماتے پوچھتے ہیں وہ صحابی ابو ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) تھا کیا وہ صحابی فلاں تھا وہ صحابی فلاں ہیں۔ اس طرح بعض اصحاب کرام کے نام بھی لیتے رہے اور ہاتھ مبارک بھی آپ کے سینہ پر پھیرتے جا رہے ہیں۔ آپ عرض کرتے ہیں مجھے صحیح یاد نہیں اور معاملہ حدیث پاک کا ہے اپنے طور پر کچھ کہنا خلافِ ادب ہے۔ بہرحال ادھر سے زبان پر التجاء آئی تھی کہ سرکارِ دوعالم رحمتِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سینہ اقدس کو پُرگنجینۂ اسرار بنا دیا۔

حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیالوی نے دوسرا واقعہ فرمایا کہ بعض امور میں مجھے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کی روحانی عظمت اور وجدانی کیفیت میں شکوک و شبہات رہتے تھے میرے دل میں پوری طرح تسلی نہیں ہوتی تھی۔ ایک بار میں سویا ہوا تھا، خواب میں دیکھا کہ باوا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کے آستانِ پاک پر پاکپتن شریف میں ان کا روضہ مبارک کے اوپر والا حصہ خالی ہو چکا ہے اور یہ خبر مشہور ہے کہ حضور پُرنور سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پالکی مبارک عنقریب روضۂ شریف میں اترنے والی ہے چنانچہ وہ ساعت سعید آ پہنچی کہ اس پالکی کو روضہ مطہرہ کے اندر اترتے دیکھنے کی سعادت نصیب ہو گئی ابھی دروازے بند تھے اور اعلان ہو گیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں۔ لہٰذا اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد بہشتی دروازہ کھلا میں بلااجازت اندر داخل ہو گیا دیکھا کہ حضورِ اکرم جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چارپائی پر محو استراحت ہیں اور سفید چادر ڈال رکھی ہے چار آدمی آپ کے پاؤں مبارک داب رہے ہیں جن میں سے ایک حضرت شیخ الاسلام تھے جب میں اندر داخل ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم نے اپنے سرمبارک کو بلند فرمایا مگر پاؤں مبارک اسی طرح دراز رہے، ابروؤں کے اوپر ہاتھ مبارک رکھ کر مجھے غور سے دیکھا اور میں نے خیال کیا کہ میری یہ جسارت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہیں آئی۔ میں واپس لوٹنے لگا تو حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہ نے فرمایا بھائی فخرالدین تو بیٹھ جا اس دن معلوم ہوا کہ آپ کو بارگاہِ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم میں اس قدر رسائی حاصل ہے۔

شیر محمد صاحب کفری شریف سے حضرت قبلہ شمس العارفین کے عرس مبارک پر سیال شریف حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب سے عرض کی کہ غریب نواز دعا فرما دیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ آپ نے دعا فرمائی پورے بارہ گھنٹے بعد رات کو ایک بجے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری نصیب ہو گئی۔ دوبارہ پھر عرض کی یا حضرت چار یاروں کی کچہری نصیب ہو جائے۔ آپ نے دعا فرمائی تو پندرہ گھنٹے بعد یہ کرم نوازی ہو گئی۔

مولانا بشیر احمد صاحب ساکن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ میں مولانا محمد حسن صاحب کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے سلسلہ میں گیا رات کو خواب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کچہری لگی ہوئی تھی، حضرت خواجہ قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سب پیر بھائیو! آؤ میں تمہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں دیتا ہوں۔ صبح اُٹھ کر مولانا صاحب سے تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا یہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تمام غلاموں کے بارے میں خوشخبری ہے۔

Marfat.com

۴۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت

مولانا فیض احمد ضیائی صاحب آباد سے حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کے لئے روضۂ شریف میں حاضر ہوئے آپ نے بکس پر پڑے ہوئے قالین مبارک اپنے اور ضیائی صاحب کے سر پر رکھا اور فرمایا مولوی صاحب زیارت کرلو۔

۵۔ میں ہوں عاشق محمد (ﷺ) کے نام کا

محمد بخش صاحب ساکن عوامی کالونی فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت قبلہ شیخ الاسلام غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو حضرت غریب نواز کی زیارت کے بعد واپس چلے تو دل میں ایک ہی سوال پریشان کئے ہوئے تھا کہ جب فرشتے منکر نکیر آپ سے قبر انور میں سوال کریں گے تو آپ کیا جواب دیں گے۔ ساری رات اسی سوچ میں نیند نہ آئی، صبح روزہ رمضان شریف کا رکھنے کے بعد آنکھ لگ گئی اور مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا۔ ایک اخبار فروش اخبار بیچ رہا تھا دکان پر وہ اخبار دے گیا میں نے ایک بچے سے پڑھوایا تو وہ صرف بار بار یہی کہتا جا رہا تھا کہ میں عاشق ہوں محمد ﷺ کے نام کا۔ میں نے دوسرے آدمی سے پڑھوایا تو وہ بھی کہنے لگا سارے اخبار پر یہی لکھا ہوا ہے کہ میں عاشق ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا۔ اور جب میری آنکھ کھلی تو میں بالکل مطمئن تھا۔

جاؤں گا لے کے قبر میں عشق رسول (ﷺ)
حافظ یہی متاع میری عمر بھر کی ہے

۶۔ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت

ایک مرتبہ حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے حضرت ثالث غریب نواز خواجہ محمد ضیاء الدین رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ ایک شخص عربی وضع قطع کے عربی لباس والے مسجد میں دیکھے کہ نماز میں مصروف ہیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو ان کی قدم بوسی کا شرف حاصل کر کے دریافت کیا اور عربی ہی میں کہا! مَنْ اَنْتَ؟ آپ کون ہیں؟

Marfat.com

انہوں نے فرمایا: اَنَا عُمَرُ۔ یہ جواب ملتے ہی عرض کیا حضور والا گرمی کا موسم ہے اور آپ کو پیاس لگی ہو گی میں ابھی ٹھنڈا مشروب لاتا ہوں۔ آپ منع فرماتے رہے اس کے باوجود جناب شیخ الاسلام فرماتے ہیں میں شوق سے بھرپور دوڑتا ہوا گھر پہنچا اور بہترین ٹھنڈا مشروب جلد از جلد تیار کرنے کو کہا۔ تمام اہل خانہ کو اس پر جلدی کرنے کو مجبور کیا۔ وہ پوچھتے رہے کون مہمان ہیں بتاؤ تو صحیح اتنی جلدی کیا ہے۔ میں ظاہر بتانے سے گریز کرتا رہا اور خواہش کے ماتحت جلدی مشروب تیار کرنے کا مطالبہ کرتا رہا۔ بالآخر حضرت والد ماجد گرامی القدر حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رضی اللہ عنہ نے میری گفتگو سنی تو فرمایا بھولے بچے وہ تیرے مہمان ان ٹھنڈے پانی کے محتاج نہیں! اور نہ ہی وہ اب تک اس انتظار میں بیٹھے ہیں۔ آپ کا یہ جملہ سن کر دوڑتا ہوا مسجد میں آیا دیکھا تو وہ واقعی تشریف لے جا چکے تھے۔

۷۔ سیدنا وسندنا مولانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت

۳ر صفر المظفر بروز دوشنبہ (سوموار) ۱۳۸۹ھ بوقت زوال راقم الحروف بنگلہ شریف حاضر ہوا۔ بہت آدمی آپ کے پاس موجود تھے آپ پہلے ہی اپنے خواب کا واقعہ بیان فرما رہے تھے جب بندہ پہنچا تو اس وقت سنا آپ نے فرمایا جب میں حاضر ہوا تو اس وقت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چارپائی پر جلوہ گر تھے اور مولوی چراغ دین صاحب بھیرہ والے جو کہ مرچاں والے مولوی صاحب مشہور تھے۔ آپ کی چارپائی کا جنوب مغربی طرف کا پایہ پکڑے ہوئے تواضع کی صورتمیں زمین پر جمے ہوئے تھے۔ حاضری نصیب ہوئی تو قدم بوسی کی سعادت حاصل کر لی اور اپنی معروضات پیش کیں۔ آپ نے روضۂ انور (اعلیٰ حضرت پیر سیال) کی طرف انگلی کا اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ صبح شام یہاں حاضری دیا کرو۔ میں نے ازاں بعد عرض کیا غریب نواز شیعہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب محبوب کبریاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا تو آپ کی پردہ پوشی کو چہلم گزرنے سے پہلے ہی صحابہ کرام نے خلافت کا مسئلہ طے کر لیا اور خلیفہ مقرر کر لیا۔

اس کے جواب تو بہت ہیں لیکن کوئی مسکت جواب ہونا چاہئے۔ میں نے حدیث پاک بھی پڑھی (أنا مدينة العلم وعلي بابها) کہ سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد اقدس ہے تو آپ علم کے شہر کا دروازہ ہو، آپ ہی سے کیوں نہ دریافت کریں۔

Marfat.com

آپ نے جواب فرمایا کہ صحابہ کرام کو الہام ہوا تھا رب العزت کی طرف سے بصورت الہام حکم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین فوراً مقرر کیا جائے اور یہ جگہ خالی نہ رہے آپ نے اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا گویا کہ یہ الہام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوا۔ اور یہ الفاظ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پنجابی میں فرمائے تو میں نے دوبارہ عرض کیا غریب نواز اس وقت تو قیامت برپا ہو چکی تھی کیونکہ محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پردہ پوشی سے کس کے ہوش قائم رہ سکتے تھے اور الہام کے لئے تو صحیح دماغ چاہئے۔ ایسے حالات میں تو الہام کے بھول جانے کا خدشہ تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس ذاتِ اقدس نے الہام فرمایا اس نے ذہن کو الہام فراموش کرنے سے محفوظ رکھا کیونکہ اس علیم وخبیر ذاتِ اقدس کو معلوم تھا کہ یہ الہام فراموش کرنے کے قابل نہیں۔ یہ فرما کر مجھے ارشاد فرمایا تجھے لکھ کر دیتا ہوں چنانچہ آپ نے قلم دوات اور کاغذ منگوایا، مجھے آج بھی یاد ہے کاغذ کا رنگ پھیکا زردی مائل (سیالکوٹی کاغذ) کی طرح تھا اور قلم کانے کی تھی۔ عربی خط آپ لکھتے جاتے تھے اور قلم کا آواز بھی سنائی دیتا تھا میں بالکل قریب ہو گیا اور ساتھ ساتھ پڑھتا گیا اور تمام الفاظ کے معانی بھی میں پوچھتا جاتا رہا۔ مولوی چراغ دین صاحب نے فرمایا آپ کو لکھ لینے دیجئے مطلب تو پھر بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے اسے کہا تجھے معلوم نہیں میں کس ہستی سے پوچھ رہا ہوں۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں مجھ سے پوچھ۔ سبحان اللہ یہ الفاظ بھی نہایت پیارے پیارے انداز میں پنجابی میں فرمائے۔ چنانچہ جواب بھی لکھا اور فرمایا صبح بارہویں سپارے سے دیکھ لینا صبح سپارہ رکھا اور تردید شیعہ میں کتاب لکھنے کا ارادہ کر لیا۔

بالآخر مذہب شیعہ کتاب لکھی ان ہی کی کتابوں سے حوالہ جات لئے آج تک اس کا جواب نہ لکھ سکے۔ آپ اکثر اوقات درج ذیل شعر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی توجہ کے لئے پڑھتے تھے۔

بگیسوئے شہیدِ کربلاؤ روئے گلگونش　　گرہ ازکارِ ماشیر خدا مشکل کشا بکشا

فرمایا تعداد کا اندازہ محبت پر موقوف ہے۔

Marfat.com

اپنی قسمت پہ ناز کرتا ہوں میں

ناز ہے عظمت کو اپنی خوش نصیبی پر بجا　　اس کے مرشد حق نما خواجہ محمد قمرالدین

صاحبزادہ غلام محی الدین شاہ صاحب خواجہ آباد شریف ۔سے بیان کرتے ہیں کہ مولانا دین محمد صاحب نے بصدق زبان و دل بیان کیا کہ پاکستان بننے کے بعد مجھ پر اسلحہ کا مقدمہ بن گیا اور میں جیل میں چلا گیا۔ آدھی رات کو میں سویا ہوا ہوتا تو حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ تشریف لے آتے مجھے نیند سے بیدار کرتے اور باتوں میں مشغول ہو جاتے۔ اگر میں اونچی آواز سے بولتا تو آپ منع فرماتے کہ کوئی سن لے گا۔ جن قیدیوں کو صبح رہائی ملنا ہوتی آپ مجھے ان کے نام فرما جاتے میں ان کو بتا دیا کرتا وہ مجھ سے پوچھتے کہ تجھے کیسے پتہ چل گیا میں کہتا کہ بس مجھے علم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک رات آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ چلو مولانا میں تمہیں لینے آیا ہوں اور کل فلاں فلاں آدمی بھی رہا ہوں گے اگلے دن میں رہا ہو گیا اور دوسرے آدمی بھی رہا ہو گئے۔

عطائے خاص:

دوسرا واقعہ بیان کیا کہ حضور غریب نواز شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے وصال پُر ملال کو پانچ چھ مہینے گزر چکے تھے ہر جمعرات کو میں سیال شریف حاضر ہوتا اور جمعہ شریف یہاں سیال شریف پڑھ کر واپس جاتا تھا۔ بدھ وار اور خمیس وار کی درمیانی رات مجھے اپنے گھر میں خواب کے ذریعہ آپ کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے مجھے پھول عنایت فرمائے، جب صبح کو جاگا تو پھولوں کی خوشبو بستر پر تھی میں نے خیال کیا کہ جو پھول آپ نے خواب میں عنایت فرمائے تھے وہی ہوں گے۔ جب نہایت غور و تسلی سے بستر کو دیکھا تو وہ تھیلا پھولوں والا مجھے بستر سے مل گیا جس میں رات کو پھول عنایت فرمائے تھے اور چند پتیاں پھولوں کی بھی موجود تھیں۔ وہ لفافہ تھیلا سا میں نے محفوظ رکھ لیا جب دوسرے روز سیال شریف حاضر ہوا تو وہی تھیلا کا لفافہ پھولوں والا میں ہمراہ لایا۔ حاجی غلام محمد صاحب ساکن

Marfat.com

سرگودھا کے پاس میں پہلے گیا اس کے پاس بیٹھ کر میں نے اطمینان کے ساتھ رات والا خواب اسے بتایا اور پھولوں کا عنایت فرمانا بھی ذکر کیا اور ان کو وہ لفافہ بھی دکھایا تو حاجی صاحب نے بتایا کہ سبحان اللہ یہ تو وہی لفافہ ہے جس میں پھول ڈال کر جو باوا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس سے میں لایا تھا جبکہ پاکپتن شریف کی حاضری نصیب ہوئی تو حاضری کے بعد سیال شریف پیش کیا تھا۔ کل گزشتہ شام کو میں نے یہ پھول روضہ اطہر پیر سیال شریف میں پیش کئے اور آج تو وہی لفافہ لایا ہے۔ ان سے تصدیق بھی ہوگئی اور کرامتِ کرم بھی ظاہر ہوا۔ جب سیال شریف حاضر ہوا تو جمعہ پڑھنے کے بعد درباری صاحب عطا محمد سے جب پھولوں کا نام سنا تو ان کو میں نے اپنے خواب والا واقعہ بتایا۔ جب اس نے روضہ شریف کے اندر جا کر اندرونی چھوٹی الماری کھولی جس میں وہ پھولوں والا لفافہ رکھ دیا تھا اور تالا لگا کر الماری کو بند کر دیا تھا وہ تالا کھول کر الماری کو دیکھا تا کہ پھولوں کو اٹھائے تو وہ لفافہ موجود ہی نہ تھا جب میں نے وہی لفافہ دکھایا تو درباری صاحب عطا محمد نے قسم اٹھا کر بتایا خدا تعالیٰ کی قسم یہ تو وہی لفافہ ہے جس میں کل گزشتہ شام کے وقت بدھوار کو حاجی غلام محمد صاحب سرگودھا والے باوا فریدالدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُرانوار سے تبرکاً پھول لائے تھے اور پیش کیا میں نے اسی الماری والے جالا میں رکھ کر تالا لگا دیا تھا۔ آج وہی لفافہ غائب ہے جو لفافہ تو لایا ہے وہ یہی لفافہ تھا۔ اس کی تصدیق صوفی عطا محمد درباری صاحب نے بھی کر دی۔

کرم بالائے کرم:

عبدالمجید اسلم صاحب خادم حضور پیر سیال غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ پل گیارہ والے حادثہ کے بعد ہمیں علاج کے لئے سرگودھا ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ دانتوں کے علاج کی سپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹرس نے پوری توجہ سے میرا علاج کیا اور ضرورت سے زیادہ تعاون کیا۔ چند دن بعد لیڈی ڈاکٹر نے اپنے ایک عزیز کا تبادلہ کروانے کے لئے ہم سے امداد طلب کی کہ پیر سیال غریب نواز ہمارا یہ کام کر سکتے ہیں میں نے رات کو حضرت

Marfat.com

صاحب کا تصور کر کے عرض کی کہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہماری لاج رکھ لیں کیونکہ میں نے لیڈی ڈاکٹر سے وعدہ کر لیا ہے رات خواب میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کام ہو جائے گا۔ ایک ہفتہ بعد لیڈی ڈاکٹر نے خلوص بھرے جذبات سے ہمارا شکریہ ادا کیا کہ اس کے رشتہ دار کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ (یہ آپ کے وصال کے بعد کا واقعہ ہے)۔

فیض سے آگاہ کرنا:

سرگودھا سے راجہ معظم الدین طاہر شمس گولڑوی بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک دوست مشتاق احمد صاحب بغرض بیعت سیال شریف حاضر ہوئے۔ دل میں خیال کیا کہ حضرت صاحب خود ہی فرمائیں گے تو بیعت کروں گا لیکن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا، تیسرے دن بھی مایوسی ہوئی واپسی کا ارادہ تھا تو پتہ چلا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام سرگودھا تشریف لے جا رہے ہیں ایک شخص میری طرف آیا اور پوچھا کہ مشتاق احمد آپ کا نام ہے؟ میں نے عرض کی جی میرا نام ہے۔ اس نے کہا کہ حضور پیر سیال تمہیں بلاتے ہیں۔ میں حاضر خدمت ہوا آپ کار میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا تیرا فیض فلاں بزرگ کے پاس ہے اتنے عرصے بعد تمہاری بیعت ایک مسجد میں ہو گی اور تو فیض یاب ہو گا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کیمطابق اتنے ہی عرصہ بعد ویسے ہی حلیہ شریف کے بزرگ کیساتھ میری بیعت مسجد کے اندر ہوئی۔

مشکل میں جب بھی پکارا آپ کو مدد آ گئی:

(۱) قاری محمد عبداللہ صاحب ساکن اڈا سبیل چنیوٹ روڈ جھنگ ضلع ایک دفعہ نہر کے کنارے کنارے بائیسکل پر جا رہے تھے کہ اچانک دونوں طرف سے دو بڑے بڑے کتوں نے گھیر لیا وہ بہت گھبرائے بائیسکل بہت تیز کر لیا لیکن بے سود، اب خطرہ تھا کہ نہر میں گر جاؤنگا۔ اسی لمحہ چیخ کر پکارا یا پیر سیال لجپال مدد کریں اسی وقت دونوں کتے واپس ہو گئے۔

(۲) غلام سرور چشتی صاحب ساکن موضع بڑ کو جلالپور بھٹیاں سے چک بھٹیاں تک کا

Marfat.com

اچانک سفر کرنا پڑا۔ تقریباً ۹ میل کا پیدل سفر اور آدھی رات کا وقت تھا۔ گہرے بادل بھی چھائے ہوئے تھے۔ بڑی خوفناک رات تھی، قدم قدم پر خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے سخت اندھیرا ہونے کے باعث کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ چلتے چلتے راستہ بھی بھول گیا۔ جنگلی جانوروں کے ڈر نے ہوش حواس معطل کر دیئے۔ بے بس ہو کر حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا اور مدد کے لئے پکارا۔ اچانک قریب ہی سے ایک ٹریکٹر نمودار ہوا اور اس کی روشنی میں غلام سرور نے کھویا ہوا راستہ پا کر منزلِ مقصود پہنچے۔

(۳) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد شریف والے بیان کرتے ہیں کہ میں نے قبلہ حضرت صاحب غریب نواز کے ڈرائیور غلام حیدر سے سنا ہے کہ ایک پیر بھائی نے آپ سے دعوت منظور کرائی آپ کی آمد کا اسپیکر پر اعلان کرایا گیا۔ لوگ دور دور سے جمع ہو گئے، کافی طعام کا انتظام کیا گیا لیکن آپ کے تشریف لانے کا پروگرام کسی وجہ سے ملتوی ہو گیا۔ پیر بھائیوں کو بہت پریشانی ہوئی۔ کیونکہ وہابی لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تمہارے پیر صاحب نے وعدہ خلافی کی ہے۔ وہ بہت پریشان ہوا اور رو رو کر عرض کرنے لگا کہ اے غوثِ زمان آپ تشریف نہیں لائے اور غیرلوگ طعنے دے رہے ہیں۔ براہِ کرم تشریف لے آئیں! عصر کی نماز کے بعد اچانک قبلہ حضرت صاحب نے غلام حیدر سے فرمایا کہ گاڑی لے آؤ۔ آپ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ مغرب کی نماز کے بعد تشریف لے آئے تو سب پیر بھائیوں کی خوشی کی انتہاء تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میرا یہاں آنے کا پروگرام ملتوی ہو گیا تھا لیکن تم نے رونا ہی شروع کر دیا۔

(۴) مستری محمد یوسف صاحب ساکن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ میرے سابقہ گاؤں میں میرے اردگرد لوگ بہت غلط کاریاں کرتے تھے۔ شراب نوشی، جوا اور زنا کاری وغیرہ غرض کہ ہر قسم کی برائی تھی۔ میں بہت تنگ آ گیا۔ آخر ایک دن رونے لگا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا۔ اور دعا مانگی کہا یا پیر سیال لج پال یا تو یہ لوگ ٹھیک ہو جائیں یا مجھے ایسی جگہ لے جائیں جہاں لوگ خدا رسول اور پیر سیال کے علاوہ مجھے کسی کا ڈر نہ ہو۔

Marfat.com

اور پھر چند دنوں بعد ہی اسباب پیدا ہو گئے اور میں غلام محمد آباد میں مستقل آباد ہو گیا ہوں۔ اب میرے اردگرد کوئی ایسی بات نہیں ہے بلکہ پرسکون زندگی ہے۔

(۵) افضال احمد صاحب ساکن سرگودھا ایک مقامی اسکول میں معلم تھے، آٹھویں اسکیل کی ملازمت تھی۔ کچھ تنگدستی کا عالم تھا لوگ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذرانے پیش کرتے تھے عجیب احساس کمتری کا احساس ہوتا۔ کیونکہ اکثر اوقات جیب خالی ہی ہوتی، ہر زیارت کے موقع پر سوچتے کہ اگلے زیارت کے موقع پر ضرور کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کروں گا لیکن ہر دفعہ ویسے ہی گزر جاتی۔ ایک دفعہ تنخواہ ملی پیسے جیب میں ڈالے اور ارادہ کیا کہ اس دفعہ ضرور پیر و مرشد کی خدمت میں نذر پیش کریں گے۔ آپ غریب نواز سرگودھا والی کوٹھی میں تشریف فرما تھے۔ حاضری دی واپسی کے وقت سرشار آنکھوں میں موتی چھپائے مٹھی میں دو نوٹ دبائے حضرت صاحب سے اجازت کے لئے عرض کی آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کیا کرتے ہو عرض کی استاد ہوں آپ نے فرمایا یہ رکھ لو۔ عرض کی غریب نواز قبول فرماویں۔ آپ نے فرمایا یہ وہاں رکھنا جہاں تم پیسے رکھتے ہو اللہ تعالیٰ برکت دیگا۔

(۶) افضال احمد صاحب نے دست بوسی کی نذر دینے گئے تھے اور بہت کچھ لے کر آئے۔ چند دنوں بعد ہی آٹھویں اسکیل سے چودھویں اسکیل یں چلے گئے۔ خاصی آمدن ہے۔ جب بھی کبھی پیسوں کی ضرورت شدید محسوس ہو تو خود بخود انتظام ہونے لگتے ہیں اور ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

مسروقہ چیز مل گئی:

قاری محمد اعظم صاحب ساکن علی پور چھٹہ کا طالب علمی کا زمانہ تھا اور منڈی بہاؤ الدین سکونت رکھتے تھے۔ یہ تقریباً ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے کہ صوفی فیض احمد صاحب جہلمی نے حضرت غریب نواز کو منڈی بہاؤ الدین کے لئے دعوت دی حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ مولانا دین محمد صاحب واپڈا کالونی میں رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے بھی قاری صاحب سے فرمایا کہ جب حضرت صاحب غریب نواز تشریف لائیں تو مجھے

Marfat.com

بھی اطلاع دے دینا۔ قاری صاحب نے خود بھی زندگی میں پہلی بار حضرت صاحب غریب نواز کی زیارت کرنا تھی۔ اسی شوق میں کسی سے بائیسکل مانگی اور واپڈا کالونی مولانا صاحب کو اطلاع دینے چل پڑے۔ راستے میں ایک رشتہ دار کی دکان تھی انہیں بھی اطلاع دینے کے لئے رُکے۔ بائیسکل کھڑی کی اور تیزی سے دکان میں داخل ہو گئے۔ پیچھے سے ایک آدمی نے بائیسکل اٹھائی اور چوری کی نیت سے لے کر چلتا بنا۔ قاری صاحب بہت پریشان ہوئے کہ پرائی بائیسکل ہے اور کہا یا پیر سیال آپ تشریف لائے۔ میں آپ کے غلاموں کو اطلاع کرنے گیا اور بائیسکل کھو بیٹھا ہوں۔ پھر پیدل ہی واپڈا کالونی گئے اور واپسی پر جب اس دکان پر آئے تو بائیسکل کھڑی تھی۔ پتہ چلا کہ جس وقت چور نے بائیسکل اٹھائی پاس ہی قاری صاحب کے ایک رشتہ دار کھڑے تھے۔ انہوں نے پیچھا کیا اور چور کو پکڑ لیا۔

سکون سے سو جاؤ کچھ نہیں ہو گا:

افضال احمد صاحب سرگودھا سے بیان کرتے ہیں کہ بندہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کا مرید ہے۔ عرصہ تقریباً دو سال تک ایک اہل التشیع دوست کی وساطت سے ایک اہل التشیع کے گھر نوکری کے سلسلہ میں کراچی میں مقیم رہا۔ ان ہی دنوں میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کراچی تشریف لائے۔ قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا کچھ بھی عرض کرنے کی ہمت نہ ہو سکی لیکن آپ کی نظر کرم سب حالات جان گئی اور مجھے بعد میں محسوس ہوا کہ آپ کو اپنے اس غلام کا کسی اہل تشیع کے گھر میں رہنا اچھا نہیں لگا۔ ان لوگوں کو مجھ پر بہت اعتماد تھا۔ ایک مہینہ تک وہ سارا گھر میرے حوالے کر کے سرگودھا چلے گئے۔ واپسی پر یہ اعتماد اور بھی پختہ ہو گیا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد ان کے گھر سے چیزیں غائب ہونا شروع ہو گئیں۔ بقر عید کے موقع پر ایک بہت ہی قیمتی لائٹر گم ہو گیا جسے وہ بہت ہی عزیز رکھتے تھے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کے جوتشیوں سے نام لکھوائے تو ہر کسی نے میرا ہی نام نکالا۔ حتیٰ کہ ایک تسبیح کے ساتھ نام نکالنے والے نے میرے ہی پوچھنے پر میرا ہی نام نکال دیا۔ میں بہت ہی زیادہ پریشان ہو گیا۔ صاحب خانہ نے بھی مجھ سے رویہ سخت کر لیا۔ انہیں

Marfat.com

یقین ہو گیا کہ چور میں ہی ہوں۔ مجھے دھمکیاں دی گئیں، چوری اگلوانے کے لئے تمام حربے استعمال کئے لیکن پورا محلّہ میری صداقت کی گواہی دیتا تھا۔ آخر صاحب خانہ نے اگلے روز مجھے پولیس میں دینے کی دھمکی دی اور یہ رات میرے لئے بہت ہی پریشان کن رات تھی۔ میں آنے والے واقعات کی ہولناکی کا تصور کر رہا تھا کہ مجھے اپنے اوپر کوئی شخص سوتا ہوا محسوس ہوا۔ مجھے لمبے لمبے پرسکون سانسوں کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کوئی ہستی ہے میں نے بلند آواز سے کہا کہ آپ تو جانتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی پھر یہ تکلیف دہ صورتِ حال کیوں ہے۔ جب میں کوئی بات کرتا تو سانسوں کی آواز رک جاتی اور جب میں خاموش ہو جاتا تو پھر آواز بدستور آنے لگتی اور اشارۃً بتایا جاتا کہ سکون کے ساتھ سو جاؤ کچھ نہیں ہو گا۔ پھر واقعی کچھ نہ ہوا۔ اگلا سارا دن میں ان کا اپنے کمرہ میں انتظار کرتا رہا لیکن کوئی نہ آیا شام کو میرا ایک دوست آیا اور مجھے بمع سامان اپنے گھر لے گیا اور پھر تیسرے ہی دن مجھے ملازمت مل گئی۔ عرصہ چھ ماہ بعد سیال شریف حاضر ہوا تو حضرت غریب نواز آرام فرما رہے تھے اور وہی لمبی لمبی سانسیں جو پریشانی کی رات مجھے اپنے اوپر محسوس ہوئیں لے رہے تھے وہ کوئی اور نہیں صرف اور صرف میرا پیر سیال لج پال تھا جس نے کٹھن وقت میں میری دستگیری فرمائی اور مجھے اہل تشیع کے مزید گھروں پر پلنے سے بچا لیا۔

آپ کی اقتداء میں باجماعت نماز کی سعادت مل گئی:

یہ ۱۹۷۹ء کا واقعہ ہے کہ مولانا نور محمد کوثر علوی صاحب موچیوالہ، ضلع جھنگ سے سیال شریف حاضر ہوئے۔ حضرت غریب نواز تونسہ شریف تھے۔ زیارت نہ ہو سکی بہت پریشانی ہوئی۔ پھر بابا شیر کرم علی صاحب کے آستان پر حاضری دی عصر کی اذان وہیں ہو گئی واپس بارگاہِ شمسیہ میں پہنچے تو جماعت ہو چکی تھی۔ اب قسمت پر اور بھی افسوس ہوا کہ نماز باجماعت بھی گئی اور حضرت صاحب غریب نواز کی زیارت بھی نہ ہوئی۔ اتنے میں تین کاریں سیال شریف پہنچیں، ان میں حضرت قبلہ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین صاحب حضرت

Marfat.com

خواجہ خان محمد صاحب، پیر پٹھان اور حضرت خواجہ قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کے پیرزادہ مہار شریف والے حضرات تھے۔ آپ نے نمازِ عصر ادا کرنا تھی حضرت صاحب قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے امامت کروائی۔ آپ نے اپنی زیارت سے بھی مشرف فرمایا اور نمازِ عصر بھی آپ کی اقتداء میں باجماعت ادا ہوگئی۔

آپ کی دعا سے موت سے چھٹکارا:

قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ کا غلام محمد شفیع ولد اللہ دتہ قوم سجرا، سکنہ دیوی داس پورہ ڈیرا سجرانوالہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا نے بتایا میں حضور غریب نواز کی خدمتِ اقدس میں عرصہ تقریباً دو سال رہا ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۶ء تک۔ خانگی مجبوریوں کی وجہ سے پھر رخصت لے کر گھر چلا گیا۔ ایک دن ہمارے کماد میں میرے چچا محمد سلطان کے نوکر نے بھینسیں چھیڑ دیں۔ میں نے اس نوکر کو سخت کلامی کی، میرے چچا صاحب کو پتہ چلا اس نے آتے ہی زور سے ایک ڈنڈا میرے سر پر مارا میرا کان لہولہان ہوگیا۔ جس کا زخم اب بھی کان پر موجود ہے۔ میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔ صبح کو ہوش آیا والد صاحب و دیگر گھر والوں نے تھانہ میں مقدمہ دائر کرنے کو کہا۔ میں نے کہا وہاں تو رقم دے کر وہ بری الذمہ ہو جائیں گے۔ میں اپنے مالک کے پاس جاتا ہوں۔ دوسرے دن سیال شریف حاضر ہوا تو آپ کے پاس رہنے والے خدام صاحبان نے مجھ سے دریافت کیا کہ کل عصر کے وقت تجھے کیا ہوا تھا۔ (حاجی محمد نواز اور محمد امیر لوہار وغیرہ نے پوچھا)۔

میں نے پوچھا کیا بات ہے انہوں نے بتایا کہ اس وقت قبلہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ ملک محمد شفیع مارا گیا ہے۔ ہم نے عرض کی غریب نواز دعا فرما دیں وہ نہ مارا جاوے۔ وہ تو خوش طبع آدمی تھا۔ شغل کی باتیں کرتا تھا آپ نے دعا فرمائی یہ سن کر میں نے ان کو تمام واقعہ بتایا تو اسی وقت ہی کا حال خدام صاحبان نے سنایا۔ میرے گھر اور سیال شریف کا فاصلہ اڑتالیس میل دور کا ہے۔

سب ہی کو مرشد کی الفت عطا ہو　　رہیں شاد سب شاد ہو جاؤں میں بھی

Marfat.com

کافی دیر تک گاڑی رکی رہی:

ارشد محمود صاحب علی پور چٹھہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں اور قاری محمد اعظم صاحب سیال شریف حاضری کے بعد واپس چلے تو قاری صاحب کی مرضی تھی کہ براستہ شیخوپورہ گوجرانوالہ جائیں اور پھر گوجرانوالہ سے علی پور چٹھہ پہنچیں۔ رات شیخوپورہ میں ٹھہریں۔ لیکن میرا ارادہ تھا کہ سکھے کی ریلوے اسٹیشن اتر کر رات وہاں رہیں اور صبح گاڑی میں بیٹھ جائیں۔ آخر طے پایا کہ لج پال کے در سے آئے ہیں وہ چاہیں تو اسی وقت بھی علی پور چٹھہ پہنچا سکتے ہیں۔ ہم سکھے کی اسٹیشن پر اتر گئے رات کے ساڑھے بارہ بجے کا وقت تھا۔ گاڑی کھڑی تھی جس کا علی پور چٹھہ پہنچنے کا وقت دس بجے تھا ہم نے ٹکٹ لئے اور سوار ہو گئے۔ گاڑی چل پڑی لوگوں نے بتایا کہ جب سکھے کی اسٹیشن پر پہنچی تو کچھ دیر ہی ٹھہرنے کے بعد چل پڑی لیکن پھر رُک گئی اور کافی دیر تک رُکی رہی جیسے آپ ہی کا انتظار ہو۔

جو دل کی تمنا تھی سو پوری ہوئی:

قاری حافظ عطاء اللہ صاحب گلشن کالونی فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ میں سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوں لیکن قبلہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اور عقیدت میرے دل میں بہت زیادہ ہے، اسی عقیدت کی بناء پر کہ میں حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارکپر آستانہ عالیہ سیال شریف حاضر ہوا۔ عوام الناس کے بے پناہ ہجوم کی وجہ سے زیارت عام نہ ہو رہی تھی۔ مجھے بڑی پریشانی ہوئی حضرت صاحب کو یاد کیا اور عرض کی غریب نواز کرم فرمائیں۔ زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں فوراً ہی موقع مل گیا اور میں نے بآسانی زیارت کر لی۔ ظہر کا وقت ہوا تو مسجد میں چلا گیا پہلی ہی دفعہ سیال شریف کی حاضری ہوئی تھی۔ دل میں تمنا تھی کہ روضہ شریف کے اندر کی زیارت بھی کروں اتنے میں خواجہ حمیدالدین صاحب تشریف لے آئے۔ نمازِ ظہر ہوئی تو صاحبزادہ صاحب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ حافظ ہو، بندہ نے عرض کی جی حضور، روضہ شریف سے ایک شخص آیا اور عرض کی کہ یا حضرت سات حافظوں کی ضرورت ہے۔ آپ صاحبزادہ صاحب کے حکم پر

Marfat.com

مجھے بھی شامل کر لیا گیا۔ اس طرح روضہ شریف کے اندر کی زیارت سے بھی مستفیض ہوا۔ سورۃ بقرہ کی چند آیات تلاوت کیں آپ کے مزار مبارک پر مٹی بھی ڈالی اور جب روضہ شریف سے باہر آیا تو جیب میں کوئی پیسہ نہ تھا۔ پھر پریشانی ہوئی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا اور عرض کی کہ فیصل آباد پہنچنا ہے اور جیب میں کرایہ بھی نہیں ہے۔ اسی لمحہ ایک شخص آیا اور اس نے کچھ رقم عنایت فرمائی تو میں فیصل آباد پہنچا کہ حضرت غریب نواز کی ذات ہی تھی جس نے ہر لمحہ میری مشکل کو حل کیا۔

اللہ والے دیتے ہیں سب کچھ
مگر چاہئے ان سے لینے کا ڈھب کچھ

مستری محمد یوسف صاحب ساکن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں کسی آدمی کا کافی مقروض تھا اور وہ پیسے لینے کے لئے آ گیا۔ وہ بہت ہی ضرورت کے تحت آیا تھا اور وہ ایک دو دن پھر آنے کو کہہ گیا۔ اب میں بہت پریشان ہوا۔ میرے سامنے کوئی ایسا راستہ نہ تھا جہاں سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا۔ آخر حضرت صاحب کے تصور کو سامنے رکھا اور رونے لگا۔ فریاد کرنے لگا کہ سرکار کوئی سبب پیدا فرما دیں اور پھر تیسرے ہی دن ایک شخص جو کہ عرصہ سات سال سے غائب تھا اور اس کے متعلق ہم سب لاعلم تھے وہ کچھ رقم دے گیا۔ اس طرح سے میری عزت رہ گئی۔

دعا سے کام بن گیا:

(۱) قاری محمد اعظم صاحب علی پور چٹھہ سے بیان کرتے ہیں کہ قاری محمد اسلم صاحب کو بیعت کرانے کی غرض سے سیال شریف حاضر ہوئے۔ آپ نے محمد اسلم کو بیعت کیا۔ تو محمد اسلم نے عرض کی غریب نواز کافی دنوں سے فارغ ہوں کوئی جگہ نہیں مل رہی، بڑا پریشان ہوں آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا گھبراؤ نہیں کام بن جائے گا۔ جب ہم واپس اپنے گاؤں بارموی پہنچے تو مولانا عبداللطیف صاحب ملے اور فرمانے لگے ایک قاری کی اشد ضرورت ہے اور میں نے بھلوال ضلع سرگودھا والوں سے وعدہ کیا ہے لیکن ابھی تک کوئی قاری نہیں مل

Marfat.com

رہا، میں نے فوراً کہا کہ قاری محمد اسلم صاحب فارغ ہیں، ان کو لے جائیں۔ اس طرح قاری صاحب پھلوال مدرس مقرر ہو گئے۔

(۲) قاری محمد عبداللہ صاحب ساکن اڈا سبیل بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گاؤں تشریف لائے میرے بھائی کو فوج کی ملازمت کا بہت شوق تھا۔ میرے والد صاحب نے اُسے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور دعا کے لئے عرض کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ کرم فرمائے گا۔ اچھی ملازمت ہے۔ دوسرے دن ہی اسے ملازمت مل گئی۔

(۳) محمد فاروق شاکر صاحب فروکہ ضلع سرگودھا سے بیان کرتے ہیں کہ بندہ مدرسہ فیض العلوم ترتیل القرآن موضع رادھن میں زیر تعلیم تھا یہ جنگل کا علاقہ ہے زمین ریتلی ہے، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہاں تشریف لاتے۔ ایک دفعہ گرمی کے موسم میں آپ تشریف لائے اور فرمایا یہاں سانپ بچھو تو بہت ہوں گے ہم نے عرض کی غریب نواز یہاں ایسی چیزیں بہت ہیں۔ آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب سانپ اور بچھو یہاں سے چلے گئے اور پھر اس کے بعد ایسی کوئی چیز یہاں نظر نہ آئی۔

(۴) مستری محمد یوسف صاحب فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں قرضے کے بوجھ تلے اتنا دب گیا کہ مکان بیچنے کی ضرورت آ پڑی۔ میں سیال شریف حاضر ہوا، ایک چٹ پر سارا ماجرا لکھا اور حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا قرضہ اتر جائے گا۔ پھر اللہ کریم نے ایسے اور اسباب پیدا کئے کہ قرضہ بھی اتر گیا اور مکان بھی نہ بکا۔

(۵) قاری محمد عبداللہ صاحب اڈا سبیل سے بیان کرتے ہیں کہ میں جامعہ رضویہ فیصل آباد میں زیر تعلیم تھا آپ فیصل آباد تشریف لائے تو عرض کی یا حضرت غریب نواز دعا فرمائیں۔ طالب علم ہوں اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔ آپ نے دعا فرمائی۔ میں حافظ بھی بن گیا، قاری بھی بن گیا۔ درسِ نظامی کے لئے آپ نے دعا فرمائی اور میں جامعہ رضویہ میں

Marfat.com

آجکل پڑھ رہا ہوں۔ آپ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے میرے سر پر دستار مبارک باندھی اور فرمایا کہ دل لگا کر پڑھو اور پڑھتے رہو دن بدن آپ کی دعائیں رنگ لا رہی ہیں۔

(۶) مستری محمد یوسف صاحب فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہ ہماری عورت گھر سے بھاگ گئی ہے، ہم نے بہت جدوجہد کی وہ لوگ بھی عورت واپس نہیں دیتے اور عورت بھی انہیں کے حق میں بیان دیتی ہے۔ آپ پیر سیال لجپال کے غلام ہیں، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے میرا یہ کام کروا دیں کہ ہماری عورت وہ لوگ واپس کر دیں۔ میں اسے لے کر سیال شریف حاضر ہوا۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ وہ عورت آ جائے گی اور پھر کبھی نہ جائے گی اور پھر ایسا ہی ہوا وہ عورت خود بخود گھر واپس آ گئی اور پھر کبھی گھر سے باہر قدم نہ نکالا۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

(۷) صاحبزادہ غلام محی الدین شاہ صاحب ساکن خواجہ آباد شریف بیان کرتے ہیں کہ حاجی محمد رفیق صاحب ساکن کھیوڑہ نے صدق زبان سے بیان کیا کہ اجمل خان صاحب ساکن سون ایک انتہائی غریب آدمی تھا۔ واہ فیکٹری میں ملازم تھا اسے اطلاع ملی کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں لیکن یہ سوچ کر دل بجھ گیا کہ میں تو غریب آدمی ہوں یہاں تو بڑے بڑے آدمی آپ کے مرید ہیں۔ آپ ان لوگوں کے ہاں ہی تشریف رکھیں گے۔ اس وقت بارش ہو رہی تھی اچانک موٹر کار کا ہارن بجا اور آپ اجمل خان صاحب کے غریب خانہ پر ہی تشریف لے آئے۔ گرمی کا موسم تھا گھر میں بجلی بھی نہیں لگی تھی، ساری رات دستی پنکھا ہلاتا رہا زیارت کرتا رہا اور خوشی سے ہمکنار ہوتا رہا۔ صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا تیرے گھر بجلی نہیں ہے عرض کی ''نہیں حضور۔''

چند ہی دنوں بعد واہ فیکٹری کے منیجر بن گئے، بنگلہ بھی مل گیا جس میں تمام ہی سہولتیں میسر تھیں۔

Marfat.com

(۸) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد شریف والے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت غریب نواز خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس خواجہ آباد شریف تشریف لائے۔ ہمارے ہاں مسجد کے نزدیک ایک باڑھی آپ نے فرمایا اسے صاف کر دو۔ اس میں سانپ اور بچھو وغیرہ ہوں گے۔ بعد میں اسے صاف کیا گیا تو واقعی اس سے ایک سانپ بھی اور بچھو بھی نکلا۔

(۹) مولانا نور محمد کوثر علوی صاحب ساکن تھانہ موچیوالہ سے ہر سال بابا فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر پاکپتن شریف حاضری دیتے تھے لیکن ۱۹۷۶ء میں عرس مبارک منگل کا دن آ گیا۔ حضرت پیر سیال کی سنت کے مطابق منگل کو سفر نہ کرنا مناسب سمجھا اور عرس مبارک پر حاضری کا ارادہ منسوخ کر دیا۔ رات کو خواب میں دیکھا یہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوثر صاحب میں پاکپتن شریف جا رہا ہوں تم بھی جلد پہنچو۔ بیدار ہوا تو بعد نماز فجر عازم سفر ہو گیا اور عصر کے وقت حضرت غریب نواز بھی پہنچ گئے۔ نماز پڑھی اور آپ نے فرمایا جلدی آؤ اور باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف پر حاضری دو، حاضری دی اور آپ کے ساتھ ہی پھر دروازہ بہشتی سے بھی گزر گئے۔

(قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ بدھ دار کو گھر سے روانہ نہیں ہوتے تھے)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بس غلامی غلامانِ خواجہ قمر چاہئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

فیض محمد صاحب مصطفیٰ آباد لاہور (۱۵) سے لکھتے ہیں۔ مجھے حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی سے بیعت کرنے کا بے حد شوق تھا لیکن اس شوق کو پورا کرنے کا موقع نہ ملتا تھا۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے سیال شریف کا سفر ملتوی ہوتا رہا۔ آخر استاد گرامی علامہ عبدالغفور سیالوی خطیب مسجد چشتیہ نظامیہ بیرون مصطفیٰ آباد نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۹ء کو عازم سیال شریف ہوئے۔ بعد نمازِ مغرب حضرت سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا مگر مجھے جرأت نہ ہوئی کہ بیعت کی التجاء کروں اور یہ موقع بھی نکل گیا۔

ارادہ کیا عشاء کی نماز کے بعد ملاقات ہوگی تو حضرت سے ضرور عرض کروں گا کہ مجھے اپنے غلاموں میں شامل کر لیجئے۔ کافی انتظار کے بعد عشاء کا وقت آیا۔ بعد نماز مجلس گرم ہوئی مگر میری زبان کو پھر تالا لگ گیا۔ حضرت سے التجاء کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور شب بسری کے لئے سب اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ میں نے استاد گرامی سے عرض کی کہ حضرت کے روبرو میری تو زبان نہیں کھلتی آپ میری مدد فرمائیں انہوں نے فرمایا کہ نمازِ فجر کے بعد دربار منعقد ہوگا تو آپ کی طرف سے میں عرض کروں گا۔ غرض سب سو گئے لیکن مجھے اس فکر میں نیند نہ آئی۔

صبح کے قریب آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ مجلس لگی ہوئی ہے جس میں حضرت ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب بانی حزب الاحناف میں شریک ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا فیض بہت دنوں سے مرید ہونے کے لئے بے تاب ہے پھر انہوں نے مجھے خواب میں ہی بیعت فرما لیا۔ میری آنکھ کھل گئی فجر کی اذان ہو رہی تھی۔

صبح ۱۲ر دسمبر تھی اور اتوار کا دن تھا۔ بعد نماز حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فوراً مجھے بیعت سے مشرف فرمایا۔ پابندی شریعت کی سختی سے تلقین کی۔ انہوں نے فہمائش کی کہ

Marfat.com

روزانہ سورۃ یٰسین اور فلاں فلاں درود وظائف پڑھا کروں۔ ان کی ترتیب وہی تھی جس طرح یہ چیزیں پہلے سے میں روزانہ پڑھتا تھا ان میں میرے لئے نئی چیز کوئی نہ تھی مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ مندرجہ بالا واقعہ میں شوق بڑھایا از حد بڑھایا بے تاب کیا اور مزید بنا لیا اقبال مرحوم نے فرمایا ہے۔ ؎

شوق اگر تیرا نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

(از ماہنامہ ضیائے حرم شیخ الاسلام نمبر، ۱۴۰۱ھ/ اکتوبر ۱۹۸۱ء)

پیر کامل مل گیا

(۱) محمد اکرم صاحب ساکن سکھا ضلع جہلم سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں کے نزدیک ایک دربار ہے صاحب دربار بڑی بلند پایۂ ہستی ہے۔ جب میری والدہ صاحبہ بہت سخت بیمار ہوئیں تو ہماری والدہ کے مرشد جو موہڑہ شریف کے خلیفہ ہیں، ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں اس دربار سے شفاء ہو گی اور کہیں سے نہیں۔ میری والدہ صاحبہ مسلسل اس دربار پر حاضر ہوتی رہیں اور بیماری زائل ہوتی گئی۔

آخر کار بالکل ٹھیک ہو گئیں۔ ہم نے صاحب دربار کو مرشد بنا لیا اور انہوں نے ہم پر بڑے کرم فرمائے۔ سب سے بڑا کرم یہ فرمایا کہ انہوں نے ہمیں سیال شریف بھیج دیا اور پیر سیال لج پال کے ساتھ بیعت کر لینے کا حکم فرمایا تو ہم سب پیر سیال غریب نواز کی غلامی میں آ گئے جہاں سے ہماری بہتر سے بہتر رہنمائی ہوتی رہی۔ اس صاحب دربار نے ہمیں ایسا پیر کامل دیا جس کی زندگی سراپا اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھی۔

(۲) صاحبزادہ غلام محی الدین شاہ صاحب ساکن خواجہ شریف روایت کرتے ہیں کہ میں سیف اللہ خان ساکن روکھڑی نے بصدق زبان بیان کیا میں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں فوج

میں ملازم تھا۔ مجھے ایک پارسل محاذ جنگ پر ملا۔ اس میں ایک تعویز تھا، جس میں اسے استعمال کرنے کے بارے میں ہدایات تھیں۔ یہ پارسل حضرت خواجہ محمد قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ میرا سارا خاندان حضرت پیر سیال لجپال کا مرید تھا۔ لیکن بندہ نے ابھی تک حضرت صاحب کی زیارت بھی نہ کی تھی۔ میں بہت حیران ہوا کہ حضرت صاحب کو میرے بارے میں کیسے علم ہوا۔ میرا پتہ حضرت صاحب کو کس نے دیا۔ میں نے سارے خاندان سے معلوم کیا لیکن کسی نے بھی حضرت صاحب کو میرا پتہ دینے کا اقرار نہ کیا۔ اس تعویز کا یہ اثر ہوا کہ میرے اردگرد بم گرتے رہے۔ میرے سب قریبی ساتھی شہید ہوتے گئے لیکن مجھے کوئی گزند نہ آئی۔ حضرت صاحب نے مجھ ناچیز پر اتنی لجپالی فرمائی حالانکہ میں ابھی مرید بھی نہ ہوا تھا۔ محاذ جنگ سے واپس آیا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش ہو کر آپ کی غلامی میں آ گیا۔

گمراہی میں رہنمائی

مولانا نور محمد کوثر علوی صاحب تھانہ موچی والا ضلع جھنگ سے بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۰ء میں بندہ ملتان شریف مولانا عبدالعلیم صاحب کے ہاں پڑھتا تھا۔ استاد صاحب مکرم نے دورانِ تقریر فرمایا کہ جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے میں لرز گیا اور تہیہ کر لیا کہ جلد ہی کسی مرد کامل کا دامن تھام لوں گا۔ اپنے ہم اسباق کے مشورہ سے ان کے ساتھ سیال شریف حاضری دی۔ اتفاقاً اسی دن حضرت قبلہ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا۔ ایک جم غفیر تھا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت مصروف تھے۔ لباس بہت ہی سادہ تھا اور رخِ انور پر تھکان کے آثار تھے۔ آپ دھڑا دھڑ لوگوں کو بیعت فرما رہے تھے۔ میرے کبیدۂ دل نے یہ بات نہ مانی کہ اپنے ہم جیسے لوگوں کو خلوت میں یہ کہہ کر مراجعت بسوئے ملتان ہوئے کہ حضرت صاحب کو کیا خبر کہ یہ کون ہے اور وہ کون ہے جبکہ اتنا زبردست جم غفیر ہے۔ اور مرید کر رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ حضرت صاحب کی

Marfat.com

ریش مبارک بھی سنت نبوی کے مطابق نہیں ہے۔ میں اپنے ہم سبق بھائیوں کے ساتھ واپسی ملتان آ گیا۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ شمسیہ میں حضرت خواجہ خواجگان شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی مزار مبارک کے سرہانے تشریف فرما ہیں اور درباری محمد اسحاق صاحب تونسوی کو فرماتے ہیں کہ رجسٹر لاؤ اور جن جن آدمیوں کو میں نے بیعت سے مشرف کیا ہے ان کے نام لکھو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت شدگان لوگوں کے نام مع ولدیت وسکونت لکھوائے۔ آخر میں میرا نام اور سکونت اور ولدیت بھی لکھوائی اور فرمایا کہ یہ صاحب ابھی اپنے دوستوں سے مشورہ کر رہے ہیں لیکن میں نے اسے پیر سیال کے غلاموں میں لے لیا ہے۔ جب بیدار ہوا تو میری کایا ہی پلٹ گئی۔ زار و قطار روتا ہوا اپنے استاد مولانا محمد عبدالقدوس صاحب ملتانی کے پاس پہنچا اور تمام حقیقت سے آگاہ کیا۔ انہوں نے فرمایا تم نے برا خیال کیا ہے۔ جاؤ جا کر غوثِ زمان کے پاؤں پکڑ لو اور دامن تھام لو۔ بعد ازیں کئی ماہ بعد سیال شریف حاضر ہوا۔ آپ حجرہ شریف میں جلوہ فگن تھے بہت سارے غلام بھی حاضر تھے۔ میں قدم بوس ہوا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریب چوبی صندوقچہ پڑا ہوا تھا آپ نے صندوقچہ سے کنگھا نکال کر ریش مبارک پر پھیرا اور فرمایا کوثر صاحب اب تو میری داڑھی سنت کے مطابق ہے میں یہ سن کر بہت شرمسار ہوا اور عاشق پیر سیال بن گیا۔ آپ نے بیعت سے مشرف فرما کر غلاموں میں شامل کر لیا۔

جنگی قیدی کو قرآنِ مجید پڑھانا

(۱) غلام محی الدین شاہ صاحب ساکن خواجہ آباد شریف بیان کرتے ہیں کہ سیف اللہ خان صاحب ساکن روکھڑی ضلع میانوالی بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۷۱ء میں جو فوج انڈیا کی قید ہوگئی، اُن میں میں بھی شامل تھا۔ میرے ایک ساتھی محمد علی ساکن اٹک کو قرآنِ پاک پڑھنے کا شوق تھا۔ اس نے مجھ سے سبق لینا شروع کر دیا۔ کچھ دن گزرے ایک رات کو ایک

Marfat.com

بزرگ تشریف لائے انہوں نے سبق سنا آگے پڑھایا اور چلے گئے۔ پھر وہ بزرگ اکثر اوقات تشریف لانے لگے، اُسے نیند سے بیدار کرتے، سبق سنتے، آئندہ کا سبق پڑھاتے اور چلے جاتے۔ وہ تمام سبق پڑھ چکے تو محمد علی صاحب نے مجھ سے اس بزرگ کا ذکر کیا اور صدق دل سے اُنکے عاشق ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد جب ہم رہا ہو کر اپنے وطن واپس آ گئے تو ایک دن محمد علی صاحب مجھ سے ملنے روکھڑی آئے، میرے مکان میں داخل ہوئے تو سامنے حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی تصویر آویزاں تھی، دیکھتے ہی چیخ ماری اور کہا یہی بزرگ تھے جو مجھے رات قرآنِ پاک پڑھایا کرتے تھے۔ دوسرے دن میرے ساتھ وہ سیال شریف حاضر ہوئے روتے ہوئے حضرت صاحب کے قدموں میں گرے اور بیعت ہو گئے۔

(۲) حاجی نورالدین صاحب ساکن سرگودھا سیال شریف بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے تو پتہ چلا کہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجمیر شریف گئے ہوئے ہیں۔ دس پندرہ دنوں تک واپس آئیں گے۔ دوسری بار بھی مایوس ہونا پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابھی تک اجمیر شریف میں ہی قیام پذیر تھے۔ تیسری بار بمع اہلیہ حاضر ہوئے اس دفعہ پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابھی تک اجمیر شریف ہی تھے۔ روضہ شریف میں حاضری دی اور رو پڑے کہ تیسری دفعہ حاضر ہوا ہوں لیکن مراد پوری نہیں ہوئی۔ مجلس خانہ میں آ کر لیٹ گئے۔ آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ آپ موٹر کار پر سوار ہیں اور تشریف لے آئے ہیں۔ قدم بوسی کی تو آپ نے فرمایا مرید ہونے کے لئے آئے ہو؟ عرض کیا جی ہاں! خادم کو حکم دیا لسی لاؤ۔ آپ نے مجھے لسی کا پیالہ پلایا۔ اور مرید کر لیا۔ فرمایا پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ اب گھر چلے جاؤ۔ جب بیدار ہوئے تو بیوی صاحبہ کو ساتھ لے کر واپسی کی تیاری کر لی۔ اچانک حضرت صاحب غریب نواز کار میں تشریف لے آئے۔ قدم بوسی کی تو آپ نے فرمایا کہ مرید ہونے کے ساتھ آئے ہو؟ عرض کیا جی حضور! آپ نے لسی پلائی اور بیعت سے مشرف فرمایا۔ بالکل اسی طرح جیسے خواب میں ہوا تھا۔

شانِ دارا نہ توقیر سکندر چاہئے　　بس غلامی حضرت خواجہ قمر چاہئے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیارت سے مشرف ہونا

حافظ غلام رسول صاحب ساکن چک نمبر ۶۰ ج۔ ب ضلع فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں رات ٹھیک گیارہ بجے سیال شریف پہنچا۔ دن جمعۃ المبارک تھا، سردی کا موسم تھا دل میں تمنا تھی کہ حضرت صاحب غریب نواز کی زیارت ہو جائے کیونکہ میں نے واپس فیصل آباد جمعہ کی نماز بھی پڑھانا ہے۔ اس وقت آپ آرام فرما رہے تھے۔ دل پر مایوسی کے سائے منڈلانے لگے اتنے میں دیکھا کہ حضرت صاحب روضہ شریف میں حاضری کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے قدم بوسی کی دل باغ باغ ہوگیا۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک بنگلہ شریف آپ کی صحبت میں بیٹھے رہے۔

حاجی محمد رفیق صاحب فاروقیہ سیمنٹ فیکٹری سے بیان کرتے ہیں کہ قبلہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے وصال پُر ملال کے بعد حاجی محمد قاسم صاحب فریاد کرتا ہوا روضہ شریف میں حاضر ہوا یا حضرت غریب نواز میں کیا کروں مجھے زیارت کرائیں نہیں تو میں مر جاؤں گا۔ مزار شریف سے فرمان ہوا زیارت ہو جائے گی۔ حاجی محمد قاسم صاحب بھکر میں بیٹھے قرآنِ مجید پڑھ رہا تھا کہ سامنے حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور حاجی محمد قاسم کے سامنے ہی بیٹھ گئے۔ جب حاجی محمد قاسم نے زیارت کی تو چیخ نکل گئی۔ آپ غائب ہو گئے۔

صاحبزادہ غلام محی الدین شاہ صاحب خواجہ آباد شریف والے بیان کرتے ہیں کہ عبدالعزیز ساکن پھاتی نے بصدق زبان بیان کیا ہے کہ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد صوفی صاحب جہلمی کی بیوی نے صحن میں ڈکار کی آواز سنی تو خیال کیا کہ حضرت صاحب قبلہ شیخ الاسلام ہی تشریف لائے ہیں دوڑ کر باہر نکلی اور کمرے کا دروازہ کھلا ہوا پایا جس کمرے میں حضور غریب نواز تشریف لاکر قیام فرماتے تھے۔ جب وہ اندر گئی

Marfat.com

تو حضرت غریب نواز چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ قدم بوسی کی اور دوڑتی ہوئی صوفی صاحب کو اطلاع دینے آئی جب صوفی صاحب پہنچے تو آپ غائب تھے۔

حضرت غلام نظام الدین صاحب سجادہ نشین صاحب خواجہ آباد شریف فرماتے ہیں کہ حضور پیر سیال لج پال کے عرس مبارک پر حضرت صاحب شیخ الاسلام کے وصال کے بعد میں نے آپ کی ظاہری طور پر زیارت کی کہ آپ وضو فرما رہے تھے اور حاجی محمد نواز خادم خاص آپ کو وضو کروا رہے تھے۔

صاحبزادہ حمیدالدین شاہ صاحب خواجہ آباد شریف سے بیان کرتے ہیں کہ حضور غریب نواز کے وصال کے بعد گرمیوں کا موسم تھا میں نمازِ ظہر ادا کرنے کیلئے گھر کے کمرے سے ٹوپی لینے کیلئے گیا تو حضرت قبلہ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ سامنے چارپائی پر تشریف فرما تھے میں آپ کی قدم بوسی کے لئے بڑھا تو آپ غائب ہو گئے۔ میں نے تہہ دل سے وہ گندا خیال نکال دیا اور توبہ کر لی تو آپ نے بہت کرم نوازی فرمائی۔

حکیم نور محمد صاحب ساکن مرولیانوالہ ضلع سرگودھا سے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ مرولیانوالہ سے سیال شریف پیدل گیا۔ سیال شریف پہنچا تو جوتے اتارے اور ایک طرف رکھ دیئے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ برآمدے میں کھڑے تھے، قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تو فرمایا کہ اتنی دور سے پیدل آئے ہو یہاں آ کر جوتے اتار دیئے ہیں۔ یا تو وہیں سے جوتے اتار کر آتے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک وقت میں کئی جگہوں پر موجود ہونا

(۱) صاحبزادہ غلام محی الدین ساکن خواجہ آباد شریف ضلع میانوالی بیان کرتے ہیں کہ بندہ نے علی محمد شاہ صاحب ساکن خواجہ آباد شریف کی زبان صادق البیان سے سنا ہے کہ جب میں فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے گیا تو خانہ کعبہ شریف کا طواف کرنے کے بعد مولوی فضل دین شاہ صاحب کے ساتھ چائے پینے بیٹھ گیا۔ اچانک میری نظر حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی۔ آپ کعبہ معظمہ کا طواف کر رہے تھے میرے منہ سے نکلا کہ یہ پیر سیال ہیں۔ چلو زیارت کر لیں، مولوی فضل دین صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ لیا اور کہا کہ بیٹھ جاؤ تم زیارت نہیں کر سکتے کیونکہ آپ ظاہراً حج پر تشریف نہیں لائے۔

نظر کرم جب سے ہوئی مجھ فقیر پر
دامن میں بھرے لعل و گوہر دیکھ رہا ہوں

(۲) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حاجی محمد رفیق صاحب فاروقیہ سیمنٹ فیکٹری ساکن کھیوڑہ نے بصدق زبان بیان کیا کہ میرے گھر بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ بیوی کو سخت تکلیف تھی بچہ پیدا نہیں ہو رہا تھا۔ دائی نے کہا کہ یہ میرے بس سے باہر ہے اسے ہسپتال لے جاؤ۔ میں نے دعا مانگی کہ یا پیر سیال لج پاں مدد فرمائیں تو اسی وقت دائی نے آواز دی مبارک ہو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز نفل شکرانہ پڑی اس دن کے بعد مجھے ضروری کام کے لئے گھر جانا پڑا میری بیوی نے حضرت صاحب کی آواز مبارک سنی کہ لڑکے کو گھر نہ لے جاؤ مگر مجھے سخت مجبوری تھی اس لئے کھیوڑہ میں چلا آیا۔ گھر آتے ہی فساد ہو گیا، جب واپس فاروقیہ آئے تو حضرت صاحب کی آواز سنائی دی۔ کہ بچے کا کیا حال ہے؟ میری بیوی نے جواباً عرض کیا کہ حضور خدا تعالیٰ کا کرم ہے کچھ دن بعد پھر آواز آئی کہ بچے کے کپڑے صدقہ کر دو۔ بیوی نے

Marfat.com

عرض کیا بہت اچھا حضور! کچھ دن بعد پھر آواز آئی بچے کو خسرہ نکل رہا ہے خیال کرنا۔ بیوی نے عرض کی بہت بہتر! حضور کا کرم ہوا۔ اس کے بعد بھی آپ رہنمائی فرماتے رہے۔

رہے ساتھ مرشد کا دونوں جہاں میں
فلاح پائیں آپ اور صلہ پاؤں میں بھی

(۳) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود حضور قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین ﷺ کی زبان مبارک سے سنا کہ ایک دفعہ میں نماز عشاء کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول تھا رات کافی گزر چکی تھی۔ سب خدام اور پیر بھائیوں کو آرام کرنے کی اجازت دے دی تھی، جب میں ذکر الٰہی سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلا تو جائے نماز میں نے مسجد ہی میں چھوڑ دی لیکن جب میں بنگلہ شریف پہنچا تو جائے نماز کو وہاں اپنی جگہ پر موجود پایا۔

(۴) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز خادم پیر سیال سے یوں سنا کہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب اسلامی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ رات کے آٹھ بجے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ خدام کے ساتھ اسلام آباد میں سیر کو نکل گئے۔ عین اسی وقت آپ کی موٹر کو سیال شریف میں بھی دیکھا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صراطِ مستقیم پر چلانا اور انعام خدمت دین

حافظ امام بخش صاحب اچھرہ لاہور سے بیان کرتے ہیں کہ بندہ ایک اسکول میں معلم ہونے کے فرائض انجام دیتا تھا۔ عرس مبارک کے موقع پر سیال شریف حاضر ہوا تو آپ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ مولوی جی کیا کام کرتے ہو۔ عرض کیا کہ غریب نواز اسکول ماسٹر ہوں۔ آپ نے فرمایا میاں جی دین کی خدمت کرو۔ عرض کیا غریب نواز دعا فرماویں۔ اللہ کریم کوئی سبب پیدا فرما دے۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ اگلے روز واپس لاہور آیا تو اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے پوچھا حافظ صاحب ہمارے محلے میں ایک جامع مسجد ہے۔ کیا آپ وہاں امامت خطابت کریں گے؟ میں نے خطابت کی حامی بھر لی لیکن لوگوں کے عجیب و غریب اعتراضات کی وجہ سے امامت سے انکار کر دیا۔ اگلے روز مسجد نور کے متولی میرے پاس آئے اور کہا حافظ صاحب انکار نہ کریں۔ آپ کو دین کی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ ان کے یہ الفاظ سنتے ہی حضور پیر سیال لج پال کے الفاظ یاد آ گئے اور میں نے یہ خدمت سرانجام دینا قبول کر لی۔

حکیم محمد بخش صاحب ضلع جھنگ سے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں آم لے کر جایا کرتا تھا۔ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ یہ پیر کونسے بہشت میں لے جاتے ہیں جو تم بچوں کا پیٹ کاٹ کر پیر کی خدمت کرتے ہو اسی رات اس آدمی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پل صراط پر کھڑے ہیں اور دوزخ سے آدمیوں کو نکال کر جنت میں داخل کر رہے ہیں۔ صبح جب بیدار ہوا تو سیال شریف حاضر ہوا۔ حضرت صاحب غریب نواز کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیعت سے مشرف ہو گیا۔

خیر محمد صاحب جوانہ ایک زمیندار دنیادار آدمی تھے ان گنت گناہ کبائر میں

Marfat.com

ڈوبے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ آپ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ان کے گاؤں میں تشریف لے گئے۔ بھروانہ صاحب بھی حاضر خدمت ہو گئے۔ بیعت ہونے کے لئے عرض کیا آپ نے اسے بیعت فرمایا۔ بھروانہ صاحب کی حالت بالکل بدل گئی۔ اب ان کی حالت یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی صدا زبان پر رہتی ہے۔

محمد بخش صاحب ساکن فیصل آباد کا بڑا بیٹا بہت آوارہ ہو گیا۔ گھر سے چوری بھی کرنے لگا۔ نافرمان بھی تھا، بہت سمجھایا لیکن اس پر اثر نہ ہوا۔ باپ نے اسے گھر سے نکال دیا اور اخبار میں بے تعلقی کا اشتہار دے دیا۔ ایک دن وہ سیال شریف حاضر ہوا۔ روضہ شریف میں حاضری کے وقت رو رو کر سچے دل سے معافی مانگی اور توبہ کر لی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور وہ بالکل شریف انسان بن کر واپس گھر آ گیا۔

مولانا عبدالغفور صاحب ساکن جڑانوالہ جامعہ رضویہ فیصل آباد سے فارغ التحصیل ہوئے۔ دو مربع اراضی کے مالک تھے اور بہت سے مال مویشی بھی پال رکھے تھے۔ اب ان کا مستقل ارادہ زمیندارہ کرنے کا تھا۔ ایک دن سیال شریف حاضر ہوئے اور حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔ آپ غریب نواز نے دین کی خدمت کرنے کا حکم دیا اور دعا بھی فرمائی۔ مولانا عبدالغفور صاحب اب بدستور دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

صراطِ مستقیم کی رہنمائی:

چھوٹے بڑے کی قید نہیں صدق شرط ہے　　نظر کرم کا فیض یہاں خاص و عام ہے

بندہ ناچیز حکیم حاجی عبدالعزیز نقشبندی مجددی بصدق زبان بیان کر کے اپنے ہاتھ سے اپنا واقعہ تحریر کر کے پیش کیا۔ ساکن ساہیوال ہوں۔ میرے استاد حکیم نیاز احمد فاضل دیوبند کا عقیدہ دیوبندی تھا۔ یہاں ساہیوال میں بندہ نے ۱۹۶۳ء میں عزیزیہ دواخانہ بنایا اور استاد والے عقیدہ پر قائم رہا اور قاری عبدالشکور کا مقتدی رہا۔ ان کی ہر بات میں

Marfat.com

میری ہاں رہی۔ سارا وقت قاری عبدالشکور کا کے ساتھ رہتا۔ میری ہر وقت یہ کوشش ہوتی کہ قاری عبدالشکور کو میری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ میری والدہ ماجدہ صاحبہ کا انتقال مورخہ ۲۸ر بساکھ ۱۹ر شعبان ۱۰ مئی بروز جمعۃ المبارک ۱۹۸۵ء کو ہوا۔ بندہ نے اپنے شاگرد کو حقانیہ مدرسہ بھیجا کہ حاجی عبدالعزیز کی والدہ صاحبہ انتقال فرما گئی ہیں۔ ان کی نمازِ جنازہ بوقت صبح روز ہفتہ آ کر پڑھائیں لیکن قاری صاحب نہ خود پہنچے نہ اپنے لڑکوں کو نہ ہی اپنے حافظوں کو بھیجا۔ بندہ نے بروز پیر مسجد حقانیہ میں ایصالِ ثواب کے لئے کلمہ طیبہ کا سترہ ہزار بار پڑھ کر ایصالِ ثواب پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بھی ہے اور مجدد الف ثانی قطب ربانی احمد سرہندی فاروقی منور رحمۃ اللہ علیہ کی مکتوبات میں بھی ہے آپ نے بذریعہ خط اپنے عزیز محمد صادق اور اس کی ہمشیرہ کی ماتم پرسی کی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ یاروں کو فرمائیں کہ ستر ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھ کر ایصالِ ثواب پہنچائیں اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں بھی ہے اور مجدد الف ثانی قطب ربانی احمد سرہندی فاروقی منور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکتوبات میں بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ستر ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھ کر خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ اور اس کی ہمشیرہ مرحومہ کی روح کو بخشیں۔ دوستوں سے دعا و فاتحہ مطلوب ہے۔ مکتوبات مجددیہ الف ثانی مکتوب نمبر ۳۲۷ بنام احمد برکی رحمۃ اللہ علیہ بروز جمعہ ۲۶ر شعبان کو قاری عبدالشکور نے کہا۔ حکیم حاجی عبدالعزیز نے کلمہ طیبہ کی نئی بدعت کھڑی کی ہے۔ بندہ نے ان کے عقیدہ سے توبہ کی اور رات کو بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھ کر سورۂ والضحیٰ ۴۹ بار پڑھی اور درود شریف (۱۰۰) بار پڑھ کر دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے جو صراطِ مستقیم پر چل رہا ہے اس کی زیارت کروا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کے (۷۲) فرقے تھے ان میں سے ایک ہی جنت میں جائے گا اور دوسرے جہنم میں اور میری امت کے (۷۳) بنیں گے ان میں سے ایک ہی جنت میں جائے گا اور دوسرے جہنم میں جائیں گے۔ اے اللہ پاک مجھے اس فرقے کی اقامت عطا فرما جو جنت میں جانے والا ہے۔

Marfat.com

یہی دعا مانگ کر میں درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ رات کو حضرت خواجہ قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے سیال شریف میں روضہ شریف کے پاس بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ صبح سویرے میں نے نفل شکرانہ ادا کئے۔ تقریباً ۱۰ بجے میرے پیر مہر علی شاہ گنجیال شریف سے میری والدہ کی تعزیت کے لئے آئے۔ انہوں نے کہا اٹھو مدرسہ حقانیہ چلنا ہے۔ میں نے عرض کی پیر مہر علی شاہ صاحب میں اب حقانیہ مدرسے نہیں جاؤں گا۔ انہوں نے نہ جانے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا کہ جب میری والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو میں نے شاگرد کو قاری عبدالشکور کے پاس جنازہ پڑھانے کے لئے بھیجا تو قاری عبدالشکور نہ نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور نہ ہی تعزیت کے لئے میرے گھر آئے۔ میری جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ قاری عبدالشکور کے قدموں کے نیچے نہیں ہے۔ پیر مہر علی شاہ نے فرمایا کہ تم نے کیا دیکھ لیا میں نے ان کو بتایا کہ میں نفل استخارہ پڑھ کر رات کو بذریعہ خواب حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی کو دیکھ لیا ہے۔ مہر علی شاہ نے فرمایا کہ اس طرح تو شیطان بھی نظر آ جاتا ہے۔ مجھے وسوسہ ہوا، میں نے اگلی جمعرات کو پھر استخارہ کیا تو پھر مجھے (سبحان اللہ) حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسجد سیال شریف میں نماز پڑھتے نظر آئے۔ اسی طرح جمعرات کو میں نے پھر استخارہ کیا تو اس دفعہ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ اس طرح کہ میں مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی (شیخ الاسلام) رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ ہی بابِ جبرائیل کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ جب التحیات میں ہم بیٹھے تو حضرت صاحب مجھ سے پہلے نماز ختم کر کے چلے گئے میں نے اپنے پاس والے نمازی سے دریافت کیا کہ یہاں جو بزرگ نماز پڑھ رہے تھے وہ کہاں چلے گئے۔ اس نمازی نے کہا کہ وہ جا رہے ہیں ان کی پشت نظر آ رہی ہے۔ حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان ہاؤس کی سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے میں بھی پیچھے چلا گیا۔ میں نے السلام علیکم عرض کیا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرمایا اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ حکیم عبدالعزیز صاحب آپ کب تشریف لائے

Marfat.com

ہیں۔ میں نے عرض کیا غریب نواز آج بندہ کو چوتھا دن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرے آج آٹھ دن مسجد نبوی کے مکمل ہو گئے ہیں، چالیس نمازیں میں نے ادا کر لی ہیں اگر کچھ گھر سلام پیغام دینا ہوتو مجھے بتائیں میں نے عرض کیا کہ میں بھی چار دن کے بعد گھر پہنچ جاؤں گا۔ آپ گھر میں صرف خیر خیریت بتا دینا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آخر میں آپ کو لنگر کھلاؤں۔ جب میں اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ لنگر والی جگہ پر گئے تو حضرت صاحب نے فرمایا یہ لنگر تقسیم کرنے پر میرے حضور پُرنور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری ڈیوٹی لگائی ہے تو مجھے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر دیا اور میں نے کھایا اور میں **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتا ہوا بیدار ہوا اور اپنے رب تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔

پہلی رات قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی زیارت روضہ شریف کے پاس ہوئی، دوسری رات آپ کی زیارت مسجد سیال شریف میں بحالت نماز نصیب ہوئی، تیسری رات مسجد نبوی میں بحالت نماز زیارت ہوئی۔ پھر مدینہ منورہ پاکستان ہاؤس میں روبرو ملاقات ہونے پر آپ کے ہاتھوں لنگر شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طعام نصیب ہوا اور کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا نصیب ہو گیا۔ وساوس اور مشکوک کو درجہ بدرجہ رفع دفع فرما کر صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا۔ **اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم ط غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ○** فرمانِ اقدس والی دعا سے مقبولانِ بارگاہِ خداوندی میں شامل فرما دیا۔ ان حالات و بیانات سے استخارہ کی برکت سے قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ رسالت میں مقبولیت اور ان کا مقام اعلیٰ بھی ظاہر ہو گیا جو مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی پر بھی مامور ہیں اور عوام وخواص کو لنگر محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بھی سیراب و سرفراز فرما رہے ہیں۔

میں جو سوتا ہوں جاگتے ہیں نصیب　　خواجہ کا فیض اپنے مریدوں پر عام ہے

Marfat.com

عطائے علم:

مولوی محمد امین الدین صاحب ساکن محمدی شریف بیان کرتے ہیں کہ تقریباً ۱۹۶۴ء کی بات ہے حضرت قبلہ شیخ الاسلام غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ محمدی شریف تشریف لائے۔ لنگر خانہ کے برآمدہ میں آپ سے ایک جامع محمدی کے پروفیسر صاحب اور ایک مولوی صاحب دیگر مسائل کے علاوہ مسئلہ استعانت بغیرہٖ پر سیر حاصل تبصرہ کرنے لگے جو کھلے عام بحث کر رہے تھے۔ اس وقت بندہ کتاب نحو میر پڑھتا تھا جو نحو کی ابتدائی کتاب ہے اور میرے اندر یہ صلاحیت بھی نہ تھی کہ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات عالیہ کو صحیح معنوں میں سمجھ سکوں۔ میرے دل و دماغ کے اندر قیامت برپا ہوگئی کہ کاش میرے اندر کوئی صلاحیت ہوتی تو میں بھی اس علمی فضاء کا کوئی کرشمہ سمجھتا۔ اسی محویت کے عالم میں گھر جا کر میں سو گیا۔ صبح جب کتابیں دیکھنے کا وقت ہوا اور میں نے پہلی کتاب اٹھائی وہ منہاج المقبول فی آداب الرسول تھی جو ہمارے استعمال و اسباق میں ہی نہ تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اس کی جلد کے گتے اور کتاب کے درمیان خالی صفحہ پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قلم عنبر بار سے وہی مکالمہ اجمالی طور پر درج تھا۔

بدعملی میں رہنمائی:

ارشد محمود صاحب ساکن علی پور چٹھہ نے نئے نئے حضرت صاحب سے بیعت ہوئے تھے۔ لیکن پرانی عادت کے مطابق بدعمل لوگوں کے پاس بیٹھتے جو کہ جوا کھیل رہے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر خود بھی جوا کھیلنا شروع کر دیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ مردار کی بوٹی منہ میں ہے اور سخت بدبو آ رہی ہے۔ اور خون آلودہ بھی ہے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لے آئے۔ ارشد صاحب یہ دیکھ کر اپنا منہ صاف کرنے لگے لیکن منہ صاف نہ ہوا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا اور غصہ کے آثار پیدا ہو گئے۔ صبح جب ارشد صاحب اٹھے تو حقیقت سے آگاہ ہو چکے تھے۔ آئندہ توبہ کر لی اور پھر کبھی بری صحبت میں نہ بیٹھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل کی بات بتا دی

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ملک ضلع میانوالی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیال شریف حاضر ہوا۔ روضۂ شریف کی حاضری ہوئی تو حضرت خواجہ شمس العارفین رضی اللہ عنہ کی مزار مبارک پر عرض کی کہ ہم لوگ بہت دور سے آتے ہیں لیکن خاطر خواہ فیض حاصل نہیں ہوتا۔ بعد ازاں جب حضرت خواجہ قبلہ شیخ الاسلام کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اقبال جلدی ٹھیک نہیں ہوتی، جو وظیفہ تمہیں دے رہا ہوں یہ بھی انہیں کا عطا کردہ ہے جن سے تم نے شکوہ کیا تھا اور میں دل میں بہت ہی شرمسار ہوا۔

رہے ساتھ مرشد کا دونوں جہاں میں　　فلاح پاؤں آپ اور صلہ پاؤں میں بھی

فخر الاوّلین:

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حکیم علی محمد صاحب ساکن سرگودھا نے یوں بیان کیا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام کے ایام جوانی میں مجھے آپ کے مراتب میں شک رہتا تھا۔ ایک دفعہ میں ایک بزرگ کی خدمت میں گیا اور ان سے پوچھا کہ میرے پیر کا مرتبہ کیا ہے تو اس نے بتایا آپ فخر الاوّلین ہیں۔ میں بہت حیران ہوا کہ اس زمانے میں فخر الاوّلین کیسے ہو سکتے ہیں۔ جب میں آستانہ عالیہ سیال شریف میں قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! کیا اس زمانے میں بھی فخر الاوّلین ہے آپ نے فرمایا ہاں! پھر آپ خاموش ہو گئے۔

حافظ قرآن شیعہ بننے سے قرآن بھول گیا پھر توبہ کرنے سے قرآن دوبارہ حفظ کیا:

حافظ قاری محمد عبداللہ صاحب اڈا سبیل والے کا بیان ہے کہ اہل التشیع نے ایک میٹنگ کی اور کہا کہ پیر سیال فرماتے ہیں کہ مذہب شیعہ کا کوئی آدمی حافظ قرآن نہیں ہو

Marfat.com

سکتا۔ اسی میٹنگ میں انہوں نے ایک دوسرے فرقے کے حافظ کو لالچ دے کر تیار کیا اور اس بات پر رضامند کر لیا کہ تم پیر سیال کے سامنے کہنا میں شیعہ حافظ قرآن ہوں۔ تمام پروگرام طے کر کے وہ سیال شریف حاضر ہوئے اور حضرت صاحب سے عرض کیا کہ یہ حافظ شیعہ ہے اس سے قرآن سن لیں۔ آپ نے حافظ سے پوچھا سچ بتا کہ تو شیعہ ہے اس نے کہا جی میں حافظ شیعہ ہوں۔ آپ نے تین بار پوچھا تو اس نے ہر بار کہا میں شیعہ حافظ ہوں۔ پھر آپ نے اسے فرمایا کوئی ایک رکوع سنا دو اب تو وہ حافظ سب کچھ بھول چکا تھا۔ ذہن بالکل صاف ہو چکا تھا۔ اسے ایک آیت بھی یاد نہ رہی تھی سب شرمندہ ہو رہے۔

حافظ نے سچے دل سے توبہ کی اور اہل السنّت والجماعت کا مذہب مہذب حق اختیار کر لیا اور دوبارہ نئے سرے سے دوبارہ قرآن پاک حفظ کیا۔

دریا کا پانی واپس چلا گیا:

قاری محمد عبداللہ صاحب اڈہ سبیل سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دریائے چناب میں بہت زیادہ پانی آ گیا۔ سیلاب کی صورت پیدا ہوگئی۔ نقصان کے ڈر سے لوگ خوفزدہ ہو کر قبلہ شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ غریب نواز پانی نقصان کر رہا ہے۔ آپ نے ایک رقعہ لکھا اور ایک بچے کو فرمایا کہ یہ رقعہ لے کر دریا کے پانی میں چلے جاؤ۔ بچے نے حکم کی تعمیل کی تو اسے پلنگ پر تشریف فرما حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ بچے نے رقعہ حضرت خضر علیہ السلام کو دیا۔ انہوں نے رقعہ پڑھا اور بچے کو واپس بھیج دیا۔ فوراً ہی دریا کا پانی اپنی سابقہ جگہ پر چلا گیا۔

(۱) حافظ غلام رسول صاحب فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب غریب نواز سرگودھا میں تشریف فرما تھے۔ بعد از نمازِ عشاء ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور ۵۰/- روپے نذرانہ پیش کر کے چلا گیا۔ آپ نے فوراً مولانا جمال الدین صاحب مرولوی سے فرمایا یہ پچاس روپے اُٹھاؤ اور باہر پھینک آؤ۔ کیونکہ یہ رقم رشوت کے ذریعہ حاصل کی ہوئی ہے اور میں حرام نہیں کھاتا۔

Marfat.com

(۲) محمد رمضان صاحب ساکن ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ بندہ حاضری کے لئے سیال شریف حاضر ہوا۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سرگودھا تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ موٹر کے قریب کھڑے تھے، دس بارہ آدمی آپ کے پاس کھڑے تھے اور مصروف گفتگو تھے، دور ہی سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آج دیکھتے ہیں پیر اپنے مرید کے دل کی بات کس طرح جانتا ہے۔ میں نے حضرت صاحب غریب نواز کو دل میں پکارا تو آپ نے میری طرف نگاہِ کرم فرمائی اور فرمایا کہ ''کون ہے'' اور آپ مسکرائے پھر دوسرے آدمیوں کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئے۔

(۳) مولانا نور محمد کوثر علوی صاحب ساکن تھانہ موچیوالہ ضلع جھنگ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے۔ لوگ آتے رہے اور فیض یاب ہو کر لوٹتے رہے۔ لیکن بندہ نے اپنے لئے کچھ بھی عرض نہ کیا۔ ایک آرزو دل میں تھی کہ آپ سینے سے لگائیں۔ جب آپ واپسی کے لئے کار میں تشریف فرما ہوئے تو میں قدم بوسی کے لئے آگے بڑھا۔ مدعا دل آنکھوں کے ذریعے نمودار ہوا تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کار سے باہر تشریف لے آئے۔ مجھے سینے سے لگایا، دعائیں دیں اور مسجد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس میں جمعہ پڑھایا کرو۔ عرصہ تقریباً پچیس سال سے مجھ جیسا بے علم شخص جمعہ بھی پڑھاتا ہے، تقریریں بھی کرتا ہے اور لوگ بھی خوش ہیں۔ یہ میرے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کا کرم ہے۔

(۴) غلام سرور چشتی صاحب ساکن موضع بڑنے خانقاہ ڈوگراں میں حضرت خواجہ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک زیر صدارت حضرت خواجہ قبلہ شیخ الاسلام کرانے کا پروگرام بنایا۔ عرس مبارک سے دو دن پہلے چند آدمیوں نے کہا کہ حضرت اسی تاریخ کو اسلام آباد میں اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔ ہم نے یہ خبر اخبار میں پڑھی ہے۔ مولانا صاحب پریشان ہو گئے کہ اب حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ عرس میں تشریف نہ لا سکیں گے۔ حضرت صاحب نے

Marfat.com

غریب نواز کو دل میں یاد کیا اور عرض کی کہ سرکار کرم فرما دیں لوگ آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوں گے اور مایوس ہو کر لوٹ جائیں گے۔ اسی رات خواب میں آپ نے فرمایا کہ میں گیارہ اور بارہ بجے کے درمیان آپ کے پاس پہنچ جاؤں گا پریشان نہ ہونا۔ اور پھر واقعی آپ گیارہ بجکر بیس منٹ پر تشریف لے آئے پتہ چلا کہ اگلے ہی دن اسلامی نظریاتی کونسل کا اجلاس ملتوی ہونے کا اعلان ہو گیا تھا۔

(۵) نذیر احمد صاحب چشتی گجرات سے بیان کرتے ہیں کہ ہم سیال شریف حاضر ہوئے، راستے میں میرے دل میں خیال آیا کہ اس دفعہ حج کے لئے دعا کراؤں گا۔ زیارت سے شرف یاب ہوئے تو قدمبوسی کی لیکن دعا کے لئے التجاء کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بعد نمازِ جمعہ آپ بنگلہ شریف میں تشریف لے گئے لیکن ہم نے مسجد ہی میں سنتیں اور نوافل کی نماز ادا کی بعد میں، میں نے سلام پڑھا اور حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے دریافت فرمایا سلام کس نے پڑھا ہے، ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ حج کیا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دعا فرمائی پھر شبیر حسین شاہ صاحب ساکن کھیوڑہ سے بھی یہی دریافت فرمایا اور ان کے لئے بھی دعا فرمائی۔ چنانچہ اسی سال میرا حج بیت اللہ شریف ہو گیا۔ واپسی پر تبرکات پیش کرنے کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ سے بغلگیر ہونے کو بہت ہی چاہا۔ حضرت غریب نواز مصلّٰی پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے سینے سے لگا لیا۔

(۶) غلام رسول صاحب خطیب فیصل آباد سے سیال شریف حاضر ہوئے لیکن حضرت صاحب غریب نواز لاہور تشریف فرما تھے۔ زیارت نہ ہو سکی پتہ چلا کہ آپ شام کو جھنگ پہنچیں گے یہ سن کر وہ جھنگ روانہ ہو گئے۔ بنگلہ پر پہنچے تو پتہ چلا کہ آپ لاہور سے ابھی ابھی ہی تشریف لائے ہیں۔ غلام رسول صاحب کے ساتھ ایک دوست بھی تھے جو قرأت بہت تیز پڑھتے تھے اور خواہش تھی کہ یہ عادت ختم ہو جائے۔ مگر وہ خود حضرت غریب نواز کی

Marfat.com

خدمت اقدس میں پانچ روپے نذرانہ پیش کرنا چاہتے تھے لیکن رقم کم تھی، نذرانہ دینے کے بعد واپسی کا کرایہ پورا نہیں ہوتا تھا۔ جب نذرانہ حضرت غریب نواز کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے دم کر کے پیسے واپس کر دیئے اور فرمایا میں راضی ہوں۔ دوسرے ساتھی کو فرمایا میں قرآنِ مجید بہت تیز پڑھا کرتا تھا۔ ایک نابینا حافظ صاحب کے ساتھ دور کیا تو میری قرأت درست ہوگئی اور فرمایا تلاوت سے پہلے سورۃ طٰہٰ کی آیت رب اشرح لی صدری ویسرلی امری تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

(۷) غلام سرور چشتی صاحب موضع بٹر سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر حاضر ہوا۔ حضرت غریب نواز صاحب کی قدم بوسی کے لئے لوگ اوپر نیچے گر رہے تھے۔ اس زبردست رش کی حالت میں مرقع کلیمی کے وظائف کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت فرمائی۔ عرس مبارک کے دوران بعد آپ سرگودھا کوٹھی میں تشریف فرما تھے کہ میں پھر حاضر ہوا کہ شاید حضرت صاحب غریب نواز نے اتنے جم غفیر میں میری اجازت پر توجہ نہ دی ہو۔ اس دفعہ تنہائی میں اجازت لوں گا۔ لیکن جب قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا۔ مولوی صاحب! میں تمہیں اس کی اجازت سیال شریف ہی میں دے چکا ہوں۔

(۸) محمد عبدالغفور صاحب چشتی فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم عرس مبارک پر سیال شریف حاضر ہوئے تو میں نے راستے میں ساتھیوں سے کہا اگر پیر و مرشد خیر خیریت نہ پوچھیں تو دل کو سکون نہیں ملتا۔ جب ہم حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے سب نے دست بوسی کی۔ میری باری آئی تو آپ نے گلے لگا لیا خیر خیریت پوچھی، گھر والوں کی خیریت بھی دریافت فرمائی اور فرمایا میں خیریت پوچھوں یا نہ پوچھوں میں ہر پیر بھائی کا خیال رکھتا ہوں۔ ہم سب بہت ہی خوش ہوئے۔

(۹) احمد بخش صاحب ساکن عوامی کالونی فیصل آباد جب حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا آپریشن ہوا تو آپ ٹوانہ صاحب کی کوٹھی میں آرام فرما تھے۔ پیر بھائیوں کے

Marfat.com

ساتھ مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے۔ دل میں یہ خیال کیا کہ اونچی آواز سے سلام عرض نہیں کہوں گا آپ اونچی آواز میں وعلیکم السلام فرمائیں گے تو آپ کو تکلیف ہوگی لیکن جب وہ دست بوسی کے لئے جھکے تو آپ نے فرمایا وعلیکم السلام اور یہ آواز دوسرے پیر بھائیوں نے بھی سنی۔

(۱۰) مولانا محمد اکرم بٹ صاحب سرگودھا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مولانا صاحب میرے ساتھ سیال شریف بیعت ہونے کے لئے آئے جب بیعت کرنے کی عرض کی تو آپ نے فرمایا میں اسے بیعت نہیں کرتا اسی طرح ہم واپس آ گئے۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ آدمی غیر مقلد تھا اور صرف آزمائش کے لئے سیال شریف حاضر ہوا تھا۔

(۱۱) صوفی غلام رسول صاحب خادم حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے موضع جلیل تھوڑی سی زمین خریدی۔ ۔/۱۸۰۰ روپے کم ہو گئے۔ سوچا کہ حضرت صاحب سے عرض کریں گے۔ آپ رفع حاجت کے لئے گئے تو صوفی صاحب نے حضرت صاحب کی واسکٹ کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ مسکرائے اور فرمایا غلام رسول یہ واسکٹ لانا۔ آپ نے واسکٹ کی مختلف جیبوں سے پانچ اور دس اور پچاس روپے کے کافی نوٹ نکالے اور صوفی صاحب کو دے دیئے اور پھر واسکٹ وہیں رکھوا دی۔ آپ پھر وضو کرنے چلے گئے۔ صوفی صاحب نے رقم گنتی کی تو پورے اٹھارہ سو روپے تھے۔ اب صوفی صاحب نے یہ سوچ کر دوبارہ واسکٹ کی تلاشی لی کہ واپسی کا کرایہ بھی لے لیں لیکن یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تمام جیبیں پھر خالی تھیں۔

(۱۲) قاری محمد اعظم چشتی صاحب ساکن علی پور چٹھہ نے حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ میں سیال شریف میں محفل حسن قرأت آپ کی زیر صدارت کرانا چاہتا ہوں آپ نے شفقت کے ساتھ عرضی منظور فرمائی۔ ۵/ مارچ ۱۹۸۱ء بروز خمیس بعد از نمازِ عشاء جمعرات پروگرام طے پایا۔ پورے پاکستان کے قاری حضرات کو مدعو کیا گیا۔ سردی کا موسم تھا، مسجد کے اندر پروگرام ترتیب دیا گیا۔ تمام ساتھی مشورہ کر رہے تھے کہ کھڑے ہو

Marfat.com

کر سکون سے قرأت نہ ہو سکے گی اگر کرسی پر بیٹھیں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بے ادبی ہو گی۔ اگر زمین پر بیٹھیں تو لوگ شور کریں گے کہ ہمیں قاری حضرات نظر نہیں آتے۔ ان تینوں صورتوں میں سے سب کو آخری صورت زیادہ پسند تھی کہ اگر لوگ شور نہ مچائیں تو اور اس سلسلہ میں اگر حضرت صاحب خود حکم فرمائیں تو بہت ہی بہتر ہے اور ایسا ہی ہوا۔ حضرت قبلہ غریب نواز جب تشریف لائے تو آپ نے خود ہی فرمایا کہ قاری حضرات بیٹھ کر تلاوت کریں گے کیونکہ زمین پر بیٹھ کر سکون سے تلاوت ہوتی ہے۔ سب لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ آپ غریب نواز نے سب کے دل کی بات فرما دی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انہیں کے در سے ملتی ہے زمانہ بھر کو شفاء

(۱) سلطان علی صاحب لک موڑ ضلع سرگودھا ایک دفعہ سخت جسمانی تکلیف میں مبتلا تھے تو ان کی بیوی صاحبہ نے حضرت پیر سیال کو یاد کر کے دل میں شکوہ کیا کہ ہم آپ کے غلام ہیں اور ان تکالیف و مصائب میں ہماری فریاد بھی نہیں سنتے۔ رات کو خواب کے عالم میں حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ چار اشخاص کے ہمراہ تشریف لائے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کوئی وقت تو دیکھ لیا کرو اس وقت میں بہت مصروف تھا آپ نے نظر کرم فرمائی۔ صبح جب وہ اٹھا تو تمام عوارض و تکالیف دور ہو چکی تھیں۔

(یاد رہے کہ یہ واقعہ آپ کے وصال شریف کے بعد کا ہے)۔

(۲) احمد بخش صاحب مقیم اعوان کالونی فیصل آباد کے جسم میں اور گلے کے اندر چھالے بن گئے، جن کا پانی ہر وقت اور پیپ رستی رہتی تھی۔ کوئی چیز بھی کھا نہیں سکتے تھے۔ حتیٰ کہ پانی پینا بھی دشوار ہو گیا۔ بہت علاج معالجہ کرایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر تمام دنیاوی اسباب کرنے کے بعد سیال شریف میں حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیماری کے متعلق عرض کیا آپ نے حکم فرمایا کہ اکیس دنوں تک تالاب شریف کا پانی پیو اور لنگر شریف کھاؤ۔ اکیس دنوں کے بعد وہ مکمل صحت یاب ہو کر واپس گھر گئے۔

لنگر شریف کی دال اور بیماری سے شفاء:

(۳) مستری محمد یوسف صاحب حال مقیم سیالوی کالونی فیصل آباد بیان کیا ہمارے گاؤں منگوآنہ تحصیل چنیوٹ کے قریب ایک بزرگ کی قبر ہے اور ایک شخص مرض تپ دق میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹر اسے لاعلاج قرار دے چکے تھے اس نے عقیدت مذکورہ بزرگ کی قبر کی مٹی چاٹنا شروع کر دی درجہ بدرجہ شفایاب ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ مکمل صحت یاب ہو گیا۔ یہ حالت دیکھ کر قبلہ حضرت شیخ الاسلام کی ایک غلام عورت جو کافی عرصہ سے اسی موذی مرض میں مبتلا

Marfat.com

تھی۔ سیال شریف حاضر ہوئی اور حضور غریب نواز کو عرض کیا کہ میں تپ دق میں مبتلا ہوں اور ڈاکٹر مجھے لاعلاج قرار دے چکے ہیں لوگ تو بزرگوں کی قبریں چاٹ کر تندرست ہو گئے ہیں اور آپ کی غلام ہونے کی ناطے سے میں قریب المرگ ہوں، کرم فرما دیں۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ تین دن تک لنگر شریف کی دال کھاؤ وہ تین دن تک سیال شریف میں لنگر شریف کی دال کھاتی رہی اور تین دن کے بعد وہ مکمل طور پر شفایاب ہوگئی۔

ان کے در سے ہر سوالی کو ملی اس کی مراد ان کا قلب پاک ہے گنج وسخا جود و عطاء

(۴) خواجہ عبدالحمید کلاتھ مرچنٹ ساہیوال ضلع سرگودھا گھریلو تنازعات اور ذہنی اور جسمانی بیماریوں کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔ بہت علاج معالجہ کیا کچھ بھی افاقہ نہ ہوا۔ چار و ناچار سیال شریف حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام مع دیگر احباب تشریف فرما تھے۔ مخصوص شربت جو کہ حضرت خواجہ ضیاء الدین رضی اللہ عنہ محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو حضرت اعلیٰ مقام امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے یہی مشروب تیار کر کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ شربت کی تقسیم شروع کر دی گئی۔ پہلے ایک پیالہ حضرت صاحب کو پیش کیا گیا آپ نے دو گھونٹ نوش فرمائے اور ہاتھ مبارک پچھلی جانب کیا۔ عبدالحمید صاحب ہیں وہ اس وقت آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے وہ پیالہ عبدالحمید صاحب کے ہاتھ میں تھما دیا۔ انہوں نے آدھا شربت خود اور آدھا اپنے بیٹے عبدالشکور کو پلا دیا۔ وہ دن جائے اور آج کا دن آئے نہ کوئی وہمی پریشانی نہ ہی جسمانی عارضہ رہا ہر طرح سے خوشحالی ہوگئی۔

(۵) حوالدار حافظ قاری فتح محمد صاحب ۱۹۴۵ء کی جنگ کے بعد ایک موذی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ انتہائی تکلیف کی وجہ سے ان کو بچنے کی امید نہ رہی کمپنی کمانڈر سے رخصت لے کر گھر پہنچانے کی درخواست کی۔ رات کو خواب میں سیال شریف حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی۔ آپ مصلّٰی پر تشریف فرما تھے۔ ایک مریض سامنے بیٹھا تھا جس کی ٹانگ گھٹنے سے پاؤں تک خشک شدہ کاٹنے کی طرح ہوگئی تھی۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اس پر دم فرما رہے تھے، قاری فتح محمد صاحب حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں دبا رہے تھے۔ اسی اثناء میں آپ کھڑے ہو گئے وہ بھی کھڑے ہو گئے، آپ نے مجھے اپنے گلے سے لگا لیا وہ شدت جذبات کی تاب نہ لا کر رونے لگا اور ان کی آنکھ کھل گئی۔ اب وہ بالکل تندرست تھے اور کوئی تکلیف نہ تھی۔ وہ کمپنی کمانڈر کے پاس گئے اور تمام قصہ بیان کیا اور چھٹی منسوخ کروا لی۔

(۶) حاجی محمد شریف صاحب مقیم کھیوڑہ کا لڑکا بہت بیمار تھا۔ بہت علاج معالجہ کیا افاقہ نہ ہوا۔ ایک رات حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے خواب میں فرمایا شبیر احمد شاہ کے پاس میری داڑھی کے بال ہیں انہیں پانی میں ڈبو کر بچے کو پانی پلائیں۔ حاجی صاحب صبح اُٹھتے ہی شاہ صاحب کے گھر گئے اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی ریش مبارک کے بال طلب کئے۔ شاہ صاحب بہت حیران ہوئے کہ میرے سوا ان بالوں کا کسی کو علم نہیں۔ حاجی محمد شریف صاحب نے رات والا خواب بیان کیا وہ بال پانی میں ڈال کر بچے کو پلایا گیا وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ (یہ واقعہ وصال شریف کے بعد کا ہے)

(۷) محمد اصغر علی چشتی خان پور میانوالی میں تحصیل علم کی غرض سے مقیم تھے طبیعت بہت علیل ہوگئی۔ علاج معالجہ کرایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا مگر جیب نے ساتھ نہ دیا۔ آنکھیں پرنم ہو گئیں اسی حالت میں آنکھ لگ گئی۔ تقدیر جاگ پڑی، حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوگئی۔ آپ نے کندھے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں جب بیدار ہوئے تو شفایاب تھے اور مالی پریشانی بھی ختم ہوگئی۔

(۸) خان محمد صاحب مقیم چک نمبر ۸۲ شمالی سرگودھا میانوالی ہسپتال میں ڈسپنسر کی ٹریننگ لے رہے تھے کہ ان کے منہ اور پیشاب و پاخانہ کے راستے سے خون آنا شروع ہو گیا۔ جو کہ کافی علاج و معالجہ کے باوجود رکنے نہیں پاتا تھا۔ مایوس ہو کر سیال شریف حاضر ہوا اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بنگلہ شریف میں مطالعہ میں مصروف تھے۔ قاضی مشتاق احمد صاحب

Marfat.com

نے عرض کی کہ آپ کے اس غلام پر جادو کا اثر معلوم ہوتا ہے آپ نے کتاب سے نگاہ اٹھائی اور دعا فرمائی اور فرمایا کہ خیر ہے اسکے بعد خون رک گیا اور مکمل صحت یاب ہوگئے۔

(۹) محمد اکرم صاحب سکنہ سُکھا ضلع جہلم بیان کرتے ہیں کہ جب میں پہلی مرتبہ سیال شریف حاضر ہوا حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک میں حاضری دے کر مجلس خانہ کے بڑے دروازے کے قریب جلوہ گر ہوئے تو ایک عورت جس کی ناک پر کُتڑ کوہڑ کی مرض تھی اور خون بہتا رہتا تھا۔ اس نے دم کروایا۔ دوسرے دن میں نے اس عورت کو لنگر خانے کے قریب دیکھا تو اس کی ناک پر سرخی مائل نشان تھا لیکن کوہڑ نہیں تھا۔

(۱۰) محمد اکرم صاحب سکنہ سُکھا ضلع جہلم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سیال شریف حاضر ہوا۔ آپ غریب نواز بنگلہ شریف کے سامنے تشریف فرما تھے۔ ایک شخص اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی یا حضرت اس کا دماغ خراب ہے وہ ننگے سر تھا آپ نے اس کو قریب بلایا اور سر پر ہاتھ پھیرا اور دم فرمایا۔ شام کی نماز سے پہلے وہ تالاب پر وضو کر رہا تھا۔ اس کی ہوش سنبھل چکی تھی۔ دوسرے دن اسے نماز پڑھتے دیکھا اور روضہ شریف پر حاضری دیتے ہوئے بھی اسے دیکھا، صحیح الحواس تھا۔

(۱۱) سلطان ولد محمد ساکن چک نمبر ۱۶۵ ضلع جھنگ ایک موذی مرض میں مبتلا ہو گئے۔ حکماء اور ڈاکٹروں سے علاج معالجہ کے بعد بھی اس مرض سے چھٹکارا نہ ہوا۔ ایک رات وہ روتے رہے اور پیر سیال لج پال کو یاد کرتے رہے۔ آپ غریب نواز کو خواب میں دیکھا، زیارت سے مشرف ہوا تو آپ غریب نواز نے فرمایا کہ سلطان گھبرا نہیں گندم میں جو سیاہ دانے ہوتے ہیں پنجابی میں جن کو دھنک کہتے ہیں وہ لے کر ان کی چائے پکا کر پی۔ سلطان صاحب نے تین دنوں تک دھنک کی چائے بنا کر پی اور وہ تندرست ہو گئے۔

(یہ واقعہ حضرت غریب نواز کے وصال کے بعد کا ہے)۔

(۱۲) غلام محی الدین شاہ صاحب سکنہ خواجہ آباد میانوالی بیان کرتے ہیں کہ محمد امیر شاہ صاحب نے صدق زبان سے یوں بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ہمارے ڈیرے پر میانوالی تشریف لائے ملک مظفر صاحب ساکن واں بھچراں کے ایک انگریز دوست تھے۔ اس کی بیوی کا دماغی توازن خراب تھا۔ کافی علاج معالجہ کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ملک صاحب انگریز اور اس کی بیوی کو لے کر محمد امیر شاہ صاحب کے ڈیرے پر آ گئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے عورت کو کپڑوں سمیت نہلانے کا حکم دیا جب اسے کپڑوں سمیت نہلایا تو وہ بالکل ٹھیک ہوگئی۔ انگریز نے حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پچاس روپے دیئے۔ آپ غریب نواز نے انکار کیا لیکن اصرار پر لے کر گندے پانی کی نالی میں پھینک دیئے۔

(۱۳) محمد تقی صاحب فیصل آباد میں رہنے والوں کو گردے کی سخت تکلیف تھی، ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ لیکن محمد تقی صاحب سیال شریف حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب اس وقت تخلیہ فرما تھے۔ اتنے میں آپ کا ایک خادم کپ لئے ہوئے مہمانوں کے پاس آیا اور پوچھا کہ فیصل آباد سے کون آدمی آیا ہے۔ حضرت صاحب غریب نواز نے چائے اس کیلئے بھیجی ہے۔ چنانچہ محمد تقی صاحب نے اس بیان پر چائے کا کپ پکڑ لیا اور حضور غریب نواز کی بھیجی ہوئی چائے پی لی۔ چائے پیتے ہی درد گردہ کی تکلیف رفع ہوگئی اور پھر آج تک نہ ہوئی۔

بحیال ذات:

(۱۴) مستری محمد یوسف صاحب ساکن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ میں بچپن کی عمر میں حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا۔ میں بہت خستہ حال تھا۔ آپ ہمارے گاؤں میں تشریف لائے اور مجھے غلامی میں شامل کر لیا۔ پھر عرصہ دس سال تک میں سیال شریف حاضری نہ دے سکا۔ سیال شریف حضرت غریب نواز کی مجلس میں حاضری دی تو آپ نے خصوصی توجہ فرمائی۔ میں بھلا کب اس کرم کے قابل تھا، مجھے شدت کا بخار ہو گیا۔ جب واپس میں اپنے گاؤں پہنچا تو الت مزید خراب ہوتی گئی۔ بے اختیار زبان سے نکلا۔

دوستانہ مہرباناں دوستی میں شک نہیں
دل لگا کر چھوڑ دینا یہ تمہار حق نہیں

(۱۵) حضرت غریب نواز بنفس نفیس تشریف لائے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا، جیسے آپ میرے سینے پر سوار ہیں اور مجھے قرآنِ پاک پڑھا رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ مجھے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچہری میں لے گئے۔ پھر ایک جگہ لے جا کر فرمایا۔ قیامت کے روز میری ملاقات تم سے اس جگہ پر ہو گی۔ اس کے بعد مزید زیارات کرائیں گے پھر آپ واپس تشریف لے گئے۔ یہ سب کچھ بہت ہی مختصر وقفہ میں ہو گیا۔ جب میں اٹھا تو تندرست تھا اور قرآنِ پاک پڑھنا بھی سیکھ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر تشریف لائے اور فرمایا میں لچپال ہوں۔ لاؤ تمہارا دوسرا کام بھی کر دوں۔ میری اور میری آئندہ نسلوں کے لئے یہ آپ نے خصوصی دعا فرمائی۔

لکنت درست ہو گئی:

(۱۶) قاری محمد اسلم ماجد صاحب مقام حیات سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ حافظ قرآن ہوں منزل بہت تیز پڑھا کرتا تھا جس کی وجہ سے تلفظ صحیح ادا نہ کر سکتا۔ سننے والوں کو کچھ سمجھ نہیں آتا۔ زبان اٹک جاتی تھی، آخر مجبور ہو کر سیال شریف میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا۔ رقعہ پر لکھ کر عرض مدعا کیا۔ آپ نے فرمایا سورۃ الم نشرح گیارہ دفعہ پڑھا کر اس دن کے بعد ایسے احسن طریقہ سے تلاوت کرتا ہوں کہ لوگ عش عش کر اٹھتے ہیں۔ خطابت بھی کرتا ہوں۔ قرآنِ پاک کا درس بھی دیتا ہوں زبان میں لکنت نام کو نہیں ہے۔

(۱۷) قاری حافظ عبدالقادر صاحب گلبرک فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ تقریباً سات سال قبل ایک شخص اپنے بچے کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لایا اور عرض کی کہ یہ بچہ قرآنِ مجید حفظ کر رہا ہے۔ لفظوں کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی۔ زبان اٹک جاتی ہے اس وقت آپ بادام کا مغز چبا رہے تھے۔ آپ نے آدھا مغز کاٹ کر بچے کے منہ میں ڈال دیا اس کی آواز شیریں ہو گئی حافظہ بھی تیز ہو گیا اور زبان کی لکنت بالکل جاتی رہی۔

Marfat.com

(۱۸) ارشد محمود صاحب ساکن علی پور چٹھہ سے بیان کرتے ہیں کہ کچھ ساتھیوں کے ساتھ مزدوری کے لئے تحصیل پھالیہ گیا۔ گرمی کا موسم تھا، وہاں مجھے شدت کا بخار ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں حرکت کرنے سے بھی قاصر ہو گیا۔ کسی سے پانی مانگوں تو کوئی مجھے پانی بھی نہ دیوے کہ یہ تو کام کرنے کے خوف سے بہانے بنا رہا ہے۔ پیاس سے دم نکلا جا رہا تھا۔ وہاں لوگوں سے دوا تو کیا پانی کی توقع بھی نہ تھی۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا یا پیر سیال لج پال اس وقت آپ ہی میری مدد فرما سکتے ہیں۔ اتنی بات کا کہنا تھا کہ میرے جسم میں ہمت پیدا ہوئی کہ ساتھ ہی نلکا ہے اٹھا اور بغیر کسی تکلیف کے نلکے تک پہنچ گیا۔ پانی پیا۔ فوری طور پر اتنا تندرست ہوا کہ جیسے بخار ہوا ہی نہیں۔

(۱۹) منشی محمد عبداللہ جو دارالعلوم کے دفتر کا محرر ہے بیان کرتا ہے کہ مجھے درد گردہ کی شکایت ہوئی اور درد کی شدت بڑھتی گئی۔ بالآخر سرگودھا شہر کے ڈاکٹر اور حکیم صاحبان کا علاج کافی کروایا، کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک حکیم صاحب نے قارورہ طلب کیا جب اسے تیشی میں قارورہ دیا گیا تو اس نے خوب معائنہ کیا اور بتایا کہ تیرے گردوں میں زخم ہو گئے ہیں۔ خون اور پیپ پیشاب میں ظاہر ہے۔ بہت ہی پریشانی لاحق ہو گئی۔ قبلہ حضرت صاحب سرگودھا اپنی ہی کوٹھی پر تشریف فرما تھے۔ وہاں حاضری دی جب آپ کے پاس پہنچا تو مجھے دیکھ کر آپ نے تمام خادموں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ لڑکو! بیٹو! آج کل ڈاکٹروں اور حکیموں پر زیادہ اعتماد نہ کیا کرو۔ غلط تجاویز کرتے ہیں۔ قدم بوسی نصیب ہوئی آخر درد گردہ بھی جاتا رہا۔ پھر کسی قسم کی درد گردہ والی شکایت بعد میں نہ ہوئی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنات سے نجات

(۱) مستری محمد یوسف صاحب فیصل آباد والے بیان کرتے ہیں کہ حضور غریب نواز کا ایک مرید محمد اسماعیل ہے جس کے گھر پر جنات نے قبضہ کر رکھا تھا، وہ مستری صاحب اور اس کی بیوی اور بچوں کو بہت تنگ کرتے تھے۔ مارتے پیٹتے بھی تھے۔ ایک دن حضرت صاحب غریب نواز اس گاؤں میں تشریف لائے انہوں نے حضرت غریب نواز سے عرض کی اور پورا واقعہ سنایا اور رونے لگے۔ آپ غریب نواز نے فرمایا کہ جاؤ آج کے بعد کچھ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد پھر کبھی کوئی ایسا واقعہ ان کے گھر میں رونما نہ ہوا۔

دل کا دکھڑا انہیں سنانا ہے　　آشنا جن سے سب زمانہ ہے

(۲) قاری غلام محمد ولد میاں نذر محمد دھرکھان ساکن جمالی بلوچاں تحصیل نور پور تھل ضلع خوشاب نے بتایا کہ میری شادی اگست ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ اس کے بعد ۱۹۶۵ء والی جنگ ہوئی تھی۔ اس موقع پر میری ہمشیرہ کو جنات کا اثر تھا۔ سید غلام فخر الدین شاہ صاحب وڑچھ شریف والوں نے ایک سیاہ رنگ کا بکرا اس کی طرف سے صدقہ ذبح کر کے دفن کر دینے کو فرمایا۔ ہم نے ایسا ہی کیا وہ بکرا ذبیحہ جنگل میں لے جا کر دفن کر دیا۔ قدرۃً تیسرے دن بعد چند عورتوں کے ہمراہ میری عورت وہاں باہر پھرنے کو گئی اس دفن شدہ بکرے پر سے گزری تو اسے ڈراؤنی شکل کے جانور لمبی لمبی ٹانگوں والے بھیڑ بکریوں کی شکل میں نظر آنے شروع ہو گئے۔ نہایت ہی مصیبت میں گرفتار ہو گئی ہم سخت پریشان تھے۔ بالآخر میں نے تسبیح لے کر سیال شریف کی طرف منہ کر کے درج ذیل وظیفہ بطور فریاد رسی کے پڑھنا شروع کر دیا۔ (چونکہ خواجہ صاحب سے میری بیعت تھی) **یَااَللّٰہُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاشَیْخ محمد قمرالدین سیالوی شَیْئًا لِلّٰہِ وَاَغِثْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔** ۱۰۰ مرتبہ پڑھا اور چائے کی پیالی پر دم کر کے اپنی بیوی کو پلا دی، اسے فوراً نیند آ گئی۔ خواب میں حضور غریب نواز خواجہ محمد قمرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ کی اسے زیارت ہوئی آپ نے اسے دم بھی فرمایا اور ایک چلو

Marfat.com

پانی کا چھینٹا مارا تو فوراً شفایاب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ تکلیف اسے نہ ہوئی اس سے عرصہ چار سال بعد میری بیوی نے آپ سے بیعت کی۔ آپ لاہور میں تشریف لے گئے ہوئے تھے وہاں ہماری بھی رہائش تھی جب میری عورت اور میں دونوں حاضر ہوئے تو اس نے بیعت کر لی۔ (قاری غلام محمد سیالوی ساکن جمالی)

(۳) مولانا محمد بشیر احمد سیالوی صاحب سکنہ فیصل آباد کو ڈرنے اور خوف کرنے کا عارضہ تھا، اکثر اوقات ہوائی چیزیں بھی دکھائی دیتی تھیں۔ یہ ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے۔ بہت تعویذ اور گنڈے کرائے لیکن تمام تدابیر بے اثر ثابت ہوئیں۔ ان کے والد صاحب کو لے کر سیال شریف حضرت صاحب غریب نواز کی خدمت میں پیش ہوئے۔ بیماری کے متعلق عرض کی آپ نے فرمایا کہ خیر ہو جائے گی۔ آپ نے بیعت بھی فرمایا اس کے بعد پھر کبھی اس بیماری کے اثرات نظر نہ آئے۔

پیر اور مرید:

(۴) قاری محمد عبداللہ صاحب اڈا سبیل چنیوٹ اور ضلع جھنگ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے استاد آدھی رات کے وقت ایک قبرستان سے گزر رہے تھے، راستے میں ایک درخت سے جنات نے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ کبھی خوشبو مانگتے، کبھی کچھ کہتے، کبھی کچھ انہوں نے ہمیں بہت ڈرایا میں نے پکار کر کہا یاالمدد پیر سیال لج پال۔ وہ جنات کہنے لگے تم پیر سیال کے مرید ہو۔ اگر ہمیں ان کا ڈر نہ ہوتا تو ہم تمہیں تباہ و برباد کر دیتے یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئے اور ہم خیریت سے گھر پہنچ گئے۔

(۵) چوہدری عبدالغفور گجر اسلامیہ کالج فیصل آباد صوفی برکت علی کا مرید تھا، جس کو مؤکلات بہت تنگ کرتے تھے۔ گالیاں دیتے تھے۔ ایک دن وہ مولانا مشتاق احمد چشتی صاحب کے ساتھ ''مائی دی جھگی'' مولانا بشیر احمد سیالوی کی مسجد میں گئے، وہاں حضرت پیر سیال کی مدح پڑھی جا رہی تھی۔ چوہدری صاحب بھی جذبات سے بے قابو ہو کر رونا شروع کر دیا۔ اُسی رات خواب میں ایک بزرگ ہستی نے ان خبیث روحوں سے ان کی جان چھڑوائی۔ صبح اُٹھ کر سیال شریف کی حاضری کے لئے مولانا بشیر احمد کے ساتھ روانہ ہوا۔

Marfat.com

حضرت صاحب رحمہ اللہ علیہ کی زیارت کرتے ہی کہنے لگے کہ یہی وہ بزرگ ہیں، جنہوں نے رات مجھ پر کرم نوازی فرمائی۔ چوہدری صاحب اُسی وقت حضرت صاحب رحمہ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہو گئے۔

(۶) اللہ پار چک نمبر ۱۲۷ تحصیل چنیوٹ کے گھر ایک شیشم کا درخت ہے، جس پر جنات کا بسیرا تھا اور وہ عصر کے وقت درخت سے دھواں نکالتے تھے۔ ایک دن حضرت صاحب رحمہ اللہ علیہ ان کے گھر تشریف لائے شیشم کے درخت کے سامنے آپ نے وضو فرمایا۔ وضو کرنے کے بعد اللہ یار نے تمام واقعہ حضرت صاحب کے گوش گزار کر دیا۔ آپ نے اپنی نگاہ مبارک اُس درخت کی جانب اُٹھائی اور ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہاں سے دھواں نکالنا چھوڑ اور کہیں اور چلے جائیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک آدمی پر جن حاضر ہوا تو اللہ یار نے اُس سے پوچھا کہ شیشم کا درخت چھوڑ گئے ہو یا کہ نہیں تو اُس جن نے کہا تمہارے پیر و مرشد صاحب نے جب ہماری طرف نگاہ اُٹھائی تھی تو ہم سب درخت پر سے گر گئے تھے۔ اب ہم اُس درخت سے ۷۰ کرم فاصلے پر سے گزرتے ہیں۔

(۷) قاری محمد اعظم چشتی ساکن علی پور چٹھہ گوجرانوالہ روایت کرتے ہیں کہ مولانا محمد سلیم صاحب ساکن چوہڑکانہ صدق بیان کرتے ہیں کہ میں بیعت ہونے کے بعد دس سال تک سیال شریف حاضر نہ ہو سکا۔ نہ حضرت رحمہ اللہ علیہ کی زیارت کر سکا بلکہ آپ کے وصال کے بتیس دن کے بعد وصال شریف کی خبر ملی تو میں نے رونا شروع کر دیا۔ انہی دنوں مجھے سایہ کی زبردست تکلیف تھی۔ جب بھی میں شرعی احکام کی بجاآوری کی کوشش کرتا تو مجھے سایہ دبا لیتا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ چند خادموں کے ساتھ میرے گھر کے صحن میں تشریف فرما ہیں۔ میں قدموں پر گر پڑا آپ نے فرمایا یہ سایہ نہیں ہے یہ خبیث روح تنگ کرتی ہے۔ مجھے ایسے لگتا ہے کہ جیسے مجھے قے آ رہی ہے۔ میرے منہ سے چند جاندار نکلے۔ آپ نے انہیں زنجیر سے جکڑ کر خوب پٹائی کی اس وقت کے بعد اب تک بالکل ٹھیک ہوں۔

یہ خاص عطا حضرت خواجہ قمر کی ہے (قدس سرہ العزیز)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حادثات سے بچاؤ

(۱) قاری محمد عبداللہ صاحب ماموں کانجن تحصیل سمندری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کی موٹر کار چنیوٹ روڈ پر بہت تیز جا رہی تھی کہ اچانک ایک چھوٹا بچہ سامنے آ گیا۔ بچے کے کچلے جانے کا سو فیصدی امکان تھا۔ آپ نے موٹر کار کو اشارہ فرمایا کار بچے والی جگہ سے اوپر اچھل کر آگے چلی گئی اور بچے کی جان بچ گئی۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور یہ واقعہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور آپ نے اپنا سفر جاری رکھا۔

(۲) عبدالمجید اسلم صاحب حضرت مولانا جمال الدین مرولوی کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کو میں حضرت صاحب کے ساتھ سفر پر جا رہا تھا۔ کار بھی میں ہی چلا رہا تھا، سب ساتھی سوئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب بھی آرام فرما رہے تھے۔ ڈبل سڑک تھی میں ۴۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کار چلا رہا تھا۔ سامنے سے ٹرک آ رہے تھے۔ ان کی روشنیاں فل تھیں۔ سامنے سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اچانک حضرت صاحب نے دائیں زانو مبارک کو جھٹکا دیا اور فرمایا مولوی جی خیال کرو۔ میں نے گاڑی روک لی۔ ٹرک گزر گئے تو دیکھا کہ میری سائیڈ پر بڑے بڑے پتھر رکھے ہوئے تھے اور سڑک کی مرمت ہو رہی تھی اور یکطرفہ ٹریفک تھی۔ اگر حضرت گاڑی نہ رکواتے تو یہ یقیناً پتھروں پر چڑھ جاتی۔ جب میں نے حضرت صاحب کی طرف دیکھا تو آپ رحمہ اللہ علیہ بدستور آرام فرما رہے تھے۔

(۳) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد شریف والے بیان کرتے ہیں کہ بندہ نے مطیع اللہ خان ساکن موزاوالہ ضلع میانوالی سے بصدق زبان سنا کہ محمد انور شاہ صاحب موزاوالہ ۱۹۶۰ء ایک فوجی ٹیم کیساتھ کشمیر گئے۔ اچانک انکی بس ایک پہاڑی سے ٹکرا گئی اور ہزاروں فٹ گہری کھڈ میں جا گری۔ جب بس گرنے لگی تو انور شاہ صاحب نے پیر سیال کو پکارا اسی لمحہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور محمد انور شاہ کا بازو پکڑ لیا اور آہستہ آہستہ نیچے گراتے گئے اور دریائے توی میں گرا دیا جہاں سے چین نکل گئے اور پھر واپس صحیح وسلامت پاکستان پہنچ گئے۔ لیکن بس سوار آدمیوں میں سے کوئی شخص بھی باقی نہ بچا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعا سے اولاد کا عطا ہونا

(۱) مولانا غلام حبیب صاحب ساکن سرگودھا سیال شریف حاضر ہوئے تو ان کے بیٹے محمد بلال نے قدم بوسی کرتے ہوئے عرض کی حضور دعا فرمائیں کہ میں تنہا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے ایک بھائی عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بیٹے اللہ تعالیٰ آپ کو ایک اور بھائی عطا فرمائے گا، جس کا نام محمد ابوذر رکھنا۔ چند ماہ بعد مولانا صاحب کے گھر بچہ پیدا ہوا، جس کا نام محمد ابوذر رکھا گیا۔

(۲) شیر محمد صاحب ساکن کفری شریف بیان کرتے ہیں کہ میں بے اولاد تھا۔ ایک دن میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ غریب نواز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک بچہ عطا فرمائے۔ حضرت صاحب نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بچہ عطا فرمایا۔

(۳) مستری محمد یوسف صاحب فیصل آباد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو کہ نامرد تھا۔ اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور سخت مایوسی کی حالت میں میرے پاس آیا اور رونے لگا۔ میں اُسے لے کر سیال شریف حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حالات گوش گزار کیے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اللہ کریم نے کرم فرمایا۔ کچھ عرصے کے بعد اس کے تین بچے پیدا ہوئے۔

(۴) محمد اسماعیل صاحب ساکن امین پور بنگلہ کے گھر پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں، کوئی بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنے شاگرد منظور کو بیٹا بنا لیا اور اس سے بے انتہاء محبت پیدا ہوگئی۔ ایک پل بھی اپنے سے جدا نہیں کرتے تھے۔ ایک دن وہ ناراض ہو کر کہیں چلا گیا۔ محمد اسماعیل روتا ہوا حالت مایوسی میں حضرت صاحب کی خدمت میں سیال شریف حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ دعا فرمائیں کہ منظور واپس آ جائے۔ آپ نے فرمایا اللہ تمہیں اپنا منظور دے دے گا۔ اس کے نو ماہ بعد اللہ نے اس کے گھر بچہ عطا فرمایا۔

(۵) اورنگزیب بھٹی صاحب ضلع سرگودھا سے بیان کرتے ہیں کہ میرے نانا نور محمد نے بتایا کہ ۱۹۵۸ء میں میرا بیٹا فیصل احمد میعادی بخار میں مبتلا ہو گیا۔ بہت علاج کیا، ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اب علاج ممکن نہیں۔ میں اُسے لیکر حضرت قبلہ شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میرا ایک ہی بچہ ہے دعا فرمائیں کہ صحت یاب ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا کہ نفل پڑھ میں رونے لگا۔ عرض کیا میری بیوی بھی گھر پر بیمار ہے۔ حضرت نے فرمایا اور نفل پڑھ میں پھر رونے لگا، دل میں سوچا کہ یہ آخری امید تھی اور یہ بھی فرماتے ہیں نوافل پڑھ۔ میں حضرت صاحب کے پاؤں دبانے لگا اور عرض کی حضرت میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ میرا اور کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا ایک نہیں پانچ بیٹے ہیں۔ اس سے میری تسلی ہو گئی۔ تعویز لیا اور رخصت ہوا۔ بعد ازاں حالات بہتر ہوتے گئے۔ اور میرے باپ کے چار لڑکے ہو گئے اور پانچواں میں۔ پھر بڑے لڑکے فیصل احمد کے یکے بعد دیگرے چار لڑکے ہوئے اور پانچواں وہ خود۔ اسطرح اللہ کے فضل سے میرے چمن میں بہار آ گئی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارش کا فوراً رُک جانا

غلام سرور چشتی صاحب ساکن موضع بُڑ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سیال شریف حاضر تھا۔ حضرت صاحب غریب نواز بنگلہ شریف میں تشریف فرما تھے۔ صبح صادق کا وقت تھا گہرے بادل چھائے ہوئے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ صاحبزادہ صاحب حضرت خواجہ محمد حمیدالدین صاحب حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی غریب نواز میں نے منڈی چوہڑکانہ ایک شادی میں شامل ہونا ہے اور بارش ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتی۔ آپ نے دعا فرمائی اور چند ہی منٹوں میں بارش رُک گئی اور بادل بھی پھٹ گئے۔

دنوں کا کام گھنٹوں میں:

میاں محمد روشن الدین صاحب ساکن برج آگرہ تحصیل پھالیہ بیان کرتے ہیں کہ تقریباً ۱۹۴۶ء کا واقعہ ہے میں خواجہ غلام سدیدالدین صاحب مرولوی کے ہمراہ سیال شریف حاضر ہوا۔ حضرت مولانا مرولوی صاحب ایک مکان تعمیر کروا رہے تھے اور میں مستری تھا۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مستری ہمارے بنگلہ کے شمال اور مشرق سے لے کر لنگر شریف کے کنوئیں تک ایک دیوار بنا دیں۔ بنگلہ شریف کی نمائش کے چھپنے کے ڈر سے میں نے اس بات پر توجہ نہ دی۔ ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے پھر یہی فرمایا لیکن میں نے پھر بات ٹال دی۔ دو گھنٹہ کے بعد آپ نے پھر وہی حکم دیا کہ مستری شام تک دیوار تیار کرنی ہے۔ حضرت مولانا سدیدالدین مرولوی صاحب نے کہا کہ مستری یہ بات ٹلنے والی نہیں۔ حضرت صاحب غریب نواز کا حکم پورا کرو۔ اسی فٹ لمبی اور چھ فٹ اونچی دیوار کرنا تھی۔ میں دس بجے شروع ہوا۔ مستری صرف ایک میں ہی تھا اور باقی سب مزدور عشاء کی اذان سے پہلے ہی دیوار تیار کر کے میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں پیش ہوا۔ آپ نے میرے لئے دعا فرمائی مستری دونوں جہانوں میں آباد رہو۔ آپ نے مجھے تعویذ کی اجازت فرمائی اور اب میرے پاس ہر روز خلقت کا ہجوم ہوتا ہے۔

Marfat.com

پیشن گوئی:

مولانا نور محمد کوثر علوی صاحب تھانہ موچی والا ضلع جھنگ بیان کرتے ہیں کہ الیکشن کا زمانہ تھا۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے مہر غلام حیدر بھروانہ کی حمایت میں موضع ستیانہ میں جلسہ عام کیا۔ ہزاروں کے مجمع میں حضرت صاحب رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ غلام حیدر میرا یہاں آنا اور کہنا ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب فرمائے گا۔ اگر تجھے لوگ ووٹ نہ دیں گے تو تمہیں فرشتے ووٹ دیں گے اور دنیا نے دیکھا کہ مد مقابل سید عابد حسین شاہ صاحب شاہ جیونہ والوں کے ووٹ رات عشاء تک بھگتتے رہے اور بھروانہ صاحب کے ووٹ دوپہر کو ختم ہو گئے تھے۔ لیکن نتیجہ وہی نکلا جو قبلہ حضرت صاحب پیر سیال لج پال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ بھروانہ صاحب کثرت سے جیت گئے اور کرنل عابد حسین شاہ صاحب ہار گئے۔

ہمارا حاکم مسلمان ہوگا:

میاں محمد روشن دین ساکن برج اگرہ تحصیل پھالیہ بیان کرتے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک دن حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرولہ شریف (معظم آباد شریف) میں تشریف فرما تھے۔ لوگ کافی تعداد میں جمع تھے۔ جنگ پر تبصرہ ہو رہا تھا۔ کوئی کہہ رہا تھا برطانیہ ہی حکومت کرے گا، کوئی کہہ رہا تھا جرمن قابض ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاموشی سے سب کی باتیں سن رہے تھے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ میری بات یاد رکھو یہاں نہ جرمن آئے گا اور نہ ہی انگریز رہے گا۔ ہمارے ملک پر مسلمانوں کی حکومت ہوگی اور ہمارا حاکم بھی مسلمان ہی ہوگا اور پھر ایسا ہی ہوا۔

مستری شیر محمد صاحب ولد قاری محمد اعظم صاحب ساکن علی پور چٹھہ بیان کرتے ہیں کہ موضع بار موسیٰ کا اللہ دتہ حجام کی شادی نہیں ہوتی تھی ایک دفعہ وہ مجھے ساتھ لے کر سیال شریف حاضر ہوا اور مجھ سے عرض کروائی کہ میری شادی ہو جائے۔ آپ نے مسکرا کے فرمایا قبر کے ساتھ۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ حضور غریب نواز ہمارے قریبی گاؤں میں تشریف لائے تو پھر عرض کی گئی آپ نے پھر وہی فرمایا قبر کے ساتھ ہی ہوگی اور واقعی اللہ دتہ فوت ہو گیا لیکن شادی نہ ہوئی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نہر سے گھڑی نکالنا

علامہ محمد بشیر صاحب فیصل آباد ایک دفعہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سفر پر جا رہے تھے۔ صاحبزادہ محمد حمید الدین صاحب بھی ہمراہ تھے۔ راستے میں نماز کے لئے ٹھہرے اور ایک نہر پر وضو کرنے لگے۔ صاحبزادہ صاحب کی گھڑی نہر میں گر گئی۔ آپ پریشان ہو گئے۔ حضرت غریب نواز نے فرمایا پریشان نہ ہوویں میں آپ کو اور گھڑی دے دوں گا۔ انہوں نے فرمایا یا حضرت غریب نواز رحمتوں والی گھڑی مدینہ شریف سے آئی تھی میں تو وہی لوں گا۔ جب آپ کے صاحبزادہ صاحب نے بہت ضد کی تو حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے نہر میں ہاتھ ڈالا اور وہی گھڑی نکال کر صاحبزادہ صاحب کو عنایت کی۔ صاحبزادہ صاحب بہت ہی خوش ہوئے۔

گم شدہ لڑکا مل گیا:

منشی غلام محمد صاحب ساکن پہیل ضلع سرگودھا کا لڑکا گھر سے ناراض ہو کر چلا گیا ان کی بیوی بہت ہی پریشان اور بے چین ہو کر رونے لگی۔ منشی صاحب سیال شریف حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور دعا کرائی آپ نے نماز کے بعد یالطیف کا ستر بار وظیفہ پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا تیسرے دن لڑکا واپس آ جائے گا۔ چنانچہ لڑکا تیسرے دن گھر آ گیا دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ میں راولپنڈی سویا ہوا تھا کہ ایک سفید ریش بزرگ خواب میں ملے اور فرمایا کہ گھر واپس جاؤ تمہارا باپ تمہیں کچھ نہ کہے گا۔

قوت کاملہ:

قاری محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لنگر شریف کے لئے لکڑیاں ریڑھے پر آئیں ریڑھا پھنس گیا۔ بیلوں نے اور آدمیوں نے بہت زور لگایا لیکن

Marfat.com

وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ تھک ہار کر سب بیٹھ گئے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم میں یہ بات لائی گئی۔ آپ نے سب کو آرام کرنے کا حکم دیا۔ جب رات کو سب لوگ سو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ تنہا ہی وہ ریڑھا کھینچ کر لنگر شریف تک لے گئے۔ صبح جب لوگوں نے بیل گاڑی کو لنگر شریف میں موجود پایا تو بہت حیران ہوئے۔

نعلین مبارک اور سانپ:

قاری محمد عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے نماز پڑھ کر نکلے اور جوتے میں پاؤں ڈالا پاؤں آگے نہیں جا رہا تھا۔ کیونکہ کوئی چیز محسوس ہو رہی تھی۔ آپ نے جوتا صاف کرنے کا حکم دیا۔ جب خادم نے جوتا صاف کیا تو اس میں سے ایک سانپ نکل کر بھاگ گیا اور اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا۔

موٹر کار کا بغیر ڈرائیور کے چلنا:

قاری محمد عبداللہ صاحب اڈا سبیل چنیوٹ روڈ جھنگ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سفر پر جا رہے تھے کہ ڈرائیور تھک گیا۔ آپ نے فرمایا تم کچھ آرام کر لو کار چلتی جائے گی لہٰذا آپ کے حکم کے مطابق ڈرائیور سو گیا اور کار نے متواتر سو میل کا سفر بغیر ڈرائیور کے کیا۔ اس ڈرائیور کے دونوں ہاتھ بدستور اسٹیرنگ پر رہے اور حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنی ہی جگہ پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے ڈرائیور کو جگایا اور پھر کار چلانے کا حکم دیا۔

موٹر کار کا بغیر تیل کے چلنا:

قاری محمد عبداللہ صاحب اڈا سبیل والے کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جھنگ سرگودھا روڈ پر سفر کر رہے تھے۔ راستے میں دریائے چناب کے پل کے پاس کرنل عابد حسین آف شاہ جیونہ کھڑا تھا۔ آپ نے وہاں کار روک کر نماز ادا کی تو کرنل صاحب نے اپنا نوکر حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا کہ میری کار کا

Marfat.com

تیل ختم ہو گیا ہے تھوڑا سا تیل دے دیں تا کہ ہم شاہ جیونہ تک پہنچ جاویں۔

آپ نے فرمایا کار میں پانی ڈال لو اور اسے کہو کہ تجھے پیر سیال حکم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شاہ جیونہ تک چل تو کرنل صاحب نے کہا کہ کبھی کاریں بھی حکم کے مطابق چلتی ہیں؟

آپ نے ڈرائیور کو فرمایا کہ تم کار چلاؤ یہ تمہیں شاہ جیونہ پہنچا دے گی۔ جب ڈرائیور نے کار چلائی تو وہ چل پڑی اور شاہ جیونہ تک پہنچ گئی۔ لیکن اس کے بعد کار بغیر تیل ڈالنے کے نہ چلی کیونکہ آپ کا حکم ہی شاہ جیونہ پہنچانے کا تھا۔

ابدال کی تشریف آوری:

عبدالغفور صاحب ساکن لاہور بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین کی زبان سے میں نے سنا کہ ایک دفعہ میں تلاوت کر رہا تھا کہ ابدالوں کا ایک گروہ پرواز کرتا ہوا گزرا۔ ایک ابدال آ کر میرے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا کیسے آئے ہو اس نے کہا میں آپ کی تلاوت سننے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا اتنی بلندی سے تم نے مجھے کیسے دیکھ لیا وہ بولا یہ بھی کوئی حیرت کی بات ہے۔ آپ کی کوٹھی کی الماری میں جو بوتلیں پڑی ہیں میں ان کے اندر دوائیوں کے نام بھی جانتا ہوں۔

راجہ محمد اسحاق صاحب اسماعیل والی ضلع جہلم سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت قبلہ خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یوں سنا کہ ایک دفعہ میں دہلی میں ایک بازار سے گزر رہا تھا۔ وہاں ایک فقیر کھڑا تھا جو کسی کو قریب کھڑے نہیں ہونے دیتا تھا۔ میں اس کے پاس کھڑا ہو گیا وہ بولا یہاں کیوں کھڑے ہو میں نے پوچھا تمہیں کیا چاہئے اس نے کہا۔ قلم اور دوات۔ میں نے اسے قلم اور دوات لا دی یہ شخص ابدال تھا۔

پھر فرمایا میں لاہور میں ایک گلی سے گزر رہا تھا اسی گلی میں کئی منزلہ ایک اونچی عمارت تھی یہ متعدی بیماریوں کے مریضوں کے لئے تھی میں نے سوچا اسلام میں اس کی کوئی

Marfat.com

گنجائش نہیں۔ اگر میں چاہوں تو نیچے آ گرے اوپر سے کھڑکی کھلی اور ایک آدمی نے سر باہر نکال کر مجھ سے پوچھا ایسا کرو گے تو نہیں۔ یہ شخص ابدال تھا۔

حضرت خضر علیہ السلام:

محمد اقبال صاحب ساہیوال ضلع سرگودھا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سیال شریف حاضر ہوا لنگر خانہ میں ایک بزرگ آئے، لنگر شریف تقسیم ہو چکا تھا۔ اس لئے خالی ہاتھ لوٹ گئے۔ اتنے میں حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ برہنہ پاؤں دھوپ میں دوڑتے ہوئے لنگر خانہ آئے آپ نے پوچھا کہ اس بزرگ کی خدمت میں کچھ پیش کیا؟ خدام نے نفی میں جواب دیا اور عرض کی یا حضرت لنگر شریف تقسیم ہو چکا ہے اور کچھ موجود نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے اور لنگر شریف کی پڑتال کے لئے تشریف لائے تھے یہ سن کر سب لوگ ادھر ادھر دوڑے مگر ان کا کچھ پتہ نہ چلا۔

اعلیٰ ضیافت اور اعلیٰ استغنا:

حوالدار محمد صادق صاحب ضلع جہلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۶۶ء کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیسوئے مبارک کا موئے مبارک حاصل کرنے کے لئے کراچی تشریف لے گئے۔ وہاں کے پیر بھائی صاحبان حضرت صاحب کی ضیافت کی التجا کر رہے تھے۔ آپ باری باری دعوت قبول فرما رہے تھے۔ جونا مارکیٹ کے ایک زرگر نے آپ کو افطاری کی دعوت دی تھی (رمضان شریف کا مہینہ تھا) آپ نے منظور فرمائی اور تاکید فرمائی کہ ضیافت میں فضول خرچی نہ کرنا۔ لیکن اُس نے عرض کیا کہ میں نے حضرت غریب نواز کے لئے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کی ہے۔ حضرت غریب نواز نے فرمایا خدا کی قسم اگر کوئی سونے کا پہاڑ بھی پیش کرے تو میں نہیں جاؤں گا۔ میں تو خلوص و محبت کے لئے جاتا ہوں۔ سونے کے لئے نہیں جاتا۔ آخرکار حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب کی وساطت سے زرگر نے معافی مانگی اور حضرت غریب نواز نے دعوت منظور فرمائی۔

Marfat.com

پل صراط سے گزرنا:

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب ساکن خواجہ آباد شریف ضلع میانوالی نے بیان فرمایا کہ میں نے صوفی صاحب ساکن دوآبہ سے بصدق زبان یوں سنا کہ ایک مرتبہ پل صراط کے موضوع پر وعظ فرما رہے تھے اور پل صراط کی بڑی ڈراؤنی شکل پیش کر رہے تھے۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام اور حضرت خواجہ بدرالدین صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے نسوار کی ڈبیہ کو دیکھ کر فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی ڈبیہ میں تمام پیر بھائیوں کو ڈال کر پل صراط سے گزار لوں گا۔

یاخواجہ قمرالدین بخدا تیرا ہر مرید　　دنیا میں شاد کام ہے عقبیٰ میں کامران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وسوسے دور کرنا

اللہ دتہ صاحب موضع بصیر وضلع جھنگ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام میرا نام لے کر بلایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ثانی صاحب غریب نواز کے عرس پر میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے میرا نام نہ لیا۔ میں سمجھا کہ حضرت صاحب نے مجھے پہچانا نہیں ہے۔ میں بنگلہ شریف کی مشرق دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور پریشانی کے عالم میں سوچنے لگا آپ کے قریب ملک صاحب قوم پوہلہ بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اسے مخاطب کیا اور فرمایا میری توجہ مرید کی طرف لالٹین کی طرح ہوتی ہے۔ بجلی کا مرکز تو بجلی گھر ہوتا ہے وہ بند ہو جائے تو بجلی بند ہو جاتی ہے مگر یہ لالٹین سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تک جاتی ہے۔ اگر پیر کو مرید سے اور مرید کو پیر سے محبت ہو تو محبت کی یہ لالٹین سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک چلی جائے تو لالٹین درست ہے۔ ورنہ ٹوٹ جاتی ہے۔ آپ اور فرمانے کو تھے کہ میری پریشانی جاتی رہی اور میں بیٹھ گیا ملک صاحب نے بات کو جاری رکھنا چاہا لیکن حضرت صاحب نے فرمایا بس مقصد پورا ہو گیا۔

محمد اقبال پانوآنہ صاحب ساکن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک پیر بھائی کے دل میں حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد یہ وسوسہ جگہ کر گیا کہ جو مقام حضرت خواجہ محمد قمرالدین رضی اللہ عنہ کا تھا۔ وہ آپ کے جانشین حضرت خواجہ محمد حمیدالدین صاحب کا نہیں ہے۔ اس وسوسہ کے پیش نظر اس نے سیال شریف بھی جانا کم کر دیا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک کرسی پر تشریف فرما ہیں اور سامنے ایک جم غفیر بیٹھا ہوا ہے۔ خواجہ محمد حمیدالدین صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ اچانک آپ حکم دیتے ہیں کہ سب لوگ باادب کھڑے ہو جاؤ۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ سب لوگ باادب کھڑے ہو گئے۔ حضور سرورِ کائنات صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے قدم بوسی کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھ گئے۔ آپ نے صاحبزادہ محمد حمید الدین صاحب کو بازو سے پکڑا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کر کے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حمید الدین پر نگاہِ کرم فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواجہ محمد حمید الدین صاحب پر نگاہِ کرم فرمائی اور تبسم فرمایا۔ آپ نے فرمایا قمر الدین یہ تم سے کم تو نہیں ہے۔ صبح جب بیدار ہوا تو بہت شرمسار ہوا، سارے وسوسے دور ہو چکے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کڑوا پانی شیریں بن گیا

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد والے بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود حضرت قبلہ شیخ الاسلام کی زبان مبارک سے سنا کہ ایک دفعہ آستانہ عالیہ تونسہ شریف پیدل جانے کا پروگرام بنا۔ بہت بڑا قافلہ تھا، کچھ گھوڑے اور بہت سا سامان بھی ہمراہ تھا۔ راستے میں ریگستانی علاقہ آ گیا گرمی کا موسم تھا، سخت گرم لو چل رہی تھی، پانی کا ذخیرہ ختم ہو چکا تھا، کہیں پانی کا نام ونشان نہیں ملتا تھا۔ سب لوگ شدت پیاس سے تنگ آ کر گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا مرنے کے آثار تو ہیں لیکن کچھ آگے چلو آپ کے حکم پر قافلہ گرتے پڑتے چل پڑا۔ ایک گڈریا ملا پانی کے متعلق اس سے دریافت کیا اس نے کہا کہ آگے کچھ درخت آئیں گے، وہاں میٹھے پانی کا چشمہ ہے لیکن اگر گرمی کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو تو پھر اتنی ہی دور جنڈ کے درختوں کے پاس پانی ملے گا۔ شدت پیاس کی وجہ سے جانور بھی نڈھال ہو رہے تھے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ بہرحال اندازہ کے مطابق چلتے گئے جہاں میٹھے پانی کی نشاندہی ہوئی تھی وہ تو گرمی کی وجہ سے خشک ہو چکا تھا۔ سب لوگ زندگی سے ناامید ہو گئے، آپ نے فرمایا ہمت کرو مرنے کے بجائے چلتے رہنا بہتر ہے۔ آخر گرتے اٹھتے اس پانی پر پہنچ گئے، گھوڑوں نے پانی دیکھا تو لگامیں چھڑانے لگے۔ سرکار نے غلام حیدر کو فرمایا کہ گلاس پانی کا بھرو غلام حیدر نے عرض کی حضور پانی تو کڑوا ہے۔ آپ نے فرمایا گلاس تو بھرو، ہمیں کڑوے سے کیا مطلب آپ نے فرمایا پانی میٹھا ہے پی لو۔ سب آدمی پانی کی طرف دوڑے۔ پانی پیا ٹھنڈا اور میٹھا تھا کہ پہلے ایسا پانی نصیب نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا آج رات یہیں قیام کرو سب تھکے ہوئے تھے لہٰذا وہیں قیام ہوا کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام کے پیر طریقت حضرت خواجہ محمد حامد صاحب پیر پٹھان رضی اللہ عنہ تونسوی ایک جگ دودھ کا اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ اس وقت حضرت خواجہ تونسوی رضی اللہ عنہ اس دنیا سے

Marfat.com

رحلت فرما چکے تھے۔ سب لوگ حضرت پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت پیر پٹھان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خیال کیا کہ مولوی صاحب کو جنگل میں رات آ گئی ہے اور وہ رات کو سوتے وقت دودھ پینے کے عادی ہیں اس لئے میں مولوی قمرالدین کو دودھ پلانے کیلئے آیا ہوں۔ حضرت تونسوی رضی اللہ عنہ دودھ پلا کر غائب ہو گئے۔ آپکے جانے کے بعد سب کو یاد آیا کہ آپ تو اس دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں۔

نذرانۂ عقیدت اور عقیدتِ شیخ:

حافظ میاں محمد صاحب مرحوم ارائیں ساہیوال چاہ شرینہ والا نے بیان کیا کہ میں قبلہ حضرت غریب نواز جناب شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے پاس بنگلہ شریف میں حاضر تھا۔ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ میں سید ہوں مجھے کچھ عنایت فرماویں۔ آپ نے دس روپے عطا فرماتے ہوئے ساتھ ہی فرمایا کہ یہ پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کے نام کا نذرانہ ہے۔ اس نے کہا پیر پٹھان سید تو نہیں تھے آپ نے فرمایا جو شخص پیر پٹھان رضی اللہ عنہ کو سید نہ کہے وہ میراثی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ شخص اُٹھ کر چلا گیا۔

میں بتا دونگا میرے پیر جس ڈبے میں ہیں اور ایک دو قدم سے گاڑی میں سوار ہونا:

منشی محمد عبداللہ صاحب محرر دفتر دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف متوطن چک نمبر ۲۳۲ تحصیل و ضلع جھنگ نے بیان کیا کہ دارالعلوم کا نیا سنگ بنیاد رکھنا تھا۔ نئی جگہ پر سیال شریف سے شمالی طرف سہ حدہ مقام جہاں تین موضعوں کی حدود ملتی ہیں وہاں پیر پٹھان حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تشریف لانا تھا۔ وہ چونکہ لاہور میں بیمار تھے، ان کے حقیقی بھائی حضرت خواجہ محمد یوسف صاحب کی آمد پر قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ میں گیا۔ سرگودھا اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں ہم موجود تھے، جس گاڑی میں پیر پٹھان سوار ہو کر تشریف لا رہے تھے جب گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی رکنے کے لئے اس کی رفتار سست ہوئی تو حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس ڈبہ میں میرے پیر

موجود ہیں میں بتاؤں گا۔ دیکھتے دیکھتے فوراً ہی اشارہ فرمایا اور بتایا کہ میرے پیر صاحب اس ڈبہ میں ہیں۔ یہ سنتے ہی میں بڑی تیزی سے دوڑ کر ڈبہ میں گیا تو قبلہ شیخ الاسلام مجھ سے پہلے ہی حضرت پیر پٹھان کے پاس موجود تھے۔ حالانکہ بہت ہی تیزی سے میں دوڑتا ہوا گاڑی پر سوار ہوا تھا۔ مجھے ندامت بھی ہوئی۔ آپ کے پہلے پہنچ جانے پر حیران بھی ہوا کہ آپ ضعیف العمر ہونے کے باوجود مجھ سے پہلے موجود ہیں۔ یقین ہو گیا کہ یہ روحانی کرامت ہے جسمانی طاقت نہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیر مرید کے حالات سے واقف ہوتا ہے

(۱) قاری محمد عبداللہ صاحب ساکن اڈا سبیل ضلع جھنگ ایک مرتبہ حضرت صاحب غریب نواز کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، رات کو قبلہ حضور غریب نواز کے پاؤں دباتے رہے اور رفع حاجت پیش ہوئی تو باہر چلے گئے۔ واپسی پر جلدی میں ہاتھ دھوئے اور آپ غریب نواز کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا دوبارہ ہاتھ دھو کر آؤ، تمہارے ہاتھ صاف نہیں۔ پھر دوبارہ دھو کر آیا اور ساری رات خدمت میں گزاری۔ پیر کامل مرید کے حالات سے واقف ہوتا ہے۔

(۲) مولانا محمد حسن صاحب قریشی ساکن تحصیل جڑانوالہ پیر سیال کے خلیفہ ہیں اپنے مریدوں کے نام لکھوا کر فہرست تیار کر رہے تھے۔ اس میں نام ولدیت سکونت سب درج کر رہے تھے۔ ایک دفعہ عرس مبارک کے موقع پر سیال شریف حاضر ہوئے۔ حضرت غریب نواز تشریف فرما تھے، مجلس لگی ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج پیر اپنے مریدوں کی فہرستیں تیار کرتے ہیں حالانکہ دنیا میں مرید کو پیر کامل کی تلاش کرنی چاہئے اور آخرت میں پیر کو اپنے مرید کی تلاش ہونا چاہئے اور وہ پیر ہی نہیں جسے مغرب سے مشرق میں مرید کی خبر نہ ہو۔ اس کے بعد قریشی محمد حسن صاحب نے پھر ایسا کبھی نہ کیا۔

(۳) صاحبزادہ غلام محی الدین شاہ صاحب خواجہ آباد شریف سے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ دادا باغ کے قبرستان میں شیخ عبدالجلیل صاحب مرحوم کی مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے گئے۔ آپ نے فاتحہ پڑھی اور فرمایا شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزار میں نہیں ہیں۔ مزار خالی ہے اور شیخ صاحب مدینہ منورہ کے جنت البقیع میں چلے گئے ہیں۔

(۴) محمد بخش صاحب ساکن عوامی کالونی فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں سیال شریف حاضر ہوا۔ میرے دل میں دنیا داری کا ایک بہت ہی گندہ خیال آیا۔ جب میں

Marfat.com

آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا مجھ سے دور ہو کے بیٹھو اور جب میں نے تہہ دل سے وہ گندہ خیال نکالا اور توبہ کر لی تو آپ نے بہت کرم نوازی فرمائی۔

فقیروں کو آزمایا نہ کریں:

مولانا محمد اکرم صاحب باٹا ساکن سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ میرا سارا خاندان حضرت پیر سیال لج پال غریب نواز کا غلام ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات سما گئی کہ بیعت اس بزرگ سے کروں گا جو کوئی کرامت دکھاوے گا۔ میں نے پیر کی تلاش میں چپہ چپہ چھان مارا اسی دوران رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دریا میں غوطے کھا رہا ہوں جب پانی سر تک پہنچ گیا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بالوں سے پکڑ کر باہر پھینک دیا۔ صبح بیدار ہوا لیکن پھر بھی دل نہ مانا۔ نئے سرے سے پیر کی تلاش شروع کر دی۔ آخرکار ایک بزرگ پر دل جم گیا کہ بیعت اسی سے کروں گا۔ گھر سے ارادہ کر کے نکلا جب اس بزرگ کی خدمت میں پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا مولانا تم سیال شریف چلے جاؤ تمہارا فیض وہاں ہے تمہارے آنے سے قبل کئی لوگ آئے ہیں کہ اکرم تمہارے پاس بیعت کے لئے آئے گا۔ اسے سیال شریف بھیج دینا۔ میں اپنے آپ میں بہت شرمندہ ہوا۔ اگلے دن میں سیال شریف حاضر ہوا لیکن حضرت صاحب قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ سرگودھا تشریف فرما تھے۔ میں سیال شریف قطب منزل کے کونے پر حضرت غریب نواز کی انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد حضور غریب نواز کی کار آ کر میرے قریب رُکی، آپ موٹر سے نیچے اترے غلام حیدر کو فرمایا تم موٹر لے چلو میں پیدل آتا ہوں۔ میں فوراً قدم بوسی کے لئے جھکا آپ نے فرمایا مولوی صاحب فقیروں کو آزمایا نہیں کرتے۔ میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور حضرت صاحب غریب نواز نے مجھے بیعت سے مشرف فرمایا۔

حافظ ظہور احمد ساکن اندرون موچی دروازہ لاہور بیان فرماتے ہیں کہ ۱۹۷۹ء میں سیال شریف حاضر ہوا۔ قدم بوسی نصیب ہوئی تو حضرت صاحب نے فرمایا لاہور میں کیا کرتے ہو۔ عرض کیا جامعہ نظامیہ میں مدرس ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا پڑھاتے ہو۔ عرض کیا قرآنِ پاک پڑھاتا ہوں۔ آپ خاموش ہو گئے چند منٹ بعد پھر حاضر ہوا آپ

Marfat.com

نے وہی سوالات پھر دہرائے۔ ایک ماہ بعد تیسری بار حاضری نصیب ہوئی۔ آپ نے پھر سابقہ ترتیب سے سوالات دہرائے۔ میں نے وہی جوابات عرض کئے۔ آپ نے پیار سے قریب بلایا اور فرمایا مولوی صاحب لاہور میں ایک مسجد صالح محمد کمبوہ ہے کیا وہ آپ نے نہیں دیکھی۔ آپکی یہ بات سن کر میں بہت شرمندہ ہوا کیونکہ میں اسی مسجد میں مؤذن کی خدمت انجام دیتا تھا اور آپ بار بار میرے اس مسجد سے تعلق کے بارے میں پوچھتے رہے۔

سبب پیدا ہونا:

(۱) عبدالمجید اسلم صاحب حضرت قبلہ شیخ الاسلام کے خادم ہیں جو حادثہ موٹر کے وقت میں موجود ہمراہ موٹر میں تھے اور انہیں بھی کافی چوٹیں آئی تھیں۔ بقرعید سے ایک دن پہلے اسلم صاحب نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ میں اپنے ہی گاؤں میں جا کر عید کرلوں۔ آپ نے اجازت نہ دی صبح نو بجے عید کی نماز پڑھنے کا اعلان کر دیا گیا۔ صبح آٹھ بجے تو حضرت صاحب نے فرمایا جاؤ گھر جا کر عید کرو۔ اسلم نے عرض کیا کہ یا حضرت اس وقت تو کوئی بس نہیں ملے گی۔ میں اس وقت کہاں جاؤں یہاں سے چلا جاؤں تو عید کی نماز رہ جائے گی۔ آپ نے بزور حکم دیا کہ ابھی اسی وقت چلے جاؤ۔ وہ لاچار اڈے کی طرف چل پڑا۔ لیکن ابھی اڈے سے چند گز دور ہی تھا کہ ایک موٹر کار آ کر رُکی موٹر والے نے کہا جانا ہے تو جلدی آؤ!

اسلم موٹر میں بیٹھ گیا۔ کار والے نے گھر کے دروازے تک پہنچایا۔ اگر بس پر سفر ہوتا تو ۴ میل پیدل چلنا پڑتا۔ نماز عید پڑھی اور اگلے روز جب سیال شریف حاضر ہوا تو حضرت صاحب دوسرے پیر بھائیوں کو یہ واقعہ سنا رہے تھے کہ اسلم اپنے گاؤں کس طرح پہنچا۔

اللہ والے دیتے ہیں سب کچھ مگر چاہے ان سے لینے کا ڈھب کچھ ڈھنگ

بشیر احمد صاحب راولپنڈی سے بیان کرتے ہیں کہ ہم بہت ہی غریب آدمی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مدرسہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے ملک وال تشریف لائے تو میرے والد صاحب نے حضرت صاحب رضی اللہ عنہ کے مرید بننے کا پکا ارادہ کیا۔ انہوں نے ایک دکاندار سے دس روپے ادھار لئے اور بیعت ہوتے وقت حضرت خواجہ قمرالدین

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نذرانے کے طور پر پیش کئے تو حضرت صاحب غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ پہلے ہی دن قیامت کا جواب دہ بنا رہے ہو۔ غریب بچوں کا پیٹ کاٹ کر مجھے دے رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے گھر میں رات کے کھانے کے لئے آٹا بھی نہیں ہے اور واقعی ہمارے گھر میں آٹا نہیں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی واسکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور والد صاحب کو مٹھی میں بند کچھ رقم دے دی۔ اور اسی دن سے ہمارے گھر پر اللہ کریم کا فضل ہو گیا اور ہمارے دن پھر گئے۔

(۲) ملک رشید احمد صاحب ساکن سلانوالی بیان کرتے ہیں کہ میرا لڑکا دو سال کا تھا کہ تالاب میں ڈوبتے ڈوبتے بچ گیا تھا۔ میں نے یہ واقعہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کیا تھا۔ اس واقعہ کے سولہ سال بعد تک بندہ سیال شریف کی حاضری نہ دے سکا۔ سولہ سال بعد جب حاضر خدمت ہوا تو سوچا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے پہچان نہ سکیں گے۔ اس لئے ازسرنو تعارف کرانا پڑے گا۔ لیکن جب قدم بوس ہوا تو آپ نے میرا نام لے کر خیریت دریافت کی۔ بچے کی خیریت بھی دریافت کی۔

اپنی قسمت پہ ناز کرتا ہوں میں　　انہیں کا نام لے کر جیا کرتا ہوں میں

اپنے کرم سے خواجہ بگڑی بنانا:

مظفر خان صاحب ضلع جہلم سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب کے ڈرائیور غلام حیدر سے سنا کہ ایک رات میں اپنے گھر میں سو رہا تھا کہ حضرت خواجہ صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ کار نکالو، آدھی رات کا وقت تھا آپ ایک اور درویش کو ہمراہ لیکر موٹر میں بیٹھ گئے۔ میں آپ کے حکم کے مطابق موٹر چلاتا گیا۔ بنگلہ نوری والا کے قریب پہاڑ کے دامن میں مجھے رکنے کا حکم دیا اور آپ درویش کو ساتھ لے کر موضع کنڈ کی طرف پگڈنڈی پر پیدل چلے گئے۔ میں بھی دبے پاؤں پیچھے چل پڑا۔ ایک میل چلنے کے بعد ایک نالے پر درخت کے نیچے ایک بڑھیا رو رہی تھی اس کے پاس ہی ایک بچہ بے ہوش پڑا تھا۔ بڑھیا نے عرض کی میری مدد کرو میں اُجڑ گئی ہوں۔ میں واپس موٹر کے پاس آ

Marfat.com

گیا تھوڑی دیر بعد وہ عورت بچہ اور دو آدمی حضرت صاحب کے ساتھ تھے۔ آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ تین چار روز تک اس بچے کو سیال شریف لے آنا۔ چند روز بعد وہ عورت بچے کو لے کر سیال شریف حاضر ہوئی اور بچہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا۔ حضرت صاحب کو آدھی رات کے وقت اس بچے کی تکلیف سے کس طرح اطلاع ملی یہ خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

خضرِ راہ:

(۱) سلطان علی صاحب ساکن لک موڑ سرگودھا بیان کرتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب کے قل شریف کے ختم مبارک کے بعد میں اپنے چھوٹے بھائی کے گھر چلا گیا اور تقریباً آدھی رات کے وقت اپنے گھر جانے کے لئے واپس روانہ ہوا۔ اندھیری رات بہت تھی۔ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہیں دیتا تھا۔ میں بہت پریشان ہو گیا اور حضرت غریب نواز کے رو رو کر دوہڑے پڑھنے لگا اتنے میں دیکھا کہ حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ ایک لالٹین لئے ہوئے تشریف لے آئے اور مجھے راستہ دکھاتے گئے۔ جب میں گھر پہنچ گیا تو آپ غائب ہو گئے۔ مجھے بعد میں یاد آیا کہ آپ تو اس دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں۔

(۲) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد والے ضلع میانوالی بیان کرتے ہیں کہ اپریل ۱۹۸۰ء بروز خمیس قدم بوسی کے لئے بعد از نمازِ عشاء حاضر ہوا۔ حضور کو سردرد کی تکلیف تھی۔ آپ نے بندہ کو مخاطب کر کے جوارش جالینوس کے فوائد بیان فرمائے اور فرمایا کہ چار ہزار سالوں سے اس کے فوائد اسی طرح ہیں۔ اس کے استعمال سے سردرد فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ آپ نے اپنے خادم عبدالعزیز کو فرمایا کہ جوارش جالینوس لے آؤ۔ جب اس نے دواؤں کی صندوقچی کھولی تو کہا کہ حضور جوارش تو ختم ہے معاً ایک مولوی صاحب حاضر خدمت ہوئے۔ قدم بوسی کی تو حضور نے فرمایا جوارش لے آئے ہو تو اس نے عرض کی حضور لے آیا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو میرے پیر کی مجھ پر مہربانی مجھے جوارش کی ضرورت ہوئی تو فوراً بھیج دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار ولایت

(۱) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب نے بیان فرمایا کہ میں نے حاجی محمد رفیق ساکن کھیوڑہ سے سنا کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ ملتان میں جا رہے تھے کہ ایک مجذوب بیٹھا جب آپ اس کے سامنے سے گزرے تو وہ زور زور سے کہنے لگا جس نے اللہ تعالیٰ کے ولی کی زیارت کرنی ہو یہ جا رہے ہیں، زیارت کرلو۔

(۲) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد شریف والے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حاجی محمد رفیق صاحب سے سنا کہ موہڑہ شریف کے پیر صاحب نے اپنے ایک مرید کو خواب میں فرمایا کہ چشتیوں کا شہنشاہ کھیوڑے تشریف لا رہا ہے۔ اگر بہشت کی ضرورت ہے تو جا کر زیارت کرو۔ وہ آدمی صبح اُٹھتے ہی کھیوڑے پہنچا اور حضرت قبلہ شیخ الاسلام کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا جب آپ تشریف لائے تو قدموں پر گر کر زار و قطار رونے لگا۔ آپ کے اردگرد عطر کا چھڑکاؤ کیا اور نذرانہ بھی پیش کیا۔

(۳) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ مجھے کئی بار حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتیں ہوئی ہیں۔

نظرِ کیمیا:

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مولا دین ساکن میانوالی نے بصدق زبان یوں بیان کیا کہ پاکستان بننے کے بعد حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب یہاں میانوالی تشریف لائے اس وقت آپ کے پاس موٹر کار موجود نہ تھی۔ میرے پاس ایک ویگن تھی اس میں آپ نے واں بھچراں تک سفر فرمایا۔ رات وہاں قیام فرمایا صبح روانہ

ہونا تھا لیکن گاڑی کی بیٹری بہت کمزور تھی اس کو روزانہ چارج کروانا پڑتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے بہت افسوس ہوا کہ بیٹری چارج کروا لیتے تو اچھا تھا۔ اب تو یہ کام نہیں کرے گی۔ میں نے یہ بات غلام حیدر سے بھی کہی۔ حضرت صاحب ہماری باتیں سن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا مولا دین بیٹری بالکل ٹھیک ہے ویگن اسٹارٹ کرو۔ میں نے حضور کے حکم سے سلف مارا تو بیٹری نے نئی جیسا کام کیا۔ آپ سرگودھا تشریف لے [illegible] کے بعد چار سال تک وہ بیٹری بغیر پانی اور چارج کرنے کے ٹھیک کام کرتی رہی۔ جب ویگن فروخت کی تو مجھے بیٹری کھولنے کا خیال نہ رہا بعد میں ان لوگوں سے میں نے بیٹری تبدیل کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ انہیں بھی اس کی بابت سب کچھ معلوم ہو چکا تھا۔

غریب نواز حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کا کرم :

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت خواجہ قمر عالم شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا کہ تقسیم ہند سے پہلے آپ اجمیر تشریف حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری شہنشاہ ہند کا عرس مبارک تھا۔ عرس مبارک سے واپسی پر ریلوے اسٹیشن پر بہت زیادہ بھیڑ تھی۔ سب لوگ پہلے ہی سیٹیں بک کروا چکے تھے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب اور ان کے رفقاء کی سیٹیں بھی بک تھیں۔ آپ نے اپنے لئے اور خدام کے لئے بھی کوئی سیٹ بک نہ کروائی۔ آپ نے حضرت خواجہ اجمیری غریب نواز کی خدمت عالیہ میں عرض کیا۔ غریب نواز کوئی انتظام فرما دیں۔ خدا تعالیٰ کی شان جب گاڑی آئی تو اس میں ایک سالم ڈبہ بالکل خالی تھا۔ اس پر لیبل چسپاں تھا کہ یہ ڈبہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی کے لئے بک ہے۔ حضرت صاحب نے جب یہ لکھا ہوا دیکھا اور حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور نہایت آرام کے ساتھ سفر طے فرمایا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار ولایت

(۱) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب نے بیان فرمایا کہ میں نے حاجی محمد رفیق ساکن کھیوڑہ سے سنا کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ ملتان میں جا رہے تھے کہ ایک مجذوب بیٹھا جب آپ اس کے سامنے سے گزرے تو وہ زور زور سے کہنے لگا جس نے اللہ تعالیٰ کے ولی کی زیارت کرنی ہو یہ جا رہے ہیں، زیارت کرلو۔

(۲) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب خواجہ آباد شریف والے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حاجی محمد رفیق صاحب سے سنا کہ موہڑہ شریف کے پیر صاحب نے اپنے ایک مرید کو خواب میں فرمایا کہ چشتیوں کا شہنشاہ کھیوڑے تشریف لا رہا ہے۔ اگر بہشت کی ضرورت ہے تو جا کر زیارت کرو۔ وہ آدمی صبح اُٹھتے ہی کھیوڑے پہنچا اور حضرت قبلہ شیخ الاسلام کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا جب آپ تشریف لائے تو قدموں پر گر کر زار و قطار رونے لگا۔ آپ کے اردگرد عطر کا چھڑکاؤ کیا اور نذرانہ بھی پیش کیا۔

(۳) صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ مجھے کئی بار حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتیں ہوئی ہیں۔

نظرِ کیمیا:

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مولا دین ساکن میانوالی نے بصدق زبان یوں بیان کیا کہ پاکستان بننے کے بعد حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب یہاں میانوالی تشریف لائے اس وقت آپ کے پاس موٹر کار موجود نہ تھی۔ میرے پاس ایک ویگن تھی اس میں آپ نے واں بھچراں تک سفر فرمایا۔ رات وہاں قیام فرمایا صبح روانہ

ہونا تھا لیکن گاڑی کی بیٹری بہت کمزور تھی اس کو روزانہ چارج کروانا پڑتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے بہت افسوس ہوا کہ بیٹری چارج کروا لیتے تو اچھا تھا۔ اب تو یہ کام نہیں کرے گی۔ میں نے یہ بات غلام حیدر سے بھی کہی۔ حضرت صاحب ہماری باتیں سن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا مولا دین بیٹری بالکل ٹھیک ہے ویگن اسٹارٹ کرو۔ میں نے حضور کے حکم سے سلف مارا تو بیٹری نے نئی جیسا کام کیا۔ آپ سرگودھا تشریف لے [illegible] کے بعد چار سال تک وہ بیٹری بغیر پانی اور چارج کرنے کے ٹھیک کام کرتی رہی۔ جب ویگن فروخت کی تو مجھے بیٹری کھولنے کا خیال نہ رہا بعد میں ان لوگوں سے میں نے بیٹری تبدیل کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ انہیں بھی اس کی بابت سب کچھ معلوم ہو چکا تھا۔

غریب نواز حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کا کرم :

صاحبزادہ غلام محی الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت خواجہ قمر عالم شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا کہ تقسیم ہند سے پہلے آپ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری شہنشاہ ہند کا عرس مبارک تھا۔ عرس مبارک سے واپسی پر ریلوے اسٹیشن پر بہت زیادہ بھیڑ تھی۔ سب لوگ پہلے ہی سیٹیں بک کروا چکے تھے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب اور ان کے رفقاء کی سیٹیں بھی بک تھیں۔ آپ نے اپنے لئے اور خدام کے لئے بھی کوئی سیٹ بک نہ کروائی۔ آپ نے حضرت خواجہ اجمیری غریب نواز کی خدمت عالیہ میں عرض کیا۔ غریب نواز کوئی انتظام فرما دیں۔ خدا تعالیٰ کی شان جب گاڑی آئی تو اس میں ایک سالم ڈبہ بالکل خالی تھا۔ اس پر لیبل چسپاں تھا کہ یہ ڈبہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی کے لئے بک ہے۔ حضرت صاحب نے جب یہ لکھا ہوا دیکھا اور حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا اور نہایت آرام کے ساتھ سفر طے فرمایا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گاڑی رُک گئی

میاں روشن الدین صاحب ساکن برج اگرہ تحصیل پھالیہ بیان کرتے ہیں کہ حافظ فتح دین صاحب ساکن چک ۵۴ شمالی ضلع سرگودھا نے بتایا کہ ایک دفعہ ہم حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب قدس سرہٗ کے ہمراہ لالہ موسیٰ کے قریبی گاؤں میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ علی الصبح آپ نے فرمایا کہ سامان لے کر ریلوے اسٹیشن پہنچو اور ٹکٹ خریدو میں آتا ہوں۔ ہم نے آپ کے حکم پر عمل کیا۔ گاڑی میں بیٹھ گئے اور گاڑی چلنے لگی تو ہم نے گارڈ سے کہا کہ چند منٹ ٹھہر جائیں۔ حضرت غریب نواز تشریف لا رہے ہیں۔ دس منٹ گزرنے کے بعد پھر دس منٹ اور انتظار کرنے کے لئے کہا۔ اس نے منظور کیا لیکن قبلہ حضرت صاحب تشریف نہ لائے۔ ہم نے مزید دس منٹ رکنے کو کہا تو اس نے کہا یہ گاڑی ہے کڈا نہیں ہے کہ بیل چھوڑ دوں اور کھڑا رہے۔ ہم نے ایک ساتھی کو حضرت غریب نواز کی طرف دوڑایا حضور تشریف لا رہے تھے۔ خادم نے عرض کی یا حضرت! گارڈ نے کہا ہے کہ یہ گاڑی ہے گڈا نہیں ہے کہ بیل چھوڑ دوں اور کھڑا رہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ گاڑی چلائے تو میں ویکم توڑ دوں۔ پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسٹیشن پر پہنچتے ہی اس نے گاڑی چلا دی اور آپ سوار نہ ہو سکے۔ گاڑی ابھی اسٹیشن سے نکلی بھی نہ تھی کہ ویکم کا ایک پرزہ گر گیا اور گاڑی رُک گئی۔ گاڑی کے عملہ نے پرزہ بہت تلاش کیا لیکن نہ مل سکا۔ جب آپ غریب نواز گاڑی پر تسلی سے بیٹھ گئے تو فرمایا ان سے پوچھو! یہ گڈا ہے یا گاڑی۔ اگر گاڑی ہے تو چلاتے کیوں نہیں۔ پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ پرزہ وہاں تلاش کرو اور وہیں سے وہ پرزہ مل گیا اور پھر وہ گاڑی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوگئی۔

صاحبزادہ غلام محی الدین شاہ صاحب خواجہ آباد شریف سے بیان کرتے ہیں کہ تقسیم ہند سے پہلے حضرت صاحب دہلی شریف تشریف لے جا رہے تھے۔ لاہور اسٹیشن پر

Marfat.com

ریل گاڑی میں اتنا رش تھا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ آپ نے دیکھا کہ گاڑی میں ایک ڈبہ خالی ہے اور اس کے باہر لکھا ہوا تھا۔ یہ ڈبہ قصور کے قیدیوں کے لئے ہے۔ جب آپ ڈبہ میں پہنچے تو پولیس والوں نے بتایا کہ یہ ڈبہ خالی نہیں اس میں قصور سے قیدی بیٹھیں گے۔ آپ نے فرمایا جب قیدی بیٹھیں گے تو ہم اُٹھ کر چلے جائیں گے۔ جب گاڑی قصور پہنچی تو اطلاع آئی کہ قیدی آئندہ کل جائیں گے۔ ڈبہ حضرت غریبؔ نواز کے لئے خالی ہو گیا۔ دہلی تک آپ نے بآسانی سفر کیا آپ فرماتے تھے کہ باہر سے لوگ جو لکھا ہوا دیکھتے تو واپس ہو جاتے اور ہمیں اندر سے دیکھ کر حیران ہوتے کہ یہ کیسے قیدی ہیں۔

تبرکات بزرگوں کی بارگاہِ اقدس میں پہنچا دیئے:

محمد اکرم صاحب ساکن سکھا ضلع جہلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ شیخ الاسلام حج مبارک سے واپس آئے بڑا بارونق دن تھا بڑی چہل پہل اور نورانیت برس رہی تھی۔ جب آپ روضہ شریف کی حاضری کے لئے گئے تو آپ نے ٹوپی مبارک ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی اور تبرکات سر مبارک پر اٹھا رکھے تھے۔ روضہ شریف میں آپ تنہا گئے کسی اور کو اندر حاضر ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔ میں نے باہر سے دیکھا کہ آپ نے وہ تبرکات حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے سرہانہ کی طرف رکھ دیئے اور ٹوپی مبارک اپنے سر مبارک پر پہن لی۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو ہم سب لوگ اندر حاضر ہوئے اور تبرکات کو وہاں موجود نہ پایا یقیناً وہ تبرکات آپ نے بنفس نفیس اپنے بزرگان کی خدمت میں پہنچا دیئے۔

حکم ہوا تو بے حس کیوں ہو گیا ہے:

حافظ گل محمد حجام ساکن سیال شریف آپ کا دیرینہ خادم تھا اس نے بتایا کہ میں جمعہ کے روز حضرت غریب نواز شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی حجامت کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ مگر آپ مطالعہ میں مصروف ہوتے، کبھی حاضر ہونے والوں کی التجائیں سننے میں مشغول

Marfat.com

ہوتے، میں انتظار میں ہی رہتا بلکہ کبھی کبھی بغیر حجامت بنائے واپس چلا جاتا تھا۔ آخر میں میں نے ارادہ کیا کہ آپ خود بلائیں گے تو حاضر ہوں گا، بغیر بلائے نہیں جاؤں گا۔ اس دوران میں دو جمعے گزر گئے حجامت بہت بڑھ گئی نہ آپ کو اس طرف توجہ ہوئی نہ ہی میں حاضر ہوا۔ بالآخر رات کو خواب میں حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے نہایت ہی غصہ اور ناراض ہو کر فرمایا گل محمد! قمرالدین کو تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی آخر تو اتنا غافل اور بے حس کیوں ہو گیا ہے اور تجھے ان کی بڑھی ہوئی حجامت کا خیال بھی نہیں آتا۔

قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کے استغراقی حال کا نیز بارگاہ خداوندی میں ہر وقت محو و مشغولیت کا اظہار بھی ہے کہ اپنی حالت کی خبر تک نہیں ان کی طرف اپنے آباء و اجداد و بزرگان کی توجہ خاص بھی واضح ہے۔ جب ان کے ظاہری حالات پر نگاہ توجہ رکھتے ہیں تو روحانی مقامات و درجات کی بلندی میں کتنا ہی کرم فرماتے ہوں گے۔ دراصل فرمانِ خداوندی کی حقانیت و صداقت کا آئینہ ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنَا مِنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ۔

تصور میں ہر دم میرے پاس ہیں وہ
انہیں کی محبت میں مٹ جاؤں میں بھی

Marfat.com

۶۔ متفرقات:

کرامت حضور پیر سیال اعلیٰ حضرت غریب نواز رضی اللہ عنہ

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گردانند زِراہ

قبلہ شیخ الاسلام قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت خواجہ شمس الدین پیر سیال رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت کا واقعہ بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنے غلام کو شیر کے حملہ سے بچا لیا، وضو کرنے کا کوزہ مار کر شیر کو ختم کر دیا۔ دورانِ بیان آپ نے اس طرح فرمایا کہ ایک دن ظہر کے وقت پیر سیال کے خادم خاص نے وضو کرانے کے لئے وضو والا کوزہ پانی سے بھرا ہوا لایا آپ نے جلدی سے وہ کوزہ پکڑ کر زمین پر زور سے دے مارا، کوزہ کی ٹھیکریاں ٹوٹنے سے کچھ پڑی رہیں۔ کوزہ پارہ پارہ ہو گیا پھر فرمایا دوسرا کوزہ بھر لاؤ اور مجھے وضو کراؤ۔ اس غلام نے اور کوزہ جلدی سے بھر کر وضو کرایا، بڑے اہتمام و اطمینان سے آپ نے وضو کیا اس حاضر شدہ غلامان نے عجیب کیفیت دیکھ کر خیال کیا کوئی نئی بات ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہوگا۔ انہوں نے وہ وقت اور تاریخ کا واقعہ لکھ لیا۔ چھ مہینوں کے بعد ایک شخص حاضر ہوا جو دوسرے ملک و علاقہ کا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ وہ نہایت حال زار سے رو کر کہنے لگا کہ غریب نواز آپ اپنے غلام کو پہچانتے ہو فرمایا آخر بتا تو سہی نہایت توجہ سے دریافت فرمایا تو اس نے بتایا میں تبت کے علاقہ میں جنگل بیابان اور پہاڑ کے دامن سے آرہا تھا ایک شیر نے اچانک حملہ کیا میں نے فریاد کرتے ہوئے بآواز بلند پکارا پہنچیں (اے پیر سیالانوالیا)۔ یہ کہہ کر بے ہوش گیا تھا جب ہوش آیا تو شیر مرا پڑا تھا جس کے ماتھے پر زور سے ایک کوزہ لگا ہوا دیکھا تھا۔ بالآخر اس کی ٹھیکریوں سے کچھ اُٹھا لایا ہوں۔ خادموں نے بتایا کچھ ٹھیکریاں یہاں تھیں انہیں ملانے سے پورا کوزہ ہو گیا۔ جب اس نے حالات بیان کئے خادمان و ملازمان نے وہ وقت اور ظہر والا حال و تاریخ تحریر شدہ دیکھے بعینہٖ وہی تھے۔ یقین ہوا پیر سیال نے اپنے غلام کی فریاد رسی فرمائی۔

اولیاء را ہست قدرت از اِلٰہ　　تیر رفتہ باز گردانند زِراہ
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

Marfat.com

۱۔ مجاہد اعظم نے لاک مسجد کھول دی (ثالث حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ)

(مجاہد اعظم حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب کا مجاہدانہ اقدام جو بندہ نے قبلہ شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا)۔

آپ دہلی شہر میں حضرت خواجہ خواجگان پیر سیال اعلیٰ حضرت جناب شمس العارفین محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خاص و مخلص مرید کے پاس قیام پذیر تھے، جس کا نام مرزا محمد آفتاب بیگ چشتی نظامی سلیمانی شمسی دہلوی مشہور ہے۔ وہ پنشنر تحصیلدار ہوتے ہیں انہوں نے ایک کتاب تحفۃ الابرار کافی ضخیم تالیف فرمائی ہے۔

مجاہد اعظم جناب خواجہ محمد ضیاء الدین اس وقت بھی مجاہد اعظم مشہور تھے۔ حضور غریب نواز خواجہ خواجگان جناب نصیرالدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ کے مزار پُرانوار پر حاضری دینے کے لئے مجاہد اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر روانہ ہوئے، ایک تانگہ کرایہ پر لیا، دہلی بازار میں نمازِ عصر کا وقت ہو گیا تھا، فرمایا سامنے مسجد نظر آ رہی ہے وہاں عصر ادا کریں، جب مسجد کے سامنے پہنچے تو دروازہ بند مقفل تھا اس کی دونوں جانب دو سپاہی اپنے ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے کھڑے تھے (یا شاید بندوق ہو)۔ انہیں فرمای دروازہ کھولو ہم نے نماز پڑھنا ہے۔ انہوں نے جواباً کہا یہ دروازہ نہیں کھول سکتے، سرکار نے بند کروایا ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی مسجد ہے عبادت گاہ ہے، تمہاری سرکار کا اس سے کیا تعلق، اسے کھولنا ہو گا۔ وہ تو اتنا سن کر مبہوت ہو گئے آپ اپنے برادرِ حقیقی صاحبزادہ میاں محمد عبداللہ صاحب کو حکم دیا۔ انہوں نے تالا توڑ کر پاس ہی گندا نالہ بہہ رہا تھا اس میں پھینک دیا۔ دروازہ کھولا تو ہندو اور سکھ دونوں سپاہی کانپتے کانپتے دوڑ گئے۔ جب مسجد میں داخل ہوئے تو انگریز فوج کے گھوڑوں خچروں کا گھاس مسجد میں پڑا تھا آپ نے باہر پھینکوا دیا۔ مسجد کی صفائی کروا کر اذان پڑھائی اور نماز باجماعت پڑھنے سے پہلے دو ساتھیوں کو دروازہ پر مقرر فرما دیا۔ نور محمد طباخی اور محمد عیسیٰ دونوں ہی شہر سیال شریف کے رہائشی آپ کے غلام و خادم ہمراہ تھے۔ اپنی بندوق بھی دے کر فرمایا ہم نماز پڑھتے ہیں جو

Marfat.com

لوگ باہر سے غیر مسلم آئیں انہیں اندر آنے سے منع کریں نہ رُکیں تو سختی سے منع کریں ورنہ اگر ضرورت پڑے تو بندوق چلا دینا۔ آپ تو نماز میں دوسرے ہمراہیان کے ساتھ مشغول ہو گئے۔ باہر سے کافی ہندو سکھ غیر مسلم لوگ دوڑتے ہوئے آتے دیکھے تو دونوں نے ان کو واپس کر دیا۔ صرف تین دوڑتے ہوئے بے باکانہ آ رہے تھے، جب بندوق کا اشارہ نشانہ کی صورتت میں کیا گیا تو دونوں ہی اپنے بچانے کے لئے ایک طرف لپکے تو اسی طرف گندا الہ بہہ رہا تھا۔ اس میں گر گئے اور ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگے۔ ان کو بازوں سے پکڑ کر نور محمد طباخی اور محمد عیسیٰ نے باہر نکال کر کہا دوڑ جاؤ وہ دوڑ گئے۔ حضرت غریب نواز نے نماز ادا فرما کر تانگے والے کو کہلا بھیجا تو یہیں انتظار میں رہ تجھے کرایہ دوگنا دے دیا جائے گا فکر نہ کرنا، ہم یہاں سے فارغ ہو کر آویں گے آپ نے اپنے ساتھ رہنے والے ڈاکٹر فیروز دین سے انگلش میں وائسرائے دہلی کے نام خط لکھوایا جس میں واضح طور پر فرمایا کہ مسجد خانہ خدا ہے اس کو بند کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ مسلمانوں کا عبادت خانہ ہے، اس کی حالت دیکھ کر افسوس ہوا، صدمہ پہنچا کہ تم لوگوں کو یہ احساس بھی نہیں کہ ہندوؤں کے مندر دھرمسال اور گرجے وغیرہ تو کھلے ہیں اور مسلمانوں کی مسجد بند کر کے اس میں گھوڑوں خچروں کا گھاس رکھا گیا ہے۔ اگر یہ بند رہی تو غیر مسلم لوگوں کے گرجے، دھرمسال اور مندر بھی ہندوستان میں بند ہو جائیں گے۔ یہاں پر امام مسجد مقرر کر دیا گیا ہے باقاعدہ پانچ وقت وہ مسلمانوں کو باجماعت یہاں نماز پڑھائے گا۔ یہ مسجد کھلی رہے گی اس طرح کے مضمون کا خط لکھ کر بذریعہ ڈاک وائسرائے کے نام ارسال فرما دیا۔ آپ نے وہاں کے قریبی مسلمانوں سے امام مسجد بلا کر مقرر فرمایا۔ شام کی نماز پھر عشاء کی نماز وہاں پڑھائی اور باقاعدہ مسجد مسلمانوں کو سپرد کر کے تشریف لے چلے۔ پھر حضور غریب نواز خواجۂ خواجگان نصیرالدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ کے مزار پُر انوار پر اطمینان سے حاضری دے کر واپس رات کا کچھ حصہ گزرے قیام گاہ پر پہنچے۔ مرزا محمد آفتاب بیگ صاحب پریشان تھے، بالآخر انہیں تمام ماجرا بتایا۔ غالباً چالیس روپے اُس وقت کے وہاں امام مسجد جسے مقرر فرمایا تھا اس

کی تنخواہ مقرر فرمائی تھی، جو سیال شریف سے بذریعہ ڈاک اس کے نام ماہانہ ارسال فرماتے رہے۔ حضرت خواجہ غلام فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وائسرائے کا خط بذریعہ ڈاک جوابی طور پر قبلہ مجاہد اعظم حضرتت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام آیا تھا اس نے لکھا تھا کہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہم نے اس مسجد سے پابندی اُٹھا دی ہے اور امام مسجد کی تنخواہ حکومت کی طرف سے بھی مقرر کر دی گئی ہے۔ چونکہ وائسرائے کے نام خط لکھ کر اپنا نام و پتہ بھی آپ نے لکھا تھا اور یہ بھی نور محمد طباخی نے بتایا کہ دوسرے دن وہاں کے اخبار میں بھی یہ خبر آ گئی تھی جو لوگوں کی زبانی کلامی سنی گئی کہ پنجاب سے ایک سجادہ نشین صاحب سیال شریف والے آئے ہیں انہوں نے مسجد کا تالا جو حکومت نے لگوایا تھا توڑ کر مسجد کھول دی ہے اس میں باقاعدہ نماز شروع ہے۔

Marfat.com

۲۔ مجاہد اعظم حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کا حسن و جمال

مولانا نذر حسین صاحب نے ایک ملفوظ بھی سنایا۔ مولانا عطا محمد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ میں چھوٹا سا تھا ہمارے علاقہ پدھراڑ میں مجاہد اعظم حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب (ثالث صاحب) رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لے گئے، میرے والد گرامی نے مجھے ثالث صاحب کے پیش کیا۔ انہوں نے مجھ پر دستِ شفقت بھی پھیرا، میرے لئے دعا بھی فرمائی۔ اس وقت ہمارے علاقہ کے بڑے بڑے زمیندار آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ ثالث صاحب کا حسن جمال اور رعب باکمال تھا۔ آپ کا رعب تو اس مکان میں چھایا ہوا تھا تمام لوگ دم بخود تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے جلال سے تمام مکان بھرپور ہے۔

۳۔ حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک جگہ پر مجاہد اعظم جناب ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے، دہلی ہی کا شہر تھا، ایک انگریز اور اس کی بیگم دونوں نے دیکھا تو انگریز کو اس کی بیگم نے کہا یہ شخص بڑا خوبصورت نہایت اعلیٰ حیثیت والا معلوم ہوتا ہے۔ میرا دل ہے اس کا فوٹو لے لیویں۔ چنانچہ انگریز نے پاس آ کر کہا اگر آپ یہاں پر بیٹھ جاویں تو میں آپ کا فوٹو کھینچ لوں آپ نے وجہ دریافت کی تو اس نے محبت کے انداز میں بتایا دل چاہتا ہے تو آپ نے اسکو اجازت دیدی تو اس نے بنالی۔

آپ کے ساتھ اپنے حقیقی برادر صاحبزادہ میاں محمد عبداللہ صاحب اس وقت احمد یار ماچھی، نور محمد طباخی، محمد عیسیٰ مراثی سیال شریف شہر کے اور ڈاکٹر فیروز الدین انبالہ کا رہائشی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا رہا، یہ تمام تھے۔

حررہ غلام احمد عفی عنہ معتکف آستانہ عالیہ سیال شریف، ۲۵ر محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجیب وغریب خط

(حضور شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کے نام برائے معلومات عجائبات)

۴/ اگست ۱۹۳۸ء

۶/ جمادی الآخر بروز جمعرات

تو جان عالی و فدائے تو جان ما　　قربان خاکِ را ہے تو روح و روان ما

حضرت اقدس مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

عالی جاہ ۸/ جولائی کو میں ایک رجسٹری لفافہ جس میں ۵۵۰ کے نوٹ تھے روانہ کر چکا ہوں مع ایک عریضہ کے غالباً لفافہ حاضر حضور ہو چکا ہوگا۔ الحمدللہ میں نے وہ عریضہ نیروبی افریقہ کے صدر مقام سے روانگی پر لکھا تھا۔ افریقہ کے تین صوبے (۱) کینیا (۲) یوگنڈا (۳) ٹانگانیکا۔

نیروبی کینیا کا صدر مقام ہے۔ ۸/ جولائی صبح دس بجے یہ ناچیز نیروبی سے یوگنڈا کی طرف روانہ ہوا، تقریباً ایک ماہ نیروبی رہا، چند ایک مایوس مریضوں کا علاج آپ کے لطف وکرم کے بھروسہ پر کیا خدا کا شکر ہے وہ نتیجہ تسلی بخش رہا اور حضور نے آپ نے اس بے سنتے طبیب کی لاج رکھی اس اثناء میں شکار کیلئے بھی جاتا رہا۔ صدہا قسم کے جانور ہرنوں کی بیسیوں قسم، نیل گائے عجیب وغریب، شترمرغ عجیب الخلقت جانور ہے۔ زیبرے ایک قسم کا گدھا ہے جس کے بدن پر سیاہ رنگ کی خوبصورت موٹی لکیریں ہوتی ہیں۔ جنگلی بھینسے وغیرہ ایک جانور دیکھا جسے ظراف کہتے ہیں۔ یہ حقیقتاً بڑا ظریف جانور ہے، اونٹ کے مشابہ ہے، ٹانگیں دس فٹ لمبی، پیٹھ وغیرہ صرف نو فٹ کیے قریب مگر گردن آسمان کی سیر کرتی ہے۔ زیادہ تیز نہیں بھاگ سکتا اس کا دولتہ اس قدر خوفناک ہے کہ شیر بھی قریب نہیں

Marfat.com

بھٹکتا۔ اس کا گوشت بہت مزے دار اور نمکین ہوتا ہے۔ اس لئے شیر کو اس کا شکار بہت پسند ہے۔ اس کی تاک میں رہتا ہے۔ جب یہ کسی جگہ پانی پینے لگتا ہے تو اس وقت شیر اسے دبوچ لیتا ہے۔ کیونکہ لمبی گردن کا وزن قائم رکھنے کے لئے پچھلی ٹانگیں پھیلا دیتا ہے اور مرغ کی طرح پانی پینا شروع کر دیتا ہے۔ اس وقت دولتے مارنا اس کیلئے ناممکن ہوتا ہے۔ شکار کا لائسنس ہے۔ گینڈے ہاتھی کیلئے دو سو شیر کے لئے ساٹھ اور شتر مرغ کیلئے پندرہ روپے ہے۔ یہ رقم صرف ایک ایک جانور کیلئے ہے باقی پرندوں ہرنوں کیلئے صرف ۵۰ روپے سالانہ ہے۔ شتر مرغ کی سخت حفاظت کی جاتی ہے، شکار کیلئے ہر سال اس کا نیا لائسنس اور اجازت لینی پڑتی ہے۔ نہایت چھان بین ہے۔ اس کے انڈے لینا تو سخت جرم ہے۔ ایک انڈا تین سیر کا ہوتا ہے بلکہ زائد۔ آپ کے کرم سے کوشش کر رہا ہوں کہ دو ایک ہمراہ لے جا سکوں۔ شتر مرغ بھی اتنا بڑا جانور ہے کہ اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔ ایک شتر مرغ سے کنڑے زائد چربی برآمد ہوتی ہے۔ ہاتھی تو ابھی نہیں دیکھے البتہ ہاتھی کے سر کا کاسہ اور اس کے دانت دیکھے تو حیرت ہوئی۔ کیونکہ اس کا ایک ایک دانت شہتیر سے بڑا تھا۔ بعض بیس بیس فٹ لمبے۔ ڈیڑھ فٹ موٹائی کا قطر ایک دانت کا وزن ڈیڑھ من سے زائد دیکھ کر بڑی عبرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی کیسی کیسی مخلوق ہے۔ ایک دفعہ شکار میں نصف درجن ہرن اور نیل گائے ماریں تو لاری بھر کر لائے جس قدر آدمی چاہے شکار کر سکتا ہے۔ میں نے شکار کی چونکہ نرالی قسمیں اور نرالے انداز دیکھے ہوئے تھے اور اب بدقسمتی سے وہ کچھ نہ تھا، اسی لئے پھر شکار کو نہیں گیا کیونکہ ؎

بے گل کہ اپنے سیر گلستان خراب ہے

اب یوگنڈا کا سفر مختصراً عرض ہے۔ حضور کے کرم سے نیروبی سے بھی میرے لئے سیکنڈ کلاس کا ڈبہ ریزرو تھا، پنجرے کی طرح اس میں بند ہو گیا۔ ادھر انجن جس میں لکڑی زیادہ جلائی جاتی ہے شام کو ٹکورو پہنچا، ریلوے اسٹاف و دیگر معززین نے خیر مقدم کیا۔ یہ مقام بھی پرافزا ہے مگر علاقہ کینیا کا ہے یہاں کوہِ آتش فشاں کا ایک رقبہ دیکھا جو چھبیس میل کا ہے اور ڈیڑھ

Marfat.com

ہزار فٹ زمین میں دھنس گیا ہے۔ یہاں ایک جھیل بھی ہے جس میں لاکھوں بطخ نما بگلے گلابی رنگ لئے ہوئے موجود ہیں۔ یہ بگلوں کا جہاں تھا عجیب ہو ہا کا شوروغل تھا۔ تیسرے دن یہاں سے روانہ ہوا، راستہ میں ایک مقام دیکھا جس کا نام کوئپڑ ہے یہ خط استواء کا مرکز ہے، آٹھ ہزار فٹ اونچا مقام ہے اس کو طے کرنے کے بعد خیال ہوا کہ نصف دنیا تو طے کر لی مگر منزل دین کا ہنوز پتہ ہی نہیں۔

چہل سال عمرِ عزیزم گزشت　　مزاجِ من از حال طفلی نگشت

پھر معاً یہ خیال آیا جس کے جوتوں کا صدقہ یہ عبور حاصل ہوا وہ آپ نے کرم سے منزل حقیقت تک بھی پہنچا دے گا ان کی تو یہ شان ہے کہ

سگ راوی کنند مگس راہما کنند　　باشد کہ گاہے گوشۂ چشم بما کنند

(انشاء اللہ یہ وقت بھی آئے گا)

اس کے بعد عالی جاہ ایک اسٹیشن ٹمروا آیا، یہ دنیا بھر میں سب سے اونچا اسٹیشن ہے۔ نو ہزار فٹ بلندی پر واقع ہے۔ رات کو دو بجے ایلڈوریٹ پہنچا برسات ہو رہی تھی سردی کافی تھی، رات کو تاریکی کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ سرد ہم آغوش میں سمٹا ہوا تھا۔ غنچوں نے منہ بند کئے ہوئے تھے، غرض ایک عالم ہو طاری تھا ایسے وقت میں جبکہ زاہدوں کو بھی اٹھنا شاق گزرے مگر میرے شیخ کی عنایت ملاحظہ ہو کہ اسٹیشن پر اس رو سیاہ کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ الحمدللہ یہ علاقہ نہایت شاداب ہے۔ بارشیں بکثرت انگریز زمینداروں کے باغات فصلوں کے کھیت در کھیت میلوں چلے جاتے ہیں، کافی اور چائے کے بوٹے نہایت خوبصورت لائنوں میں بالکل شتر بھی معلوم ہوتی ہے پورے ملک میں بھینس کا نام نہیں ہر گاؤ ماتا ہے۔

ایلڈوریٹ سے لٹورو سے اب جنجے پہنچا۔ جینجا یہ یوگنڈا میں دوسرے نمبر پر شہر ہے۔ نہایت سبز و شادات ہے۔ اب یہاں فوجی مرکز بنایا جا رہا ہے۔ چونکہ اٹلی کے حبش کی سرحد قریب ہے اور انگریز آج کل چوکنے ہو رہے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ آئندہ یہ شہر اول نمبر پر آئے گا۔

Marfat.com

غلام نواز یہ وہ مقام ہے جہاں دریائے نیل نکلتا ہے یہاں ایک جھیل ہے جو جھیل وکٹوریا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بہت وسیع ہے صدہا میل میں اس کا رقبہ ہے جہاز بھی اس پر چلتے ہیں چھوٹا سمندر ہے مگر اس کا پانی میٹھا ہے۔ جس جگہ اس جھیل سے دریائے نیل نکلتا ہے اس دہانے کو ڈرین خالی کہتے ہیں یہ دہانہ آٹھ سو فٹ چوڑا ہے۔ پانچ قدرتی آبشاریں ہیں جہاں سے پانی گرتا ہے۔ پانی کا بہت شور ہے سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی نیچے گرتا ہے دریائے نیل کا یہ منبع ہر لحاظ سے دریائے بلم کے منبع سے پچاس گنا زیادہ ہے۔

ایک میل کے فاصلے پر اس دریا پر ریلوے نے پل باندھا ہے اتفاق سے یہاں کے تنگ درہ سے یہ موقع ہاتھ لگ گیا ورنہ نیل پر کون پل باندھ سکتا ہے۔ دریا میں مگر مچھ کثرت سے موجود ہیں، جیسے مینڈک مگر مچھ بھی بڑے گوہر دریا میں ایک اور عجیب جانور ہے جسے یہاں کی زبان میں کبوکو کہتے ہیں۔ بھینس کی طرح ڈیل ڈول ہے مگر بہت خوفناک شکل، قوی ہیکل، اس کا منہ اتنا بڑا ہے کہ اگر دہانہ کھولے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی قلعے کا دروازہ ہے۔ اس آفت کا وزن چار ٹن یعنی ایک سو من ہے زیادہ وزن رکھتی ہے یہاں بھی حضور کے کرم سے خاطر و مدارت کافی ہے اس ناچیز کے اعزاز میں گزشتہ شب ایک دعوت پر بہت لوگ مدعو تھے۔ چند مریضوں کا علاج بھی شروع ہے۔ حضور کو ہر قسم کی لاج و شرم ہے ورنہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ حضرت صاحبان و حضرت مائی صاحبہ قبلہ و کعبہ و حرم پاک کی خدمت اقدس میں نیاز عرض ہیں۔ پہلے حضور کو تکلیف دی اور آپ نے خرافات سے حضور کی سمع خراشی کی ہے۔ حضرات صاحبزادگان والاشان خواجہ غلام فخرالدین صاحب حضرت خواجہ بدرالدین صاحب و جناب خواجہ ظہیرالدین صاحب امید ہے کہ حسب دستور دامن عفو میں پناہ دی جائے گی۔ خدا کرے میری یہ کور چشمی بہت جلد جلد حضور کے دیدار پُرانوار سے جلد منور اور خواجہ حمیدالدین صاحب کا اونٹ بنوں۔ غلام حیدر کو سلام۔

نوٹ: (حکیم علی محمد صاحب مرحوم کے بیٹے حکیم صاحب محمد ذاکر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ خط میرے والد صاحب کا لکھا ہوا ہے وہی افریقہ میں گئے تھے، کیونکہ لکھنے والے نے اپنا نام و پتہ تک نہیں لکھا)۔

Marfat.com

امت مسلمہ کی پستی کا علاج

(علامہ اقبال مرحوم)

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں

(علامہ اقبال نے ۱۹۳۷ء میں قائداعظم کو کہا تھا)

سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کے افلاس کا علاج کیا ہے۔ لیگ کا مستقبل اس سوال کے حل پر موقوف ہے۔ اگر لیگ نے اس باب میں یہ نہ کیا تو مجھے یقین ہے کہ عوام اس سے اسی طرح بے تعلق رہیں گے جس طرح اس وقت تک بے تعلق رہے ہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اسلامی آئین کے پاس اس مسئلہ کا حل موجود ہے۔ اس آئین کو دورِ حاضر کے تصورات کی روشنی میں مزید نشوونما دی جا سکتی ہے۔

اسلامی آئین کے طویل اور گہرے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر اس نظام کو اچھی طرح سمجھ کر نافذ کر دیا جائے تو اس سے کم از کم ہر فرد کو سامان پرورش ضرور مل جاتا ہے۔ اگر ہندوؤں نے سوشل ڈیماکریسی کو اپنے ہاں قبول کر لیا تو ہندومت کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن اسلام کے لئے سوشل ڈیماکریسی کو ایسے مناسب انداز سے قبول کر لینا جس سے یہ اس کے اصول سے نہ ٹکرائے اسلام میں کسی تبدیلی کے مترادف نہیں ہوگا بلکہ اس سے مفہوم یہ ہوگا کہ ہم اسلام کو پھر سے اس منزہ صورت میں اختیار کر رہے ہیں جیسا کہ یہ شروع میں تھا۔''

(مندرجہ بالا عبارت غیر مقلد دیوبندیوں کے رسالہ ماہنامہ تعمیر انسانیت لاہور جولائی کے آخری صفحہ ٹائٹل سے نقل کیا ہے۔ (شائع کردہ تحریک تعمیر انسانیت لاہور)

پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ اور اسلامی قوانین کے اجراء کی کوشش علامہ اقبال کی تحریر سے واضح ہے لیکن آج تک اس پاک ملک کو پاک نظام سے محروم رکھنے والے دوست نما دشمنوں کی مہربان ہے جنہوں نے مسلم لیگ کی ابتدا ہی میں مخالفت کی تھی، جاننے والے

Marfat.com

جانتے ہیں وہ کون کون تھے جو کانگریس کے دامن سے چمٹ کر اس کی گود میں بیٹھے رہے حتیٰ کہ اندرا گاندھی کی بھیک مانگنے پر فخر کناں ہوئے۔

مسلمانوں کے لئے فرمان باری تعالیٰ ہے:

ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

(پھر ہم نے آپ شریعت والے امر پر قائم کر دیا ہے پس اس کی اتباع کریں اور ان لوگوں کی خواہشات کے تابع نہ ہوویں جو جاہل ہیں)۔ (پارہ ۲۵، رکوع ۱۸)

اہل السنّت والجماعت مسلمانوں کے مشائخ عظام اور علماء کرام نے پاکستان بنانے میں جو کردار اپنایا کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور ہمیشہ ان حضرات کی کوششیں دمبدم پئے در پئے لگاتار جاری ہیں کہ اس پاک وطن میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہو۔ حضرت قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ عنہ کی تقاریر اور تحریرات نیز انعقاد مجالس کے عرصہ دراز سے یہی مقصد واضح ہے جس پر اپنی زندگی اور اپنے احباب و متبعین کی زندگی کا دارومدار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جانشین امیر شریعت مجاہد ملت پیر طریقت حضرت خواجہ جناب محمد حمیدالدین صاحب کی عظیم قربانیاں اور آپ کے عزائم و مقاصد پورے فرماوے۔ آپ کا سایہ قائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات

پھر چراغ لالہ سے روشن ہوئے کوہ دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اکسانے لگا مرغِ چمن
پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اُودے اُودے نیلے نیلے پیلے پیلے پیرہن
برگ گل پہ رکھ گئی شبنم کا موتی بادِ صبح
اور چمکاتی ہے اس موتی کو سورج کی کرن
حسن بے پروا کو اپنی بے نقابی کے لئے
ہوں اگر شہروں سے بن پیارے تو شہر اچھے کہ بن
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن
من کی دنیا من کی دنیا سوز و ساز و جذب و شوق
تن کی دنیا تن کی دنیا سود و سودا مکر و فن
من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن
من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں ہیں دیکھے میں نے شیخ و برہمن
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن

(ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحرگاہی

نومید نہ ہو ان سے اے رہبر فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

کافر ہے تو تابع ہے تقدیر مسلمان
مومن ہے تو وہ آپ ہے تقدیر الٰہی

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مؤمن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

آئین جوانمرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللّٰہی

میں نے تو کیا پردۂ اسرار کو بھی چاک
دیرینہ ہے تیرا مرض کور نگاہی

(علامہ اقبال مرحوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ

﴿سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سیالویہ﴾

یارب از بہر نبی و شاہ مردان و حسن — خواجہ عبدالواحد و خواجہ فضیل ذو المنن
ابن ادھم شاہ سدید الدین امین الدین علو — خواجہ بو اسحاق شامی واقفِ سِرّ و علن
قدوۃ الدین بو محمد ناصر الدین قطب دین — شہ شریف و خواجہ عثمان و معین الدین حسن
قطب و مسعود و نظام الدین و محمود و کمال — شاہ سراج و علم دیں شہ راجن و جمن و حسن
شہ محمد شیخ یحییٰ شہ کلیم و شہ نظام — فخر دین نور محمد شاہ سلیمان زمن
شیخ شمس الدین محمد دین ضیاء الدین سیال — حضرت خواجہ محمد قمرالدین مولائے من
خواجہ حمیدالدین قمری بوضیاء و از ہمہ — لطف فرما در دو عالم دور کن رنج و محن

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

Marfat.com

۷۔ حالاتِ زندگی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ حافظ **خواجہ محمد قمر الدین** قدس سرہٗ العزیز

اللہ تعالیٰ جس گلشن کو سدا بہار رکھنا چاہتا ہے اس کے لئے اپنی قدرت و حکمت سے باغبان کا انتظام بھی فرما دیا کرتا ہے، جس کی بالغ نظری، فنی مہارت اور سعی پیہم باغ کی شادابی کی ضامن ہوتی ہے۔ نو بنو کلیاں مسکراتی رہتی ہیں غنچے پھول بن کر اپنی مہک سے ساری فضا کو عنبرین بنائے رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندے حضرت خواجہ شمس الحق والدین کو ان گنت اور خصوصی انعامات سے بہرہ ور فرمایا، ان انعامات میں سے اہم ترین اور گراں بہا انعام یہ ہے کہ آپ کے جانشین یکے بعد دیگرے وہ باکمال ہستیاں ہوئیں جن کے فکر کی پختگی، عزائم کی بلندی اور سخن کی دلنوازی پر کٹھن مرحلہ پر ملت کے جسد افسردہ میں نئی روح پھونک کر جواں بناتی رہی۔ حضرت خواجہ ثانی صاحب کے بعد حضرت خواجہ ضیاء الحق والدین نے فقر و درویشی کے اس سجادہ کو جو عظمتیں اور رفعتیں بخشیں ان کے سامنے شاہی جاہ و جلال و تاج و تخت کا کروفر لرزہ براندام نظر آتا ہے۔ حضرت ثالث غریب نواز نے اپنی سجادگی کے مختصر دور میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ ہماری تاریخ اس پر بجا طور پر ناز کر سکتی ہے۔ آنجناب کے خلوص اور ایثار کا ایک ثمر آپ کو یہ دیا گیا کہ آپ کو ایک ایسا فرزند عطا فرمایا جس کی ذہانت، فراست، علمی بزرگی اور شانِ فقر و درویشی کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بج رہا ہے اس فرزند مسعود کی ولادت باسعادت بوقت شب شنبہ نیم پاس ۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۴ر جولائی ۱۹۰۶ء (۳۰ ہاڑ ۱۹۶۳ بکرمی سمت) میں سیال شریف کے قریہ طیبہ میں ہوئی۔ حضرت ثانی لاثانی کا زمانہ تھا آپ نے اس فرزند رشید کو اپنی گود میں لیا اس کی جبینِ

سعادت پر اس کے درخشاں مستقبل کی نشانیاں دیکھ کر اس کا نام ''محمد قمرالدین'' تجویز فرمایا۔ آنے والے آلام و مصائب کی شب دیجور میں اگر یہ قمر اپنی ضیاء باریوں سے ہرسو نور نہ برساتا تو خدا معلوم ملت کی محرومیوں اور مایوسیوں کا حال کیا ہوتا۔

بچپن سے ہی آپ سے ایسے آثار رونما ہونے لگے جو آپ کی عظیم شخصیت کی غمازی کر رہے تھے۔ ایک دفعہ جب کہ آپ (۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء) کی عمر اڑھائی تین برس کے قریب تھی گھر میں جو کپڑا ملتا اسے دستار کے طور پر سر پر باندھ لیتے یہاں تک کہ اس ننھے سے سر پر کپڑوں کا انبار لپیٹ لیا۔ کسی نے حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آپ کی اس ادائے دلربائی کا تذکرہ کیا۔ محبت کے جذبات میں جوش آ گیا اپنے پوتے کو پاس بلایا، تبرکات کا صندوق منگوایا اور جو جو دستاریں آپ کو اپنے پیرخانہ سے عطا ہوئی تھیں یا حضرت شمس العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے جو عمامے بطور تبرک محفوظ تھے سب کو نکالا اور اپنے دست مبارک سے اس نونہال کے سر پر باندھ دیئے۔ جب یہ معصوم اپنے اسلاف گرامی کے ان عماموں کو زیب سر کر کے اپنے دادا جان کی گود میں بیٹھا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ جدِ امجد کی مسرتوں کا کیا عالم ہوگا۔ انہوں نے کن کن پاکیزہ دعاؤں سے سرفراز فرمایا ہوگا اور مستقبل کی کون کونسی جھلکیاں دیکھی ہوں گی۔

آپ کی عمر مبارک بمشکل تین چار سال کے قریب تھی کہ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ اب اس شہباز کی تربیت کی ذمہ داری حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے سنبھالی، جنہیں طریقِ شہبازی سکھانے کا خداداد ملکہ بخشا گیا تھا۔ جس روز آپ کی عمر چار سال چار ماہ دس دن ہوئی تو حافظ کریم بخش کے پاس قرآنِ کریم حفظ کرنے کے لئے آپ کو بٹھایا گیا۔ آپ نے حفظ قرآن پاک کا مرحلہ بڑی آسانی سے قلیل عرصہ میں طے کر لیا۔ اس کے بعد جید اساتذہ کرام نے آپ کو فارسی اور صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں بڑے شوق اور محنت سے پڑھائیں اور اس جوہر قابل نے اپنے اساتذہ کرام کے فیض کو بڑے شوق اور محنت سے قبول کیا۔ آپ ابھی کنز پڑھا کرتے تھے اور بالکل کمسن تھے

Marfat.com

اس دوران میں آپ نے کنز کے ایک مشکل مقام کی تشریح عربی زبان میں لکھی جس کو دیکھ کر بڑے بڑے فضلاء دنگ رہ گئے۔ اس تحریر نے حضرت ضیاء الملت کو آپ کی تعلیم و تربیت کی اہمیت کا مزید احساس دلایا۔ چنانچہ برصغیر ہند میں خیرآبادی خانوادۂ علم و حکمت کے فقید المثال عالم حضرت مولانا معین الدین اجمیری پر نگاہِ انتخاب پڑی وہ اس وقت مدرسہ عثمانیہ دارالخیر اجمیر میں صدر مدرس تھے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے لئے حضرت ثالث غریب نواز نے اپنے فرزند ارشد کو حصولِ تعلیم کے لئے مولانا کی خدمت میں اجمیر شریف روانہ کیا۔ پھر حضرت کا شوق فراواں مولانا کو کشاں کشاں اجمیر شریف سے سیال شریف لے آیا اور آپ ان سے اکتسابِ علم کرنے لگے۔ مولانا اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذِ رشید حضرت مولانا محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی تدریس کے لئے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں عرصہ دراز تک تشریف فرما رہے۔ حضرت مولانا محمد دین صاحب بدھوی سے بھی آپ نے منطق و فلسفہ کی کتابیں پڑھیں۔ آپ نے علوم معقول و منقول کی تکمیل ان اساطین علم و دانش سے کی۔ اور دورہ حدیث بھی حضرت مولانا اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو کر کیا۔ آپ نے ہی سند حدیث انہیں عطا فرمائی۔ طالب علمی کے زمانہ میں بنوغ وعبقریت کے آثار آپ کی ذات میں ہر کہہ و مہہ کو نظر آنے لگے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ذہن ایسا رسا عطا فرمایا تھا کہ مشکل سے مشکل مقام ادنیٰ توجہ سے حاصل ہو جاتا۔ حافظہ اتنا قوی تھا کہ جو بات ایک مرتبہ یاد کی وہ نقش برسنگ بن کر رہ گئی۔

طالب علمی کے دور میں بھی عام طالب علموں کی کوئی ادا آپ میں نہ پائی جاتی تھی۔ آپ اس وقت بھی متانت و سنجیدگی کا ایک کوہ گراں تھے جسے جذبات کی کوئی طغیانی اور حالات کی تند و تیز لہر اپنے مقام سے ہلا نہ سکتی۔ آپ کی نرگسیں آنکھیں شرم و حیا سے ہمیشہ زمین کی طرف جھکی رہتیں۔ تبلیغ دین کا شوق بچپن ہی سے رگ رگ میں سمایا ہوا تھا آپ لوگوں کو گھر گھر جا کر نماز کی تلقین فرمایا کرتے اور جو شخص اس میں سستی کرتا اس پر ناراضگی کا اظہار فرماتے۔

Marfat.com

حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو صرف علم کتابی کا ماہر ہی نہیں بنایا بلکہ ایک مجاہد کی زندگی کے انداز بھی سکھائے۔ آپ کو شاہسواری، بندوق کی نشانہ بازی، شمشیر زنی کی تعلیم بھی دلائی اور خوب مشق بھی کرائی۔ آپ کو جفاکش اور مشقت پسند بنانے کے لئے شکار میں اپنے ہمراہ لے جاتے، سارا دن گھوڑے دوڑاتے دوڑاتے گزر جاتا۔ قول و ارشاد سے زیادہ حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجاہدانہ زندگی نے آپ کے فرزند ارجمند کو متاثر کیا۔ انگریز دشمنی میں حضرت ثالث رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی جواب نہ تھا، انگریزی عہد کے پرانے ریکارڈ سے ایک دستاویز ملی ہے اس میں سی آئی ڈی کی رپورٹ درج ہے جو اس وقت کے گورنر کو بھیجی گئی تھی اس کے چند اقتباسات آپ بھی ملاحظہ فرمائیے تاکہ آپ پر یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی کیا حضرت ثالث صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمن انگریز کیا رائے تھی۔

سی آئی ڈی کی رپورٹ:

مولوی محمد ضیاء الدین ایک سیاسی اور مذہبی پیشوا ہے جسے ہزاروں سنی مسلمان جو شمال مغربی سرحدی قبائلی علاقہ، شمال اور وسطی پنجاب، ریاست جموں و کشمیر، سندھ، بلوچستان، ریاست بہاول پور، افغانستان میں سکونت پذیر ہیں مانتے ہیں اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور پیروی کرتے ہیں۔ اس کی حرکات کی درجہ بندی مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ وہ اسلام کا پرچار عقل اور فلسفہ سے کرتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو اسلامی دنیا کی گزشتہ طاقت، عظمت، ثقافت اور تہذیب کا حوالہ دے کر تشدد پر ابھارتا ہے۔

۲۔ جہاں پناہ (انگریز بادشاہ جارج پنجم) کے حکومت کے خلاف پھیلانے والی ایک اہم شخصیت ہے۔

۳۔ وہ مذہبی جنگ (جہاد) کے فوائد بیان کرتا ہے جو بدامنی پھیلانے میں جوش کا کام دیتا ہے۔

۴۔ وہ خلافت کمیٹی کے نعرہ کا اعلان کرنے والا ہے جو کہ جہاں پناہ (انگریز بادشاہ) کی حکومت کے خلاف سراسر نفرت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بدیشی کپڑا مت پہنو کھدر پہنو

Marfat.com

اور ''اے فرنگیو! ہندوستان چھوڑ دو'' کے نعرے لگاتا ہے۔

۵۔ وہ رضا کار فورس کا علاقائی آرگنائزر ہے۔

۶۔ وہ سینٹرل خلافت کمیٹی کا خاص ممبر ہے اور اس کے جلوسوں میں شرکت کرتا ہے اور اس کا ایک مالی ذریعہ ہے۔

۷۔ جب خلافت کے روز بروز بدھ ۲۶ر جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ/ ۱۷ر مارچ ۱۹۲۰ء کو ہز ایکسی لینسی پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر ملتان میں تھے اس کے تین پیروکار (جنہوں نے بعد میں بتایا کہ انہیں پیر صاحب نے گورنر صاحب کا رہائش کا بنگلہ تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا) موقع پر پکڑے گئے جن کے پاس بارود وغیرہ تھا اس معاملہ میں وہ ایک مشکوک ملزم تھا۔

۸۔ مندرجہ ذیل اس کے بہت قریبی ساتھی اور پیروکار ہیں۔

(۱) مولوی محمد عبداللہ (۲) سید جمال شاہ (۳) مولوی محمد حسین (۴) مولوی ظہور احمد بلوی (۵) مولوی محمد ذاکر (محمدی شریف) (۶) مولوی خان محمد (۷) لالہ گوہری لال (۸) سردار بنس سنگھ (۹) سیٹھ رام داس۔

۹۔ ایک دفعہ سماعتی اور بلاضمانت جرائم کے تحت وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے تھے۔ لیکن جلد ہی ریذیڈنٹ کمشنر (پولیٹکل) حکومت پنجاب کے حکم کے تحت کینسل کر دیئے گئے تاہم اس کے گرد آدمی لگے ہوئے ہیں اور سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ نگران اسٹاف مستقل طور پر متعین کر دیا گیا ہے جس کی رپورٹیں باقاعدگی سے مل رہی ہیں اور فائل بنائی جا رہی ہے اس کی حرکات جہاں پناہ (انگریز بادشاہ) کی حکومت کے لئے خطرہ کا باعث ہے وہ علاقائی انتظامیہ کے لئے دردسر اور رکاوٹ ہے۔ اسے نرم کرنے کے لئے اور خریدنے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔''

اس رپورٹ کے خط کشیدہ الفاظ میں اسلام کے بطل جلیل کے سامنے فرنگی استعمار کی شکست کا کھلا اعتراف ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

Marfat.com

موحد کہ برپائے ریزی زرش وگر تیغ ہندی نہی برسرش
امید و ہراسش نباشد زکس ہمیں است بنیاد توحید بس

انگریز دشمنی کا یہ بیکراں جذبہ حضرت کو اپنے والد گرامی سے ورثہ میں ملا تھا اور آپ نے اس ورثہ کی قدر و منزلت کا حق ادا کر دیا۔

ضلع سرگودھا کا ڈپٹی کمشنر ایک انگریز تھا آپ نے رائفل کے لائسنس کے لئے درخواست دی۔ اس نے لکھ بھیجا کہ آپ نے انگریزی سرکار کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں وہ تحریر کریں تا کہ اس استحقاق کی بنا پر آپ کو لائسنس دیا جائے۔ آپ نے ڈی سی کو لکھ بھیجا کہ شاید آپ حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب کے نام نامی اور ان کے کارناموں سے واقف ہوں گے میں انہی کا فرزند ہوں جس قسم کی خدمات انہوں نے حکومت انگلشیہ کی انجام دی ہیں انہیں خدمات کی آپ مجھ سے توقع رکھیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ڈی سی کو یہ جواب لکھ دیا کیونکہ میرے ایمان کی پکار تھی لیکن رائفل کے لائسنس سے میں مایوس ہو گیا۔ اسی رات کو حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں شرفِ زیارت بخشا اور فرمایا قمرالدین تم کیوں مایوس ہو گئے ہو۔ پھر ایک مکان کی طرف اشارہ کیا جس میں ہر قسم کی رائفلوں کا انبار لگا ہوا تھا فرمایا اس میں سے جو چاہو چن لو۔ چند روز گزرے اسی انگریز ڈپٹی کمشنر نے رائفل کا لائسنس بنا کر سیال شریف بھیج دیا۔

حضرت خواجہ علامہ محمد قمرالدین کی عمر مبارک ابھی صرف چوبیس سال تھی کہ والد گرامی حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین الملت والدین داغِ مفارقت دے گئے، گو اس بطل جلیل کا اس وقت رحلت فرمانا ساری ملت اسلامیہ کے لئے ایک روح فرسا المیہ تھا لیکن اپنے فرزند کے وجود میں جو اپنا نعم البدل قوم کی خدمت میں آپ پیش کر گئے تھے اس نے زخمی دلوں کو تسکین دینے میں بڑا کردار انجام دیا۔

آستانہ عالیہ سیال شریف کے سجادہ نشین کی گوناگوں اور گراں قدر ذمہ داریوں کا

Marfat.com

بوجھ قدرت نے آپ کے کندھوں پر ڈال دیا۔ آپ نے جس جوانمردی اور اولو العزمی سے ان ذمہ داریوں کو نبھایا ان کی داستان پڑھ کر انسان تصویر حیرت بن کر رہ جاتا ہے۔ ایک اجمالی سا تذکرہ پیش خدمت ہے..... وابستگانِ آستانہ عالیہ کی تعداد حصر وشمار سے ماورا ہے اور ملک کے مختلف گوشوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ پیر بھائیوں کی آمد کا سلسلہ روز وشب جاری رہتا ہے ان کی داستانِ غم کو سننا، ان کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنا، دینی اور دنیوی معاملات میں اپنے نیازمندوں کی رہنمائی اور اعانت کرنا آپ کے فرائض منصبی میں سے ہے۔

آپ خود سوچئے جس کے پاس مختلف قبائل اور علاقوں کے مختلف المزاج صدہا آدمی ہر روز حاضر ہوتے ہوں اس کی مصروفیت کا کیا عالم ہوتا ہوگا۔ ان کے کھانے پینے، رہائش موسم کے مطابق بستر اچارپائی کی فراہمی بھی آپ کے فرائض میں شامل ہے۔ مزید برآں اوراد و وظائف اور عیادت ونوافل کی پابندی بھی آپ کے روزمرہ کے معمولات میں شامل ہے۔ جب آپ نماز کے لئے بارگاہ رب کریم میں حاضر ہوتے تو وہ منظر دیدنی ہوتا تھا۔ محویت اور استغراق کی کیفیت ہر طرف سے احاطہ کئے ہوتی ہے۔ کھڑے ہیں تو عجیب انداز سے رکوع میں گئے تو نرالی شان سے اور جب سجدہ ریز ہوتے ہیں تو کیف وسرور کے باعث سر اٹھانے کا نام ہی نہیں لیتے اور التحیات میں بیٹھتے ہیں تو عجیب حال ہوتا۔ اس طرح کی نماز پڑھتے ہوئے ان گناہگار آنکھوں نے کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کا وظیفہ تسبیح کے ذریعہ بہت کم ہوتا، ہر وقت ذکر قلبی میں مستغرق اور یہ کیفیت صرف نماز کے وقت ہی نہیں ہوتی ہمہ وقت طاری رہتی۔ اس داخلی وسیع محاذ کے علاوہ کئی اور محاذ ہیں جن میں آپ دادِ شجاعت دیتے ہوئے نظر آتے تھے۔ ایک محاذ مذہبی تبلیغ کا ہے۔ آپ جب مسندِ خلافت پر جلوہ آراء ہوئے اس وقت انگریزی حکومت بڑی توانا تھی اور اس کے سائے میں عیسائی مشنری اسلام کی بنیادی تعلیمات پر دھڑا دھڑ یورش کرتے رہتے تھے۔ ایک روز آپ کو اطلاع ملی کہ سلانوالی کے علاقہ میں پادری براؤن (Brown) نے قیامت برپا کر رکھی ہے۔ اس نے ایک کیمپ قائم رکھا ہے وہاں سے ہر روز آ کر بازار اور سڑکوں پر اپنی اسٹیج لگاتا ہے اور عوام

Marfat.com

ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع ہو جاتے ہیں اور وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اسلام پر بے سروپا اعتراضات کی بوچھاڑ کرتا رہتا ہے۔ سلانوالی سیال شریف سے بارہ چودہ کوس کے فاصلہ پر ہے، اسی وقت گھوڑوں پر سوار ہو کر سیال شریف سے روانہ ہوئے، جہاں اس نے کیمپ لگایا ہوا تھا۔ وہاں جا پہنچے اور اس کو مناظرہ کا چیلنج دیا جو اس نے قبول کر لیا آپ نے پہلی تقریر میں ہی بائبل کی تعریف کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی، بائبل سے حوالہ جات کا انبار لگا دیا۔ پادری براؤن کو اپنے علم اور طاقت لسانی پر بڑا گھمنڈ تھا لیکن آپ کی مدلل اور زوردار تقریر سے اس کے حواس یوں باختہ ہو گئے کہ اس نے بائبل کو زمین پر پٹخ دیا اور یہ کہتا ہوا میدانِ مناظرہ سے بھاگ گیا کہ واقعی ہماری کتابیں کھراب (خراب) ہوگئی ہیں اس طرح آپ کی ایک مجاہدانہ ضرب سے اس سامری کا سارا طلسم پاش پاش ہو گیا۔

ایک بار آپ تونسہ شریف عرس مبارک میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے انہی دنوں میں ایک عیسائی مبلغ وہاں گیا ہوا تھا۔ سرِ بازار اس نے اپنی تقریر شروع کی لوگ کثیر تعداد میں وہاں جمع ہو گئے۔ اس نے بھی اسلام پر تابڑ توڑ حملے کرنے شروع کئے۔ قرآنی آیات اور احادیث اس کو بکثرت ازبر تھیں جن کو وہ جابجا استدلال کے طور پر بڑی چابکدستی سے استعمال کر رہا تھا۔ کئی عالم موجود تھے اسے روکنے کی جرأت کسی کو نہ ہوئی۔ حضرت کو پتہ چلا تو آپ دوڑتے ہوئے وہاں تشریف لے گئے اور چند لمحوں میں اس کا ناطقہ بند کر دیا اور وہ راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ آج کل تو مرزائیت کا فتنہ بفضلہٖ تعالیٰ دب گیا ہے۔ انگریز کے عہد میں ان کی غارتگری بڑی تکلیف کا باعث بنی ہوئی تھی۔ انگریزی حکومت اپنے اس خود کاشتہ پودہ کی ہر طرح نگرانی کرتی اور اسے ہر قسم کا تحفظ دیتی اس بات نے مرزائی مبلغین کو بے لگام کر دیا تھا۔ وہ بلا جھجک حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دیتے۔ انہوں نے اپنے خرافات سے لوگوں کے ناک میں دم کر دیا تھا۔ شہر بھی اگرچہ ان کی یلغار سے محفوظ نہ تھے لیکن دیہاتوں اور گاؤں میں رہنے والے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر شب خون

مارنا ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ جہاں بھی ان عیار مبلغین نے اپنا جال بچھانا شروع کیا پیر بھائی فریاد کناں حاضر ہوتے، آپ بجلی کی سی سرعت و تندی سے ان مرزائی مبلغوں پر جا گرتے اور انہیں خاک سیاہ بنا کر رکھ دیتے۔ نجدیت اور رفض کے فتنے بھی غلامانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی جمعیت خاطر کو پراگندہ کرنے کے لئے جہاں بھی سر اٹھاتے ہیں حضرت ان کی سرکوبی کے لئے وہاں جا موجود ہوتے ہیں۔ غرضیکہ اہل سنت کے عقائد پر حملہ کرنے والا کوئی ہو اور کسی لباس میں آئے وہ حضرت پیر سیال کو بھی غافل نہیں پاتا۔

محاذ تحریکِ آزادی:

اس کے علاوہ ایک تحریک آزادی کا محاذ ہے۔ انگریز کی غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے یہ تحریک پورے ہندوستان میں زور و شور سے جاری تھی۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء الملت والدین رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزی استعمار کے خاتمہ کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی تھی۔ انہیں کے نقش پا کی پیروی کرتے ہوئے حضرت خواجہ علامہ محمد قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ انگریز کے خلاف بغاوت کے پرچم کو سربلند رکھا۔ انگریز کے بارے میں آپ کے دل میں جو نفرت تھی اس کا کچھ حال آپ ابھی ابھی پڑھ آئے ہیں۔

تحریکِ پاکستان:

قائداعظم نے جب تحریک پاکستان کی قیادت سنبھالی تو مسلمانوں کی سیاسی جنگ کی نوعیت ہی بدل گئی۔ حصولِ پاکستان کی جنگ صرف انگریز کے ساتھ نہ تھی بلکہ ہندو کے ساتھ بھی تھی، جو دولت و ثروت میں اور اثر و رسوخ میں اور تعداد میں مسلمانوں سے کہیں بڑھے ہوئے تھے۔ قائداعظم نے ان دِنوں اسلام دشمن اور مسلم دشمن قوتوں کے خلاف جب جہاد شروع کیا تو جو لوگ سب سے پہلے اور آگے بڑھ کر قائداعظم کے شانہ بشانہ شریک جہاد ہوئے۔ ان میں حضرت علامہ محمد قمرالدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف کا نام نامی سرفہرست تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے جو جدوجہد کی وہ مالی نقصان اور جسمانی اذیتوں تک

Marfat.com

محدود نہ تھی، بلکہ اس نے ان عزیز اور گراں بہا خاندانی تعلقات کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ضلع سرگودھا، جھنگ، فیصل آباد، میانوالی اور دیگر اضلاع کے رؤساء کی ایک کثیر تعداد سیال شریف سے نیاز مند تھی، لیکن دوسری طرف اپنے دنیاوی مفاد کے لئے انگریز سے بھی ان کے دوستانہ تعلقات تھے۔

۱۹۴۶ء کے انتخابات جنہوں نے پاکستان بننے کا حتمی فیصلہ صادر کیا۔ بڑے نازک حالات میں منعقد ہوئے۔ یونینسٹ پارٹی جو پنجاب کے نوابوں، زمینداروں اور جاگیرداروں کی ایک جماعت تھی اور انگریز کی وفادار تھی اس میں ٹوانے اور نون پیش پیش تھے۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ آستانہ عالیہ سیال شریف کا سجادہ نشین اس الیکشن میں غیر جانبدار رہے اور اپنے مصلّی پر بیٹھ کر سب کے لئے دعا کیا کرے۔ ملک خضر حیات جو اس وقت پنجاب کا وزیر اعلیٰ تھا اور یونینسٹ پارٹی کے لیڈر تھے، ان کی اور دیگر ٹوانوں کی مستورات منت سماجت کرنے کے لئے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم کئی پشتوں سے آپ کے نیازمند ہیں۔ آپ اگر ہماری امداد نہیں کرتے تو مخالفت نہ کریں ورنہ ہمیں بہت نقصان پہنچے گا۔ قبلہ حضرت صاحب نے ان سب کو دوٹوک جواب دیا کہ ''پاکستان کی جنگ اسلام کی بقاء اور عظمت کی جنگ ہے، میں اس جنگ سے کنارہ کش نہیں رہ سکتا بلکہ اپنی ہر چیز اس راہ میں قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ آپ لوگوں کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ آپ لوگ میرے ساتھ مل کر اس جنگ میں شریک ہوں۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ میں پاکستان کا پرچم ہاتھ سے رکھ دوں تو یہ ناممکن ہے میں آپ کو چھوڑ سکتا ہوں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے جھنڈے کو سرنگوں ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔''

اہل نظر جانتے ہیں کہ تحریک پاکستان میں آپ کی عملی شرکت اور مجاہدانہ کارناموں نے اس تحریک کو کتنا توانا اور طاقت ور کر دیا۔ پنجاب، سرحد وغیرہ میں جہاں جہاں آپ کے عقیدت مندوں کے مضبوط حلقے تھے وہ اپنے تمام تعلقات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اپنی مجبوریوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے مفادات کو پاؤں تلے روندتے

Marfat.com

ہوئے پاکستان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا کر میدان میں نکل آئے۔ جب پاکستان کے لئے سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز ہوا اس وقت ضلع سرگودھا مسلم لیگ کے آپ صدر تھے۔ یہ ضلع جو انگریز کے ٹوڈیوں اور خوشامدیوں کا ضلع کہلاتا تھا اس میں سول نافرمانی کی تحریک کی کامیابی کے امکانات سیاست دانوں کو بہت کم نظر آتے تھے۔ جب اس مردِ مجاہد نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس تحریک کا آغاز کیا اور گرفتاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تو لوگوں کا منجمد خون گرم ہو گیا، سوئے ہوئے جذبات بیدار ہو گئے اور سرگودھا کی بڑی شاہراہوں کو خوب یاد ہے کہ پیر سیال کے پرانے کس جرأت کے ساتھ انگریزی پولیس کی لاٹھیوں کے سامنے سینے تانے کھڑے ہوگئے اور اپنے پاک خون سے سرگودھا کی زمین کو رنگین بنا دیا۔ ملک بھر میں اس آستانہ کے ساتھ جتنی گدیاں وابستہ تھیں سب کی سب اپنے مرشد کی پیروی میں تحریک پاکستان میں شریک ہوگئیں۔ یوں ایک مجاہد، بہادر اور بے لوث ساتھی کی برکت سے قائداعظم نے اپنے دونوں حریفوں کو شکست فاش دی۔ انگریزی استعمار اور برہمن سامراج دونوں رختِ سفر باندھ کر یہاں سے چل دیئے اور اس خطۂ پاک میں صدیوں کی غلامی کے بعد اسلام کا سبز پرچم لہرایا۔

استصوابِ رائے:

سرحد میں ریفرنڈم (استصواب رائے) کا معرکہ گرم ہوا تو یہ صوبہ سرحدی گاندھی کا مسکن تھا اور اس کے اثر و رسوخ کا مضبوط قلعہ تھا جس میں کانگریسی وزارت بھی قائم تھی، جن نفوس قدسیہ کی کوششوں کے طفیل پٹھانوں نے واردھا کے سامری سے نجات حاصل کی ان میں حضرت صاحب مانکی شریف، پیر صاحب زکوڑی شریف کے علاوہ حضرت العلامہ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی کی ذات بابرکات پیش پیش تھی۔ آپ کی عظیم، بے لوث خدمات سے متاثر ہو کر قائداعظم نے آپ کو خط لکھا جس میں آپ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے آپکا شکریہ ادا کیا اور اس وعدے کو پھر دہرایا کہ پاکستان میں صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا نظامِ حیات نافذ کیا جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ پاکستان میں

Marfat.com

غالب اکثریت اہل سنت کی ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قوت اقتدار سے انہیں ہمیشہ محروم رکھا گیا اور دوسرے لوگ مستند اقتدار پر متمکن ہوتے رہے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اہل سنت غیر منظّم تھے۔ بکھرے ہوئے تھے، ان کا کوئی قابل اعتماد قائد نہ تھا، ہماری اس غفلت کی وجہ سے ہمیں ہر سطح پر نا قابل تلافی نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی رہیں۔

۱۹۷۰ء کا بحران اور اہلسنت کی قیادت :

۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء میں پورا ملک ایک شدید بحران سے دوچار تھا کئی قسم کے فتنے سر اٹھا رہے تھے اور ان فتنوں میں سب سے زیادہ توانا اور خطرناک سوشلزم کا فتنہ تھا، جسے بھٹو کی شخصیت نے مقبولیت عامہ بخش دی تھی۔ ان حالات میں انتخابات کے انعقاد کا اعلان ہو گیا، ساری جماعتیں لنگ لنگوٹے کس رہی تھیں، اپنی صفوں کو منظّم کر رہی تھیں، اپنے سپاہیوں کو اسلحہ سے لیس کرنے میں مصروف تھیں۔ اگر کوئی جماعت حالات سے بے نیاز اور آنے والے طوفان کی ہولنا کیوں سے بے خبر بے سُدھ پڑی تھی تو وہ ملک کا سوادِ اعظم اہل سنت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہوش ربا لمحات میں ان پُر آشوب حالات میں سوادِ اعظم کی قیادت کے لئے سجادہ نشین سیال شریف کو منتخب فرمایا۔ دارالسلام (ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں جمعیت علماء پاکستان کی جو کانفرنس ہوئی اس میں آپ کو بالاتفاق جمعیت کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ آپ کی دلآویز شخصیت کا اس منصب پر فائز ہونا تھا کہ اہلسنت میں بیداری کی لہر دوڑ گئی، وہی سنی جو پہلے بے حس بلکہ مردہ خیال کئے جا رہے تھے، کوہِ آتش فشاں بن گئے۔ کراچی سے واہگہ تک نظامِ مصطفیٰ زندہ باد کے نعرے گونجنے لگے گئے اور چند ماہ میں آپ کی قیادت کی برکت سے جمعیت نے انتخابات میں وہ کامیابی حاصل کی جو دوسری منظّم، متمول جماعتیں سالہا سال کی محنت وکوشش کے باوجود حاصل نہ کر سکیں۔

میدانِ سیاست میں آپ کے قدم رنجہ فرمانے سے اہلسنت کا جمود ٹوٹا اور میدانِ عمل کی وسعتیں ان کو ہر طرف سے دعوت دینے لگیں کچھ عرصہ بعد آپ نے ناسازی طبع کی وجہ سے جمعیت کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا۔

Marfat.com

اس مختصر مقالہ میں آپ کی عالمگیر شخصیت کے خدوخال کو نمایاں کرنے کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ آپ کی زندگی کے جس پہلو کو لیا جائے وہ وسیع بھی ہے اور عمیق بھی۔ چند جستہ جستہ چیزیں حصولِ سعادت کے لئے ہدیہ ناظرین کی جارہی ہیں۔

ا۔ بے مثال خدمات:

۱۔ ۲۱/ جون ۱۹۲۹ء میں اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال بمطابق ۱۲/محرم الحرام بروز جمعہ ۱۳۴۸ھ کو آپ سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کو تورات، انجیل اور زبور پر بھی خوب دسترس تھی بے شمار عیسائیوں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور جہاد فی سبیل اللہ تبلیغ دین کی خدمات اپنے آباء واجداد سے ورثہ میں حاصل کردہ کو خوب نبھایا۔

۲۔ ۱۹۴۶ء/ ۱۳۶۸ھ میں حضور غریب نواز نے قائداعظم کو ایک خط ارسال فرمایا کہ پاکستان میں نظامِ حکومت نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماتحت و مطابق ہونا چاہئے قائداعظم کی اس یقین دہانی پر کہ پاکستان میں قرآن وسنت کے مطابق نظامِ حکومت قائم ہوگا۔ ''جواب لکھا'' تو آپ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

۳۔ ۱۹۴۶ء/ ۱۳۶۸ھ میں آپ بنارس آل انڈیا سنی کانفرنس میں شریک ہوئے اور تحریک پاکستان کی بھرپور حمایت فرمائی۔

۴۔ ۱۹۵۳ء/ ۱۳۷۲ھ میں تحریک ختم نبوت میں آپ نے شاندار خدمات انجام دیں اور گرفتار بھی ہوئے۔

۵۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بھی آپ نے مرکزی کردار انجام دیا جس کے نتیجے میں حکومت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا۔

۶۔ ۱۹۷۰ء/ ۱۳۹۰ھ میں بھاشانی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گھیراؤ، جلاؤ، مٹاؤ تحریک کا آغاز کیا تو حضرت نے دارالسلام (ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں اس قدر عظیم سنی کانفرنس منعقد فرمائی کہ بھاشانی کی غیراسلامی اور تشدد پر مبنی ناپاک کوششیں گرد ہو کر رہ گئیں۔

Marfat.com

پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کے قیام کے لئے آپ نے انتھک جدوجہد فرمائی اور آپ نے شدید بیماری کے باوجود بقول اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمٰن حضرت نے اسلامی نظریاتی کونسل کی قابل قدر کام کیا اور بغیر حصولِ تنخواہ اپنے ہی خرچ پر خدمات سرانجام دیں۔ سفر خرچ کے لئے بھی کوئی پیسہ نہ لیا۔

۲۔ تعلیمی خدمات:

آپ کے قومی کارناموں میں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کی ترقی و توسیع بھی ہے۔ دارالعلوم کی عمارت اب کئی ایکڑ زمین پر پھیلی ہوئی ہیں اس میں جدید و قدیم علوم کی تدریس ہوتی ہے۔ طلبہ صرف علومِ قدیمہ کے ماہرین فارغ التحصیل نہیں ہوتے بلکہ علومِ جدیدہ میں بھی ان کی دسترس باعث حیرت ہوتی ہے یہاں کے کئی فارغ التحصیل طلبہ پنجاب یونیورسٹی اور کراچی یونیورسٹی سے گولڈ میڈل لے چکے ہیں۔

۳۔ ملی خدمات:

جب جنرل محمد ضیاء الحق نے پُرامن فوجی انقلاب برپا کر کے نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے کونسل کی تشکیل نو کی تو اس میں شیخ الاسلام حضرت العلامہ محمد قمرالدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف کے اسم گرامی کا اضافہ نہایت ہی بابرکت اور نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ اس وقت سے لے کر آخر تک نظریاتی کونسل کے اجلاس میں شرکت فرماتے رہے۔ تمام دیگر مصروفیات پر اس کو ترجیح دیتے رہے اور آپ کی جرأتمندانہ رہنمائی سے اسلامی نظریاتی کونسل نے بہت سے شرعی قوانین مرتب کر لئے تھے۔ امید واثق رہی کہ آپ جیسے نفوس قدسیہ کی برکت سے کونسل اپنا فرض منصبی بڑی حسن خوبی سے ادا کرنے میں کامیاب ثابت ہوگی۔

۴۔ جود وسخا:

جود وسخا خانوادۂ شمسیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس میں بھی آپ کی ادا سب سے نرالی رہی۔ جب بھی کوئی سانحہ پیش آیا بڑی فیاضی سے آپ نے اس میں حصہ لیا۔ جب ۱۹۶۵ء/

Marfat.com

۱۳۸۵ھ کی جنگ شروع ہوئی تھی تو آپ نے اپنے اہلِ خانہ کے تمام زیورات مجاہدین کی امداد کے لئے پیش کر دیئے تھے اور وہ بھی اس شان سے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہونے دی۔ جب بھی کوئی مفلوک الحال پیر بھائی خدمت میں حاضر ہوتا تو دعاؤں کے ساتھ اس کی مالی امداد بھی فرماتے۔ اللہ تعالیٰ اس مصدر جود و کرم اور منبعِ علم و حکمت اور مخزن نور و عرفان (کے فیض اور خاندان پاک آستانہ عالیہ سیال شریف) کو تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ بجاہ حبیبہ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(ماخوذ ضیائے حرم، جنوری، فروری ۱۹۸۰ء شمس العارفین نمبر)۔

Marfat.com

مجاہدانہ خدمات

(حضور شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہ العزیز اور آپ کے خاندان عالیشان)

حضرت خواجۂ خواجگان الحاج شیخ الطریقت والمعرفت عارف باللہ مجاہد ملت شیخ الاسلام والمسلمین علامہ محمد قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ شخصیت کا تعارف اگرچہ محتاجِ بیان نہیں، جن کو اپنے پرائے، عوام وخواص بخوبی جانتے مانتے ہیں تاہم مختصر تحریر کر دینا ان کی خاص توجہ اور نگاہِ کرم کا باعث ہے۔ نیز مقبول ترین ہستی کے فرمودات سے مستفیض ہونے والوں نے مفاد حاصل کرنا ہے اس کے مشتے نمونہ از خروارے حالات قلمبند کر دینا آئندہ نسلوں کے لئے موجب تقلید ہوگا۔ اپنے آباء واجداد سے بھی آپ کی ذاتِ گرامی دشمنان اسلام کی سرکوبی کرنے اور جہاد فی سبیل اللہ کا ورثہ حاصل کر چکے تھے۔ دینی و اسلامی خدمات روحانی و ایمانی جذبہ بھی آپ کو ورثہ میں نصیب ہوا جس کو مکمل طور پر ایک مقتدر اور پیشوا ہونے کی صورت میں نبھایا اور جب سے رخصت ہوئے تو حسرتیں باقی رہیں۔ ؎

لوگ ایسے ہی جانبازوں کو روتے ہیں جہاں میں
شیروں کے پسر شیر ہی ہوتے ہیں جہان میں

علومِ ظاہری و باطنی کا منبع و معدن جو دشمنانِ اسلام کے لئے مجاہد اعظم جناب حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رضی اللہ عنہ کے غازیانہ و مجاہدانہ طور وطرز سے نبرد آزما ہونے والے اور اہالیانِ اسلام کے لئے رحماء بینھم کی مقبول ہستیوں کا رحم وکرم اختیار فرمانے والے شیخ الاسلام کے اعلیٰ ترین لقب سے اپنی زندگی میں چمکتے دمکتے ہوئے قمرالدین بن کر رہے۔ اسم بامسمّٰی ہونے میں شبہ نہیں ہے۔ آپ کے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام میں آخری خطاب کا اقتباس ہے: فرمایا: ''میرے بیان کا مطمع نظر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی ہے آپ لوگ بے شمار مالی اور جسمانی تکالیف برداشت کر کے اس آستانہ عالیہ پر حاضری دیتے ہیں لیکن اس حاضری کا فائدہ آپ کو صرف اس صورت میں حاصل ہو

سکتا ہے جب آپ اعمالِ قبیحہ کو ترک کرنے کا عہد کریں۔ حدیث پاک ہے کہ اگر کوئی شخص حج پر جائے مگر اس کے اعمال میں بہتری کی صورت پیدا نہ ہو تو اس شخص کا حج قبول نہیں ہے۔ تمام اعمال کا انحصار اتباعِ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آیئے آج ہم عہد کریں کہ تمام غیرشرعی اعمال کو ترک کر دیں اور قرآن و سنت اور اولیاء کرام کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہو جائیں۔

مندرجہ بالا مختصر سا بیان انسان کی عملی زندگی کو چمکانے، دلوں کو روشن کرنے اور دماغوں کو بیدار و تابدار بنانے کے لئے کافی و وافی ہے۔ آسان ترین اور عام فہم الفاظ میں ہر مسلمان کی بہتری، بہبودی، خیرخواہی و بھلائی سے منور ہے، معمور ہے۔ بندہ اپنی طرف سے کیا تحریر کرے ''چہ نسبت خاک را بعالمِ پاک'' ہی ظاہر و باہر ہے۔

قمرِ دین و قمرِ ما قمرِ زمن گشت روشن زو جہاں اے جانِ من

آپ کی علمی و عملی زندگی مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ تحریری و تقریری تعلیمات موجود ہیں۔ نیز سالک و صاحب حال حضرات کی رہنمائی ان کے حسب ظروف موجود ہے۔ دینی و دنیاوی ہر قسم کی تعلیم آپ کی عملی حیات طیبہ مسلمانانِ عالم اسلام کے لئے روشن مینار کی حیثیت ہے۔ اور کیوں نہ ہو جب کہ محبوبِ کبریاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی سنت کو ہر قول و فعل کردار و گفتار میں اپنایا تو جس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد اقدس ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تو متبع سنت و شریعت بھی مظہر اعمال ہو کر ان ہی اوصاف سے نوازے گئے جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔

جن کی ہر اک ادا سنتِ مصطفیٰ
ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

دینی اسلامی خدمات بجالانا، روحانی ایمانی جذبہ بھی آپ کو آباء و اجداد سے ورثہ میں نصیب ہوا، جس کو مکمل طور ایک مقتدر اور پیشوا ہونے کی صورت میں نبھایا۔ اگرچہ آپ

Marfat.com

کی ذات سلسلۂ طریقت میں مشائخِ چشت اہل بہشت میں ہو کر روحانی فیض سے اہالیانِ اسلام کو فیضیاب کرنے میں تادمِ زیست قائم رہی۔ ادھر ظاہری علوم کا مرکز اور سرچشمہ بن کر عالم اسلام کو مذہبی، ملی خدمات سے منور فرمایا۔ اعلیٰ حضرت حضور خواجہ خواجگان محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ آپکے جدِ اعلیٰ یہود و نصاریٰ کے مقابلہ میں ہندوستان کو انگریز سے خالی کرنے میں مجاہدانہ شخصیت کے مالک رہے۔ بارگاہِ رب العزت میں دعائیں مانگتے خدایا مجھے فرنگی کی شکل دیکھنے سے بچا اور انگریز کا تسلط ہندوستان سے اٹھا۔ نیز جناب شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کے والد ماجد مجاہد اعظم حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریک خلافت میں ایسے اقدام فرمائے کہ انگریز حکومت کو واحد آپ کی شخصیت ہی اپنا دشمن نظر آنے لگی۔

جارج ششم جب دہلی میں پہنچا تو وائسرائے ہند کی رپورٹ میں اسے آگاہ کیا گیا۔ ''سارے ہندوستان میں برٹش حکومت کے پہلے باغی ضلع شاہ پور کے خواجہ محمد ضیاء الدین ہیں جنہوں نے سرکار کو آبیانہ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور انگریز کی بنی ہوئی اشیاء کے استعمال سے انکار کر دیا ہے۔'' انگریز حکومت نے انہیں قابو کرنے اور اپنے تصرف میں لانے کی جس قدر حربے اختیار کئے تمام آپ نے خاک میں ملا دیئے۔ زمین کا لالچ، دنیاوی وجاہت و عزت و دولت کا لالچ، ہر قسم کے طمع وغیرہ کے حربے کارگر نہ ہو سکے تو دھمکیاں وغیرہ بھی بے سود ہوئیں۔

جس مقبول خدا نے دہلی میں لاک شدہ مسجد کے تالے توڑ دیئے اور مسجد سے گھوڑوں خچروں کا حکومتِ انگریز کے حکم سے رکھوایا ہوا چارہ وغیرہ مسجد خانۂ خدا سے باہر پھینکوا دیا۔ انگریز، سکھ و ہندو وغیرہ حکام کو مسجد پر تسلط کرنے سے منع فرما دیا۔ وہاں کے حکام کو دھمکیاں دیں کہ اب اگر مسجد کو بند کیا گیا تو دیکھنا تمہارا کیا حال ہوگا۔

اس مسجد میں امام مقرر فرما کر اس کی تنخواہ مقرر فرما دی جو ماہوار سیال شریف سے ارسال کرتے رہے۔ اس مقبول خدا کے فرزند ارجمند شیخ الاسلام والمسلمین کی ذاتِ گرامی نے انگریز حکومت کو ہندوستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔

Marfat.com

عیسائیت مرزائیت کا قلع قمع کیا۔ رفض و بدعت میں زلزلہ برپا کر دیا۔ وہابیہ و غیرمقلدین کے شیرازہ کو تتر بتر کر دیا، ان کے مناظرین آپ کے سامنے چند منٹوں میں زیر ہو جاتے، ساکت ہو کر فرار کی راہ لیتے۔ مجاہدینِ اسلام کی قیادت فرمائی۔ حتیٰ کہ لیاقت علی خان کی وزارت کے زمانہ میں کشمیر کی مہم میں پیش پیش رہے۔ جانی و مالی قربانیاں پیش کیں۔ جہاد بالقلم بھی فرمایا، بد مذہب لوگوں کی تردید میں تحریری رسالے شائع فرمائے۔ مذہب شیعہ، عیسائی مذہب، تنویر الابصار بتقبیل المزار، اتمام الصوم فی تبلیغ القوم، تحقیق الاجلہ فی ثبوت الاھلہ، صلوٰۃ العصر، التحقیق فی التطلیق. اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ وغیرہ شائع فرما کر دینِ اسلام کی خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۷۱ء/ ۱۳۹۱ھ میں علماء کرام پاکستان نے عظیم اجتماع فرما کر آپ کو صدارت کی استدعا کی۔ اگرچہ پہلے اپنی بیماری اور پیرانہ سالی و دیگر معذوریوں کو پیش کر کے انکار فرما دیا۔ بالآخر پُرزور استدعا پر صدارت منظور فرمائی۔ اس وقت پیپلز پارٹی کی سوشلزم تحریک زوروں پر تھی۔ بھٹو نے روٹی کپڑا اور مکان وغیرہ کا نعرہ بلند کیا تھا جو دنیاداروں اور دین و ایمان سے بے بہرہ لوگوں میں بے حد مقبول ہو چکا تھا۔ علماء کرام نے کمیونزم کی لہر کو ختم کرنے کے لئے شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرانی کا سہارا لیا۔ آپ نے صدارت اختیار فرما کر اس سوشلزم و کمیونزم کے لادینی سیلاب کو ختم کر کے دکھایا۔

وصال پرملال:

عظیم روحانی پیشوا نامور اور ممتاز عالم دین اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن عظیم حضرت خواجہ شیخ الاسلام والمسلمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ر جولائی ۱۹۸۱ء بروز مطابق ۱۷ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں انتقال فرمایا۔ حضرت خواجہ صاحب کی وفات حسرت آیات ایک ایسا عظیم سانحہ ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

آپ ۱۸ر جولائی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ مطابق ۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کی صبح سرگودھا سے چند میل دور پل گیارہ پر ٹریفک کے ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ صاحب کو پہلے سرگودھا ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں ان کی حالت بہتر نہ ہو سکی۔ ۲۰ر جولائی کو انہیں سی ایم لاہور لایا گیا، جہاں (شب منگل) رات سوا گیارہ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)۔ حضرت خواجہ صاحب مغفور کو اگلے روز ۲۱ر جولائی ۱۹۸۱ء بروز منگل مطابق ۱۸ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ کو سیال شریف میں ان کے نامور والد گرامی حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ نمازِ جنازہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ معین الدین تونسوی نے پڑھائی۔ ریڈیو اخبارات کے مطابق پچاس ہزار سے زائد افراد نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامتِ خاص

مولوی محمد سعید صاحب کے بیاض سے نقل کیا گیا ہے کہ مولوی صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بائیں آنکھ بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ میں نے اس سے پیشتر مقربان بارگاہ سے سنا ہوا تھا کہ کسی خاص مقام کا نشان ہے اور یہ بھی صحیح روایت ہے کہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی کبھی کبھی بائیں چشم مبارک کو بند فرما لیتے تھے اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے تو خود بھی مشرف ہوا ہوں اور اس حالت کو بچشم خود دیکھا ہے۔ چنانچہ جب میں نے اپنے حضرت غریب نواز کو اس طرح دیکھا تو دل میں خیال کیا کہ یہ بھی اسی نعمت متوارثہ کا اثر ہے کہ آپ نے بھی وہی آنکھ بند کی ہوئی ہے۔ اس خیال کا دل میں آنا تھا کہ حضور نے اپنے دست مبارک سے چشم جادو فریب کو کھول کر میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ مولوی صاحب میں نے تو یہ آنکھ اسلئے بند کی ہے کہ مجھے اس سے کچھ نظر نہیں آتا۔

کہتے ہیں عاشقوں سے سر بزم ان کی آنکھ
میری طرف نہ دیکھے کوئی اک بلا ہوں میں

(بحوالہ کتاب ضرورتِ بیعت ص ۹۳، ۹۴)

از حالات حضرت خواجہ محمد الدین پیر سیال لجپال ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔
محبوب سیال، ص ۹۳، مصنف غلام دستگیر خان بیخود۔ جن صاحبان کو شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحب قدس سرہ العزیز کی زیارت نصیب ہوتی ہے آپ کی اس آنکھ کے بند ہونے سے تو وہ بھی واقف ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب و رسولہ احکم بالصدق و الثواب.

Marfat.com

باسمہٖ سبحانہ عم امتنانہ

منظوم کلام

(بحضور شیخ الاسلام والمسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

شمار شوق نہ دانستہ ام کہ تا چند است
جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

نہ دام دانم ونے دانہ ایں قدر دانم
زفرق تا بقدم ہرچہ ہست در بند است

اداءِ حق محبت عناتیست زدوست
وگرنہ خاطر عاشق ہیچ خور سند است

ازیں خوشم زسخنہائے دلکش تو رحیم
کہ اند کے بہ ادا ہائے دوست مانند است

شمار شوق نہ دانستہ ام کہ تا چند است
چزیں قدر کہ دلم سخت آرزو مند است

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیہ عقیدت

قائد العلماء والمحققین شیخ الاسلام والمسلمین شیخ طریقت امیر ملت حضرت الحاج خواجہ محمد قمر الدین قدس سرہ العزیز

قمرِ ملت قمرِ ما قمرِ جہاں
ہست ایں تابندہ رو فرخندہ جاں

فرخندہ رو ایں قمر دیں است بالیقین
دین و ملت را معین است قمر دین

قمر ما قمر زمن اے یار من
کن یقین حق است ایں گفتار من

شد جہاں روشن زقمر ماشنو
دیں منور گشت زقمر ماشنو

ہر کہ بد منکر رسول مرتضیٰ
نیز اصحاب رسول مجتبیٰ

کرد سرکوبی ہمہ را قمر دیں
فتنۂ مرزائیہ مُرد است زیں

قربانیاں داد از برائے ملک و دیں
ختم کرد عیسائیت از ملک ایں

بر شریعت وقف کرد مالش تمام
زندہ گشت سنت ازیں اے نیک نام

بر طریق آباءِ خود کرد است جہاد
از برائے ملک و دیں ایں خوش نہاد

کن نظر بر نیک رفتارش مدام
پس شنو گفتار او را خوش خرام

سنت احمد ہمہ کردارِ اُو
اُمد وجود از حیدر کرار او

جد پاکش ہست عباس و علی
شد وجودش مظہر حضرت علی

من غلامِ او غلاماں را غلام
سعادت دارین زو خواہم مدام

خادم تراب نعال السیالؔ **غلام احمد** عفی عنہ۔

(۲۶ر جون ۱۹۸۰ء بروز جمعرات مطابق ۱۲ر شعبان المعظم ۱۴۰۰ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منقبت

بحضور جگر گوشۂ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت صاحبزادہ غلام نصیرالدین سیالوی نور اللہ مرقدہٗ

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ رضوان بولا
واہ نصیر دین شادمان جاتا رہا
۱۴۲۱ھ

حقیقت میں نصیرِ غریباں جاتا رہا — قومی مشیر و منیرِ زماں جاتا رہا
تکیہ گاہ تھا عاجزان و بے کساں کا — صد افسوس سالارِ کارواں جاتا رہا
نظام الدین و نعیم و نور القمر کا — حقیقی مشفق و مہربان جاتا رہا
یتیموں کا حامی غریبوں کا آقا — ملجأ و مأویٰ بے کساں جاتا رہا
قومی و ملی و سیاسی و ملکی — دینی برادران کا پاسباں جاتا رہا
خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی کا — غلامِ اعلیٰ و ذیشان جاتا رہا
فقیروں امیروں نوابوں کا تکیہ — سیالوی نصیر الدین جوان جاتا رہا
مریدں پہ مشفق مشائخ کا مظہر — چشتی بہشتی کامل جوان جاتا رہا
ماہِ محرم کی تیئسویں کو — سن ہجری چودہ سو اکیسواں جاتا رہا
سن دو ہزار عیسوی تھا جاری — عالم بقا کو رواں دواں جاتا رہا
برادر ہیں اُن کے حمید الدین مجد بھی — حضرتِ قمر کا مظہرِ عیاں جاتا رہا
امیر شریعت کا حامی و ناصر — مجدالدین کا بازوئے دایاں جاتا رہا
نصیر سیالاں پہ رحمت خدا کی — جو دارِ فنا سے دار الجناں جاتا رہا

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ رضوان بولا
واہ نصیر دین شادمان جاتا رہا
۱۴۲۱ھ

رہیں یہ سلامت دعا ہے ہماری — غلاموں پہ شفقت رہے جاری و ساری

خادم ترابِ نعالِ السیال
غلام احمد عفی عنہ معتکف آستانہ عالیہ سیال شریف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مادہ ہائے تاریخ وصال

حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء

(درج ذیل عبارات کے اعداد ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء ہیں)

۱۴۰۱ھ

۱۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

۲۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّاتٍ وَّ نَعِيْمٍ.....

۳۔ قطب الانام خواجہ قمرالدین سیالوی

۴۔ نجم عالم خواجہ قمرالدین سیالوی

۵۔ خواجہ قمرالدین سالارِ جہاں

۶۔ خواجہ قمرالدین شہید حب حبیب

۷۔ خواجہ قمرالدین شہید حب ایزدی

۸۔ عامل عابد خواجہ قمرالدین چشتی

۹۔ نیکو لقب خواجہ قمرالدین چشتی

۱۹۸۱ء

۱۔ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ خواجہ قمرالدین

۲۔ پیر طریقت خواجہ قمرالدین

۳۔ عالم معرفت خواجہ قمرالدین

۴۔ اہل اللہ خواجہ قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ قطب زمیں خواجہ قمرالدین چشتی

۶۔ کہفِ عجم خواجہ قمرالدین چشتی

۷۔ عابد عالم خواجہ قمرالدین چشتی

مستخرجہ مولانا محمد اوّل شاہ قادری چشتی مصنف کتاب التاریخ۔ قصر لفظ/ ۱۴۰۰ الملقب تاریخی نام نکالنے والی اوّل کتاب/ ۱۹۸۰۔

Marfat.com

اہل قلم کا اظہارِ عقیدت

(بحضور شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز)

محمد قمر الدین سیالوی

بحضور شیخ الاسلام

شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ خواجگان محمد قمر الدین سیالوی

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ

تاریخ وفات

قطعہ تاریخ پیر وصال سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام

محمد قمر الدین سیالوی

بیاد حضرت خواجہ پیر محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ العزیز

شیخ الاسلام حضرت خواجہ پیر محمد قمر الدین سیالوی

نکتہ دان معرفت شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ العزیز

اسلام کی ضیاء قمر الدین سیالوی

شیخ المشائخ پیر طریقت پاسدار شریعت حضرت خواجہ محمد قمر الدین

حضرت خواجہ پیر محمد قمر الدین سیالوی

کی شہادت پر اظہار عقیدت

قمر ذیشاں رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الاسلام

کوہر شاہوار عجز ولایت ۱۴۰۱ھ

انتقال پر ملال شیخ الاسلام پاک ۱۹۸۱ء

امیر السالکین قمر الملت والدین ۱۴۰۱ھ

قطب الانام خواجہ قمر الدین سیالوی

"خواجہ باطریقت محمد قمر الدین سیالوی"

حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتوبات شیخ الاسلام

بحضور شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

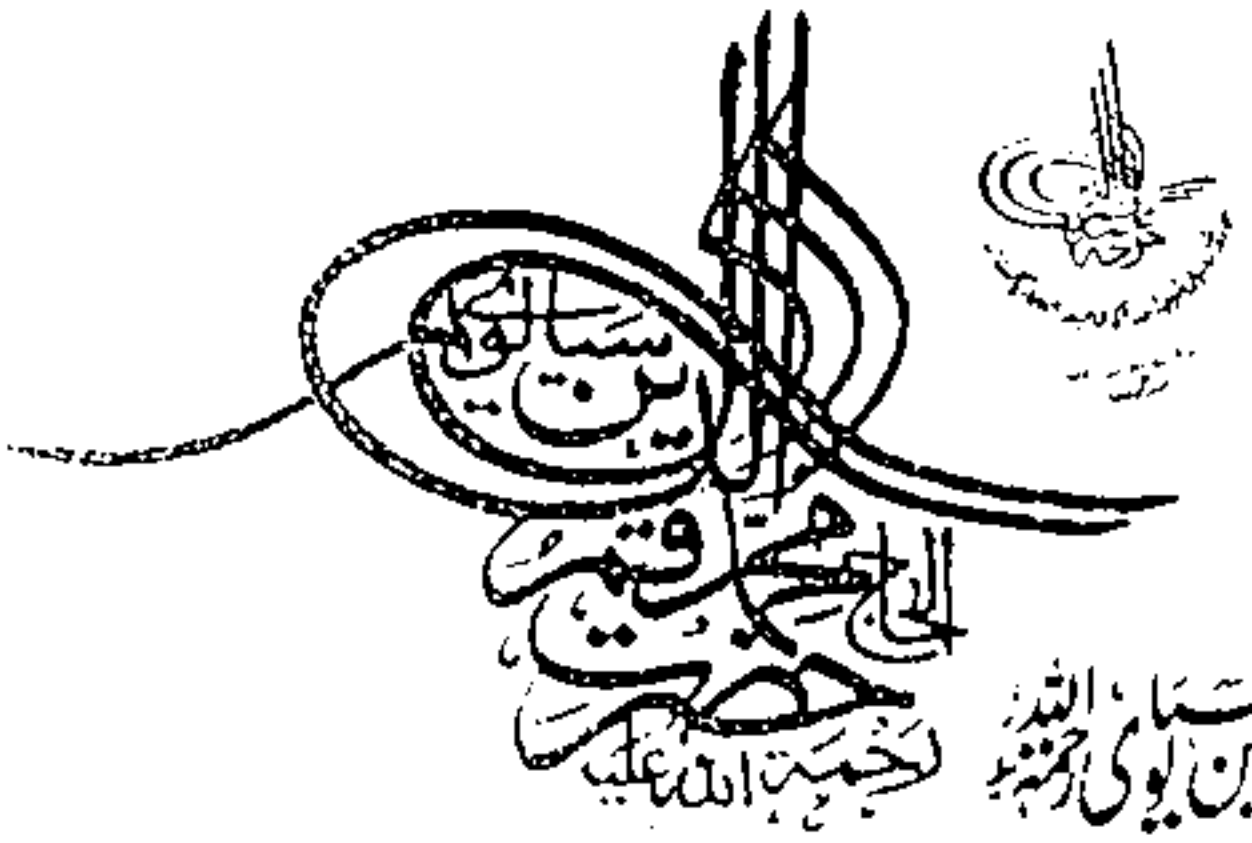

تاریخ وفات

بجادہ نشین سال شریف

حضرت الحاج مولانا خواجہ محمد قمر الدین چشتی نظامی سیالوی

غفر اللہ تعالیٰ

(۱) پیر وصال قطعہ تاریخ سیال رحمۃ اللہ علیہ

موت العالم موت العالم — لا شک فیہ ورد الخبر
ان الہاتف قال بفخر — خف القلم وخسف القمر
۱۴۰۱ھ

ماہ رمضان بود با اصحاب بدر — در مورخہ ہفدہم ہمراہ شد

(۲) فخر گریاں گفت تاریخ وصال!
در رہ عرفان فنا فی اللہ شد

حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) گوہر شاہوار بحر ولایت
۱۴۰۱ھ

(۴) قطب الانام خواجہ قمر الدین سیالوی
۱۴۰۱ھ

(۵) فقیہ زماں شہنشاہ ولایت — قبلہ دیں شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ
۱۴۰۱ھ — ۱۹۸۱ء

(۶) ارتحال پر ملال خواجہ قمر الدین پر!
اے قمر کہہ دے ایام القیامۃ ذوالاحترام
۱۹۸۱ء

(۷) رقم خدام الخادمین قمر بریلی
۱۹۸۱ء

(۸) انتقال پر ملال شیخ الاسلام پاک — امیر السالکین قمر الملت والدین
۱۹۸۱ء — ۱۴۰۱ھ

"خواجہ باطریقت محمد قمر الدین سیالوی"
۱۹۸۱ء

(۱۰) فکر تاریخ ہے عزیز کو کیوں
ہو گیا ارتباط شمس و قمر
۱۴۰۱ھ

عزیز حاصل پوری

(۱۱) چوں شرافت جست وصالش از خرد
(۱۲) خواجہ قمر الدین عارف گفت سال
۱۴۰۱ھ

Marfat.com